ہیری پوٹر
اور پارس پتھر

نجم نور خان

ہیری پوٹر اور پارس پتھر

نجم نور خان

ہیری پوٹر
اور پارس پتھر

نجم نورخان

ہیری پوٹر

اور

پارس پتھر

ہیری پوٹر اور پارس پتھر

HARRY POTTER

AND THE SORCERER'S STONE

مصنفہ ۞ جے۔کے۔رولنگ

مترجم ۞ نجم نور خان

انتساب

پیرزادہ محمد معید قاسمی

کے نام

جنہوں نے مجھے یہ کتاب لکھنے پر مجبور کر دیا

معید رحیم یار خان۔ پاکستان میں رہتے ہیں۔ اور **دل لگی محلول** سونگھنے پر انہیں بریانی کی خوشبو آتی ہے۔

اگست کا مہینہ ان کی زندگی میں خاص معنی رکھتا ہے کیوں کہ اسی مہینے میں جناب دنیا میں تشریف لائے تھے۔

جے۔ کے۔ رولنگ

جے۔ کے۔ رولنگ ہیری پوٹر سلسلے کے آٹھ شاندار ناولوں کی مصنفہ ہیں

ان کی کتب کو ہوگو ایوارڈ۔ براما اسٹوکر ایوارڈ۔ وائیٹ بریڈ چلڈرن بکس ایوارڈ۔ نیسلے اسمارٹی بک پرائز۔ برٹش بک ایوارڈ چلڈرن بک آف ائیر ۔اور بے شمار اسٹیٹ میگزین اور بچوں کی پسند کی سند کا اعزاز حاصل ہے۔

بیگم رولنگ کو مسلسل تین سال تک نیسلے اسمارٹی بک پرائز کی فاتح قرار دیئے جانے پر ایک اسپیشل سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا ہے

ساتھ ہی عیبی اسپنسرز لنڈ ہرسٹ پرائز کی طرف سے بچوں کے تصوراتی ادب کے لئے آپ کی بے مثال خدمات کے اعتراف میں آپ کی خصوصی حوصلہ افزائی کی گئی

ان کو برطانوی سلطنت کی تنظیم کا افسر بھی قرار دیا گیا ہے۔

بیگم رولنگ اسکاٹ لینڈ میں اپنے شوہر اور دو بچوں کے ہمراہ رہائش پذیر ہیں۔

نجم نور خان

نجم نور خان پاکستان آرمی کے ساتھ وابستہ ہیں
اپنے لڑکپن کے دنوں میں انہوں نے ہیری پوٹر سلسلے کا مطالعہ کیا
اور جے۔ کے۔ رولنگ کی کردار نویسی اور تخیل کی اڑان کے سحر میں گرفتار ہو گئے
ایک طویل عرصے تک اس سلسلے کے اردو زبان میں تراجم کے انتظار کے بعد
انہوں نے دنیا بھر میں مختلف لکھاریوں سے رابطہ کیا۔۔۔ فرانسیسی تراجم کا مطالعہ کیا
انہیں حیرت تھی کہ افغانی۔ عربی۔ اور ملیالم زبانوں میں تراجم میسر ہونے کے باوجود
اردو زبان میں اس طلسمی سحر انگیز کہانی کا آسان فہم ترجمہ موجود نہیں ہے
حالانکہ

سارے جہان میں دھوم ہماری زبان کی ہے

چنانچہ پاکستانی اور دنیا بھر میں اردو بولنے اور سمجھنے والے بچوں کے لئے عام فہم اردو زبان میں ہیری پوٹر سلسلے کی تمام آٹھ کہانیوں کا ترجمہ کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے
اس سلسلے کی پہلی کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے
نجم نور خان کراچی میں رہائش پذیر ہیں

فہرست ابواب

پہلا باب

لڑکا جو زندہ بچ گیا. 1

دوسرا باب

غائب ہو جانے والا شیشہ. 20

تیسرا باب

گمنام خطوط. 35

چوتھا باب

چابیوں کا چوکیدار. 51

پانچواں باب

اگڑم بگڑم گلی. 69

چھٹا باب

پلیٹ فارم نمبر پونے دس سے سفر کا آغاز. 101

فہرست ابواب

ساتواں باب

چھانٹتی ٹوپی.129

آٹھواں باب

جادوئی محلولات کا استاد.150

نواں باب

آدھی رات کا دوبدو مقابلہ.165

دسواں باب

بھوتوں کا جشن.188

گیارہواں باب

کوئیڈچ.208

بارہواں باب

من کی مراد آئینہ.225

فہرست ابواب

تیرہواں باب

نکولس فلے میل .249

چودھواں باب

افغانستان کا کانٹے دار شیخو.264

پندرہواں باب

ممنوعہ جنگل .280

سولہواں باب

چور دروازے کے پار.302

سترہواں باب

دو چہروں والا آدمی.333

9 3/4
ہیری پوٹر

پہلا باب

لڑکا جو زندہ بچ گیا

بحریہ ٹاؤن کراچی علی بلاک کے مکان نمبر چار میں رہنے والے ڈرسلی صاحب اور ان کی بیگم بڑے فخر سے کہا کرتے تھے کہ وہ تو بڑے ہی سیدھے سادے لوگ ہیں۔ (خدا کا شکر ہے) کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان لوگوں کا کسی قسم کے پر اسرار یا سنسنی خیز معاملات سے کچھ لینا دینا ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ وہ لوگ اس قسم کی بے تکی باتوں سے ہمیشہ اپنا دامن بچا کر رکھتے تھے۔

ڈرسلی صاحب 'ملک اسٹیل' نامی کمپنی کے مالک تھے جو کھدائی کے لئے برے بناتی تھی۔ وہ خاصے موٹے اور بڑی جسامت کے شخص تھے اور ان کی گردن تو جیسے تھی ہی نہیں۔! بہرحال ان کی مونچھیں بہت بڑی اور گھنی تھیں۔ ڈرسلی صاحب کے مقابلے میں سنہری لٹوں والی بیگم ڈرسلی ایک دبلی پتلی خاتون تھیں اور ان کی صراحی دار گردن معمول سے لگ بھگ دگنی لمبی تھی۔ یہ لمبی صراحی دار گردن ان کے لیے بڑی کام کی چیز تھی کیونکہ اسی کی مدد سے وہ اپنا بیشتر وقت اپنے باغیچے کی باڑ کے دوسری طرف تانک جھانک

کرنے اور پڑوسیوں کی ٹوہ لینے میں برباد کرتی تھیں۔ ان کا ایک چھوٹا سا بیٹا بھی تھا جس کا نام ڈڈلی تھا۔ ڈرسلی صاحب اور ان کی بیگم کا سچے دل سے یہ ماننا تھا کہ ڈڈلی سے ہونہار بچہ پوری دُنیا میں کہیں نہیں تھا۔

ڈرسلی خاندان کے پاس وہ سب کچھ تھا جس کی کوئی بھی خواہش رکھ سکتا ہے۔ لیکن ان کی زندگی میں ایک گہرا راز بھی چھپا ہوا تھا اور انہیں ہر وقت یہ خوف ستاتا رہتا تھا کہ کہیں یہ راز کسی اور پر ظاہر نہ ہو جائے۔ وہ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اگر کسی کو پوٹر گھرانے کے ساتھ ان کی رشتے داری کی بھنک پڑ گئی تو پھر کیا ہو گا۔؟ بیگم پوٹر۔ بیگم ڈرسلی کی سگی بہن تھیں۔ لیکن دونوں ہی بہنیں کئی سال سے ایک دوسرے سے نہیں ملی تھیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ بیگم ڈرسلی ہر پوچھنے والے کو ہمیشہ یہی بتاتی تھیں کہ ان کی کوئی بہن ہے ہی نہیں۔ کیوں کہ انکی بہن اور اس کا نکما شوہر ہر لحاظ سے ان سے اتنے ہی مختلف تھے۔ جتنا مختلف ہونا ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ سوچ کر ہی ڈرسلی صاحب اور ان کی بیگم کے ہوش اُڑ جاتے تھے کہ اگر پوٹر اور اس کی بیوی کسی دن بھولے سے بھی ان کے محلے میں آ نکلے تو اُن کے پڑوسی کیا سوچیں گے۔؟ ڈرسلی خاندان جانتا تھا کہ پوٹر خاندان کا ایک چھوٹا بیٹا بھی ہے لیکن انہوں نے اسے کبھی دیکھا نہیں تھا۔ پوٹر گھرانے سے دور رہنے کی ایک بڑی وجہ یہ بچہ بھی تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کا ہونہار بیٹا ڈڈلی کبھی بھی اس قسم کے بچوں سے میل جول رکھے۔

ہماری کہانی وہاں سے شروع ہوتی ہے جب ایک اداس اور بوجھل منگل کی صبح ڈرسلی صاحب اور انکی بیگم نیند سے بیدار ہوئے۔ بادلوں سے بھرے ہوئے آسمان کو دیکھ کر کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ بہت جلد پورا ملک عجیب و غریب قسم کے واقعات کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔ ڈرسلی صاحب نے گنگناتے ہوئے دفتر جانے کی تیاری شروع کی اور الماری میں سے اپنی سب سے بیزار کن ٹائی باہر نکالی۔ بیگم ڈرسلی چیختے چلاتے ڈڈلی کو اسکی اونچی کرسی میں بٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے ساتھ ہی ساتھ خوشگوار مزاج میں اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہی تھیں۔ ان میں سے کسی نے بھی اس بات پر دھیان نہیں دیا کہ اسی وقت اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہوا ایک بڑا سا الو ان کی کھڑکی کے سامنے سے گزرا ہے۔

ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے ڈرسلی صاحب نے اپنا دفتری تھیلا اُٹھایا۔ بیگم ڈرسلی کے گال تھپتھپائے اور اپنے پیارے بیٹے ڈڈلی کا گال چومنے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ ڈڈلی اس وقت جھنجھلایا ہوا الگ رہا تھا اور اپنا دلیہ دیواروں پر پھینک رہا تھا۔ ڈرسلی صاحب گھر سے باہر نکلتے وقت لاڈ بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔ "شیطان کہیں کا۔۔۔"

باہر نکل کر وہ اپنی کار میں بیٹھے اور مکان نمبر چار کے احاطے سے باہر نکل آئے۔

سڑک کے پہلے موڑ پر انہیں وہ پہلی غیر معمولی چیز نظر آئی جس نے انہیں چونکا دیا۔ وہاں بیٹھی ایک بلی نقشہ پڑھ رہی تھی۔ ایک لمحے کے لیے تو ڈرسلی صاحب یہ سمجھ ہی نہیں پائے کہ انہوں نے کیا دیکھا تھا۔ پھر انہوں نے اپنا سر جھٹکا اور دوبارہ اسی سمت دیکھا۔ ایک دھاری دار بلی علی بلاک کے موڑ پر کھڑی تھی۔ لیکن وہاں کسی قسم کے نقشے کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ میرے دماغ میں بھی کیسے انوکھے

خیالات جنم لیتے رہتے ہیں۔ ؟ ممکن ہے تیز دھوپ کی وجہ سے مجھے نظروں کا دھوکہ ہوا ہو۔ڈر سلی صاحب نے آنکھیں جھپکائیں اور بلی کو گھورا۔ بلی نے بھی پلٹ کر انہیں گھورنا شروع کر دیا۔ جب ڈر سلی صاحب موڑ کاٹتے ہوئے سڑک پر آگے کی طرف بڑھے تو انہوں نے کار کے آئینے میں دوبارہ بلی کی طرف دیکھا۔ وہ اب سڑک کنارے لگے اس تختہِ رہنمائی کو پڑھ رہی تھی۔ جس پر لکھا تھا **علی بلاک - بحریہ ٹاؤن** ۔نہیں نہیں۔ وہ تو محض تختہ ِرہنمائی کی طرف دیکھ رہی ہے۔ بلیاں نہ تو نقشہ پڑھ سکتی ہیں اور نہ ہی تختہِ رہنمائی۔ڈر سلی صاحب نے کندھے اچکائے اور بلی کو اپنے دماغ سے نکال باہر پھینکا۔ جب وہ شہر کی طرف بڑھے تو ان کے دماغ میں برمے کے اس بڑے ٹھیکے کے علاوہ کوئی خیال نہیں تھا۔ جس کے ملنے کی انہیں آج توقع تھی۔

شہر کے نزدیک پہنچنے پر انہوں نے ایک ایسا عجیب منظر دیکھا جس سے برمے کی سوچ ایک بار پھر ان کے دماغ سے غائب ہو گئی۔ روزانہ کی طرح آج بھی انہیں چاروں اطراف سے ٹریفک کے ہجوم نے گھیر اہوا تھا۔ وہ خود کو اس بات پر دھیان دینے سے روک نہیں پائے کہ ارد گرد بہت سے لوگ عجیب و غریب قسم کا لباس پہنے گھوم رہے تھے۔ جگہ جگہ لمبے چوغوں میں ملبوس لوگ نظر آرہے تھے۔ عجیب اور بے ڈھنگے لباس پہننے والے لوگ ڈر سلی صاحب کو بالکل برداشت نہیں ہوتے تھے۔آج کل کے جوان لڑکے لڑکیاں بھی کیسے کیسے اوٹ پٹانگ کپڑے پہنتے ہیں۔ ؟انہوں نے ناگواری سے سوچا۔یقینا یہ بھی کوئی حماقت بھرا نیافیشن ہوگا۔انہوں نے اپنی انگلیوں سے گاڑی کے اسٹیئرنگ پر طبلہ بجانے کی کوشش کی۔ اسی وقت ان کی نگاہ قریب کھڑے عجیب حلیے والے کچھ لوگوں کے گروہ پر پڑی۔ ان لوگوں کے چہروں پر حیرت اور فکر مندی کے تاثرات جھلک رہے تھے اور وہ آپس میں سرگوشیوں میں کانا پھوسی کر رہے تھے۔ اس گروہ میں کچھ ایسے افراد بھی موجود تھے۔ جو کہیں سے بھی نوجوان کہلانے کے قابل نہیں تھے۔ان پر نظر پڑتے ہی ڈر سلی صاحب کا پارہ آسمان سے باتیں کرنے لگا۔ ارے اس آدمی کی عمر تومجھ سے بھی زیادہ ہوگی اور اسے ذرا شرم نہیں آتی کہ وہ شوخ سبز رنگ کا چوغہ پہنے ہو ئے ہے۔اس کی ہمت کیسے ہوئی ایسا لباس پہننے کی۔ لیکن پھر ڈر سلی صاحب کے ذہن میں یہ خیال نمودار ہوا کہ ممکن ہے اس لباس کا تعلق کسی احمقانہ اشتہاری کمپنی سے ہو۔ ممکن ہے کہ ان لوگوں نے کسی مہم کا چندہ اکٹھا کرنے کے لیے یہ بہروپ اپنایا ہوا ہو۔ ہاں ہاں۔ یقینا کچھ ایسی ہی بات ہوگی! ڈر سلی صاحب نے خود کو تسلی دی۔ اسی لمحے ٹریفک رینگنے لگی۔ اور کچھ ہی دیر بعد جب وہ اپنی گاڑی دفتر کے گاڑیاں کھڑی کرنے والے میدان میں کھڑی کر رہے تھے۔ تو ان کا ذہن دوبارہ برمے کے خیالات میں ڈوب چکا تھا۔

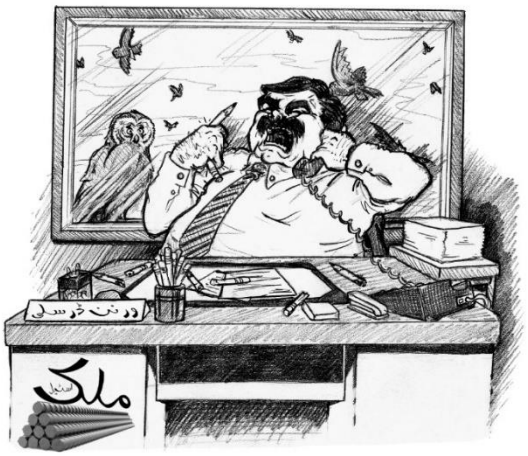

ڈر سلی صاحب نویں منزل پر واقع اپنے دفتر میں ہمیشہ کھڑکی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو اس صبح انہیں برمے کے کام پر اپنا دھیان جمائے رکھنے میں کافی دشواری پیش آتی۔ کھڑکی کی طرف پیٹھ ہونے کی وجہ سے وہ بھری دوپہر میں شہر کی فضا میں

تیزی سے منڈلاتے ہوئے الوؤں کو نہیں دیکھ پائے۔ لیکن نیچے سڑک پر کھڑے راہگیر ان الوؤں کو دیکھ کر حیران و پریشان تھے۔ وہ حیرت سے منہ پھاڑے۔ اِدھر اُدھر اڑتے الوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں تک رہے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر افراد نے تو۔ کبھی رات میں بھی الو نہیں دیکھا تھا۔ خیر۔ ڈر سلی صاحب کی صبح حسب معمول گزر گئی جس میں الوؤں کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ انہوں نے دفتر کے پانچ ملازمین کو ڈانٹا ڈپٹا۔ کئی ضروری ٹیلی فون کئے اور فون پر بھی حسب عادت چیختے چلاتے رہے۔ دوپہر کے کھانے کے وقت تک ان کا مزاج بے حد خوشگوار تھا۔ کھانے کے وقت انہوں نے سوچا کہ سامنے سڑک کے دوسری طرف واقع نان بائی کی دکان سے اپنے لئے میٹھا پراٹھا لے آئیں اس طرح انہیں تھوڑا ہاتھ پیروں کو سیدھا کرنے کا موقع بھی مل جائے گا۔

چوغوں میں ملبوس افراد کے بارے میں تو وہ بالکل بھول ہی چکے تھے لیکن نان بائی کی دکان کی طرف جاتے ہوئے ڈر سلی صاحب کو ایک بار پھر ناپسندیدہ لباس والے افراد نظر آئے۔ ان کے قریب سے گزرتے ہوئے ڈر سلی صاحب نے انہیں شعلہ بار نگاہوں سے گھورا۔ نجانے کیوں۔ لیکن ان لوگوں کو دوبارہ دیکھ کر وہ تھوڑے پریشان ہو گئے تھے۔ وہ لوگ جوش کے عالم میں آپس میں سرگوشیوں میں مصروف تھے۔ اور ان کے ہاتھوں میں چندہ مانگنے والا کوئی کشکول بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ واپس لوٹتے وقت ڈر سلی صاحب نے اپنے ہاتھوں میں پلاسٹک کے تھیلے کے اندر ایک بڑا میٹھا پراٹھا تھاما ہوا تھا۔ جب ڈر سلی صاحب ایک بار پھر ان لوگوں کے قریب پہنچے تو انہیں ان کی گفتگو کے کچھ ٹوٹے پھوٹے الفاظ سنائی دیئے۔

"پوٹر گھرانہ۔۔۔ہاں صحیح۔۔۔ میں نے یہی سنا ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔! ان کا بیٹا ہیری۔۔۔"

ڈر سلی صاحب کے پیروں کو تو جیسے لقوہ مار گیا۔ خوف کے مارے ان کے ہوش اُڑ گئے۔ انہوں نے کانا پھوسی کرنے والوں کی طرف اس طرح دیکھا جیسے وہ ان سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہوں لیکن پھر انہوں نے اسی میں اپنی بھلائی سمجھی کہ ایسا نہ کیا جائے۔

انہوں نے ہڑبڑاہٹ کے عالم میں سڑک کے پار دوڑ لگادی اور ہانپتے کانپتے اپنے دفتر میں داخل ہوئے۔ دفتر پہنچتے ہی انہوں نے کڑے الفاظ میں اپنی سیکریٹری کو حکم دیا کہ وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ان کے آرام میں کسی قسم کا خلل نہ ڈالا جائے۔ میٹھے پراٹھے کا تھیلا ایک طرف ڈالتے ہوئے وہ ٹیلی فون کی طرف جھپٹے اور ریسیور اُٹھا کر اپنے گھر کے نمبر ملانے لگے۔ جونہی نمبر ملانے کا کام تکمیل کو پہنچا تبھی ان کا ارادہ بدل گیا اور انہوں نے ہاتھ مار کر فون کاٹ دیا۔ ریسیور دوبارہ نیچے رکھ کر وہ اپنی مونچھوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ وہ سوچ رہے تھے۔ "نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔! میں بھی کتنی بڑی بیوقوفی کرنے جارہا تھا۔۔۔ پوٹر نام کے تو بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔۔۔" انہیں یقین تھا کہ پوٹر نام کے ایسے بھی کئی لوگ ہوں گے جن کے بیٹے کا نام ہیری ہو گا اور اگر دیکھا جائے تو اصل میں انہیں یہ معلوم بھی نہیں تھا کہ ان کے بھانجے کا نام واقعی 'ہیری' ہی تھا۔ انہوں نے اس لڑکے کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کا نام ہاروے یا ہیرلڈ بھی ہو سکتا تھا۔ بیگم ڈر سلی کو پریشانی میں

مبتلا کرنے سے بھلا کیا حاصل ہو گا۔؟ ویسے بھی اپنی بہن کا نام سنتے ہی وہ ہمیشہ بے حد پریشان ہو جایا کرتی تھیں اور اس میں بیگم ڈرسلی کی بھی کیا غلطی تھی۔ اگر ان کی اپنی بہن بھی اس طرح کی ہوتی تو وہ بھی ایسا ہی کرتے۔ لیکن پھر بھی۔ چونغے پہنے ہوئے لوگ۔

اس دوپہر برمے کے کام پر توجہ برقرار رکھنے میں انہیں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ جب وہ پانچ بجے دفتر کے کام نمٹا کر عمارت سے باہر نکلے تو فکر مندی میں ایسے ڈوبے تھے کہ دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے ایک شخص سے ٹکرا گئے۔

"معاف کیجئے گا۔۔۔!" ڈرسلی صاحب ہڑبڑاہٹ کے عالم میں بولے۔ کیونکہ ان کے بھاری بھرکم جسم سے ٹکرانے کے بعد چھوٹے قد کا وہ بدصورت آدمی تقریباً زمین پر جا گرا تھا۔ کچھ لمحات کے وقفے سے ڈرسلی صاحب کا دھیان اس طرف گیا کہ اس چھوٹے قد والے آدمی نے جامنی رنگت کا چوغہ پہنا ہوا تھا۔ ٹکرا کر لگ بھگ زمین پر گر جانے کے باوجود بھی اس چھوٹے قد والے شخص کے چہرے پر ناراضگی یا کسی قسم کی پریشانی کا کوئی تاثر نظر نہیں آیا۔ اس کے بجائے اس کے چہرے پر چوڑی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ اس نے اُٹھنے کی کوشش کی۔

"کوئی بات نہیں جناب۔۔۔! آج مجھے کوئی بھی چیز پریشان نہیں کر سکتی۔۔۔ خوشیاں مناؤ۔۔۔ کیونکہ **تم۔جانتے۔ہو۔کون** آخر کار دفع ہو گیا ہے۔۔۔ آج کا دن اتنی خوشی کا ہے کہ تمہارے جیسے **کوروں** کو بھی جشن منانا چاہئے۔۔۔" اس نے اپنی چبھتی ہوئی کانپتی آواز میں کہا۔ اس کی آواز اتنی عجیب تھی کہ آس پاس کے لوگ بھی اسے عجیب نظروں سے گھور رہے تھے۔

اس بوڑھے آدمی نے اُٹھ کر ڈرسلی صاحب کی کمر میں ہاتھ ڈال کر انہیں گلے لگایا اور وہاں سے چل دیا۔

ڈرسلی صاحب ہکا بکا کسی درخت کی مانند وہیں کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کے پاؤں زمین سے چپک گئے ہوں۔ ایک اجنبی شخص نے نہ صرف انہیں گلے لگایا تھا بلکہ وہ انہیں '**کورا**' بھی کہہ گیا تھا۔ اس لفظ کا چاہے جو بھی مطلب ہوتا ہو۔ مگر ان کے دماغ کی چولیں تک ہل گئی تھیں۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے اپنی کار کی طرف لپکے اور گھر کی طرف چل دیئے۔ انہیں پوری امید تھی کہ یہ سب باتیں محض ان کا وہم ہیں اور کچھ نہیں۔ ویسے یہ بھی سچ تھا کہ اس قسم کی امید انہوں نے آج سے پہلے کبھی نہیں باندھی تھی کیونکہ وہ تخیل کی اُڑان کو سرے سے پسند ہی نہیں کرتے تھے۔

جب وہ مکان نمبر چار کے احاطے میں اندر داخل ہوئے تو جس پہلی چیز پر ان کی نظر پڑی۔ اسے دیکھ کر ان کا مزاج مزید گرم ہو گیا۔ جس دھاری دار بلی کو انہوں نے صبح دیکھا تھا وہ ابھی تک ان کے باغیچے کی منڈیر پر بیٹھی ہوئی تھی۔ انہیں کامل یقین تھا کہ یہ وہی بلی ہی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں کے چاروں اطراف بھی اسی طرح کے نشانات تھے۔

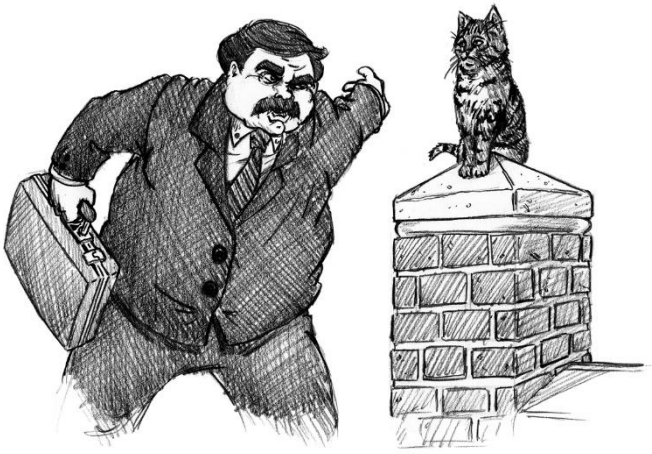

"شو۔۔۔"ڈر سلی صاحب نے غراتی ہوئی آواز میں ہنکارا بھرا۔

بلی ٹس سے مس نہ ہوئی۔ اس کے بجائے اس نے ڈر سلی صاحب کی طرف گھور کر دیکھا۔ڈر سلی صاحب حیران رہ گئے۔ کیا یہ عام بلیوں جیسا انداز تھا۔؟ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے وہ داخلی دروازے کی طرف بڑھے اور گھر میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ وہ پوٹر گھرانے کے بارے میں سنی ہوئی چہ میگوئیوں کا اپنی بیوی سے کسی قسم کا کوئی ذکر نہیں کریں گے۔

بیگم ڈر سلی کا دن بے حد عمدہ اور خوشگوار گزرا تھا۔ رات کے کھانے پر انہوں نے اپنے شوہر کو بتایا کہ پڑوسن کے اپنی سگی بیٹی کے ساتھ کیا تنازعات چل رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈڈلی نے ایک نیا جملہ بولنا سیکھ لیا ہے۔'نہیں کروں گا۔'ڈر سلی صاحب نے خود پر قابو رکھتے ہوئے مطمئن نظر آنے کی کوشش کی۔ جب ڈڈلی کو سلا دیا گیا تو وہ مطمئن انداز میں بیٹھک کی طرف بڑھے تا کہ ٹیلی ویژن پر رات کا خبر نامہ سن سکیں۔ انہوں نے ٹی وی چلایا تو خبر نامہ جاری تھا۔ڈر سلی صاحب اطمینان سے بیٹھ کر خبریں سننے لگے۔

"اور آخر میں ۔۔۔ملک کے مختلف علاقوں سے اطلاعات آرہی ہیں کہ اس ملک کے الوؤں کی حرکات آج بے حد عجیب تھیں۔۔ حالانکہ الو عام طور پر رات کے وقت شکار کرتے ہیں اور دن کی روشنی میں شاید ہی کبھی دکھائی دیتے ہوں۔۔۔لیکن آج طلوع آفتاب کے بعد سے ہی سینکڑوں الو ہر طرف اُڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔۔۔ ماہرین ابھی تک اس بات کا سراغ نہیں لگا پائے کہ الوؤں نے یوں اچانک اپنی نیند کے اوقات کیونکر بدل ڈالے ہیں۔۔۔"خبریں پڑھنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ " بڑی عجیب بات ہے۔۔۔ اور اب موسم کے بارے میں آگاہی کے لیے کامران خان ۔۔۔ تو کامران۔۔۔ کیا آج رات بھی الوؤں کی برسات ہونے والی ہے۔۔؟"

"دیکھیں شاہ زیب خان زادہ۔۔۔" ماہر موسمیات نے کہا۔" میں اس بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن آج صرف الوؤں کی حرکات ہی عجیب نہیں رہی ہیں۔۔۔ ملیر۔۔ لالہ موسی اور منڈی بہاؤ الدین کے علاقوں سے مختلف افراد نے مجھے ٹیلی فون پر آگاہ کیا ہے کہ کل میں نے جس بارش کی پیشگوئی کی تھی۔۔ اس کی جگہ آج آسمان پر موجود ستارے پھلجھڑیوں کی طرح ٹوٹ کر زمین پر گر رہے ہیں۔۔۔ شاید لوگ شبِ برات کچھ جلدی ہی منا رہے ہیں۔۔۔ ویسے تو اس کی تاریخ اگلے ہفتے کی ہے دوستو! لیکن آج رات یقینی طور پر پانی بھی ضرور برسے گا۔۔۔"

ڈرسلی صاحب برف کی مانند اپنی کرسی پر جمے کے جمے رہ گئے۔ پورے ملک میں انگاروں کی بارش۔؟ دن کی روشنی میں الوؤں کی پرواز۔؟ ہر جگہ چوغوں میں گھومتے ہوئے پراسرار لوگ۔؟ اور پوٹر۔ پوٹر گھرانے کے بارے میں سرگوشیاں۔؟

اسی لمحے بیگم ڈرسلی چائے کی دو پیالیاں اُٹھائے بیٹھک میں داخل ہوئیں۔ اب بتائے بنا کوئی چارہ نہیں تھا۔ انہیں اپنی بیوی کو کچھ تو بتانا ہی پڑے گا۔ انہوں نے گھبراتے ہوئے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔

"پٹونیہ پیاری۔۔۔ حال فی الحال تمہاری بہن کی کوئی خبر ملی ہے کیا۔۔۔؟" وہ بمشکل بول پائے۔

بالکل ویسا ہی ہوا جس کی انہیں توقع تھی۔ بیگم ڈرسلی کو نہ صرف حیرت کا جھٹکا لگا بلکہ ان کے چہرے پر ناگواری بھرا غصہ جھلکنے لگا۔ عام طور پر وہ لوگ آپس میں ایسا ظاہر کرتے تھے جیسے کہ ان کی کوئی بہن ہے ہی نہیں۔

"نہیں۔۔۔!" بیگم ڈرسلی تیکھی آواز میں غرائیں۔ "کیوں۔۔۔۔۔؟"

"خبرنامے میں عجیب قسم کی خبریں چل رہی تھیں۔۔۔" ڈرسلی صاحب نے دھیمی آواز میں کہا۔ "الوؤں کی دن میں پرواز۔۔۔۔ انگاروں کی بارش۔۔۔۔ اور شہر میں آج بہت عجیب لبادوں میں ملبوس پراسرار قسم کے لوگ بھی گھوم رہے تھے۔۔۔"

"تو۔۔۔؟" بیگم ڈرسلی نے تڑخ کر کہا۔

"تو میں نے سوچا۔۔۔ میں نے سوچا۔۔۔ شاید۔۔۔ کہیں۔۔۔ اس کا تعلق۔۔۔ ان لوگوں سے۔۔۔ ان کی طرح کے لوگوں سے نہ ہو۔۔۔" ڈرسلی صاحب نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر پسینہ نمودار ہو گیا تھا۔

بیگم ڈرسلی ہونٹ سکوڑ کر اپنی چائے کی چسکیاں لیتی رہیں۔ ڈرسلی صاحب نے سوچا کہ کیا ان میں اپنی بیوی کو یہ بتانے کی ہمت ہے کہ انہوں نے پوٹر کا نام سنا ہے۔ بالآخر وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ان میں اتنی ہمت نہیں تھی۔ اس لئے اپنا انداز پرسکون رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ "ان کا بیٹا۔۔۔ اس کی عمر بھی اپنے ڈڈلی جتنی ہی ہو گی۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"میرے خیال سے اتنی ہی ہونی چاہئے۔۔۔!" بیگم ڈرسلی نے کڑک دار لہجے میں کہا۔

"اور۔۔۔ ویسے اس کا نام ہاورڈ۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" ڈرسلی صاحب نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ہیری۔۔۔ میرے خیال میں یہ بہت ہی گھٹیا اور سڑک چھاپ قسم کا نام ہے۔۔۔"

"اور نہیں تو کیا۔۔۔" ڈر سلی صاحب جلدی سے بولے۔ ان کا دل بری طرح ڈوبتا جارہا تھا۔ "میرا بھی یہی خیال ہے۔۔۔"

اب وہ لوگ سونے کیلئے بالائی منزل پر جارہے تھے اس لئے ڈر سلی صاحب اس موضوع پر مزید ایک بھی لفظ نہیں بول پائے۔ جب بیگم ڈر سلی غسل خانے میں گئیں تو ڈر سلی صاحب چپکے سے اُٹھے اور خواب گاہ کی کھڑکی کے پاس پہنچے۔ انہوں نے کھڑکی سے جھانک کر سامنے والے باغیچے پر نگاہ ڈالی تو ان کا دل دھک سے رہ گیا۔ پر اسرار بلی اب بھی وہیں موجود تھی۔ وہ بحریہ ٹاؤن کے موڑ پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔ ڈر سلی صاحب کو یوں لگا جیسے اسے کسی کی آمد کا انتظار تھا۔

کیا یہ ان کے دماغ کا وہم تھا۔؟ یا پھر ان سب باتوں کا پوٹر گھرانے سے کوئی تعلق جڑا ہوا تھا۔؟ اگر ایسا ہوا۔ اور اگر کسی کو یہ پتہ چل گیا کہ انکی رشتے داری ایسے لوگوں سے ہے تو۔ خیر۔ یہ تو طے تھا کہ وہ یہ بات برداشت نہیں کر پائیں گے۔

ڈر سلی صاحب اور ان کی بیگم بستر پر لیٹ گئے۔ بیگم ڈر سلی تو فوراً ہی سو گئیں لیکن ڈر سلی صاحب کافی دیر تک جاگتے رہے اور دل ہی دل میں دن بھر کے واقعات پر غور کرتے رہے۔ سونے سے پہلے ان کے ذہن میں اطمینان دلاتا آخری خیال یہی تھا کہ اگر پوٹر گھرانے کا ان عجیب واقعات سے کوئی تعلق ہوا بھی۔ تب بھی ڈرنے والی کوئی بات نہیں تھی کیونکہ وہ ان کے اور بیگم ڈر سلی کے پاس بھلا کیوں آئیں گے۔؟ پوٹر اور اس کی بیوی بہت اچھی طرح سے جانتے تھے کہ ان کے اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں پٹونیہ اور وہ کیسے خیالات رکھتے ہیں۔ ڈر سلی صاحب سمجھ نہیں پارہے تھے کہ وہ اور پٹونیہ کسی ایسی چیز میں کس طرح اُلجھ سکتے ہیں جو اس وقت ہو رہی ہو گی۔ انہوں نے گہری جمائی لی اور کروٹ بدل لی۔ اس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا۔

ان کا اندازہ کتنا غلط تھا۔

ڈر سلی صاحب بھلے ہی کچی نیند میں سو گئے تھے مگر باہر منڈیر پر بیٹھی بلی کی آنکھوں میں نیند کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ وہ ابھی بھی کسی مجسمے کی طرح ساکت۔ بنا پلکیں جھپکائے بحریہ ٹاؤن علی بلاک کے دوسرے کونے والے موڑ پر نظریں جمائے بیٹھی ہوئی تھی۔ جب بغل والی سڑک پر ایک کار کا دروازہ دھڑام کی آواز کے ساتھ بند ہوا وہ تب بھی نہیں ہلی۔ اور نہ ہی تب۔ جب دو الو اس کے سر کے اوپر سے اُڑتے ہوئے ایک طرف چلے گئے۔ آدھی رات بیت جانے کے بعد ہی اس بلی نے پہلی مرتبہ اپنی جگہ سے حرکت کی۔

دراصل بلی جس موڑ پر نظریں گاڑے بیٹھی تھی وہاں ایک آدمی نمودار ہوا تھا۔ وہ اتنا اچانک اور چپکے سے وہاں پہنچا تھا کہ دیکھنے والے کو یہی لگتا جیسے وہ زمین کے اندر سے باہر نکلا ہو یا پھر ہوا کے جھونکے کے ساتھ وہاں نمودار ہو گیا ہو۔ بلی کی دم پھڑکنے لگی اور اس کی آنکھیں عجیب سے

انداز میں سکڑ گئیں۔

اس طرح کا آدمی بحریہ ٹاؤن میں پہلے کبھی نظر نہیں آیا تھا۔ وہ لمبا۔ دبلا اور بہت ہی بوڑھا تھا۔ اس کی عمر کا اندازہ اس کے دراز بال اور داڑھی کی سفیدی سے لگایا جاسکتا تھا جو دونوں ہی اتنے لمبے تھے کہ اس نے انہیں اپنے کمر بند کے نیچے ٹھونسا ہوا تھا۔ اس نے ایک لمبا جامنی چوغہ پہنا ہوا تھا جو زمین پر اس کے ساتھ گھسٹتا چلا آرہا تھا اور اس نے اونچی ایڑی کے بکل والے جوتے پہن رکھے تھے۔ اس کے چہرے پر آدھے چاند کی ساخت والے شیشوں کی نفیس اور شفاف عینک لگی ہوئی تھی جس کے پیچھے اس کی نیلی آنکھیں بالکل صاف اور بے حد چمکدار دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کی ناک بہت لمبی اور مڑی ہوئی تھی جیسے اسے کم از کم دوبار توڑ کر جوڑا گیا ہو۔ اس آدمی کا نام تھا ایلبس ڈمبلڈور۔!

ایلبس ڈمبلڈور کو شاید اس بات کا احساس نہیں تھا کہ وہ ابھی ابھی ایک ایسی سڑک پر نمودار ہوئے ہیں جہاں ان کے نام سے لے کر ان کے جوتوں تک کسی بھی چیز کو پسند نہیں کیا جائے گا۔ وہ اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر یوں ٹٹول رہے تھے جیسے کچھ ڈھونڈ رہے ہوں۔ لیکن شاید انہیں اس بات کا احساس ہو گیا کہ کوئی انہیں دیکھ رہا تھا کیوں کہ اچانک انہوں نے سر اٹھا کر اس بلی کی طرف دیکھا جو ابھی بھی سڑک کے دوسرے کنارے پر بیٹھی انہیں بری طرح گھور رہی تھی۔ نہ جانے کیوں بلی کو دیکھ کر انہیں خوشی ہوئی۔ وہ دھیمے انداز میں مسکرائے اور سرگوشی نما لہجے میں بڑبڑائے۔ "مجھے معلوم ہونا چاہئے تھا۔۔۔"

وہ جس چیز کو تلاش کر رہے تھے آخر کار وہ انہیں اندرونی جیب میں مل ہی گئی۔ یہ سگار جلانے والا ایک چاندی کا آلہ لگ رہا تھا۔ انہوں نے اسے کھولا اور ہوا میں لہراتے ہوئے دبایا۔ ٹھک کی ہلکی سی آواز گونجی۔ سڑک کے موڑ پر روشنی کرنے والا پہلا چراغ ایک ہلکے سے جھماکے سے بجھ گیا انہوں نے ایک بار پھر اس سے ٹھک کیا اور اس سے اگلا چراغ بھی تاریک ہو گیا۔

انہوں نے چراغ بجھانے والے اس آلے کو بارہ مرتبہ استعمال کیا جس سے پوری سڑک گہری تاریکی میں ڈوب گئی۔ البتہ اس گہری تاریکی میں بھی دو ننھی ننھی روشنیاں جلتی ہوئی نظر آرہی تھیں جو دراصل اس دھاری دار بلی کی آنکھیں تھیں۔ وہ بدستور انکی طرف دیکھے جارہی تھی۔ اگر اس وقت کوئی بھی اپنی کھڑکی سے باہر جھانکتا۔ چاہے وہ مکار آنکھوں والی بیگم ڈرسلی ہی کیوں نہ ہوتیں تو وہ بھی یہ نہیں دیکھ سکتی تھیں کہ نیچے پختہ راہ گزر پر کیا ہو رہا تھا۔ ڈمبلڈور نے چراغ بجھانے والے آلے کو واپس اپنے چوغے میں ڈال لیا اور سڑک پر

مکان نمبر چار کی طرف چل دیئے۔ جہاں پہنچ کر وہ اس منڈیر پر بلی کے پہلو میں ہی بیٹھ گئے۔ انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو نہیں لیکن ایک لمحے بعد انہوں نے بلی کو مخاطب کیا۔

"پروفیسر مک گونیگل۔۔۔! آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟"

وہ بلی کی طرف مڑ کر مسکرائے لیکن دھاری دار بلی غائب ہو چکی تھی۔ بلی کے بجائے وہ ایک گھمبیر صورت کی مالک خاتون کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ جو اسی طرز کا چوکور چشمہ پہنے ہوئے تھیں۔ جس طرح کے نشانات بلی کی آنکھوں کے چاروں اطراف نظر آ رہے تھے۔ وہ بھی ایک چوغہ پہنے ہوئے تھیں جو گہرے سبز رنگ کا تھا۔ ان کے بال جوڑے میں کس کر بندھے ہوئے تھے۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ خاصی پریشان تھیں۔

"آپ کو اس تاریکی میں یہ اندازہ کیسے ہوا کہ وہ بلی میں ہی تھی۔۔۔؟" انہوں نے پوچھا۔

"عزیز پروفیسر۔۔۔! میں نے آج تک کسی بلی کو اتنا تن کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا۔۔۔"

"اگر آپ کو بھی دن بھر اینٹ کی منڈیر پر بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہوتا تو یقیناً آپ بھی ایسے ہی تن کر بیٹھتے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے منہ بنا کر کہا۔

"دن بھر۔۔۔؟ جبکہ آپ بھی جشن منا سکتی تھیں۔۔۔؟ یہاں آتے ہوئے میں کم از کم درجن بھر دعوتوں اور ضیافتوں سے ہوتا ہوا آ رہا ہوں۔۔۔"

پروفیسر مک گونیگل غصے سے غرائیں۔ "ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔! جانتی ہوں کہ سب جشن منا رہے ہیں۔۔۔" انہوں نے بے چین ہو کر کہا۔ "ویسے عقلمندی اسی میں ہوتی کہ سب تھوڑا محتاط رہتے لیکن نہیں۔۔۔ حد ہو گئی۔۔۔ یہاں تک کہ **کورے** بھی جان چکے ہیں کہ کوئی عجیب واقعہ رونما ہوا ہے۔۔۔ ان کے خبرنامے میں طرح طرح کی خبریں گردش کر رہی ہیں۔۔۔" ان کا چہرہ لاشعوری انداز میں ڈرسلی صاحب کی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی بیٹھک کی کھڑکی کی طرف گھوم گیا۔ "میں نے خبرنامہ سنا تھا۔۔۔ الوؤں کی دن کے وقت اُڑان۔۔۔ شہاب ثاقب کی بارش۔۔۔ توبہ۔۔۔ یہ

لوگ اتنے بھی احمق نہیں ہیں کہ ایسی غیر معمولی چیزوں پر دھیان نہ دے پائے ہوں۔۔۔ انہیں تو معلوم ہونا ہی تھا۔۔۔ ملیر میں شہاب ثاقب کی بارش۔۔۔ میں پورے یقین کیساتھ کہہ سکتی ہوں کہ یہ ڈیڈالس ڈگل ہی کا کام ہوگا۔۔۔ اس کوڑھ مغز میں تورتی برابر بھی عقل نہیں ہے۔۔۔"

"آپ انہیں الزام نہیں دے سکتیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے نرمی سے کہا۔ "گیارہ سال سے ہمارے پاس جشن منانے کی کوئی وجہ تھی ہی نہیں۔۔۔"

"میں یہ سب جانتی ہوں۔۔۔۔!" پروفیسر مک گونیگل نے چڑتے ہوئے کہا۔ "لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ لوگ پاگل پن پر اتر آئیں۔۔۔۔ وہ سراسر لاپرواہی برت رہے ہیں۔۔۔ انہوں نے تو **کوروں** جیسے کپڑے تک نہیں پہنے۔۔۔ چوغے پہن کر بھری دوپہر میں سڑکوں پر گھومتے ہوئے احمقانہ افواہیں پھیلاتے پھر رہے۔۔۔"

پھر انہوں نے امید بھرے انداز میں کنکھیوں سے ڈمبلڈور کی طرف دیکھا کہ شاید ڈمبلڈور اس بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور کہیں گے لیکن ڈمبلڈور نے کوئی تبصرہ نہیں کیا اور خاموش بیٹھے رہے تو انہوں نے اپنی بات کو آگے بڑھایا۔ "واہ کیا شاندار منظر ہوگا نا کہ جس دن **تم۔جانتے۔ہو۔کون** آخر کار غائب ہوا۔۔۔ ٹھیک اسی دن **کوروں** کو بھی ہمارے بارے میں پتہ چل جائے۔۔۔ ویسے مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ وہ سچ مچ جا چکا ہے۔۔۔ ہے نا ڈمبلڈور۔۔۔؟"

"حالات و واقعات سے تو کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ "ہمیں بہت سی چیزوں کے لیے اوپر والے کا احسان ماننا چاہئے۔۔۔ کیا آپ لیموں کا شربت لینا پسند کریں گی۔۔۔؟"

"کیا چیز۔۔۔؟" پروفیسر مک گونیگل چونک کر بولیں۔

"لیموں کا شربت یعنی سکنجبین۔۔۔! **کوروں** کا ایک خاص مشروب جو مجھے بے حد پسند ہے۔۔۔"

"نہیں شکریہ۔۔۔!" پروفیسر مک گونیگل نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر یہ محسوس ہوا جیسے شاید وہ یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ بھلا یہ بھی کوئی وقت ہے لیموں کے شربت کا۔ پھر وہ سر جھٹک کر بولیں۔ "تو جیسا کہ میں کہہ رہی تھی کہ اگر **تم۔جانتے۔ہو۔کون** واقعی جا چکا ہے۔۔۔"

"عزیز پروفیسر۔۔۔!" ڈمبلڈور نے بیچ میں ہی بات اچک لی۔ "کم از کم آپ جیسی سمجھدار خاتون کو تو اس کا نام لینا چاہئے۔۔۔ یہ **تم۔جانتے۔ہو۔کون** کی گردان چھوڑیئے۔۔۔ میں گیارہ سال سے لوگوں کو یہی سمجھانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہوں کہ وہ اسے اس کے اصلی نام سے پکارا کریں۔۔۔ ردالموت۔۔۔" نام سنتے ہی پروفیسر مک گونیگل اس

انداز میں دو قدم پیچھے سرک گئیں جیسے وہ نام نہ ہو کوئی کوڑا ہو۔ ڈمبلڈور نے ان کی اس حرکت کو نظر انداز کر دیا۔ وہ اپنے چونغے سے لیموں کے شربت کے ٹن نکالنے میں مصروف تھے۔ شاید اسی لئے وہ پروفیسر مک گونیگل کی یہ حرکت نہیں دیکھ پائے تھے۔ انہوں نے اپنی بات آگے بڑھائی۔ "اگر ہم یہی کہتے رہے۔۔۔ **تم۔جانتے۔ہو۔کون** ۔۔۔ **تم۔جانتے۔ہو۔کون** ۔۔۔ تو بات کو سمجھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔ مجھے کبھی ایسا نہیں لگا کہ ردالموت کا نام لینے سے ڈرنے کی کوئی وجہ موجود ہو سکتی ہے۔۔۔"

"میں جانتی ہوں کہ آپ نہیں ڈرتے۔۔۔!" پروفیسر مک گونیگل نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ان کے انداز سے عیاں تھا کہ وہ کسی قدر ڈمبلڈور کی تعریف اور کسی قدر اپنی الجھن کا اظہار کر رہی تھیں۔ "آپ کی بات بالکل الگ ہے۔۔۔ سب جانتے ہیں کہ آپ ہی وہ اکیلے شخص ہیں جن سے **تم۔جانتے۔ہو۔کون**۔۔۔ او ہو اچھا ٹھیک ہے۔۔۔! ردالموت۔۔۔ ڈرتا تھا۔۔۔"

"آپ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی میری تعریف کر رہی ہیں پروفیسر۔۔۔! ردالموت کے پاس ایسی کئی قوتیں موجود ہیں جو مجھ میں کبھی پیدا نہیں ہو سکتیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے اطمینان سے کہا۔

"اسی لئے تو آپ باکمال اور عظیم کردار کے مالک سمجھے جاتے ہیں کیوں کہ آپ ان قوتوں کو پہچانتے ہوئے بھی انہیں حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور نہ ہی ان کا سہارا لینا چاہتے ہیں حالانکہ آپ آسانی سے ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے ستائشی لہجے میں کہا۔

"یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ آج گھرا اندھیرا چھایا ہوا ہے۔۔۔ میں تب سے کبھی اتنا نہیں شرمایا۔۔۔ جب مادام پومفری نے میرے نئے کن ٹوپ کی تعریف کی تھی۔۔۔"

پروفیسر مک گونیگل نے گھور کر ان کی طرف دیکھا۔

"الوؤں کو تو رہنے ہی دیں۔۔۔ ان سے بھی کہیں زیادہ تیز رفتار افواہیں چاروں طرف گردش کر رہی ہیں۔۔۔ آپ جانتے ہیں لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟ کہ وہ کیوں غائب ہو گیا۔۔۔؟ آخر کس چیز نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا۔۔۔؟"

شاید پروفیسر مک گونیگل آخر کار اس معاملے پر پہنچ گئی تھیں جس پر بات کرنے کے لیے وہ سب سے زیادہ بے چین تھیں۔ وہ اصلی سبب۔ جس کی وجہ سے وہ ٹھنڈی پتھریلی منڈیر پر دن بھر بیٹھ کر انتظار کر رہی تھیں۔ کیونکہ اس سے پہلے انہوں نے نہ تو بلی کے روپ میں اور نہ ہی انسانی روپ میں۔ ڈمبلڈور پر اتنی گہری نظر نہیں ڈالی تھی جتنی کہ وہ اس وقت ڈال رہی تھیں۔ یہ بات صاف تھی کہ چاہے لوگ کچھ بھی کہہ رہے ہوں وہ ان کی بات پر تب تک یقین نہیں کرنے والی تھیں جب تک ڈمبلڈور خود نہ کہہ دیتے کہ یہ سب سچ ہے۔ لیکن ڈمبلڈور اس وقت لیموں کے

شربت کے ایک اور ٹن کو چھان رہے تھے۔ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پروفیسر مک گونیگل نے کسی قدر زور دیتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔

"لوگ کہہ رہے ہیں کہ ردالموت کل رات پوٹر خاندان کی تلاش میں 'نوری آباد' گیا تھا۔۔۔افواہ گرم ہے کہ للی اور جیمز پوٹر۔۔۔وہ لوگ۔۔۔اب اس دُنیا میں نہیں رہے۔۔۔"

ڈمبلڈور نے آہستگی سے سر جھکا دیا اور پروفیسر مک گونیگل کے منہ سے آہ نکل گئی۔

"للی اور جیمز۔۔۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔۔۔ میں اس پر یقین نہیں کرنا چاہتی ہوں۔۔۔اوہ ایلبس۔۔۔" ان کی آواز کانپ رہی تھی۔

"میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔ میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔"

ڈمبلڈور آگے بڑھے اور انہوں نے پروفیسر مک گونیگل کا کندھا آہستگی سے تھپتھپایا۔ ان کی آواز بھرا گئی تھی۔

"یہی نہیں۔۔۔!" پروفیسر مک گونیگل کی آواز تھرتھرا رہی تھی۔ "لوگ تو یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کے بیٹے ہیری پوٹر کو بھی ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن وہ اسے ہلاک نہیں کر پایا۔۔۔ وہ اس چھوٹے بچے کو ہلاک نہیں کر پایا۔۔۔ کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کیوں یا کیسے ہوا۔۔۔؟ لیکن لوگ تو یہی کہہ رہے ہیں کہ چونکہ ردالموت ہیری پوٹر کو ہلاک نہیں کر پایا اس لئے اس کی تمام قوتیں خود بخود فنا ہو گئیں اور۔۔۔اسی لیے وہ غائب ہو گیا ہے۔۔۔"

ڈمبلڈور نے اداسی بھرے انداز سے ہاں میں سر ہلایا۔

"کک۔۔۔ کیا یہ واقعی سچ ہے۔۔۔؟" پروفیسر مک گونیگل نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ "اس کے اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی۔۔۔ اتنے سارے لوگ قتل کرنے کے بعد بھی۔۔۔ وہ ایک چھوٹے سے بچے کو ہلاک نہیں کر پایا۔۔۔؟ یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے۔۔۔ اتنا سب کچھ ہونے کے بعد وہ رکا بھی تو ایسے۔۔۔؟ لیکن براہ کرم یہ وضاحت تو کیجئے کہ ہیری بچ کیسے گیا۔۔۔؟"

"اس بارے میں ہم صرف اندازہ ہی لگا سکتے ہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ "شاید ہم اس کا سبب کبھی نہیں جان پائیں گے۔۔۔"

پروفیسر مک گونیگل نے جالی دار رومال نکالا اور چشمے کے نیچے سے آنکھوں کے آنسو پونچھ ڈالے۔۔ ڈمبلڈور نے گہری سانس اندر کھینچتے

ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک سنہری گھڑی باہر نکالی۔ گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے انہوں نے فکر مندی سے بھَوں سکیڑیں۔ وہ گھڑی بہت منفرد لگ رہی تھی کیونکہ اس میں بارہ ہاتھ بنے ہوئے تھے لیکن کوئی ہندسہ موجود نہیں تھا۔ ہندسوں کے بجائے اس کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے سیارے مداروں میں گھومتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ بہر حال اس سے ڈمبلڈور کو کچھ نہ کچھ تو سمجھ میں آیا ہی ہو گا کیونکہ انہوں نے اسے واپس اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"ہیگرڈ کو دیر ہو گئی ہے۔۔۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اسی نے آپ کو اطلاع دی ہو گی کہ میں یہاں آنے والا ہوں۔۔۔"ڈمبلڈور نے مسکرا کر کہا۔

"جی ہاں۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے جواب دیا۔ "اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ مجھے یہ بتانا ضروری نہیں سمجھیں گے کہ آپ کہیں اور جانے کے بجائے یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔؟"

"میں یہاں ہیری کو اس کے خالہ خالو کے پاس چھوڑنے کیلئے آیا ہوں۔۔۔ خاندان کے نام پر اس کے پاس اب صرف یہی لوگ باقی بچے ہیں۔۔۔"ڈمبلڈور نے آہستگی سے کہا۔

"کہیں آپ یہ تو نہیں کہنا چاہتے۔۔۔ کہیں آپ کا اشارہ ان لوگوں کی طرف تو نہیں جو یہاں رہتے ہیں۔۔۔؟" پروفیسر مک گونیگل نے تقریباً چیخنے کے انداز میں مکان نمبر چار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ جلدی سے منڈیر سے نیچے کود آئیں۔ "ڈمبلڈور۔۔۔ !آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ میں نے دن بھر ان لوگوں کی حرکات دیکھی ہیں۔۔۔ دنیا میں آپ کو کوئی ایسے دو افراد نہیں مل سکتے جو ہم سے اتنے الگ ہوں اور ان کا ایک بیٹا بھی ہے۔۔۔ میں نے دیکھا کہ مٹھائی کھانے کی ضد میں وہ اپنی ماں کو پوری سڑک پر لاتیں مارتا ہوا جا رہا تھا۔۔۔ ہیری پوٹر یہاں آکر رہے گا۔۔۔؟"

"یہ اس کیلئے سب سے اچھی جگہ ہے۔۔۔"ڈمبلڈور نے کسی قدر سخت لہجے میں کہا۔ "جب وہ تھوڑا بڑا ہو جائے گا تو اس کے خالہ خالو اسے سب کچھ سمجھا دیں گے۔۔۔ میں نے ان کے لیے ایک خط لکھ دیا ہے۔۔۔"

"خط۔۔۔؟"پروفیسر مک گونیگل نے مری ہوئی آواز میں دہرایا اور ایک بار پھر منڈیر پر بیٹھ گئیں۔

"ڈمبلڈور کیا آپ کو واقعی بھروسہ ہے کہ آپ ان لوگوں کو ایک خط کے ذریعے سے وہ ساری باتیں سمجھا دیں گے۔۔۔؟ یہ لوگ اسے کبھی نہیں سمجھ پائیں گے۔۔۔ وہ بے حد مشہور ہو گا۔۔۔ چاروں طرف اس کے نام کا ڈنکا بجے گا۔۔۔ مجھے اس بات پر قطعی حیرت نہیں ہو گی اگر مستقبل میں آج کا دن 'یوم ہیری پوٹر' کے نام سے منایا جائے۔۔۔ ہیری کے بارے میں سینکڑوں کتابیں لکھی جائیں گی۔۔۔۔ ہماری دنیا کے بچے بچے کی زبان پر اس کا نام ہو گا۔۔۔"

"بالکل ٹھیک کہا پروفیسر۔۔۔!" ڈمبلڈور نے اپنی چمکدار نیلی آنکھیں اٹھا کر نصف چاند کی ساخت والے چشمے کے اوپر سے مکان نمبر چار کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور یہ تمام باتیں کسی بھی عام بچے کا دماغ خراب کرنے کیلئے کافی ثابت ہوں گی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ بولنا اور چلنا سیکھ پائے۔۔۔ وہ مشہور ہو جائے گا۔۔۔ اسے تو وہ سانحہ بھی یاد نہیں ہو گا جس کے لئے وہ مشہور ہو گا۔۔۔ کیا آپ کو اس بات کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے کہ جب تک وہ اسے جھیلنے کیلئے ذہنی طور پر تیار نہ ہو جائے۔۔۔ اگر وہ ان سب چیزوں سے دور رہ کر بڑا ہو۔۔۔ تو ہی زیادہ مناسب بات ہو گی۔۔۔؟"

پروفیسر مک گونیگل نے کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا پھر ارادہ بدل کر اپنے خیالات کو دبا دیا۔

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ لیکن وہ بچہ یہاں آئے گا کیسے۔۔۔؟" پروفیسر مک گونیگل کی چبھتی ہوئی نگاہیں ڈمبلڈور کے چوغے کو اچانک یوں ٹٹولنے لگیں جیسے بچہ انکے چوغے میں کہیں چھپا ہوا ہو۔

"ہیگرڈ اسے یہاں لا رہا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے مختصراً کہا۔

"کیا۔۔۔؟" پروفیسر مک گونیگل چونک پڑیں۔ "کیا آپ کو یہ ٹھیک لگتا ہے کہ اتنے اہم اور غیر معمولی کام کے لیے ہیگرڈ پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔۔۔؟"

"مجھے ہیگرڈ پر اپنی جان سے زیادہ بھروسہ ہے۔۔۔" ڈمبلڈور پر اعتماد لہجے میں بولے۔

"میں یہ نہیں کہتی کہ وہ دل کا برا ہے۔۔۔!" پروفیسر مک گونیگل نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بات تو آپ بھی مانیں گے کہ وہ تھوڑا لاپرواہ اور لاابالی فطرت کا مالک ہے۔۔۔ اس کی تو یہ عادت ہے کہ۔۔۔ ارے یہ کیسی آواز سنائی دے رہی ہے۔۔۔؟"

ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز نے ان کے چاروں اطراف پھیلے ہوئے سناٹے کو توڑ دیا تھا۔ آواز دھیرے دھیرے تیز ہوتی جا رہی تھی۔ انہوں نے سڑک پر اوپر سے نیچے کی طرف پڑتی ہوئی روشنی میں آواز کا منبع تلاش کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب آواز بہت زیادہ تیز ہو گئی تو انہوں نے سر اٹھا کر اوپر آسمان کی طرف دیکھا۔ اوپر آسمان سے ایک بھاری بھرکم موٹر سائیکل ہوا میں تیرتی ہوئی نیچے کی طرف آ رہی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے موٹر سائیکل سڑک پر ہوائی جہاز کی طرح اتری اور رینگتے ہوئے ان کے بالکل سامنے آ کر رک گئی۔ موٹر سائیکل بہت بڑی تھی لیکن اس آدمی کے مقابلے میں تو وہ کچھ بھی نہیں تھی جو اس پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ عام آدمی کی جسامت سے دوگنا لمبا اور کم از کم پانچ گنا چوڑا نظر آ رہا تھا۔

ایک دم جنگلی و حشی۔ کیونکہ بکھرے ہوئے سیاہ بال اور پھیلی ہوئی داڑھی کی لمبی لٹوں نے اس کے زیادہ تر چہرے کو چھپا رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ کوڑے دان کے ڈھکن جتنے بڑے تھے اور چمڑے کے جوتوں میں اس کے پاؤں ڈولفن مچھلی کے بچے کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔ اس بڑی جسامت والے شخص کے چوڑے اور مضبوط بازو میں کمبل کی ایک چھوٹی سی پوٹلی دبی ہوئی نظر آرہی تھی۔ اس نے موٹر سائیکل کا گھر گھراتا ہوا انجن بند کیا۔

"ہیگرڈ۔۔۔" ڈمبلڈور نے سکون کی سانس لیتے ہوئے کہا۔ "آخر کار تم آہی گئے اور تمہیں یہ موٹر سائیکل کہاں سے مل گئی۔۔۔؟"

"اُدھار لی ہے جناب پروفیسر ڈمبلڈور۔۔۔!" ہیگرڈ نے محتاط انداز میں موٹر سائیکل سے اترتے ہوئے کہا۔ "سیریئس بلیک نے یہ ہمیں اُدھار دی ہے۔۔۔ ہم اسے لے آئے ہیں جناب۔۔۔"

"کوئی مشکل تو نہیں ہوئی۔۔۔؟"

"نہیں جناب۔۔۔! گھر تو تقریباً پوری طرح تباہ ہو چکا تھا لیکن اس سے پہلے کہ کورے چاروں اطراف جمع ہو جاتے ہم نے اسے صحیح سلامت باہر نکال لیا۔۔۔ جب ہم سہراب گوٹھ کے اوپر اڑ رہے تھے تو اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔" ہیگرڈ نے مسکرا کر مودبانہ انداز میں بتایا۔

ڈمبلڈور اور پروفیسر مک گونیگل دونوں آگے بڑھے اور انہوں نے کمبل کے اوپر سے جھانکا۔ اندر ایک چھوٹا سا بچہ تھا جو گہری نیند میں سو رہا تھا۔ اس کے ماتھے پر سیاہ گھنے بال ایک لٹ کی صورت جھول رہے تھے جس کے نیچے ایک عجیب سے زخم کا نشان نظر آرہا تھا جیسے وہاں پر بجلی گری ہو۔ "کیا یہیں پر۔۔۔؟" پروفیسر مک گونیگل نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

"ہاں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ "اس کے ماتھے پر یہ نشان زندگی بھر رہے گا۔۔۔"

"کیا آپ اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ ڈمبلڈور۔۔۔؟"

"اگر میں کر بھی سکتا تو بھی نہیں کرتا۔۔۔ زخم کے نشان کئی بار بہت کام آتے ہیں۔۔۔ میرے اپنے بائیں گھٹنے کے اوپر ایک ایسا نشان موجود ہے جو کراچی کی سرکلر ریلوے کا بہترین نقشہ ہے۔۔۔ خیر! اسے مجھے دے دو ہیگرڈ۔۔۔! بہتر ہوگا کہ اس کام کو ہم جلدی نمٹا لیں۔۔۔"

ڈمبلڈور نے ہیری کو اپنی بانہوں میں لیا اور ڈرسلی خاندان کے گھر کی طرف گھوم گئے۔

"کیا ہم۔۔۔ کیا ہم اسے الوداع کہہ سکتے ہیں جناب پروفیسر ڈمبلڈور۔۔۔؟" ہیگرڈ نے پوچھا۔ اس نے اپنا بڑا دیو ہیکل۔ بال سے بھرا سر ہیری پر جھکایا اور اپنی لٹکتی ہوئی لٹوں سے اسے چھوتے ہوئے بہت ہلکے سے چوم لیا۔ پھر اچانک ہیگرڈ کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے کوئی زخمی کتا رو رہا ہو۔

"شش۔۔۔!" پروفیسر مک گونیگل دبی ہوئی آواز میں بولیں۔ "کورے جاگ جائیں گے۔۔۔"

"معاف کیجئے گا۔۔۔!" ہیگرڈ نے سسکتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ اس نے ایک بڑا سا دھبے دار رومال نکالا اور اس میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔ "لیکن ہم اسے برداشت نہیں کر پائیں گے۔۔۔ للی اور جیمز مر گئے اور۔۔۔ بے چارے چھوٹے سے ہیری کو کوروں کے ساتھ رہنا پڑے گا۔۔۔"

"ہاں ہاں۔۔۔ بڑے دُکھ کی بات ہے۔۔۔ لیکن خود کو سنبھالو ہیگرڈ۔۔۔! ورنہ لوگ ہمیں دیکھ لیں گے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کرخت لہجے میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

جب ڈمبلڈور بائیسکل کی نچلی باڑ کو پھلانگ کر سامنے والے دروازے کی طرف چل دیئے تو پروفیسر مک گونیگل ہیگرڈ کے بازو کو ڈرتے ڈرتے تھپتھپا رہی تھیں۔ ڈمبلڈور نے ہیری کو دروازے کی سیڑھیوں پر دھیرے سے لٹا دیا۔ اپنے چوغے سے ایک خط نکالا اور اسے ہیری کے کمبل کے اندر احتیاط سے ڈال دیا اور اس کے بعد وہ ان دونوں کے پاس واپس لوٹ آئے۔

پورے ایک منٹ تک وہ تینوں وہیں کھڑے اس چھوٹی سی پوٹلی کو افسوس بھری نگاہوں سے تکتے رہے۔ آہ وزاری دبانے کی کوشش میں ہیگرڈ کے کندھے ہل رہے تھے۔ پروفیسر مک گونیگل بھی تیزی سے پلکیں جھپک کر آنسو روک رہی تھیں۔ پروفیسر ڈمبلڈور کی آنکھوں میں عام طور پر دکھائی دینے والی چمک اس وقت غائب تھی۔

"تو اب۔۔۔" ڈمبلڈور نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا۔

"ہمارا کام ختم ہو چکا ہے۔۔۔ اب یہاں رکنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ زیادہ بہتر ہوگا کہ ہم یہاں سے

چل دیں اور جشن میں شامل ہو جائیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے جناب۔۔۔" ہیگرڈ نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ "ہم یہ موٹر سائیکل یہاں سے ہٹا دیتے ہیں۔۔۔ شب بخیر پروفیسر مک گونیگل۔۔۔ جناب پروفیسر ڈمبلڈور۔۔"

اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو اپنی کوٹ کی آستین سے پونچھتے ہوئے ہیگرڈ موٹر سائیکل پر سوار ہوا اور پاؤں مار کر اس کے انجن میں جان ڈال دی۔ پھر ایک تیز گرج کے ساتھ موٹر سائیکل ہوا میں اُٹھی اور فضا میں اُڑتی ہوئی رات کے اندھیرے میں کہیں گم ہو گئی۔

"پروفیسر مک گونیگل۔۔۔ ! مجھے پوری امید ہے کہ آپ سے جلد ہی ملاقات ہو گی۔۔۔" ڈمبلڈور نے الوداعی انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ جواب میں سر ہلاتے ہوئے پروفیسر مک گونیگل نے زور دار آواز کے ساتھ رومال میں اپنی ناک صاف کی۔

ڈمبلڈور گھومے اور سڑک پر چل دیئے۔ سڑک کے موڑ پر جا کر وہ رک گئے اور انہوں نے اپنی جیب سے دوبارہ سگار جلانے والا چاندی کا آلہ باہر نکال لیا جسکی مدد سے انہوں نے پوری سڑک کے چراغ گل کر دیئے تھے۔ انہوں نے اسے ایک بار پھر دبایا اور ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی روشنی کے بارہ گولے سڑک کے چراغوں کی طرف لپکے اور بحریہ ٹاؤن کی وہ سڑک نارنجی روشنی میں نہا گئی۔

ڈمبلڈور دیکھ سکتے تھے کہ سڑک کے دوسرے سرے پر ایک دھاری دار بلی ایک طرف چلی جا رہی تھی۔ انہیں مکان نمبر چار کی سیڑھی پر رکھی ہوئی کمبل کی پوٹلی کی ہلکی سی جھلک بھی نظر آ رہی تھی۔

"ہمیشہ خوش رہنا ہیری۔۔۔!" انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا۔

پھر وہ پلٹے اور چونے کو ایک ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئے۔

ہلکی ہلکی ہوا بحریہ ٹاؤن علی بلاک کی صاف ستھری جھاڑیوں کو ہلا رہی تھی۔ سیاہ آسمان کے نیچے سب کچھ پر سکون اور ٹھیک ٹھاک تھا۔ یہ وہ آخری جگہ تھی جہاں آپ حیران کن واقعات کے رونما ہونے کی توقع کر سکتے تھے۔

ہیری پوٹر نے سوتے سوتے اپنے کمبل کے اندر ہی کروٹ بدلی۔ اس کے ننھے سے ہاتھ نے پاس رکھے خط کو پکڑ لیا اور وہ سوتا رہا۔

وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ خاص تھا۔ یہ بھی نہیں کہ وہ مشہور تھا۔ یہ بھی نہیں کہ کچھ گھنٹوں کے بعد وہ بیگم ڈرسلی کی چیخ سن کر بیدار ہو گا جب وہ دودھ کی خالی بوتل باہر رکھنے کے لیے سامنے والا دروازہ کھولیں گی۔ اور نہ ہی یہ کہ اگلے کئی ہفتوں تک اس کا خالہ زاد بھائی ڈڈلی اسے خوب اچھی طرح نوچ کھسوٹ کر ہر طرح کی اذیت پہنچانے والا ہے۔

اور یہ بات تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی تھی کہ اس وقت پورے ملک میں چھپ چھپا کر ملنے والے خاص لوگ اپنے اپنے مشروبات کے گلاس اُٹھا کر دبی آواز میں کہہ رہے تھے:

"ہیری پوٹر کے نام۔۔۔وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا۔۔۔"

☆☆☆

دوسرا باب

غائب ہوجانے والا شیشہ

جب ڈرسلی صاحب اور ان کی بیگم کو صبح جاگنے کے بعد گھر کے باہر سیڑھیوں پر ان کا بھانجا ملا تھا۔ اس واقعے کو آج تقریباً دس سال گزر چکے تھے۔ لیکن آج بھی بحر یہ ٹاؤن علی بلاک میں شاید ہی کچھ بدلا ہو۔ سورج اب بھی سامنے والے صاف ستھرے باغیچے کی طرف سے نمودار ہوکر ڈرسلی گھرانے کے ڈھلے چار کے ہندسے کو اپنی کی شعاعیں دبے پاؤں اس تھیں۔ جولگ بھگ بالکل تھی جب ڈرسلی صاحب نے منحوس خبروں پر مشتمل

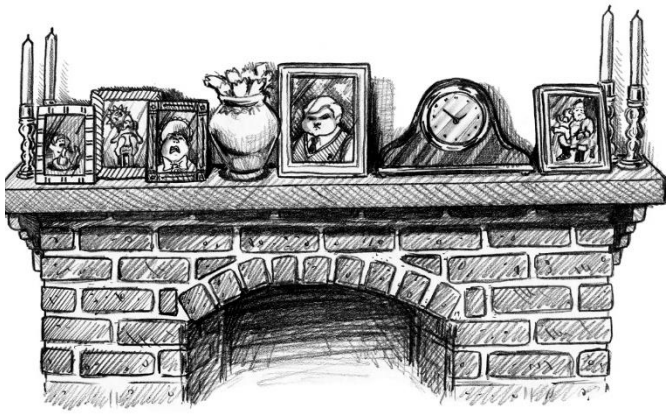

دروازے پر لگے۔ پیتل سے روشنی میں نہاڈالتا تھا۔ پھر اس بیٹھک میں داخل ہوجاتی ویسی ہی تھی۔ جیسی اس رات الوؤں کے بارے میں ان خبرنامہ سنا تھا ۔ صرف آتشدان پر بنی ہوئی پتھر کی سلیب پر رکھی تصاویر ہی یہ حقیقت بیان کرتی تھیں کہ کتنا عرصہ بیت چکا تھا۔ دس سال پہلے وہاں کئی ایسی تصاویر رکھی ہوتی تھیں۔ جن میں دریا کنارے کھیلنے والی ایک بڑی سی گلابی گیند نما چیز مختلف رنگوں کی پھندنے والی ٹوپیاں پہنے نظر آتی تھی۔ لیکن ڈڈلی ڈرسلی

اب بچہ نہیں رہا تھا۔ اب تصاویر میں سنہرے بال والا ایک موٹا تازہ لڑکا اپنی پہلی سائیکل پر سوار۔۔ میلے میں جھولے لیتا ہوا۔۔ اپنے باپ کے ساتھ کمپیوٹر گیم کھیلتا ہوا۔۔ اپنی ماں کی بانہوں میں قید ان کے بوسوں کی بارش میں بھیگتا ہوا۔۔ نظر آتا تھا۔ اس کمرے میں ڈھونڈنے پر بھی ایسی کوئی نشانی نظر نہیں آتی تھی۔۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ اس گھر میں ایک اور بچہ بھی رہتا ہے۔

پھر بھی۔ سچ تو یہی تھا کہ ہیری پوٹر آج بھی وہیں رہتا تھا۔ اور اس وقت وہ سویا ہوا تھا۔

لیکن زیادہ دیر تک نہیں۔ اس کی پٹونیہ خالہ جاگ چکی تھیں اور ان کی تیکھی تیز آواز اس دن اس گھر میں گونجنے والی پہلی آواز تھی۔ "اُٹھو۔۔۔! جلدی اُٹھو۔۔۔ ابھی۔۔۔"

ہیری ہڑبڑا کر جاگ اٹھا۔ اس کی خالہ نے ایک بار پھر دروازہ دھڑ دھڑایا۔

"اُٹھو۔۔۔!" انہوں نے چیل کی طرح آواز نکالی۔

ہیری ان کے قدموں کی آواز سے سمجھ گیا کہ اب وہ باورچی خانے کی طرف جا رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد اسے چولہے پر کڑھائی پٹخنے کی آواز سنائی دی۔ ہیری نے پیٹھ کے بل کروٹ بدلی اور یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ کون سا خواب دیکھ رہا تھا۔ وہ ایک مزیدار خواب تھا۔ جس میں ایک اڑتی ہوئی موٹر سائیکل بھی موجود تھی۔ اسے یہ عجیب سا احساس ہو رہا تھا جیسے وہ یہ خواب پہلے بھی دیکھ چکا ہو۔

اس کی خالہ دوبارہ دروازے کے باہر پہنچ گئی تھیں۔ "تم اٹھے نہیں ابھی تک۔۔۔؟" انہوں نے چلا کر پوچھا۔

"بس اُٹھ گیا ہوں خالہ۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"تو پھر جلدی سے باہر نکلو۔۔۔" وہ تیز آواز میں بولیں۔

"میں چاہتی ہوں کہ تم دم کباب پر نظر رکھو۔۔ اور خبردار۔۔۔ اسے جلامت دینا۔۔۔ میں ڈڈلی کی سالگرہ پر ہر چیز عمدہ چاہتی ہوں۔۔۔!"

ہیری کے منہ سے آہ نکل گئی۔

"کیا کہا تم نے۔۔۔؟" پٹونیہ خالہ دروازے کے باہر سے چیخ کر بولیں۔

"کچھ نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔"

ڈڈلی کی سالگرہ۔۔ وہ بھلا بھول کیسے گیا۔۔۔؟ ہیری آہستگی کے ساتھ بستر سے باہر نکلا اور اپنے موزے ڈھونڈنے لگا۔ بستر کے نیچے اسے

موزوں کی ایک جوڑی ملی۔ ایک موزے میں مکڑی گھسی ہوئی تھی جسے نکالنے کے بعد اس نے موزے پہن لئے۔

ہیری کو مکڑیوں کے ساتھ رہنے کی عادت ہو چکی تھی کیونکہ سیڑھیوں کے نیچے بنی ہوئی وہ چھوٹی سی گودام نما الماری ان سے بھری ہوئی تھی۔ اور یہی وہ جگہ تھی جہاں وہ سوتا تھا۔

شب خوابی کا لباس تبدیل کرنے کے بعد وہ نیچے برآمدے سے ہوتا ہوا باورچی خانے میں پہنچ گیا۔

ڈڈلی کی سالگرہ کے ڈھیر سارے تحائف کے نیچے میز تقریباً چھپ سی گئی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ڈڈلی کو وہ نیا کمپیوٹر مل ہی گیا تھا جو اسے چاہئے تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ایک اور رنگین ٹیلی وژن اور ریس لگانے والی سائیکل بھی ملی تھی۔ ڈڈلی کو ریس لگانے والی سائیکل کیوں چاہیے تھی۔ یہ ہیری کے لئے ایک گہرا راز تھا۔ کیونکہ ڈڈلی بہت ہی موٹا تھا اور ورزش سے اسے سخت نفرت تھی۔ لیکن دوسروں کو مکے مارنا اس کی پسندیدہ ورزش تھی۔ مکے رسید کرنے کے لیے ڈڈلی کا پسندیدہ تھیلا 'ہیری' ہی تھا۔ لیکن اکثر وہ اسے پکڑ ہی نہیں پاتا تھا۔ حلیے سے ہیری لگتا نہیں تھا۔ لیکن تھا وہ ایک پھرتیلا لڑکا۔

شاید اس کے دبلے پتلے ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہو کہ وہ ایک اندھیری الماری میں رہتا تھا۔ لیکن ہیری ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔ وہ اپنی اصل جسامت سے بھی زیادہ دبلا اور چھوٹا اس لئے بھی نظر آتا تھا کیونکہ اسے ہر وقت ڈڈلی کے پرانے کپڑے پہننے پڑتے تھے اور ڈڈلی اس سے چار گنا زیادہ بڑا تھا۔ ہیری کا چہرہ دبلا۔ گھٹنے گانٹھ دار۔ بال سیاہ اور آنکھیں چمکدار سبز تھیں۔ وہ گول کناریوں والی عینک پہنتا تھا جسے کئی جگہ پر چپکانے والے فیتے کی مدد سے جوڑا گیا تھا۔ اس کی وجہ صاف تھی کیوں کہ ڈڈلی ہمیشہ اس کی ناک پر ہی مکا مارا کرتا تھا۔ ہیری کو اپنے حلیے میں بس ایک ہی چیز پسند تھی۔ 'ماتھے پر بنا ہوا۔ زخم کا پتلا سا نشان' جس کی شکل ایسی تھی جیسے وہاں بجلی گری ہو۔ جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا تبھی سے وہ اس نشان کو دیکھ رہا تھا اور اسے یاد تھا کہ ہوش سنبھالنے کے بعد اس نے پٹونیہ خالہ سے پہلا سوال یہی پوچھا تھا کہ اس کے ماتھے پر یہ نشان کیسے بنا تھا۔ ؟

"اسی کار حادثے میں جس میں تمہارے ماں باپ چل بسے تھے۔۔۔" انہوں نے اسے بتایا تھا۔ "اور ہاں۔۔۔! سوال مت پوچھا کرو۔۔۔"

"سوال مت پوچھا کرو۔۔۔" یہ ڈرسلی خاندان میں پر سکون زندگی بسر کرنے کا پہلا اصول تھا۔

جب ہیری دم کباب کو الٹ پلٹ رہا تھا تو ورنن خالو باورچی خانے میں داخل ہوئے۔

"کنگھی کرکے بال سنوارو۔۔۔!" وہ کتے کی طرح بھونکے۔ یہ ان کا ہیری کو صبح بخیر کہنے کا انداز تھا۔

ہفتے میں ایک بار ورنن خالو اپنے اخبار کے اوپر سے ضرور جھانکتے تھے اور خوب واویلا مچایا کرتے تھے کہ ہیری کو حجامت کی ضرورت ہے۔ ہیری کی جماعت میں پڑھنے والے باقی تمام بچوں سے کہیں زیادہ مرتبہ۔ ہیری کی حجامت کروائی جاتی تھی۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ اس کے بال بہت تیزی سے بڑھا کرتے تھے۔ ہر سمت۔

جب ڈڈلی اپنی ماں کے ساتھ باورچی خانے میں داخل ہوا تو ہیری ناشتے کے لیے انڈے تل رہا تھا۔ ڈڈلی کافی حد تک ورنن خالو سے ملتا جلتا تھا۔ بڑا گلابی چہرہ۔ چھوٹی سی گردن جو نظر ہی نہیں آتی تھی۔ پانی بھری چھوٹی نیلی آنکھیں۔ اور گھنے سنہری بال جو اس کے بھاری بھر کم سر پر چپکے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔ پٹونیہ خالہ اکثر کہا کرتی تھیں کہ ڈڈلی تو بالکل ننھا فرشتہ لگتا ہے۔ جبکہ ہیری کو ڈڈلی ایک ایسا چھچھوندر نظر آتا تھا۔ جس نے اپنے سر پر نقلی بال لگائے ہوئے ہوں۔

ہیری نے تیزی سے انڈے اور کباب کی پلیٹیں میز پر سجا دیں۔ یہ ایک مشکل کام تھا کیوں کہ میز پر بالکل بھی جگہ نہیں تھی۔ اس دوران ڈڈلی اپنے تحائف گننے میں مصروف تھا۔ اچانک اس کا چہرہ لٹک سا گیا۔

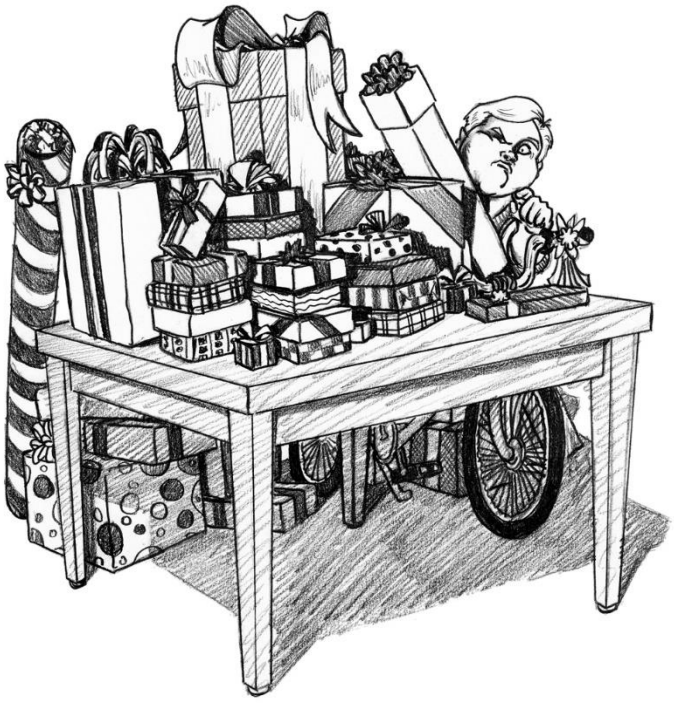

"چھتیس۔۔۔؟" اس نے سر اٹھا کر اپنے ماں باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ تو پچھلے سال سے بھی دو تحائف کم ہیں۔۔۔"

"جانو۔۔۔ تم نے مارج پھپھو کے تحفے کو تو گنا ہی نہیں۔۔۔ دیکھو۔۔۔! یہ یہاں ممی بابا کے بڑے تحفے کے نیچے چھپا ہوا ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ تو چلیں سینتیس۔۔۔" ڈڈلی نے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔ ہیری جانتا تھا کہ اب کسی بھی لمحے ڈڈلی کا رونا دھونا شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے اس نے کسی بھیڑیئے کی طرح تیزی کے ساتھ کباب کے ٹکڑے اپنے منہ میں ٹھونسنے شروع کر دیئے۔ کہ کہیں ڈڈلی میز ہی نہ الٹ دے۔

شاید پٹونیہ خالہ بھی خطرے کی بُو سونگھ چکی تھیں۔ کیوں کہ وہ فوراً بول اٹھیں۔ "جب آج ہم سیر کے لئے باہر جائیں گے تو تمہیں دو اور تحائف خرید دیں گے۔۔۔ ٹھیک ہے نا میرے لاڈلے منو۔۔۔؟ دو اور تحائف۔۔۔ اب تو تم خوش ہونا۔۔۔؟"

ڈڈلی نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا۔ اس کے لئے یہ کافی مشکل کام تھا۔ آخر کار اس نے آہستہ سے کہا۔ "تو پھر میرے پاس ہوجائیں گے تیس۔۔۔ تیس۔۔۔"

"انتالیس۔۔۔ راج دلارے۔۔۔!" پٹونیہ خالہ بولیں۔

"اوہ۔۔۔!" ڈڈلی دھم سے کرسی پر بیٹھ گیا اور جھپٹ کر اپنے سب سے قریب پڑے تحفے کو اٹھالیا۔ "پھر ٹھیک ہے۔۔۔"

ورنن خالو کھکھلا کر ہنس دیئے۔

"ننھا بدمعاش۔۔۔! اپنے حصے کی پوری قیمت وصول کرنا جانتا ہے۔۔۔ بالکل اپنے بابا پر گیا ہے۔۔۔ واہ میرے بیٹے۔۔۔ ڈڈلی۔۔۔" انہوں نے پیار سے ڈڈلی کے بال بکھیر دیئے۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بج اُٹھی اور پٹونیہ خالہ فون سننے چلی گئیں۔ جبکہ ہیری اور ورنن خالو ڈڈلی کو تحائف کھولتے ہوئے دیکھنے لگے۔ جن میں ریس لگانے والی سائیکل۔۔ ویڈیو کیمرہ۔۔ ریموٹ کنٹرول والا ہوائی جہاز۔۔ سولہ نئی کمپیوٹر ویڈیو گیمز اور وی سی آر شامل تھا۔ جب وہ کلائی پر باندھنے والی ایک سونے کی گھڑی کی سجاوٹی پنی پھاڑ کر کھول رہا تھا۔ اسی وقت پٹونیہ خالہ فون سن کر واپس لوٹ آئیں۔ ان کے چہرے پر غم۔ غصہ اور پریشانی جھلک رہی تھی۔

"بری خبر ہے ورنن۔۔۔" وہ بولیں۔ "بیگم فگ کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔۔۔ وہ اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکتیں۔۔۔" پٹونیہ خالہ نے ہیری کی سمت سر جھٹکتے ہوئے اشارہ کیا۔

دہشت کے مارے ڈڈلی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ لیکن ہیری کا دل خوشی سے چھلانگیں لگانے لگا۔ ہر سال ڈڈلی کی سالگرہ کے موقع پر اس کے والدین اسے اور اس کے کسی دوست کو پورا دن باہر گھمانے نکل جایا کرتے تھے۔ کسی تفریحی سیر گاہ۔ دو دریا کے گوشت بھرے پراٹھے والے ریستوران۔ یا کوئی فلم دکھانے۔ اور ہر دفعہ ہیری کو بیگم فگ نامی ایک پاگل بڑھیا کے پاس چھوڑ دیا جاتا تھا جو دو گلی دور رہتی تھیں۔ ہیری کو اس جگہ سے نفرت تھی۔ ان کے پورے گھر میں بند گوبھی کی بدبو پھیلی رہتی تھی اور بیگم

فگ ہر وقت اُسے زبردستی ان تمام بلیوں کی تصاویر دکھاتی رہتی تھیں جو انہوں نے کبھی پالی تھیں۔

"اب کیا ہوگا۔۔۔؟" پٹونیہ خالہ بولیں۔ وہ ہیری کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھیں جیسے یہ سب کچھ اسی کا کیا دھرا ہو۔ ہیری جانتا تھا کہ یہ خبر سن کر اسے افسوس کا اظہار کرنا چاہئے کہ بیگم فگ اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھی ہیں۔ لیکن ایسا کرنا آسان نہیں تھا۔ اسے یہ سوچ کر ہی خوشی محسوس ہو رہی تھی کہ اب پورے ایک سال تک اسے اینا۔۔ مینا۔۔ ڈیکا اور ٹن ٹن نامی منحوس بلے بلیوں کو دوبارہ نہیں دیکھنا پڑے گا۔

"ہم مارج کو فون کر سکتے ہیں۔۔۔" ورنن خالو نے مشورہ دیا۔

"بے وقوفی کی باتیں مت کرو ورنن۔۔۔! وہ اس لڑکے سے نفرت کرتی ہیں۔۔۔"

ڈرسلی خاندان اکثر ہیری کے بارے میں اسی انداز میں بات کیا کرتا تھا۔ جیسے وہ وہاں ہو ہی نہیں۔ یا پھر وہ کوئی بہت ہی گندی سی چیز ہو جو ان کی بات چیت نہیں سمجھ سکتی ہو۔ جیسے کوئی گھونگا۔

"اور وہ تمہاری سہیلی۔۔۔ کیا نام ہے اس کا۔۔۔ سکینہ۔۔۔؟"

"وہ چھٹیاں منانے کاغان گئی ہوئی ہے۔۔۔۔" پٹونیہ خالہ چیخ کر بولیں۔

"آپ مجھے یہیں چھوڑ سکتے ہیں۔۔۔" ہیری امید بھرے لہجے میں بیچ میں بول اٹھا۔ (کم از کم آج کے دن تو وہ ٹیلی ویژن پر جو چاہے۔ دیکھ سکے گا۔ اور شاید ڈڈلی کے کمپیوٹر پر کھیلنے کا موقعہ بھی مل جائے)۔

پٹونیہ خالہ کو دیکھ کر ایسا لگا جیسے ابھی ابھی انہوں نے ثابت لیموں نگل لیا ہو۔

"اور جب ہم واپس لوٹیں تو ہمیں یہ پتہ چلے کہ گھر تباہ و برباد ہو چکا ہے۔۔۔؟" وہ غرائیں۔

"میں کون سا اس گھر کو بم سے اڑانے والا ہوں۔۔۔" ہیری بولا۔ لیکن وہ اس کی بات سن ہی نہیں رہے تھے۔

"میرے خیال سے۔۔۔ اسے چڑیا گھر لے چلتے ہیں۔۔۔" پٹونیہ خالہ نے آہستہ سے کہا۔ "وہاں اسے کار میں چھپا دیں گے۔۔۔"

"وہ کار بالکل نئی ہے۔۔۔ وہ کسی حال میں بھی اس میں اکیلا نہیں بیٹھے گا۔۔۔"

ڈڈلی اونچی آواز میں رونے لگا۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ رو ہی نہیں رہا تھا۔ اسے سچ مچ روئے ہوئے تو کئی سال گزر چکے تھے۔ لیکن وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر وہ منہ بسور کر پھٹے حلق سے رونے جیسی آوازیں نکالے گا۔ تو اس کی ماں اس کی ہر خواہش کو فوراً پورا کر دے گی۔

"میرا چھنا کا کا۔۔۔ مت رو جانو۔۔۔ ممی اسے تمہارے خاص دن کو برباد نہیں کرنے دیں گی۔۔۔" سسکیاں بھرتے ہوئے انہوں نے اسے اپنی بانہوں کے گھیرے میں لے لیا۔

"میں۔۔۔ نہیں چاہتا۔۔۔ کہ وہ۔۔۔ ہمارے ساتھ چلے۔۔۔" ڈڈلی زوردار قسم کی بناوٹی سسکیاں بھرتے ہوئے چلایا۔ "وہ ہمیشہ سب کچھ تباہ کر دیتا ہے۔۔۔" اپنی ماں کی بانہوں کے گھیرے میں موجود خلا سے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے وہ مکاری سے مسکرا دیا۔

اسی وقت دروازے کی گھنٹی بج اُٹھی۔ "اُف خدایا۔۔۔ وہ لوگ پہنچ گئے ہیں۔۔۔" پٹونیہ خالہ ہڑبڑاتے ہوئے بولیں۔ اور ایک لمحے بعد ڈڈلی کا سب سے پسندیدہ دوست۔۔ پیئرس پولکس۔ اپنی ماں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ پیئرس چوہے نما شکل والا ایک دبلا پتلا لڑکا تھا۔ جب ڈڈلی دوسرے بچوں کو مارتا تھا۔ تو یہی لڑکا ان بچوں کے ہاتھ ان کی کمر پر باندھ کر کھڑا رہتا تھا۔ اسے دیکھتے ہی ڈڈلی نے فوراً رونے پیٹنے کا ناٹک بند کر دیا۔

آدھے گھنٹے بعد ہیری۔ جسے اپنی خوش قسمتی پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ ڈرسلی صاحب کی کار کی پچھلی نشست پر پیئرس اور ڈڈلی کے ساتھ بیٹھا۔ اپنی زندگی میں پہلی بار چڑیا گھر کی سیر کے لئے جا رہا تھا۔ اس کی خالہ اور خالو کو کچھ اور سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا کیا جائے۔ لیکن چلنے سے چند لمحات پہلے ورنن خالو ہیری کو کھینچ کر ایک طرف لے گئے۔

"میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں لڑکے۔۔۔!" ورنن خالو نے اپنے بڑے جامنی چہرے کو ہیری کے چہرے کے بالکل قریب لہراتے ہوئے کہا۔ "کان کھول کر سن لو لڑکے۔۔۔ اگر تم نے کوئی بھی نمونہ بازی کی۔۔۔ کوئی بھی۔۔۔ تو میں تمہیں کرسمس تک کے لئے اس الماری میں بند کر دوں گا۔۔۔ سمجھے تم۔۔۔"

"میں کچھ نہیں کروں گا۔۔۔" ہیری بولا۔ "قسم سے۔۔۔"

لیکن ورنن خالو کو اس کے کہے پر بالکل یقین نہیں آیا۔ اس کی اس بات پر کبھی بھی کوئی بھی یقین نہیں کرتا تھا۔

مصیبت یہی تھی کہ ہیری کے ساتھ اکثر ایسے عجیب و غریب واقعات ہوتے ہی رہتے تھے۔۔۔ جن کے بارے میں ڈرسلی خاندان کو یہ سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا تھا کہ یہ سب اُس نے نہیں کیا ہے۔ ایک بار۔۔ پٹونیہ خالہ یہ دیکھتے دیکھتے تنگ آ گئیں کہ جب بھی ہیری بال کٹوا کر گھر واپس لوٹتا۔ تو ایسا لگتا تھا جیسے حجام نے اس کے بالوں کو چھوا تک نہ ہو۔ جھنجھلاہٹ کے عالم میں پٹونیہ خالہ نے باورچی خانے سے قینچی اُٹھائی اور ہیری کے بال اس قدر چھوٹے کاٹ ڈالے کہ وہ لگ بھگ گنجا ہو گیا۔ انہوں نے بس اس کے ماتھے پر جھولتی ہوئی ایک لٹ ویسے کی ویسے چھوڑ دی تھی۔ تاکہ اس کا "وہ بھیانک بدصورت زخم کا نشان" نظر نہ آئے۔ ڈڈلی تو ہیری کو دیکھ کر ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو گیا تھا۔ اس رات یہ سوچ کر

ہیری کی نیند ہی اڑ گئی تھی کہ نہ جانے اگلے دن اسکول میں اس کا کیا حال ہونے والا تھا۔ وہاں تو ویسے بھی دوسرے بچے اس کے ڈھیلے ڈھالے کپڑوں اور چپکانے والے فیتہ لگی عینک کو دیکھ کر اس کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے۔ بہر حال۔ اگلی صبح جب وہ سو کر اٹھا تو اس نے دیکھا کہ اس کے بال ایک بار پھر اسی لمبائی تک پہنچ چکے تھے۔ جتنی لمبائی پر وہ پٹونیہ خالہ کے اس کے سر پر ہل چلانے سے پہلے تھے۔ اس بات پر اسے پورے ایک ہفتے تک الماری میں قید رہنے کی سزا ملی تھی۔ حالانکہ اس نے یہ سمجھانے کی لاکھ کوشش کی تھی کہ بھلا اسے کیا معلوم کہ اس کے بال اتنی جلدی کیسے بڑھ گئے ہیں۔

ایک بار اور۔۔ جب پٹونیہ خالہ اسے ڈڈلی کا پرانا اور بد نما سوئیٹر پہنانے کی کوشش کر رہی تھیں (بھوری رنگت۔ جس پر نارنجی رنگ کے پھندنے لگے ہوئے تھے) وہ اس کے سر میں سوئیٹر ڈالنے کی جتنی کوشش کرتیں۔ سوئیٹر کا سوراخ اتنا ہی تنگ ہو جاتا۔ آخر کار وہ اس قدر تنگ ہو گیا کہ ہاتھ میں اٹھائے جانے والے کسی پتلے کو تو پہنایا جا سکتا تھا لیکن ہیری کو بالکل بھی نہیں۔ پٹونیہ خالہ نے سوچا کہ یقیناً دھلائی کی وجہ سے یہ سوئیٹر اتنا سکڑ گیا ہے۔ اور ہیری نے اس بات پر سکون کا سانس لیا کہ اس بار اسے کوئی سزا نہیں ملی۔

لیکن دوسری طرف۔ نہ جانے کس طرح۔ اسکول کے باورچی خانے کی چھت پر پہنچ جانے کی وجہ سے ہیری بڑی مصیبت میں پھنس گیا تھا۔ ہر روز کی طرح اس روز بھی ڈڈلی کا ٹولہ اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ اور دوسرے لڑکوں کی طرح۔ خود ہیری بھی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ نہ جانے کیسے۔ لیکن اچانک وہ اسکول کی بلند و بالا چمنی کے اوپر پہنچ گیا۔ ڈرسلی خاندان کو ہیری کی اسکول کے منتظم کی طرف سے غصے بھرا خط ملا جس میں انہیں اطلاع دی گئی تھی کہ ہیری اسکول کی عمارت پر چڑھتا پھرتا ہے۔ جب کہ سچ تو یہ تھا کہ ہیری بس باورچی خانے کے دروازے کے باہر رکھے کوڑے کے ڈبے پر کود کر باہر نکلنا چاہتا تھا۔ (اس نے اپنی الماری کے تالا لگے دروازے کے پیچھے سے چلا چلا کر۔ یہ بات ورنن خالو کو بتانے کی پوری کوشش کی تھی)۔ ہیری نے سوچا تھا کہ شاید چھلانگ کے دوران ہی اسے تیز ہوا کے کسی جھونکے نے اچک لیا ہو گا۔

لیکن آج۔۔ آج کچھ بھی برا نہیں ہونے والا تھا۔ اپنے اسکول۔ اپنی الماری۔ یا بیگم فگ کی گو بھی کی بدبو سے مہکتی بیٹھک کے علاوہ وہ کہیں بھی جانا پسند کرتا۔ بھلے ہی اس کے لئے اسے ڈڈلی اور پیئرس کو ہی کیوں نہ برداشت کرنا پڑے۔

گاڑی چلاتے ہوئے ورنن خالو۔ پٹونیہ خالہ سے لوگوں کی شکایات کر رہے تھے۔ دوسروں کی شکایات لگانا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ دفتر کے لوگ اور ہیری۔۔ مجالس اور ہیری۔ ۔بینک کا عملہ اور ہیری۔۔ شکایات لگانے کے لئے یہ ان کے چند پسندیدہ موضوعات تھے۔۔ آج صبح موٹر سائیکلوں کی باری تھی۔

جیسے ہی ایک موٹر سائیکل ان کی گاڑی سے آگے نکلی وہ غرا کر بولے۔ "یہ نوجوان لونڈے لپاڑے بھی۔۔۔ دیوانوں کی طرح اندھا دھند گاڑی بھگاتے ہیں۔۔۔"

"میں نے بھی ایک موٹر سائیکل کا خواب دیکھا تھا۔۔۔" اچانک یاد آنے پر ہیری بول اٹھا۔ "وہ ہوا میں اُڑ رہی تھی۔۔۔"

ورنن خالو نے اپنے سامنے والی کار کو لگ بھگ ٹکر ہی دے ماری۔ اپنی نشست پر وہ پورے پیچھے مڑ کر ہیری پر خوب چلائے۔ اس وقت ان کا چہرہ مونچھوں والے کسی بڑے چقندر جیسا لگ رہا تھا۔ "موٹر سائیکلیں اڑتی نہیں ہیں۔۔۔"

ڈڈلی اور پیئرس طنزیہ ہنسی ہنسنے لگے۔

"میں جانتا ہوں کہ وہ نہیں اڑتیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "وہ تو بس ایک خواب تھا۔۔۔"

لیکن اب وہ پچھتا رہا تھا کہ کاش اس نے کچھ کہا ہی نہ ہوتا۔ کیونکہ ڈرسلی خاندان۔ سوال پوچھنے سے زیادہ اگر کسی چیز سے چڑتا تھا تو وہ یہ تھی کہ ہیری ایسے کاموں کے بارے میں بات کرے جو عام طور پر نہیں ہوتے تھے۔ چاہے وہ کام کسی خواب میں ہو رہے ہوں یا پھر کسی کارٹون میں۔ شاید انہیں لگتا تھا کہ اس طرح اس کے دماغ میں خطرناک خیالات جنم لے سکتے ہیں۔

ہفتے کی وہ صبح بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔ ایک روشن اور سہانا دن۔ اور چڑیا گھر میں مختلف خاندانوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ چڑیا گھر کے داخلی دروازے کے پاس ڈرسلی خاندان نے ڈڈلی اور پیئرس کو چاکلیٹ کے ذائقے والے گولے گنڈے خرید کر دیئے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہیری کو تیزی کے ساتھ آگے دھکیل پاتے۔ گولا گنڈا کی گاڑی میں بیٹھی مسکراتی ہوئی عورت نے ہیری سے پوچھ لیا کہ اسے کیا چاہیے۔ مجبوراً انہیں ہیری کو لیموں پانی کی چوسنے والی سلاخ خرید کر دینی پڑی۔ اسے چوستے ہوئے ہیری نے سوچا۔ "یہ بھی اتنی بری نہیں ہے۔۔۔" اسی وقت اس کی نظر ایک گوریلے پر پڑی جو اپنا سر کھجا رہا تھا۔ وہ بالکل ڈڈلی جیسا لگ رہا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس گوریلے کے بال ڈڈلی کی طرح سنہرے نہیں تھے۔

بڑے لمبے عرصے کے بعد ہیری کی صبح اتنی اچھی گزری تھی۔ وہ اس بات کا خاص خیال رکھ رہا تھا کہ ڈرسلی گھرانے سے کچھ فاصلے پر ٹہلے۔ تاکہ ڈڈلی اور پیئرس جو دوپہر کے کھانے کا وقت ہو جانے کی وجہ سے جانوروں کو دیکھ دیکھ کر بیزار ہونے لگے تھے۔ کہیں ہیری کو پیٹنے کے اپنے پسندیدہ مشغلے پر نہ لگ جائیں۔ انہوں نے چڑیا گھر کے ریستوران میں دوپہر کا کھانا کھایا۔ اس کے بعد ڈڈلی نے ایک بار پھر رونا دھونا مچا دیا کیوں کہ اس کے فالودے کے بڑے گلاس میں سب سے اوپر بہت کم گولا گنڈہ ڈلا ہوا تھا۔ ورنن خالو نے اسے ایک اور فالودہ خرید دیا جبکہ ہیری کو اپنا پہلا گلاس ہی ختم کرنے کی اجازت دینے کا احسان جتایا گیا۔

بعد میں اچانک ہیری کو یہ احساس ہوا کہ اسے پتہ ہونا چاہئے تھا کہ اتنا اچھا وقت زیادہ دیر نہیں چل سکتا تھا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد وہ لوگ چڑیا گھر کے ان پنجروں کی طرف گئے جہاں رینگنے والے حیوانات رکھے گئے تھے۔ یہاں ٹھنڈک اور تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ جبکہ دیواروں پر لگی قطار در قطار کھڑکیوں سے روشنی چھن کر اندر آ رہی تھی۔ شیشے کی دیوار کے دوسری طرف کئی طرح کی چھپکلیاں اور سانپ موجود تھے۔ جو اپنے اپنے خانوں میں لکڑی اور پتھر کے ٹکڑوں پر پھسلتے اور رینگتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

ڈڈلی اور پیئرس۔ لمبے چوڑے زہریلے کالے ناگ۔ اور لپٹ کر انسان کی ہڈیاں توڑ دینے والے بڑے اژدہے کو دیکھنے کے خواہش مند تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں ڈڈلی نے وہ کمرہ ڈھونڈ نکالا جس میں اس جگہ کا سب سے بڑا اور موٹا اژدہا موجود تھا۔ وہ اس قدر لمبا تھا کہ ورنن خالو کی کار کے گرد دو دفعہ لپٹ کر اس نئی نویلی کار کو کسی کوڑے کے ڈبے کی طرح مچوڑ کر پھینک سکتا تھا۔ لیکن لگتا تھا کہ اس وقت اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ بلکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ اس وقت گہری نیند کے مزے لوٹ رہا تھا۔

ڈڈلی شیشے کی دیوار سے ناک چپکائے کھڑا اژدہے کی چمکدار بھوری کنڈلیوں کو گھور رہا تھا۔ "اسے جگاؤ۔۔۔" وہ اپنے باپ کی طرف دیکھ کر جھلاتے ہوئے بولا۔

ورنن خالو نے شیشے کی دیوار کو نزاکت سے تھپتھپایا۔ لیکن اژدہا اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں۔

"ایک بار اور کرو۔۔۔" ڈڈلی نے حکم چلایا۔

ورنن خالو نے اپنی انگلیوں کے گٹوں کی مدد سے دھیمے انداز میں شیشے کی دیوار کو بجایا۔ لیکن اژدہا پہلے کی طرح نیند میں ڈوبا رہا۔

"یہ تو بالکل بیکار ہے۔۔۔" ڈڈلی نے آہ بھرتے ہوئے کہا اور پھر غصے سے پاؤں پٹختے ہوئے وہاں سے دوسری طرف نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی ہیری شیشے کی دیوار کے سامنے پہنچ گیا۔ اور غور سے اژدہے کو دیکھنے لگا۔

ایسے اداس ماحول میں تو وہ خود بھی مر جاتا۔۔ بالکل اکیلے۔۔ سوائے ارد گرد موجود کچھ بے وقوف لوگوں کے۔۔ جو دن بھر شیشے پر اپنی

انگلیاں بجا بجا کر اسے تنگ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ تو سیڑھیوں کے نیچے بنی الماری کو اپنی خواب گاہ سمجھنے سے بھی زیادہ برا تھا۔ جہاں کی اکلوتی مہمان۔ پٹونیہ خالہ تھیں۔۔ جو اسے جگانے کے لیے دروازے پر ہتھوڑے برسایا کرتی تھیں۔ کم از کم اسے باقی گھر میں گھومنے کی اجازت تو تھی۔

اچانک اژدہے نے اپنی چھوٹی موتی سی چمکدار آنکھیں کھول دیں۔ اور بہت آہستہ آہستہ اپنا سر اوپر اٹھانے لگا۔ یہاں تک کہ اس کی آنکھیں ہیری کی آنکھوں کے بالکل سامنے پہنچ گئیں۔ اور پھر اچانک اس نے ہیری کو آنکھ ماردی۔

حیرت میں ڈوبا ہیری اسے گھورنے لگا۔ پھر اس نے گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھا کہ کوئی اور تو انہیں نہیں دیکھ رہا۔ کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ اس نے اژدہے کی طرف پلٹ کر دیکھا اور خود بھی آنکھ ماردی۔

اژدہے نے سر جھٹکتے ہوئے ورنن خالو اور ڈڈلی کی طرف اشارہ کیا اور پھر اپنی آنکھیں چھت کی طرف اٹھالیں۔ ہیری کو لگا جیسے وہ کہہ رہا ہو:

"میرے ساتھ پورے دن یہی کچھ ہوتا رہتا ہے۔۔۔"

"جانتا ہوں۔۔۔" شیشے کے دوسری طرف موجود ہیری بڑبڑایا۔

ویسے اسے اس بات کا پورا یقین نہیں تھا کہ اژدہا اسے سن بھی سکتا ہے یا نہیں۔ "تمہیں یقیناً ان سب پر بہت غصہ آتا ہوگا۔۔۔"

اژدہے نے پوری طاقت کے ساتھ ہاں میں اپنا سر ہلایا۔

"ویسے تم آئے کہاں سے ہو۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

اژدہے نے شیشے کے باہر لگی ایک تختی کی طرف اپنی دم پٹخی۔ ہیری اچک کر اس پر لکھی تحریر پڑھنے لگا۔

"لال دم والا شکاری اژدھا ۔ چھور"

"کیا وہاں کی زندگی پر سکون تھی۔۔۔؟"

لال دم والے شکاری اژدہے نے ایک بار پھر اپنی دم اس تختی کی طرف پٹخی۔ اور ہیری آگے پڑھنے لگا۔

"اس اژدھے کی پیدائش چڑیا گھر میں ہوئی ھے"

"اوہ۔۔۔اب سمجھا۔۔۔ تو تم کبھی بھی چھور گئے ہی نہیں۔۔۔؟"

جیسے ہی اژدہے نے انکار میں اپنا سر ہلایا۔ تو ہیری کے پیچھے سے آتی۔کان پھاڑ دینے والی ایک آواز سے وہ دونوں اپنی جگہ پر اچھل پڑے۔ "ڈڈلی۔۔۔! ڈرسلی صاحب۔۔۔! جلدی ادھر آیئے اور اس اژدہے کو دیکھئے۔۔۔ آپ کو یقین نہیں آئے گا کہ یہ کیا کر رہا ہے۔۔۔" جھومتا جھامتا ڈڈلی تیزی سے ان کی طرف آ گیا۔

"تم۔۔۔ ہٹو یہاں سے۔۔۔" ڈڈلی نے ہیری کی پسلیوں میں بھاری بھر کم گھونسا مارتے ہوئے کہا۔ اس اچانک حملے کے باعث ہکا بکا ہیری دھڑام سے پتھریلے فرش پر جا گرا۔ پھر جو ہوا۔ وہ اتنی تیزی کے ساتھ ہوا کہ کوئی دیکھ ہی نہیں پایا کہ ہوا کیا ہے۔ ایک لمحہ پہلے تک پیئرس اور ڈڈلی شیشے کی دیوار پر دونوں ہاتھ ٹکائے اندر جھانک رہے تھے۔ دوسرے ہی لمحے انہوں نے دہشت سے چیختے ہوئے پیچھے کی طرف چھلانگ لگا دی۔

فرش پر گرا ہوا ہیری جیسے ہی سنبھل کر اٹھا اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے ہی رہ گئی۔ لال دم والے شکاری اژدہے کے سامنے موجود شیشہ غائب ہو چکا تھا۔ لمبا چوڑا اژدہا تیزی سے اپنی کنڈلیاں کھولتے ہوئے۔ رینگتے ہوئے نیچے فرش پر سرک آیا تھا۔ رینگنے والے حیوانات کے پورے جنگلے میں لوگوں کا شور شرابا مچ گیا۔ ہر کوئی باہری دروازے کی طرف بھاگ رہا تھا۔

جب اژدہا تیزی سے سرسراتا ہوا ہیری کے پاس سے گزرا تو ہیری قسم کھا سکتا تھا کہ اس نے اژدہے کو دھیمی آواز میں پھنکارتے ہوئے سنا تھا۔

"چھور۔۔۔! میں آرہا ہوں۔۔۔ شکریہ میرے دوست۔۔۔"

رینگنے والے حیوانات کے جنگلے کا رکھوالا سکتے میں ڈوبا ہوا تھا۔

وہ بار بار یہی بات دہرائے جا رہا تھا۔ "لیکن وہ شیشہ۔۔۔ وہ شیشہ کہاں چلا گیا۔۔۔؟" چڑیا گھر کے نگران نے اپنے ہاتھوں سے کڑک دار میٹھی چائے کا پیالہ بنا کر پٹونیہ خالہ کو دیا۔ وہ مسلسل ان سے معافیاں مانگ رہا تھا۔

پیئرس اور ڈڈلی بے تکی باتیں بکے جا رہے تھے۔ جہاں تک ہیری نے دیکھا تھا۔ اژدہے نے تو انہیں کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ اس نے تو بس ان کے نزدیک سے گزرتے وقت مذاقاً ان کے پیروں پر اپنی دم پٹخی تھی۔ لیکن جب تک وہ لوگ واپس ورنن خالو کی کار تک لوٹے۔ تو ڈڈلی انہیں عجیب قصے سنا رہا تھا کہ کس طرح اژدہے نے لگ بھگ اس کا پیر ہی چبا ڈالا تھا۔ اور پیئرس قسمیں کھائے جا رہا تھا کہ اژدہے نے اس کا جسم دبوچ کر

ہلاک کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔ لیکن ان میں سب سے بری بات وہ تھی۔۔ کم از کم ہیری کے لئے سب سے بری۔۔ جو پیئرس نے سکون کا سانس لینے کے بعد کہی۔ "میں نے خود دیکھا۔۔۔ ہیری اس اژدہے سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔ ہے نا ہیری۔۔۔؟"

ورنن خالو نے تب تک انتظار کیا جب تک پیئرس ان کے گھر سے رخصت نہیں ہو گیا۔ اس کے بعد وہ ہیری پر جم کر برسے۔ وہ اتنے غصے میں تھے کہ ان کے منہ سے الفاظ تک بڑی مشکل سے نکل رہے تھے۔ وہ صرف اتنا ہی کہہ پائے۔

"جاؤ۔۔۔ الماری۔۔۔ وہیں رہو۔۔۔ کوئی کھاناوانا نہیں۔۔۔!"

اتنا کہنے کے بعد وہ بری طرح ہانپتے ہوئے کرسی پر گر پڑے۔ پٹونیہ خالہ کو فوراً بھاگ کر ان کے لیے شراب کا بڑا سا جام بنانا پڑا۔

کافی دیر بعد۔ اپنی اندھیری الماری میں لیٹے ہوئے ہیری نے سوچا کہ کاش اس کے پاس ایک گھڑی ہوتی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس وقت کتنے بج رہے تھے۔ اس لئے وہ یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ ڈرسلی خاندان اس وقت تک سویا بھی ہو گا یا نہیں! اور جب تک وہ سو نہیں جاتے۔ تب تک کچھ کھانا ڈھونڈنے کے لئے چوری چھپے باورچی خانے میں جانے کی کوشش خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔

اسے ڈرسلی خاندان کے ساتھ رہتے ہوئے لگ بھگ دس سال ہو چکے تھے۔ دس تکلیف دہ سال۔

جہاں تک اسے یاد تھا۔ وہ تب سے یہاں رہ رہا تھا جب اس کے بچپن میں اس کے والدین ایک کار حادثے میں جاں بحق ہو گئے تھے۔ وہ یاد نہیں کر پاتا تھا کہ کیا اس کے والدین کی موت کے وقت وہ خود بھی اسی کار میں موجود تھا یا نہیں۔ کئی بار۔ کئی طویل گھنٹوں تک الماری میں لیٹے

لیٹے جب وہ اپنے دماغ پر زور ڈالتا تو اسے بس ایک عجیب دھندلا سا منظر نظر آتا تھا۔ چکا چوند کر دینے والی شوخ سبز روشنی اور اپنے ماتھے میں شدید تیز درد کا احساس۔ وہ سوچتا تھا کہ یقیناً یہ منظر حادثے کے وقت کا ہی ہو گا۔ لیکن وہ یہ کبھی نہیں سمجھ پایا کہ اتنی تیز سبز روشنی کہاں سے آ رہی ہے۔ اسے اپنے والدین کی صورتیں بھی یاد نہیں تھی اور نہ ہی اس کے خالہ خالو کبھی ان کے بارے میں کوئی بات کرتے تھے۔ کسی قسم کا سوال پوچھنے پر تو بہت پہلے ہی پابندی لگا دی گئی تھی۔ اور پورے گھر میں اس کے والدین کی کوئی تصویر بھی نہیں تھی۔

جب ہیری چھوٹا تھا تو وہ اکثر ایسے خواب دیکھا کرتا تھا کہ کوئی انجان رشتے دار اُسے یہاں سے دور لے جانے کے لیے آیا ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا کبھی بھی نہیں ہوا۔ ڈرسلی خاندان کے علاوہ اس کا کوئی اپنا نہیں تھا۔

پھر بھی کئی بار اسے ایسا لگتا تھا (یا شاید وہ ایسی امید کرتا تھا) جیسے گلی میں چلتے پھرتے اجنبی لوگ اسے جانتے ہوں۔ وہ لوگ بہت ہی عجیب قسم کے اجنبی ہوتے تھے۔

ایک بار جب وہ پٹونیہ خالہ اور ڈڈلی کے ساتھ خریداری کرنے کیلئے بازار آیا ہوا تھا۔ تو جامنی ٹوپی پہنے ہوئے ایک آدمی نے جھک کر اسے سلام کیا۔ غصے سے پھنکارتی پٹونیہ خالہ نے ہیری سے کئی سوال جواب کئے کہ کیا وہ اس آدمی کو جانتا ہے۔ اس کے بعد وہ بنا کوئی خریداری کئے ہڑبڑاہٹ کے عالم میں انہیں اس دکان سے باہر لے آئیں۔

اسی طرح ایک بار۔ بس میں موجود ایک اول جلول بڑھیا نے اسے دیکھ کر خوشی سے اپنا ہاتھ ہلایا تھا۔ اس عورت نے سر سے پاؤں تک ہرے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

بہت لمبے جامنی چوغے میں ملبوس ایک گنجے شخص نے تو ایک دن سڑک پر ہیری سے اس طرح ہاتھ ملایا تھا جیسے اس سے ہاتھ ملا کر اسے کوئی بہت بڑی دولت مل گئی ہو۔ پھر وہ بنا کچھ کہے ہیری کو حیرت میں گم چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا۔ ان سبھی لوگوں کے بارے میں سب سے عجیب بات یہی تھی کہ جیسے ہی ہیری انہیں غور سے دیکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ وہ نہ جانے کہاں غائب ہو جایا کرتے تھے۔

اسکول میں بھی ہیری کا کوئی دوست نہیں تھا۔ تمام بچے اچھی طرح سے جانتے تھے کہ ڈڈلی کے ٹولے کو ڈھیلے ڈھالے۔۔ پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس۔۔ ٹوٹا چشمہ پہنے عجیب و غریب ہیری پوٹر سے نفرت ہے۔ اور بھلا ڈڈلی کے ٹولے سے اختلاف کرنے کی ہمت کس مائی کے لعل میں تھی۔

☆☆☆

تیسرا باب

گمنام خطوط

چھور کے لال دم والے شکاری اژدہے کے فرار پر ہیری کو اب تک کی سب سے لمبی سزا بھگتنی پڑی۔ جب تک اسے سیڑھیوں کے نیچے والی الماری سے باہر نکلنے کی اجازت ملی اس وقت تک گرمیوں کی چھٹیاں شروع ہو چکی تھیں۔ یہاں تک کہ ڈڈلی بھی اپنا نیا ویڈیو کیمرا توڑ چکا تھا۔ ریموٹ کنٹرول والے ہوائی جہاز کے پرخچے اُڑا چکا تھا۔ اور پہلی بار ریسنگ سائیکل چلاتے ہوئے بزرگ خاتون بیگم فگ کو اس وقت ٹکر مار چکا تھا۔ جب وہ بیساکھیوں کے سہارے بحریہ ٹاؤن کی سڑک پار کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

ہیری خوش تھا کہ اسکول بند ہو چکا تھا۔ لیکن ڈڈلی کے ٹولے سے جان چھڑانا تو ابھی بھی ناممکن تھا۔ کیوں کہ اب پورے کا پورا ٹولہ روزانہ گھر آ جاتا تھا۔ پیئرس۔۔ ڈینس۔۔ میلکم۔۔ اور گورڈن۔۔ سب کے سب ایک نمبر کے احمق اور موٹے تھے۔ لیکن کیونکہ ڈڈلی ان سب میں سب سے زیادہ موٹا اور سب سے بڑا احمق تھا۔ اس لئے وہ اس ٹولے کا سردار تھا۔ باقی سارے لڑکے خوشی خوشی ڈڈلی کے پسندیدہ کھیل "ہیری کا شکار" میں شامل ہو جاتے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ ہیری جس حد تک ممکن ہو۔ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گھر سے باہر گزارنا پسند کرتا تھا۔ یہاں وہاں بھٹکتے ہوئے جب وہ چھٹیوں کے ختم ہونے کے بارے میں سوچتا۔ تو اسے امید کی ہلکی سی کرن نظر آتی تھی۔ کہ جب ستمبر آئے گا تو وہ ثانوی اسکول میں جائے گا۔ اور

زندگی میں پہلی بار ڈڈلی اس کے ساتھ نہیں ہو گا۔ ڈڈلی کو ورنن خالو کے پرانے نجی اسکول بیکن ہاؤس میں داخلہ مل گیا تھا۔ پیئرس پولکس بھی اسی اسکول میں جانے والا تھا۔ دوسری طرف ہیری کو محلے ہی میں "لڑکوں کے لال اسکول" میں بھیجا جارہا تھا۔ جو کہ ایک سرکاری اسکول تھا۔ ڈڈلی کو تو اس بارے میں سوچ کر ہی ہنسی آجاتی تھی۔

"لال اسکول میں پہلے دن بچوں کا سر ٹوائلٹ کے اندر ڈالا جاتا ہے۔۔۔" اس نے ایک دن ہیری سے کہا۔ "چاہو تو اوپر آکر اس کی مشق کر لو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ بہت شکریہ۔۔۔" ہیری نے جواب دیا۔ "بے چارے ٹوائلٹ کے اندر تمہارے سر جتنی گندی چیز پہلے کبھی نہیں گئی ہو گی۔۔۔ وہ یقیناً بیمار پڑ جائے گا۔۔۔" اس سے پہلے کہ ڈڈلی اس کی بات کا مطلب سمجھ پاتا۔ ہیری بھاگتے ہوئے وہاں سے کھسک گیا۔

جولائی میں ایک دن پٹونیہ خالہ ڈڈلی کو بیکن ہاؤس کی نئی وردی دلوانے اپنے ساتھ کراچی لے گئیں۔ جانے سے پہلے انہوں نے ہیری کو بیگم فگ کے گھر چھوڑ دیا۔ آج بیگم فگ کا برتاؤ ہمیشہ کی طرح چڑچڑا نہیں تھا۔ پتہ چلا کہ اپنی پالتو بلیوں میں سے ایک بلی سے الجھ کر گرنے کی وجہ سے وہ اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھی تھیں۔ شاید اسی لئے آج وہ اپنی بلیوں پر واری واری نہیں جارہی تھیں۔ انہوں نے ہیری کو ٹی وی دیکھنے کی اجازت بھی دے دی۔ اور تو اور کھانے کے لئے اسے چاکلیٹ کیک کا ایک ٹکڑا بھی دیا۔ جس کا ذائقہ ایسا تھا جیسے انہوں نے اسے کئی سال سے سنبھال کر رکھا ہوا ہو۔

اس شام ڈڈلی اپنی نئی نویلی وردی میں۔ پورے خاندان کے سامنے اٹھلاتے ہوئے بیٹھک کے چکر لگاتا رہا۔ بیکن ہاؤس میں پڑھنے والے لڑکے کلیجی رنگت کی لمبی کوٹی۔ نارنجی رنگت کی ڈھیلی ڈھالی۔ پنڈلی پر جھول والی چڈی اور بوٹرس نامی تنکوں والی ٹوپی پہنتے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ایک گانٹھ دار چھڑی بھی تھامے رہتے تھے۔ جس کی مدد سے وہ اساتذہ سے نظر بچا کر ایک دوسرے کو مارا کرتے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے آنے والی زندگی میں ایسی تربیت ان کے بہت کام آنے والی تھی۔

جب ورنن خالو نے ڈڈلی کو اس کی نئی ڈھیلی ڈھالی۔ پنڈلی پر جھول والی چڈی میں دیکھا تو بھرائی ہوئی آواز میں بولے کہ انہیں زندگی بھر اس لمحے پر فخر رہے گا۔ پٹونیہ خالہ تو پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں تو یقین ہی نہیں آرہا کہ یہ ان کا راج دلارہ ڈڈو ہے۔ جو اتنا بڑا اور خوبصورت لگ رہا ہے۔ ہیری کی تو کچھ بھی کہنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی۔ اسے لگا کہ جیسے ہنسی روکنے کی کوشش میں اس کی کم از کم دو پسلیاں تو پہلے ہی ٹوٹ چکی تھیں۔

اگلی صبح جب ہیری باورچی خانے میں داخل ہوا تو وہاں بھیانک بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ یہ بدبو سنک میں رکھے ہوئے لوہے کے ایک بڑے ٹب میں سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے اس میں جھانک کر دیکھا۔ ٹب گندی دھجیوں سے بھرا ہوا تھا۔ جو بھورے پانی میں تیر رہی تھیں۔

"یہ کیا ہے۔۔۔؟" ہیری نے پٹونیہ خالہ سے پوچھا۔ ان کے ہونٹ جیسے مضبوطی سے آپس میں سلے ہوئے تھے۔ جب بھی وہ کوئی سوال پوچھنے کی گستاخی کرتا تھا۔ وہ اسی انداز میں اپنے ہونٹ بھینچ لیتی تھیں۔

"تمہارے نئے اسکول کی وردی۔۔۔" انہوں نے جواب دیا۔

ہیری نے ایک بار پھر ٹب میں جھانک کر دیکھا۔

"اچھا۔۔۔" وہ بولا۔ "مجھے نہیں پتہ تھا کہ اس کا اتنا گیلا ہونا ضروری ہے۔۔۔"

"بے وقوفوں جیسی باتیں مت کیا کرو۔۔۔" پٹونیہ خالہ چیخ کر بولیں۔ "میں تمہارے لئے ڈڈلی کی کچھ پرانی چیزیں بھورے رنگ میں رنگ رہی ہوں۔۔۔ ایک بار میں یہ کام مکمل کر لوں۔۔۔ پھر یہ وردی بھی اسکول کے دوسرے بچوں جیسی ہی لگے گی۔۔۔"

ہیری کو اس بات کا بالکل بھی بھروسہ نہیں تھا۔ لیکن پھر اس نے سوچا کہ بحث کرنے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہونے والا۔ اس لئے وہ چپ چاپ ناشتے کی میز پر بیٹھ گیا اور خود کو اس بارے میں سوچنے سے روکنے کی کوشش کرنے لگا۔ کہ لال اسکول میں پہلے ہی دن اس کا حلیہ کیسا لگے گا۔۔ شاید بالکل ویسا۔۔ جیسے اس نے کسی بڑے ہاتھی کی ڈھیلی ڈھالی کھال اوڑھ رکھی ہو۔

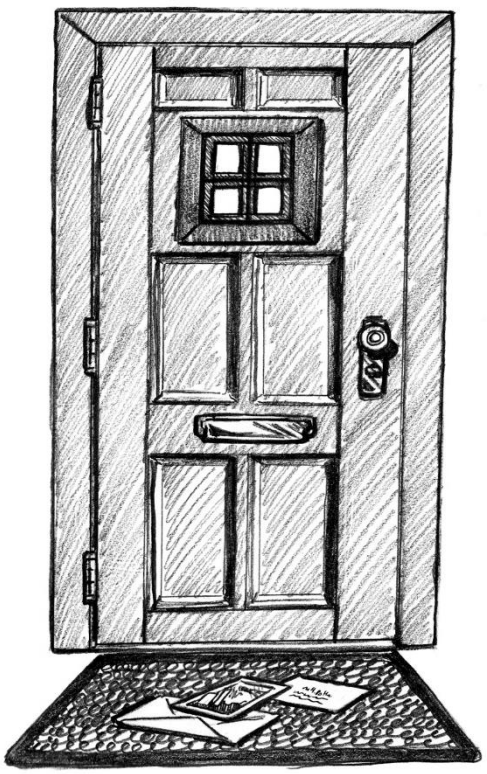

اسی وقت ڈڈلی اور ورنن خالو اندر داخل ہوئے۔ ہیری کی نئی وردی سے اٹھنے والی بدبو کی وجہ سے دونوں کی ناک سکڑی ہوئی تھی۔ ورنن خالو نے ہمیشہ کی طرح اپنا اخبار کھول لیا۔ اور ڈڈلی اپنی بیکن ہاؤس چھڑی سے دھڑا دھڑ میز کو پیٹنے لگا۔ وہ اس چھڑی کو ہر وقت اپنے ہاتھ میں لئے گھومتا رہتا تھا۔

تبھی انہیں دروازے پر بنی۔ خطوط اندر ڈالنے والی درز کے کھٹکے سے کھلنے اور پائیدان پر کئی خطوط گرنے کی آواز سنائی دی۔

"ڈڈلی خطوط لے آؤ۔۔۔" ورنن خالو نے اپنے اخبار کے پیچھے سے ہی آواز لگائی۔

"ہیری سے کہیے نا۔۔۔"

"ہیری خطوط لے آؤ۔۔۔"

"ڈڈلی سے کہیے نا۔۔۔"

"ڈڈلی اپنی بیکن ہاؤس چھڑی سے اس کا دماغ ٹھیک کرنا۔۔۔"

جھک کر بیکن ہاؤس چھڑی سے بچتے ہوئے ہیری ڈاک اٹھانے چل دیا۔ پائیدان پر تین چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ ورنن خالو کی بہن مارج کا تصویری خط۔ جو کہ مالدیپ میں چھٹیاں منا رہی تھیں۔ ایک بھورا لفافہ جو شاید کوئی بل کھاتا تھا۔ اور ایک خط۔۔ ہیری کے نام۔۔

ہیری نے سب سے پہلے وہی خط اُٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ اس کا دل کسی بڑے لچکدار فیتے کی طرح تھرتھرا رہا تھا۔ اس کی پوری زندگی میں۔۔ کسی نے بھی۔۔ کبھی بھی۔۔ اسے خط نہیں لکھا تھا۔ اسے خط لکھتا بھی کون۔؟ نہ تو اس کے کوئی دوست تھے اور نہ ہی کوئی رشتے دار۔ وہ کسی کتب خانے کا رکن بھی نہیں تھا۔ اس لئے یہ بھی ناممکن تھا کہ کسی نے اسے کتابیں واپس لوٹانے کے لئے دھمکیوں بھرا خط بھیجا ہو۔ لیکن پھر بھی۔ اس کی نگاہوں کے سامنے ایک خط موجود تھا۔ جس پر اس کا نام اتنے واضح اور صاف الفاظ میں لکھا ہوا تھا کہ اس میں غلطی کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔

جناب ہ۔ پوٹر

سیڑھیوں کے نیچے گودام نما چھوٹی الماری

مکان نمبر 4 ۔ علی بلاک ۔ بحریہ ٹاؤن ۔ کراچی

لفافہ خاصا موٹا اور بھاری تھا۔ وہ پیلے چرمئی کاغذ سے بنا ہوا تھا اور اس پر سبز سیاہی سے پتہ لکھا گیا تھا۔ لیکن اس پر کوئی ڈاک ٹکٹ نہیں لگا ہوا تھا۔

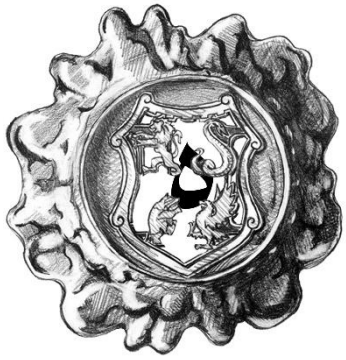

لفافے کو پلٹتے ہوئے اس کے ہاتھ بری طرح سے کپکپا رہے تھے۔ ہیری کو جامنی موم سے بنی مہر لگی ہوئی نظر آئی۔ جس کے بیچ میں ایک علامت کندہ تھی۔ ایک شیر۔۔ ایک عقاب۔۔ ایک اودبلاؤ۔۔ اور ایک سانپ۔۔ نے ایک بڑے حرف "ہ" کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔

"جلدی کرو لڑکے۔۔۔"باورچی خانے سے ورنن خالو کے چلانے کی آواز سنائی دی۔

"آخر تم کر کیا رہے ہو۔۔۔ خطوط میں کوئی بم تو نہیں ڈھونڈ رہے۔۔۔؟"اپنے عجیب لطیفے پر وہ خود ہی قہقہے لگانے لگے۔

ہیری واپس باورچی خانے میں پہنچ گیا۔ اس کی نظریں ابھی تک اپنے خط پر گڑی ہوئی تھیں۔ اس نے ورنن خالو کو بھی کھاتہ اور تصویری خط تھمایا۔ اور پھر بیٹھ کر آہستگی کے ساتھ پیلا لفافہ کھولنے لگا۔

ورنن خالو نے بھی کھاتے کا لفافہ پھاڑ کر کھولا۔ بے زاری کے عالم میں ہنکارہ بھرا۔ اور پھر تصویری خط کو پلٹ کر پیچھے لکھا پیغام پڑھنے لگے۔

"مارچ بیمار ہے۔۔۔اس نے وہاں باسی گھونگھا کھا لیا تھا۔۔۔"ورنن خالو نے پٹونیہ کو خبر دی۔

"بابا۔۔۔"اچانک ڈڈلی نے چیختے ہوئے کہا۔"بابا۔۔۔!ہیری کے پاس کچھ ہے۔۔۔"

ہیری اس وقت اپنے خط کی تہہ کھولنے ہی والا تھا۔ جو لفافے کی طرح وزنی چرمئی کاغذ پر لکھا گیا تھا۔ لیکن اسی وقت ورنن خالو نے جھپٹا مار کر اس کے ہاتھ سے خط چھین لیا۔

"یہ میرا خط ہے۔۔۔"ہیری نے ورنن خالو کے ہاتھوں سے خط واپس چھیننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کون خط لکھے گا۔۔۔؟"ورنن خالو نے پھنکار ماری۔

ایک ہاتھ سے جھٹک کر خط کی تہہ کھولتے ہوئے انہوں نے اس پر نظر دوڑائی۔ ٹریفک کی بتیوں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ ان کا لال چہرہ ہرا پڑ گیا۔ اور بات یہیں ختم نہیں ہوئی۔ کچھ ہی ساعتوں میں ان کا چہرہ باسی دلیے کی طرح سفید پڑ گیا۔

"پپ۔۔۔پٹ۔۔۔پٹونیہ۔۔۔"وہ دھیمی آواز میں کراہے۔

ڈڈلی ان سے خط چھیننے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ اسے پڑھ سکے۔ لیکن ورنن خالو نے خط اتنا اونچا پکڑ رکھا تھا کہ وہ اس کی پہنچ سے کافی دور تھا۔ پٹونیہ خالہ نے تجسس بھرے انداز میں ان سے خط لیا اور اس کی پہلی سطر پڑھی۔ ایک لمحے کے لیے تو ایسا لگا جیسے وہ بیہوش ہونے والی ہوں۔

انہوں نے اپنا گلا دبوچ لیا۔ اور دم گھٹنے جیسی آواز نکالی۔"ورنن۔۔۔اوخدایا۔۔۔ورنن۔۔۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ شاید وہ بھول گئے تھے کہ ہیری اور ڈڈلی ابھی تک اسی کمرے میں موجود تھے۔ ڈڈلی کو یہ برداشت کرنے کی عادت نہیں تھی کہ اس کی طرف دھیان نہ دیا جائے۔ اس نے جھنجلا کر اپنی بیکن ہاؤس چھڑی اپنے بابا کے

سر پر دے ماری۔

"میں اس خط کو پڑھنا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ اونچی آواز میں چلایا۔

"میں اسے پڑھنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ میرا خط ہے۔۔۔" ہیری نے غصے سے کہا۔

"دونوں باہر نکل جاؤ۔۔۔" ورنن خالو خط کو واپس لفافے میں ٹھونستے ہوئے چلائے۔

لیکن ہیری اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔

"مجھے میرا خط چاہئے۔۔۔" وہ چلایا۔

"یہ خط ابھی کے ابھی میرے حوالے کر دو۔۔۔" ڈڈلی بد تمیزی سے چلایا۔

"باہر دفع ہوجاؤ۔۔۔" ورنن خالو دہاڑے۔ اور انہوں نے ہیری اور ڈڈلی کی گدیاں دبوچ کر انہیں باہر برآمدے میں دھکیلا۔ اور باورچی خانے کا دروازہ پٹختے ہوئے اندر سے بند کر لیا۔

دروازے کے چابی والے سوراخ سے کان لگا کر باتیں کون سنے گا اس کے لئے ہیری اور ڈڈلی میں ایک زوردار لیکن خاموش جنگ چھڑ گئی۔ اس دھکم پیل میں ڈڈلی جیت گیا۔ اس لئے ہیری جس کا چشمہ ایک کان سے اتر کر نیچے لٹک رہا تھا۔ پیٹ کے بل لیٹ کر دروازے اور فرش کے درمیان موجود درز سے سننے کی کوشش کرنے لگا۔

"ورنن۔۔۔" پٹونیہ خالہ کپکپاتی آواز میں بول رہی تھیں۔ "ذرا پتہ تو دیکھو۔۔۔! انہیں کیسے معلوم کہ وہ کہاں رہتا ہے۔۔۔؟ تمہیں ایسا تو نہیں لگتا کہ وہ ہمارے گھر پر نظر رکھ رہے ہیں۔۔۔؟"

"نظر رکھ رہے ہیں۔۔۔ جاسوسی کر رہے ہیں۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ پیچھا بھی کر رہے ہوں۔۔۔" ورنن خالو پاگلوں کی طرح بڑبڑائے۔

"لیکن ہمیں کیا کرنا چاہیے ورنن۔۔۔؟ اس کا جواب دیں۔۔۔؟ کہہ دیں کہ ہم نہیں چاہتے۔۔۔"

ہیری کو ورنن خالو کے چمکتے ہوئے کالے جوتے باورچی خانے میں اِدھر سے اُدھر ٹہلتے ہوئے صاف نظر آرہے تھے۔

"نہیں۔۔۔!" انہوں نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "نہیں۔۔۔! ہم اسے نظر انداز کر دیں گے۔۔۔ اگر انہیں کوئی جواب نہیں ملے گا تو۔۔۔ ہاں۔۔۔! یہی ٹھیک رہے گا۔۔۔ ہم کچھ بھی نہیں کریں گے۔۔۔"

"لیکن۔۔۔"

"میں اپنے گھر میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں چاہتا پٹونیہ۔۔۔ جب ہم نے اسے گھر میں پناہ دی تھی تو کیا ہم نے اسی وقت یہ قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم اس خطرناک پاگل پن کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔۔۔؟"

اس شام دفتر سے واپسی پر ورنن خالو نے ایک ایسا کام کیا جو انہوں نے پہلے کبھی بھی نہیں کیا تھا۔ وہ سیڑھیوں کے نیچے والی گودام نما الماری میں ہیری سے ملنے پہنچے۔

جیسے ہی ورنن خالو دروازے سے اس چھوٹی جگہ کے اندر داخل ہوئے۔ ہیری نے ان پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔ "میرا خط کہاں ہے۔۔۔؟ مجھے خط کون لکھ رہا ہے۔۔۔؟"

"کوئی نہیں۔۔۔ اس پر غلطی سے تمہارا نام لکھ دیا گیا تھا۔۔۔" ورنن خالو نے کم سے کم الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے کہا۔ "میں نے اسے جلا دیا ہے۔۔۔"

"کہیں کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔" ہیری نے غصے سے کہا۔ "اس پر میری الماری کا پتہ لکھا ہوا تھا۔۔۔"

"خاموش۔۔۔" ورنن خالو اتنی زوردار آواز میں دہاڑے کہ الماری کی چھت پر رینگتی ہوئی دو مکڑیاں دھڑام سے نیچے آ گریں۔ کچھ گہری سانسیں لینے کے بعد ورنن خالو مجبوری کے عالم میں مسکرائے۔ ان کے چہرے پر یہ مسکراہٹ بہت ہی تکلیف دہ لگ رہی تھی۔

"ارے۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہیری۔۔۔ اس الماری کے بارے میں۔۔۔ تمہاری خالہ اور میں سوچ رہے تھے۔۔۔ اب تم اس الماری سے کافی بڑے ہو چکے ہو۔۔۔ ہمارے خیال سے بہتر یہی ہو گا کہ تمہیں ڈڈلی کی دوسری خواب گاہ میں منتقل کر دیا جائے۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔

"سوال مت پوچھو۔۔۔" اس کے خالو تنک کر بولے۔ "یہ سارا سامان سمیٹ کر ابھی اسی وقت اوپر پہنچاؤ۔۔۔"

ڈرسلی خاندان کے گھر میں چار خواب گاہیں تھیں۔ ایک ورنن خالو اور پٹونیہ خالہ کے لیے۔۔ دوسری مہمانوں کے لئے۔۔ (یعنی عام طور پر ورنن خالو کی بہن مارج کے لئے) تیسری میں ڈڈلی سوتا تھا۔ اور چوتھی میں ڈڈلی وہ تمام چیزیں اور کھلونے رکھتا تھا۔ جن کے لئے اس کی پہلی خواب گاہ میں جگہ نہیں بچتی تھی۔ ہیری کو سیڑھیوں کے نیچے موجود گودام نما الماری سے اپنی ساری چیزیں اوپر اس کمرے تک پہنچانے کے لئے

صرف ایک چکر لگانا پڑا۔ ان چیزوں کو ایک طرف رکھنے کے بعد وہ بستر پر بیٹھ گیا۔ اور اپنے ارد گرد موجود دوسری چیزوں کو دیکھنے لگا۔ اس کمرے میں موجود تقریباً تمام اشیاء ٹوٹی ہوئی تھیں۔ ایک ماہ پرانا ویڈیو کیمرا اس چھوٹے اور صحیح سلامت ٹینک کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ جسے ڈڈلی نے ایک بار پڑوسی کے کتے کے اوپر چڑھا دیا تھا۔ کونے میں ڈڈلی کا پہلا ٹیلی ویژن رکھا ہوا تھا۔ جسے اس نے اس دن لات مار کر توڑ دیا تھا جب اس کا پسندیدہ ڈرامہ نشر نہیں کیا گیا تھا۔ وہاں پر ندے رکھنے کا ایک بڑا سا پنجرہ بھی پڑا ہوا تھا۔ جس میں کبھی ایک طوطا رہتا تھا۔ ڈڈلی نے اس طوطے کے بدلے اسکول کے ایک دوست سے اصلی شکاری بندوق لی تھی۔ وہ بندوق بھی اوپر ایک مچان پر پڑی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ بندوق کی دونالی پچک چکی تھی۔ کیوں کہ اس کے اوپر ایک بار ڈڈلی خود بیٹھ گیا تھا۔ باقی مچانوں میں کتابیں ہی کتابیں بھری ہوئی تھیں۔ کمرے میں بس یہ کتابیں ہی ایک ایسی اکلوتی چیز نظر آ رہی تھیں۔ جن کی حالت کو دیکھ کر صاف اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ انہیں کبھی چھوا تک نہیں گیا تھا۔

نچلی منزل سے ڈڈلی کی اپنی ماں کے اوپر چیخنے چلانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ "میں نہیں چاہتا کہ وہ وہاں رہے۔۔۔ مجھے اس کمرے کی ضرورت ہے۔۔۔ اسے وہاں سے باہر نکالو۔۔۔"

ہیری نے ایک آہ بھری اور خاموشی سے بستر پر لیٹ گیا۔ کل تک یہاں رہنے کے لیے وہ اپنا سب کچھ قربان کر سکتا تھا۔ لیکن آج وہ بنا خط کے اس کمرے میں رہنے کے بجائے۔ اسی خط کے ساتھ اپنی گودام نما الماری میں واپس جانے کے لیے تیار تھا۔

اگلی صبح ناشتے کی میز پر تمام لوگ چپ چاپ بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈڈلی تو صدمے سے چور نظر آ رہا تھا۔ اپنی بات منوانے کے چکر میں وہ چیخا چلایا۔ اپنے والد کو اپنی بیکن ہاؤس چھڑی سے پیٹا۔ بیمار ہونے کا ڈھونگ بھی رچایا۔ اپنی ماں کو لاتیں ماریں۔ ہریالی گھر کی چھت سے اپنے کچھوے کو زمین پر دے مارا۔ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے باوجود اسے اپنا کمرہ واپس نہیں ملا تھا۔ ہیری پچھلے دن اسی وقت ہونے والے واقعے کے بارے میں سوچتے ہوئے افسوس سے ہاتھ مل رہا تھا کہ کاش اس نے داخلی دروازے پر ہی اپنا خط پڑھ لیا ہوتا۔ ورنن خالو اور پٹونیہ خالہ پریشانی کے عالم میں بار بار ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

ڈاک آتے ہی۔ ہیری سے اچھا برتاؤ کرنے کی کوشش میں مبتلا رونن خالو نے ڈڈلی کو ڈانٹتے ہوئے خط لانے بھیج دیا۔ برآمدے تک جانے والے پورے رستے میں ڈڈلی اپنی بیکن ہاؤس چھڑی یہاں وہاں پڑے سامان پر مارتے ہوئے گیا۔ اچانک وہ زور سے چلایا۔ "ایک اور خط آگیا۔۔۔ جناب ہ پوٹر۔۔۔ سب سے چھوٹی خواب گاہ۔۔۔ مکان نمبر چار۔۔۔ علی بلاک۔۔۔ بحیریہ ٹاؤن۔۔۔"

ایک گھٹی گھٹی سی چیخ مارتے ہوئے ورنن خالو اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑے ہوئے اور برآمدے کی طرف دوڑ لگا دی۔ ہیری ان کے پیچھے پیچھے تھا۔ ڈڈلی سے خط کا لفافہ چھیننے کے لیے ورنن خالو کو اسے زمین پر گرانا پڑا۔ یہ کام اور بھی زیادہ مشکل ہو گیا کیونکہ ہیری نے پیچھے سے ہاتھ

ڈال کر ورنن خالو کی گردن دبوچ لی تھی۔ ایک منٹ کی اٹھا پٹاخ کے بعد۔ جس میں ہر ایک کو بیکن ہاؤس چھڑی کی کئی چوٹیں کھانا پڑیں۔ ورنن خالو سیدھے کھڑے ہو گئے۔ وہ بری طرح ہانپ رہے تھے اور ہیری کا خط ان کے ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا۔

"اپنی الماری میں جاؤ۔۔۔ میرا مطلب ہے اپنی خواب گاہ میں جاؤ۔۔۔" انہوں نے سیٹی جیسی آواز میں ہیری سے کہا۔ "ڈڈلی۔۔۔ جاؤ۔۔۔ بس جاؤ۔۔۔"

ہیری اپنے نئے کمرے میں گول گول چکر کاٹ رہا تھا۔ کوئی جانتا ہے کہ وہ اپنی الماری سے نکل کر کہیں اور سونے لگا تھا۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسے اس کا پہلا خط نہیں مل پایا ہے۔ یقینی طور پر اس کا صاف مطلب یہی نکلتا تھا کہ وہ دوبارہ کوشش کرے گا۔ اور اس بار وہ ایسا انتظام کرے گا کہ وہ شخص ناکام نہ ہو پائے۔ اس کے دماغ نے ایک منصوبہ بنا لیا تھا۔

اگلی صبح ٹھیک چھ بجے۔ مرمت شدہ گھڑیال کی گھنٹی بجتے ہی۔ ہیری نے لپک کر اس کی آواز کا گلا گھونٹ دیا۔ اور خاموشی سے اپنے کپڑے تبدیل کرنے لگا۔ وہ ڈرسلی خاندان کے افراد کو جگانا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے بنا روشنی کئے دبے پاؤں نیچے اترنے لگا۔

اس نے سوچا تھا کہ وہ علی بلاک بحریہ ٹاؤن کی گلی کے کونے پر ڈاکیے کا انتظار کرے گا۔ تاکہ مکان نمبر چار کے خطوط سب سے پہلے اسی کے ہاتھ لگ جائیں۔ تاریکی میں ڈوبے برآمدے سے دبے پاؤں گزرتے ہوئے اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

"آآآآآہ۔۔۔"

ہیری ہوا میں اچھل پڑا۔ اس کا پاؤں پائیدان پر پڑی کسی موٹی اور گلگلی چیز پر چڑھ گیا تھا۔ کسی زندہ چیز پر۔

اوپر کی منزل کی بتیاں کھٹ سے روشن ہو گئیں۔

ہیری یہ دیکھ کر دہشت میں آ گیا کہ جس موٹی اور گلگلی چیز پر وہ چڑھ گیا تھا۔ وہ اس کے خالو کا چہرہ تھا۔ ورنن خالو سامنے والے دروازے کے بالکل سامنے سفری بستر بچھائے سو رہے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ اس بات کا پکا بندوبست کرنا چاہتے تھے کہ ہیری وہ کام نہ کر پائے جسے کرنے کے لئے وہ یہاں آیا تھا۔ اگلے آدھے گھنٹے تک وہ ہیری پر چیختے چلاتے رہے۔ اور پھر انہوں نے اسے ایک پیالی چائے بنا کر لانے کا حکم دیا۔ بے چارگی کے عالم میں ہیری پیر پٹختے ہوئے واپس باورچی خانے میں پہنچ گیا۔ جب تک وہ واپس پہنچا تو ڈاک آ چکی تھی۔ ورنن خالو نے تمام خطوط اپنی گود میں رکھے ہوئے تھے۔ ہیری دیکھ سکتا تھا کہ تین لفافوں پر اسی سبز لکھائی میں پتہ لکھا ہوا تھا۔

"میں چاہتا ہوں۔۔۔" ابھی اس نے کہنا شروع ہی کیا تھا۔ کہ ورنن خالو نے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے تمام خطوط پھاڑ دیئے۔

اس دن ورنن خالو دفتر نہیں گئے۔ انہوں نے وہ پورا دن گھر میں گزارا۔ اور کیلیں ٹھونک کر دروازے پر بنی۔ خطوط اندر ڈالنے والی درز کو ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔

"دیکھو۔۔۔" منہ میں کافی ساری کیلیں بھرے وہ پٹونیہ خالہ کو سمجھا رہے تھے۔ "جب وہ لوگ یہاں خطوط نہیں پہنچا پائیں گے۔۔۔ تو یقیناً ہار مان لیں گے۔۔۔"

"ورنن۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ اس سے کوئی فائدہ ہونے والا ہے۔۔۔"

"ارے وہ لوگ۔۔۔ تمہاری اور میری طرح نہیں سوچتے پٹونیہ۔۔۔ ان کے سوچنے کا ڈھنگ بہت ہی عجیب ہے۔۔۔" ورنن خالو نے ہنس کر کہا۔ اور بے خیالی میں ایک کیل اس میٹھے سموسے سے ٹھونکنے کی کوشش کرنے لگے۔ جو پٹونیہ خالہ ان کے کھانے کے لیے لائی تھیں۔

جمعے کے دن ڈاک میں ہیری کے نام پر کم از کم بارہ خطوط آئے۔ اور چونکہ دروازے پر بنی خطوط اندر ڈالنے والی درز بند ہو چکی تھی۔ اس لئے ان خطوط کو دروازے کے نیچے والی جھری سے اندر سرکا دیا گیا تھا۔ کچھ خطوط کو دروازے کے کناروں پر اٹکا دیا گیا۔ یہی نہیں کچھ خطوط کو تو سیڑھیوں کے نیچے بنے غسل خانے کی چھوٹی کھڑکی کے راستے اندر پھینک دیا گیا۔

ورنن خالو ایک دفعہ پھر پورا دن گھر پر رہے۔ ان تمام خطوط کو جلانے کے بعد انہوں نے ایک ہتھوڑا اور بہت ساری کیلیں اٹھائیں۔ اور گھر کے آگے پیچھے موجود تمام دروازوں پر لکڑی کے پھٹے ٹھونک دیئے۔ یہاں تک کہ اندر آنا تو دور کی بات اب کوئی گھر سے باہر بھی نہیں جا سکتا تھا۔ کام کرتے کرتے وہ "گل لالہ پہ دے پاؤں چلے آنا۔۔۔" والے گیت کے مصرعے گنگنا رہے تھے۔ اور ہر چھوٹی سے چھوٹی آواز پر بھی چونک کر اچھل پڑتے۔

ہفتے کے روز معاملہ ہاتھ سے نکلنے لگا۔ ہیری کے نام پر مزید چوبیس خطوط گھر کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ان تمام خطوط کو ان دو درجن انڈوں کے اندر چھپایا گیا تھا۔ جو ان کے حیران پریشان دودھ والے نے بیٹھک کی کھڑکی کے راستے پٹونیہ خالہ کو پکڑائے تھے۔ ورنن خالو نے غصے کے عالم میں ڈاک خانے اور بھینسوں کے باڑے میں فون گھما ڈالا۔ وہ اس کوشش میں تھے کہ فون پر انہیں کوئی ایسا آدمی مل جائے۔ جس سے وہ اس تمام معاملے کی شکایت کر سکیں۔ جبکہ پٹونیہ خالہ نے وہ تمام خطوط اپنی قیمہ بنانے والی مشین میں ڈال کر پیس ڈالے۔

"آخر اس دنیا میں ایسا کون سا شخص ہے۔۔۔ جس نے تم سے کچھ کہنے کے لئے اتنا ہنگامہ کھڑا کیا ہوا ہے۔۔۔؟" حیرت میں ڈوباڈڈلی ہیری سے پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

اتوار کی صبح جب ورنن خالو ناشتے کی میز پر بیٹھے تو وہ تھوڑے تھکے ہوئے اور کسی قدر بیمار لگ رہے تھے۔ لیکن خوشی سے ان کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں۔ "اتوار کو ڈاک ــــ نہیں آتی۔۔۔" انہوں نے شوخ چنچل لہجے میں ان سب کو یاد دلایا۔ جوش میں ان کے منہ سے نکل کر اڑتا ہوا مربہ ان کے سامنے پھیلے اخبار پر جا چپکا۔

ابھی وہ یہ بات کر ہی رہے تھے کہ باورچی خانے کی چمنی سے کوئی چیز زووں کی آواز کے ساتھ اڑتی ہوئی تیزی کے ساتھ ان کی گدی سے ٹکرائی۔ اگلے ہی لمحے آتشدان گولی کی رفتار سے تیس سے چالیس خطوط اپنے منہ سے دھائیں دھائیں اگلنے لگا۔ ڈرسلی خاندان ڈر کے مارے نیچے دبک گیا۔ لیکن ہیری ہوا میں اچھل کر کم از کم ایک لفافے کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگا۔

"باہر جاؤ۔۔۔ نکلو باہر۔۔۔"

ورنن خالو نے ہیری کو اس کی کمر سے دبوچا اور اسے باہر برآمدے میں پھینک دیا۔ جبکہ پٹونیہ خالہ اور ڈڈلی پہلے ہی اپنے سروں کو بازوؤں میں چھپائے باہر بھاگ چکے تھے۔ ورنن خالو نے چیخ کر دروازہ بند کر دیا۔ انہیں ابھی بھی کمرے میں داخل ہونے والے خطوط کی بوچھاڑ سنائی دے رہی تھی۔ خطوط دیواروں سے ٹکرا ٹکرا کر فرش پر گر رہے تھے۔

"بس بہت ہو گیا۔۔۔" ورنن خالو بولے۔ وہ پر سکون لہجے میں بولنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن بولتے ہوئے غصے کے عالم میں انہوں نے اپنی گھنی مونچھوں کے کئی گچھے نوچ ڈالے۔ "پانچ منٹ کے اندر اندر تم سب یہاں سے چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔۔۔ ہم یہاں سے بہت دور جا رہے ہیں۔۔۔ بس ساتھ میں کچھ کپڑے اٹھا لو۔۔۔ کوئی بحث نہیں کرے گا۔۔۔ سمجھے۔۔۔"

آدھی غائب مونچھوں کے ساتھ وہ اتنے خوفناک لگ رہے تھے کہ کسی کی بحث کرنے کی ہمت ہوئی بھی نہیں۔ دس منٹ بعد کیلوں گڑے بند دروازوں کو کھینچ کھانچ کر کھولتے ہوئے وہ لوگ بڑی مشکل سے باہر نکلے۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی ان کی گاڑی قومی شاہراہ کی سمت ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ گاڑی کی پچھلی نشست میں دبکا ڈڈلی بری طرح سے سسک رہا تھا۔ غصے میں ڈوبے اس کے والد نے اس کی گدی پر زوردار تھپڑ دے مارا تھا۔ کیونکہ اس نے اپنا ٹیلی ویژن۔ وی سی آر اور کمپیوٹر اپنے سفری بستے میں گھسیڑنے کے چکر میں ان کا کافی وقت ضائع کر دیا تھا۔

ان کی گاڑی چلتی رہی۔ بس چلتی رہی۔ یہاں تک کہ پٹونیہ خالہ نے بھی یہ پوچھنے کی جرات نہیں کی کہ آخر وہ لوگ جا کہاں رہے ہیں۔ ہر تھوڑی دیر بعد ورنن خالو ایک جھٹکے سے اچانک گاڑی کا رُخ موڑ دیتے اور کچھ دیر تک الٹی سمت میں گاڑی دوڑاتے رہتے۔

جب جب وہ ایسا کرتے تو منہ بھینچ کر یہ ضرور بڑبڑاتے۔ "کر لو پیچھا۔۔۔ اب کر لو میرا پیچھا۔۔۔"

پورا دن گزر گیا۔ لیکن وہ لوگ کھانے پینے کے لیے کہیں نہیں رکے۔ رات ہونے تک ڈڈلی غم کے مارے چنگھاڑیں مارنے لگا۔ اس کی زندگی میں اتنا برا دن پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ وہ بھوکا تھا۔ ٹی وی پر اس کے پانچ اہم ڈرامے چھوٹ چکے تھے۔ جنہیں دیکھے بنا اسے سانس تک نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے کبھی بھی اپنے کمپیوٹر میں کھیلتے ہوئے کسی خلائی مخلوق کو مارے بنا اتنا لمبا وقت نہیں گزارا تھا۔

آخر کار ورنن خالو نے ایک بڑے شہر کے باہر ویرانے میں بنی ایک گندی سی سرائے کے سامنے اپنی گاڑی روک دی۔ ڈڈلی اور ہیری ایک ہی کمرے میں سوئے۔ جس میں جڑواں بستر لگا ہوا تھا۔ گندی بدبودار چادریں اور میلے تکیے۔ بستر پر لیٹتے ہی ڈڈلی تو خراٹے بھرنے لگا۔ لیکن ہیری جاگتا رہا۔ وہ کھڑکی کی چوکھٹ پر بیٹھ گیا اور سوچوں میں ڈوبا۔ نیچے سے گزرتی ہوئی گاڑیوں کی روشنیوں کو دیکھتا رہا۔ اگلے دن صبح ناشتے میں

انہوں نے باسی دلیے اور کنستر میں بند ٹھنڈے ٹماٹروں کو پراٹھوں میں لپیٹ کر کھایا۔ ابھی انہوں نے ناشتہ ختم ہی کیا تھا کہ سرائے کی مالکن ان کی میز کی طرف چلی آئی۔

"معاف کیجئے گا۔۔۔! کیا آپ میں سے کوئی جناب ہ پوٹر ہیں۔۔۔؟ دراصل استقبالیہ میز پر مجھے ایسے سو کے قریب لفافے موصول ہوئے ہیں۔۔۔"

اس نے ایک لفافہ ان کے سامنے ترچھا کر دیا تاکہ وہ آسانی کے ساتھ اس پر ہری سیاہی سے لکھا پتہ پڑھ سکیں۔

جناب ہ پوٹر

کمرہ نمبر 17

پٹری کنارے سرائے۔ لاڑکانہ

ہیری نے لپک کر خط پر جھپٹا مارنا چاہا لیکن ورنن خالو نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو ہٹا کر ایک طرف کر دیا۔ سرائے کی مالکن نے انہیں گھور کر دیکھا۔

"انہیں میں لے لیتا ہوں۔۔۔" ورنن خالو نے کہا۔ اور فٹافٹ کھڑے ہو کر اس خاتون کے پیچھے پیچھے کھانے کے کمرے سے باہر چلے گئے۔

کئی گھنٹوں بعد پٹونیہ خالہ نے ڈرتے ڈرتے مشورہ دیا۔ "جانو۔۔۔ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ اب ہم واپس گھر لوٹ چلیں۔۔۔؟" لیکن ورنن خالو نے تو جیسے ان کی بات سنی ہی نہیں۔ ان میں سے کوئی نہیں جانتا تھا کہ آخر وہ ڈھونڈ کسے رہے ہیں۔ وہ انہیں ساتھ لئے ایک جنگل کے بیچوں بیچ پہنچ گئے۔ گاڑی سے باہر نکلے۔ چاروں اطراف دیکھا۔ انکار کی صورت میں اپنا سر ہلایا۔ دوبارہ گاڑی میں بیٹھے۔ اور ایک بار پھر کسی نامعلوم منزل کی طرف چل دیئے۔ یہی عمل ایک کھڑی فصل والے کھیت میں بھی دہرایا گیا۔ پھر رسیوں سے بنے ایک جھولتے ہوئے پل کے بیچوں بیچ۔ اور پھر گاڑیاں کھڑی کرنے کے لئے بنائی گئی ایک کئی منزلہ عمارت کی چھت پر۔

شام ڈھلے تھکے تھکے سے ڈڈلی نے پٹونیہ خالہ سے پوچھا۔ "بابا پاگل ہو گئے ہیں نا۔۔۔؟" ورنن خالو سمندر کنارے گاڑی کھڑی کرنے کے بعد ان لوگوں کو گاڑی کے اندر بند کر کے کہیں غائب ہو گئے تھے۔ اسی دوران بارش شروع ہو گئی۔ پانی کی موٹی موٹی بوندیں گاڑی کی چھت پر جھانجھر بجا رہی تھیں۔ ڈڈلی جھوٹ موٹ کے آنسو بہانے لگا۔

"آج پیر ہے۔۔۔" اس نے اپنی والدہ سے کہا۔

"آج رات کشکول نشر ہوتا ہے۔۔۔ میں کسی ایسی جگہ رکنا چاہتا ہوں جہاں ٹیلی ویژن موجود ہو۔۔۔"

پیر کا دن۔ یہ سن کر ہیری کو کچھ یاد آ گیا۔

اگر آج پیر تھا۔ اور ٹیلی ویژن کی وجہ سے ڈڈلی کبھی ہفتے کے دنوں کے ناموں میں غلطی کر ہی نہیں سکتا تھا۔ تو پھر کل منگل کا دن ہو گا۔ یعنی ہیری کی گیارہویں سالگرہ کا دن۔ ظاہر ہے ڈرسلی خاندان کے لئے اس کی سالگرہ کا دن کوئی خاص خوشی کا موقع نہیں ہوتا تھا۔ پچھلے سال ڈرسلی خاندان نے اسے تحفے میں کوٹی ٹانگنے والی کھونٹی اور ورنن خالو کے پرانے موزوں کی جوڑی دی تھی۔ لیکن پھر بھی کوئی روز روز تو گیارہ سال کا نہیں ہوتا نا۔۔

ورنن خالو واپس لوٹ آئے تھے اور اب آخر کار وہ مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھوں میں ایک لمبا۔ پتلا لفافہ تھاما ہوا تھا۔ اور جب پٹونیہ خالہ نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا خرید کر لائے ہیں۔ تو انہوں نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

"بالکل صحیح جگہ مل گئی ہے۔۔۔" وہ بولے۔ "آجاؤ۔۔۔ سب باہر نکل آؤ۔۔۔"

گاڑی کے باہر موسم بے حد سرد تھا۔ ورنن خالو دور سمندر میں موجود ایک چٹان کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اس چٹان کے بالکل اوپر نقطے کی صورت میں ایک چھوٹی تباہ حال جھونپڑی نظر آ رہی تھی جو اتنی زیادہ ڈراؤنی تھی کہ آپ اس کے بارے میں خواب میں بھی نہیں سوچ سکتے۔ ایک بات تو پکی تھی۔ وہاں ٹیلی ویژن نام کی کوئی چیز بالکل نہیں تھی۔

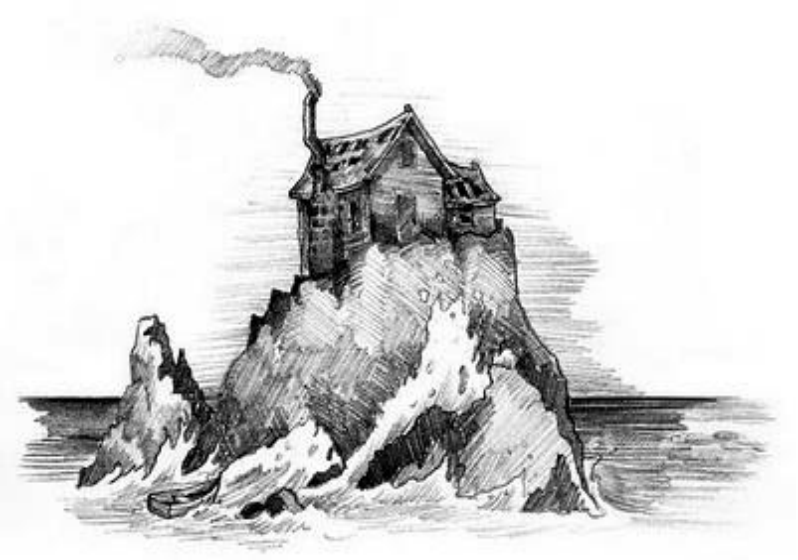

"آج رات بھیانک طوفان کی پیشن گوئی کی گئی ہے۔۔۔" ورنن خالو نے خوشی کے عالم میں ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ "اور اس بھلے انسان نے مہربانی کرتے ہوئے اپنی کشتی ہمیں ادھار دے دی ہے۔۔۔"

ایک خبیث بڈھا۔ جس کے منہ میں ایک بھی دانت نہیں تھا۔ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے ان کی طرف چلا آ رہا تھا۔ چہرے پر مکار مسکراہٹ سجائے اس نے ایک کھٹارا پرانی کشتی کی طرف اشارہ کیا۔ جو نیچے سرمئی بھورے پانی میں ہچکولے کھا رہی تھی۔

"میں نے کھانے پینے کا تھوڑا سامان بھی خرید لیا ہے۔۔۔" ورنن خالو بولے۔ "چلو سب کشتی پر سوار ہو جاؤ۔۔۔"

کشتی میں ان کی قلفی جمنے لگی۔ سمندر کی برفیلی لہروں کے چھینٹے اور بارش کی بوندیں تیرتے ہوئے ان کے گلے سے نیچے اتر رہی تھیں اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ان کے چہروں پر کوڑے برسا رہے تھے۔ بلا آخر کار جب وہ اس چٹان تک پہنچے تو لگا جیسے کئی گھنٹے بیت چکے ہوں۔

ورنن خالو پھسلتے اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ ان لوگوں کو چٹان کی چوٹی پر اس ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی تک لے گئے۔

اندر کی حالت تو اور بھی زیادہ خراب تھی۔ سمندری کائی کی تیز بدبو دماغ پر چڑھ رہی تھی۔ لکڑی کی دیواروں کے بیچ موٹی موٹی درزیں موجود تھیں۔ جن سے سیٹیاں بجاتی ہوئی ہوا کے سرد جھونکے اندر داخل ہو رہے تھے۔ آتش دان کی انگیٹھی بالکل خالی اور نم آلود تھی۔ وہاں صرف دو کمرے موجود تھے۔

جس کھانے پینے کے سامان کی ورنن خالو شیخیاں بھگار رہے تھے۔ اس میں ہر بندے کے لئے آلو کے قتلوں کا ایک لفافہ اور چار چار کیلے بر آمد ہوئے۔ انہوں نے آلو کے قتلوں کے خالی لفافوں کی مدد سے آگ جلانے کی کوشش کی لیکن وہ لفافے سلگتے ہی دھواں اڑا کر سکڑ گئے۔ یہ دیکھ کر انہوں نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔ "اس وقت اگر ہمارے پاس وہ خطوط ہوتے تو بس مزا ہی آجاتا۔۔۔"

اس وقت ان کا مزاج کافی خوشگوار لگ رہا تھا۔ یقیناوہ یہی سوچ رہے تھے کہ اس بھیانک طوفان میں خطوط پہنچانے کے لئے یہاں کوئی نہیں آسکتا۔ دل ہی دل میں ہیری بھی ان ہی کی طرح سوچ رہا تھا۔ حالانکہ اس سوچ سے اسے بالکل بھی خوشی نہیں ہوئی۔

رات ہوتے ہی پیشن گوئی کے عین مطابق ان کے چاروں اطراف طوفان کی گرج چمک شروع ہو گئی۔ اونچی اونچی لہروں کے تھپیڑے جھونپڑی کی دیواروں سے ٹکرانے لگے۔ طوفانی ہوا گندی کھڑکیوں کو جھنجھوڑنے لگی۔

پٹونیہ خالہ کو دوسرے کمرے میں کچھ نم آلود میلے کمبل مل گئے تھے۔ انہوں نے دیمک لگے صوفے پر ڈڈلی کا بستر لگا دیا۔ پھر وہ خود اور ورنن خالو اندر والے کمرے کے جھلنگا پلنگ پر سونے چلے گئے۔ ہیری کو اس کے حال پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ فرش پر سب سے نرم جگہ ڈھونڈ لے۔۔۔

اور سب سے پتلے اور پھٹے پرانے کمبل کے نیچے دبک کر سو جائے۔

جب رات گہری ہونے لگی تو طوفان اور بھی بھیانک ہوتا چلا گیا۔ ہیری سو نہیں پا رہا تھا۔ وہ کانپتے ہوئے کروٹیں بدلتا رہا اور کوشش کرتا رہا کہ اسے تھوڑا سا آرام مل جائے۔ لیکن اس کا پیٹ بھوک کے مارے گڑ گڑ کر رہا تھا۔ ڈڈلی کے تیز خراٹے بھی اس طوفانی گھن گرج میں دب گئے تھے۔ جو آدھی رات کے قریب شروع ہوئی تھی۔ صوفے کے کنارے پر دھری ڈڈلی کی موٹی کلائی پر لٹکتی ہوئی گھڑی کی چمکدار سوئیاں اندھیرے میں ہیری کو بالکل صاف نظر آ رہی تھیں۔ ٹھیک دس منٹ بعد وہ گیارہ سال کا ہو جائے گا۔ وہ خاموشی سے لیٹے دیکھتا رہا کہ اس کی سالگرہ کی گھڑیاں ٹک ٹک کرتی ہوئی قریب آتی جا رہی تھیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا ڈرسلی خاندان کو اس کی سالگرہ یاد ہو گی۔؟ اور یہ بھی کہ خطوط لکھنے والا بندہ اس وقت کہاں ہو گا۔؟

پانچ منٹ بچے تھے۔ ہیری کو باہر کسی چیز کے چرمرانے کی آواز سنائی دی۔ اسے ڈر لگا کہ کہیں چھت ٹوٹ کر گر نہ جائے۔ حالانکہ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً کمرہ کچھ تو گرم ہو ہی جاتا۔ چار منٹ بچے تھے۔ شاید بحریہ ٹاؤن کے مکان میں اب تک اتنے خطوط اکٹھے ہو گئے ہوں گے کہ جب وہ لوگ واپس لوٹیں گے تو وہ کسی طرح ان میں سے ایک خط چرانے میں کامیاب ہو جائے۔

تین منٹ بچے تھے۔ کیا یہ سمندر کی آواز تھی۔؟ جو چٹان سے اتنی شدت کے ساتھ ٹکرا رہا تھا۔؟ اور (دو منٹ بچے تھے) یہ عجیب سی چٹخنے جیسی آواز کیسی تھی۔؟ کیا چٹان کا کچھ حصہ ٹوٹ کر سمندر میں گر رہا تھا۔؟

ایک منٹ بچا تھا اور پھر وہ گیارہ سال کا ہو جائے گا۔ تیس سیکنڈ۔۔۔ بیس۔۔۔ دس۔۔۔ اپنی سالگرہ کے جشن کے لئے کیا اسے ڈڈلی کو جھنجھوڑ کر اُٹھا دینا چاہئے تا کہ وہ بری طرح چڑ جائے اور خوب شور شرابا مچائے۔۔۔ تین۔۔۔ دو۔۔۔ ایک۔۔۔

دھڑام۔۔۔

پوری جھونپڑی ہل کر رہ گئی۔ ہیری چونکتے ہوئے اُٹھ کر سیدھا بیٹھ گیا۔ اور دروازے کو گھورنے لگا۔ کوئی باہر کھڑا تھا۔ اور اندر آنے کے لیے دروازہ دھڑ دھڑا رہا تھا۔

☆☆☆

علی بابا کہ بجز یہ نشانی کہ کوئی
سب سچ تھی خواب گاہ و مکان غفیر چار
جناب پیپر
جناب پیپر
سب سچ تھی خواب گاہ مکان غفیر چار
علی بابا کہ بجز یہ نشانی کہ کوئی

چوتھا باب

چابیوں کا چوکیدار

"دھڑ دھڑ دھڑ۔۔۔"کسی نے دوبارہ دروازے کو کھٹکھٹایا۔ ڈڈلی ہڑبڑا کر جاگ گیا۔

"توپ کدھر ہے۔۔۔؟"اس نے احمقانہ سوال پوچھا۔

تبھی ان کی پشت پر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور ورنن خالو دوڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک دونالی بندوق دبی ہوئی تھی۔ اب ان سب کو پتہ چل گیا کہ اس لمبے۔ پتلے لفافے میں کیا چھپا تھا۔ جسے وہ خرید کر لائے تھے۔

"کون ہے وہاں۔۔۔؟"وہ چلائے۔"میں تمہیں خبردار کرتا ہوں۔۔۔ میرے پاس بندوق ہے۔۔۔"

ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔ پھر دوبارہ۔۔ دھڑام۔۔

دروازے کو اتنی طاقت سے دھکا دیا گیا کہ اس کے قبضے اکھڑ گئے۔ اور وہ ایک خوفناک کان پھاڑ دینے والے دھماکے کے ساتھ زمین پر آ گرا۔

دروازے کی چوکھٹ پر ایک دیو نما شخص کھڑا ہوا تھا۔ لمبے کھچڑی بال اور بے ترتیب الجھی ہوئی داڑھی میں اس کا چہرہ پوری طرح چھپا ہوا تھا۔ لیکن بال سے بنے اس جنگل میں اس کی چمکتی ہوئی کالی بھونرہ آنکھیں صاف دیکھی جاسکتی تھیں۔

دیو نما آدمی آڑھا ترچھا ہو کر جھونپڑی میں گھسا چلا آیا۔ اندر آنے کے بعد وہ کافی حد تک جھکی ہوئی حالت میں کھڑا تھا۔ تاکہ اس کا سر چھت سے نہ ٹکرا جائے۔ وہ نیچے جھکا۔ دروازہ اٹھایا اور آسانی کے ساتھ اسے دوبارہ اس کی چوکھٹ میں کھڑا کر دیا۔ باہر سے آتی ہوئی طوفانی گھن گرج کی آواز کسی حد تک دب گئی۔ پھر وہ پیچھے مڑ کر ان لوگوں کو دیکھنے لگا۔

"کوئی ایک کپ چائے پلائے گا۔۔۔؟ سفر آسان نہیں تھا۔۔۔"

لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہ صوفے کی طرف بڑھا۔ جہاں ڈڈلی خوف سے دبکا بیٹھا تھا۔

"ٹانگوں والی دیگ۔۔۔ دور ہٹو یہاں سے۔۔۔" اجنبی نے کہا۔

ڈڈلی نے چوں چوں کرتی ہوئی آواز نکالی۔ اور اپنی ماں کے پیچھے چھپنے کے لیے دوڑ لگادی۔ جو خود ڈر کے مارے ورنن خالو کے پیچھے دبکی ہوئی تھیں۔

"آہا۔۔۔ اور یہ رہا ہیری پوٹر۔۔۔" دیو نے اونچی آواز میں کہا۔

ہیری نے اس خونخوار جنگلی۔ تاریکی میں ڈوبے چہرے کو غور سے دیکھا۔ دیو نما آدمی کی کالی بھونرہ آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔

"پچھلی مرتبہ۔۔۔ جب ہم نے تمہیں دیکھا تھا ہیری۔۔۔ تب تم ایک ننھے منے بچے تھے۔۔۔" دیو نما آدمی بولا۔ "تمہاری شکل بالکل تمہارے والد جیسی ہے۔۔ لیکن تمہاری آنکھیں۔۔ بالکل تمہاری والدہ جیسی ہیں۔۔۔"

ورنن خالو نے اچانک ایک خرخراتی ہوئی غراہٹ جیسی آواز نکالی۔

وہ بولے۔ "دیکھئے جناب ۔۔۔ میں آپ سے شرافت سے کہہ رہا ہوں۔۔۔ یہاں سے فوراً نکل جایئے۔۔۔ آپ بنا اجازت اس طرح اندر گھسے چلے آئے ہیں۔۔۔"

"منہ بند رکھو ڈرسلی۔۔۔ پلپلے آلو بخارے۔۔۔" دیو نما آدمی نے کہا۔ اس نے صوفے پر بیٹھے بیٹھے اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف کیا اور ورنن خالو کے ہاتھ سے بندوق چھین کر اسے آسانی سے مروڑ کر ایسے گٹھا لگا دیا جیسے وہ ربڑ کی بنی ہوئی ہو۔ پھر اس نے وہ بندوق کمرے کے ایک کونے میں پھینک دی۔

ورنن خالو نے ایک اور عجیب سی آواز نکالی۔ جیسے کسی چوہے کے اوپر پیر رکھ دیا گیا ہو۔

"خیر ہیری۔۔۔" دیو نما آدمی ڈرسلی خاندان کی طرف دوبارہ پیٹھ کرتے ہوئے ہیری سے مخاطب ہوا۔ "سالگرہ مبارک ہو۔۔۔ ہم تمہارے لیے کچھ لائے ہیں۔۔۔ ویسے شاید راستے میں کہیں ہم اس کے اوپر بیٹھ گئے تھے۔۔۔ بہرحال ہمیں یقین ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہی ہوگا۔۔۔"

اپنے لمبے کالے جبے کی اندرونی جیب سے اس نے کسی حد تک پچکا ہوا ایک ڈبا باہر نکالا۔ ہیری نے کانپتی ہوئی انگلیوں سے اس ڈبے کو کھولا۔ اندر ایک بڑا۔ چپچپا چاکلیٹ کیک تھا۔ جس کے اوپر موٹی سبز بالائی کی مدد سے 'سالگرہ مبارک ہیری' لکھا گیا تھا۔

ہیری نے سر اٹھا کر دیو نما آدمی کی طرف دیکھا۔ وہ اسے شکریہ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن لفظ اس کے ہونٹوں تک آتے آتے کہیں گم ہو گئے۔ اور اس کے بجائے اس کے منہ سے کوئی اور ہی جملہ پھسل گیا۔ "آپ ہیں کون۔۔۔؟"

دیو نما آدمی کھکھلا کر ہنس دیا۔

"صحیح بات ہے۔۔۔ ہمیں سب سے پہلے اپنا تعارف کرانا چاہئے تھا۔۔۔ ہمارا نام روبیئس ہیگرڈ ہے۔۔۔ اور ہم کیڑا مسّا کی چابیوں اور میدانوں کے چوکیدار ہیں۔۔۔"

پھر اس نے اپنا بھاری بھر کم ہاتھ آگے بڑھایا۔ اور ہیری کا پورا بازو ہلا کر رکھ دیا۔

"تو کیوں نہ چائے پی لی جائے۔۔۔؟" اس نے اپنے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "ویسے۔۔۔! اگر تمہارے پاس کوئی اس سے بھی زیادہ زور دار چیز ہو۔۔۔ تو ہم اس کے لئے بھی منع نہیں کریں گے۔۔۔" اس کی نگاہیں خالی انگیٹھی کی طرف لہرائیں۔ جہاں آلو کے قتلوں کے سکڑے ہوئے لفافے پڑے ہوئے تھے۔ ناک سکیڑتے ہوئے وہ انگیٹھی پر جھک گیا۔ وہ لوگ یہ نہیں دیکھ پائے کہ وہ کیا کر رہا تھا۔ لیکن جب اگلے ہی لمحے وہ پیچھے کی طرف ہٹا تو وہاں آگ کے تیز شعلے بھڑک رہے تھے۔ آگ کی وجہ سے پانی سے بھیگی جھونپڑی لہراتی ہوئی روشنی سے بھر گئی۔ اور ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ گرم پانی کے ٹب میں بیٹھ گیا ہو۔

دیو نما آدمی ایک بار پھر صوفے پر بیٹھ گیا جو اسکے وزن تلے دبا جا رہا تھا۔ اس نے اپنی کوٹی کی جیبوں سے ڈھیر سارا سامان نکالنا شروع کر دیا۔ تانبے کی ایک کیتلی۔ کبابی قیمے کا ایک دبا ہوا لفافہ۔ لوہے کی ایک سیخ۔ چائے کی چینک۔ کناریاں ٹوٹے ہوئے کئی پیالے اور ایک بوتل جس میں امبر رنگت کا محلول بھرا ہوا تھا۔ چائے بنانے سے پہلے اس نے اس بوتل سے ایک بڑی چسکی بھری۔ جلد ہی پوری جھونپڑی آگ پر دہکتے ہوئے سیخ کبابوں کی آواز اور خوشبو سے بھر گئی۔ دیو نما شخص اپنے کام میں مصروف تھا۔ اور باقی تمام لوگ خاموش کھڑے اسے ایک ٹک گھور رہے تھے۔ لیکن جیسے ہی اس نے پہلی سیخ سے چھ موٹے۔ رس ٹپکاتے۔ گرم آنچ میں دہکتے ہوئے کباب اتارے تو ڈڈلی آہستگی سے اپنی جگہ پر کسمسایا۔ ورنن خالو تیز آواز میں بولے۔ "ڈڈلی۔۔۔! اس کی دی ہوئی کوئی چیز مت چھونا۔۔۔"

دیو نما آدمی نے ایک طنزیہ قہقہہ لگایا۔

"ڈرسلی پریشان مت ہو۔۔۔ تمہارے اس تھل تھلے بیٹے کو مزید موٹا ہونے کی ضرورت ہے بھی نہیں۔۔۔"

اس نے سیخ کباب ہیری کی طرف بڑھا دیئے۔ جو اتنا بھوکا تھا کہ اسے لگا جیسے اس نے اتنی لذیذ چیز پہلے کبھی نہیں کھائی تھی۔ لیکن ابھی بھی اس کی نگاہیں اس دیو نما آدمی پر جمی ہوئی تھیں۔ آخر کار جب اسے احساس ہوا کہ کوئی بھی اسے کچھ نہیں بتانے والا۔ تو وہ بولا۔ "معاف کیجئے گا۔۔۔! لیکن میں واقعی نہیں جانتا کہ آپ کون ہیں۔۔۔"

دیو نما آدمی نے چائے کا ایک گھونٹ بھرا۔ اور اپنی ہتھیلی کی پشت سے اپنا منہ پونچھ ڈالا۔

"ہمیں، ہیگرڈ کہہ کر بلاؤ ہیری۔۔۔" وہ بولا۔ "تمام لوگ ہمیں اسی نام سے بلاتے ہیں۔۔۔ اور جیسا کہ ہم تمہیں پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ ہم محبڑا (مسّا) کی چابیوں اور میدانوں کے چوکیدار ہیں۔۔۔ ویسے محبڑا (مسّا) کے بارے میں تو تم سب کچھ جانتے ہی ہوگے۔۔۔"

"آ۔۔۔ نہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔

ہیگرڈ کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔

"معاف کیجئے گا۔۔۔" ہیری نے جلدی سے کہا۔

"معاف کیجئے گا۔۔۔؟" ہیگرڈ گرجا۔ اور مڑ کر ڈرسلی خاندان کو گھورنے لگا۔ جو پیچھے ہٹ کر تاریکی میں چھپ گئے تھے۔ "معافی تمہیں نہیں ان لوگوں کو مانگنی چاہئے۔۔۔ ہم جانتے تھے کہ تمہیں خطوط نہیں مل رہے تھے۔۔۔ لیکن ہم نے خواب میں بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ تم نے محبڑا (مسّا) کا نام تک نہیں سنا ہوگا۔۔۔ اف خدایا۔۔۔! کیا تمہیں کبھی بھی یہ خیال نہیں آیا کہ تمہارے والدین نے یہ تمام چیزیں کہاں سیکھی تھیں۔۔۔؟"

"کون سی چیزیں۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

"کون سی چیزیں۔۔۔؟" ہیگرڈ دہاڑا۔ "ایک منٹ رکنا ذرا۔۔۔"

وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا غصہ اتنا تیز تھا کہ لگ رہا تھا جیسے پوری جھونپڑی اس کے وجود سے بھر گئی ہو۔ ڈرسلی خاندان دہشت کے مارے دیوار سے چپک گیا تھا۔

"کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو۔۔۔" وہ ڈرسلی خاندان کی طرف دیکھ کر غرایا۔ "۔۔۔ کہ یہ بچہ۔۔۔ یہ بچہ۔۔۔ کسی بھی چیز کے بارے میں۔۔۔ کچھ بھی نہیں جانتا۔۔۔؟"

ہیری کو لگا کہ بات اب حد سے آگے بڑھ رہی تھی۔ آخر جیسا بھی ہو۔ لیکن وہ بھی اسکول جاتا تھا۔ اور امتحانات میں اس کے نمبر بھی کچھ خاص برے نہیں آتے تھے۔

"میں کچھ چیزیں جانتا ہوں۔۔۔" وہ بولا۔ "دیکھئے۔۔۔ میں ریاضی کا حساب کتاب کر سکتا ہوں۔۔۔ اور

کچھ مزید چیزیں بھی۔۔۔"

لیکن ہیگرڈ نے اپنا ہاتھ لہراتے ہوئے اس کی باتیں ہوا میں اڑادیں۔ اور بولا۔ "ہمارا مطلب ہے تمہاری دنیا کے بارے میں۔۔۔ ہماری دنیا کے بارے میں۔۔۔ تمہارے والدین کی دنیا کے بارے میں۔۔۔"

"کون سی دُنیا۔۔۔؟"

ایسا لگ رہا تھا جیسے ہیگرڈ کسی بم کی طرح بس پھٹنے ہی والا ہو۔ "ڈرسلی۔۔۔!" وہ کسی زوردار دھماکے کی طرح گرجا۔

ورنن خالو کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ انہوں نے بڑبڑاہٹ میں "کائیں کائیں" جیسی آواز نکالی۔

ہیگرڈ نے ہیری کو حیرانگی کے ساتھ گھورتے ہوئے کہا۔ "لیکن تمہیں اپنے والدین کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے۔۔۔ ہمارا مطلب ہے کہ وہ لوگ مشہور ہیں۔۔۔ تم بھی مشہور ہو۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟ لیکن میرے والدین تو مشہور نہیں تھے۔۔۔ تھے کیا۔۔۔؟"

"تم بالکل نہیں جانتے۔۔۔؟ بالکل بھی نہیں۔۔۔؟" ہیگرڈ نے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔ اور پریشانی کے عالم میں ہیری کو گھورنے لگا۔ آخر وہ بولا۔ "تمہیں سچ مچ نہیں پتہ کہ تم کون ہو۔۔۔؟"

اچانک ورنن خالو کو بولنے کی صلاحیت واپس مل گئی۔

"رک جاؤ۔۔۔" انہوں نے حکم دینے والے انداز میں کہا۔ "یہیں رک جاؤ۔۔۔ خبردار جو تم نے اس لڑکے کو کچھ بتایا۔۔۔"

جن شعلے برساتی نظروں سے ہیگرڈ نے انہیں گھورا۔ اگر ورنن ڈرسلی سے بھی زیادہ بہادر کوئی شخص ہوتا تو وہ بھی دبک کر بیٹھ جاتا۔ جب ہیگرڈ بولا تو غصے کے مارے اس کا ایک ایک لفظ کانپ رہا تھا۔

"تم نے اسے کبھی نہیں بتایا۔۔۔؟ اسے کبھی نہیں بتایا کہ اس خط میں کیا لکھا تھا جو ڈمبلڈور اس کے لیے گیارہ سال پہلے چھوڑ گئے تھے۔۔۔؟ ہم وہیں موجود تھے۔۔۔ ڈمبلڈور نے ہماری آنکھوں کے سامنے اس کے لئے خط چھوڑا تھا ڈرسلی۔۔۔ تم نے اتنے سال تک یہ بات اس سے چھپا کر رکھی۔۔۔"

"مجھ سے کون سی بات چھپا کر رکھی۔۔۔؟" ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

"رکـــ جاؤ۔۔۔ خبردار جو کچھ بولے۔۔۔" ورنن خالو درد بھری آواز میں چلائے۔ پٹونیہ خالہ نے دہشت بھری سانس کھینچی۔

"بھاڑ میں جاؤ تم دونوں الو کے پٹھو۔۔۔" ہیگرڈ بولا۔ "ہیری۔۔۔ تم ایک جادو گر ہو۔۔۔"

جھونپڑی کے اندر گہری خاموشی چھا گئی۔ صرف سمندر اور سیٹی بجاتی ہوا کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"میں کیا ہوں۔۔۔؟" ہیری نے تیز سانس کھینچی۔

"جادو گر۔۔۔! اور کیا۔۔۔!" ہیگرڈ نے کہا۔ اور ایک بار پھر دھم سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ صوفے نے ایک زور دار آہ بھری اور تھوڑا اور نیچے دھنس گیا۔

"اور ہم تو یہی کہیں گے کہ تم ایک بہت اچھے جادو گر ہو۔۔۔ بس تمہیں کچھ سال تک سیکھنے کی ضرورت ہے۔۔۔ جن ماں باپ کے تم بیٹے ہو۔۔۔ ان کا بیٹا اور ہو ہی کیا سکتا ہے۔۔۔؟ اور ہمیں لگتا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ تم اپنا خط پڑھ لو۔۔۔"

ہیری نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور آخر کار اس پیلے لفافے کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ جس پر ہری سیاہی میں اسے مخاطب کیا گیا تھا۔

جناب ہ ۔ پوٹر

فرش۔ چٹانی جزیرے کی جھونپڑی۔ سمندر

اس نے خط لفافے سے باہر نکالا اور پڑھنا شروع کیا۔

گبڑا مسّا جادوئی اسکول برائے نوجوان جادوگر و چڑیل

منتظم اعلی ایلبس ڈمبلڈور

(سامری کا اعزازی تمغہ(اول درجہ)۔ عظیم ساحر۔ منصفِ اعلی۔ سربراہ مجسمِ دانائی۔ جادوئی اقوام متحدہ)

عزیز پوٹر صاحب۔

ہمیں آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آپ کا نام گبڑا مسّا جادوئی اسکول برائے نوجوان جادو گر و چڑیل میں داخلے کے لیے منتخب کر لیا گیا ہے۔۔۔

تما م ضروری کتب اور دیگر اشیا کی فہرست اس خط سے منسلک ہے۔۔۔ اسکول یکم ستمبر سے شروع ہو گا۔۔۔ ہم 31 جولائی تک آپ کے الو کا انتظار کریں گے۔۔۔

مخلص۔۔۔

مینروا مک گونیگل

مینروا مک گونیگل

منتظم ثانوی

ہیری کے دماغ میں پٹاخوں کی طرح کئی سوال پھوٹ پڑے۔ اور وہ یہ فیصلہ نہیں کر پایا کہ پہلے کون سا سوال پوچھا جائے۔ کچھ لمحات کی خاموشی کے بعد وہ ہکلاتے ہوئے بولا۔ "اس کا کیا مطلب ہوا کہ وہ میرے الو کا انتظار کریں گے۔۔۔؟"

"اوہو۔۔۔ وقت بھی کیسے ناگن زلفی ڈائن کی طرح کدکڑے مارتے ہوئے اڑ رہا ہے۔۔۔ ہمیں ابھی یاد آیا۔۔۔ "ہیگرڈ نے خود کو کوستے ہوئے اپنے ماتھے پر اتنے زور سے ہتھیلی ماری۔ جس سے کوئی گھوڑا گاڑی آسانی سے پلٹ جاتی۔ اس کے بعد اس نے اپنے جبے کی ایک دوسری جیب سے ایک الو۔ ایک اصلی۔ زندہ۔ تھوڑا پریشان نظر آنے والا الو۔ ایک پنکھ قلم اور ایک سادہ چرمئی کاغذ باہر نکالا۔ دانتوں تلے زبان دبائے اس نے جلدی سے ایک تحریر گھسیٹی۔ جسے دوسری طرف کھڑا ہیری آسانی سے پڑھ سکتا تھا۔

جناب پروفیسر ڈمبلڈور!
ہیری کو اس کا خط پہنچا دیا ہے۔۔۔
کل ہم اسے اس کا سامان خریدوانے لے جائیں گے۔۔۔
موسم بہت ہی بھیانک ہے۔۔۔ امید ہے آپ ٹھیک ہوں گے۔۔۔
ہیگرڈ

ہیگرڈ نے خط کو تہہ لگائی اور اسے الو کو پکڑا دیا۔ جس نے اسے اپنی چونچ میں دبالیا۔ اس کے بعد ہیگرڈ دروازے کی طرف گیا اور الو کو باہر طوفان میں اچھال دیا۔ پھر وہ واپس آکر اس طرح بیٹھ گیا۔ جیسے یہ سب کچھ اتنا ہی آسان تھا۔ جتنا فون پر بات کرنا۔

ہیری کو احساس ہوا کہ اس کا منہ کھلا ہوا ہے۔ اور اس نے اسے فوراً بند کر لیا۔

"تو ہم کہاں تھے۔۔۔؟" ہیگرڈ نے پوچھا۔ لیکن اسی وقت ورنن خالو آتشدان کی روشنی میں سامنے آگئے۔ ان کے چہرے کا رنگ ابھی تک اڑا ہوا تھا۔ لیکن وہ سخت غصے میں لگ رہے تھے۔

"وہ کہیں نہیں جا رہا۔۔۔" انہوں نے کہا۔

ہیگرڈ غرایا۔ اور بولا۔ "ہم دیکھتے ہیں کہ تم جیسا موٹا **کورا** اسے کس طرح روکتا ہے۔۔۔"

"موٹا کیا۔۔۔؟" ہیری نے دلچسپی سے پوچھا۔

"**کورا**۔۔۔" ہیگرڈ بولا۔ "ہم لوگ جادو نہ جاننے والے لوگوں کو اسی نام سے پکارتے ہیں۔۔۔ اور یہ تمہاری بدقسمتی ہے کہ تم دنیا کے سب سے خودغرض **کورے** خاندان میں پلے بڑھے ہو۔۔۔"

"جب ہم نے اسے اپنے گھر میں پناہ دی تھی۔۔۔ تو قسم کھائی تھی کہ اس بکواس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے۔۔۔" ورنن خالو چلائے۔ "قسم کھائی تھی کہ ہم اس کے اندر سے یہ گند نکال باہر پھینک دیں گے۔۔۔ جادوگر میری جوتی۔۔۔"

"آپ کو معلوم تھا۔۔۔؟" ہیری بولا۔ "آپ کو معلوم تھا کہ میں۔۔۔ میں ایک جادوگر ہوں۔۔۔؟"

"معلوم تھا۔۔۔" پٹونیہ خالہ اچانک چلاتے ہوئے بولیں۔ "معلوم تھا۔۔۔ بالکل ہمیں اچھی طرح معلوم تھا۔۔۔ تم کچھ اور ہو بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔ کیونکہ میری پاگل بہن بھی تو یہی تھی نا۔۔؟ اسے بھی اسی طرح کا خط ملا تھا

اور وہ۔۔۔ پھر وہ اس۔۔۔ اس اسکول چلی گئی۔۔۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں جب وہ گھر آتی تھی تو اس کی جیبوں میں مینڈک کے بچے بھرے ہوتے تھے۔۔۔ چائے کی پیالیوں کو چوہے میں بدلتی رہتی تھی۔۔۔ صرف میں ہی ایک اکیلی تھی جو اس کی اصلیت جانتی تھی۔۔۔ پگلوٹ کہیں کی۔۔۔ لیکن میرے ماں باپ۔۔۔ ان کے لئے تو بس۔۔۔ ہماری للی ایسی ہے۔۔۔ ہماری للی ویسی ہے۔۔۔ ان لوگوں کو اس بات پر بہت فخر تھا کہ ہمارے خاندان میں بھی ایک چڑیل موجود ہے۔۔۔"

وہ ایک لمحے کے لئے ایک گہرا سانس لینے کو رکیں اور ایک بار پھر شروع ہو گئیں۔ لگ رہا تھا جیسے وہ کئی سال سے اپنے اندر موجود اس بھڑاس کو باہر نکالنے کے لئے بے چین تھیں۔

"پھر وہیں اسکول میں اسے پوٹر ملا۔۔۔ اسکول چھوڑنے کے بعد ان دونوں نے شادی کر لی اور پھر تم پیدا ہوئے۔۔۔ اور ظاہر ہے۔۔۔ میں جانتی تھی۔۔۔ تم بھی بالکل ویسے ہی ہو گے۔۔۔ اتنے ہی عجیب۔۔۔ اتنے ہی۔۔۔ اتنے ہی پاگل۔۔۔ اور پھر جیسے اتنا ہی کافی نہیں تھا۔۔۔ ایک دھماکے میں اس نے اپنی جان گنوا دی اور تمہیں ہمارے متھے مار گئی۔۔۔"

ہیری کا چہرہ بالکل سفید پڑ گیا تھا۔ جیسے ہی اس کی بولنے کی طاقت بحال ہوئی تو اس نے کہا۔ "دھماکے میں۔۔۔؟ لیکن آپ نے تو مجھے بتایا تھا کہ ان کا انتقال گاڑی کے حادثے کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔"

"گاڑی کا حادثہ۔۔۔"؟ ہیگرڈ دہاڑا۔ غصے کے عالم میں وہ اس انداز میں اچھل کر کھڑا ہوا تھا کہ ڈرسلی خاندن خوف کے مارے دوبارہ کونے میں دبک گیا۔

"للی اور جیمز پوٹر گاڑی کے حادثے میں کس طرح مر سکتے ہیں۔۔۔ سراسر بکواس۔۔۔ جھوٹا فسانہ۔۔۔ ہیری پوٹر خود اپنی کہانی نہیں جانتا جبکہ ہماری دُنیا کا ایک ایک بچہ اس کا نام جانتا ہے۔۔۔"

"لیکن کیوں۔۔۔؟ ایسا کیا ہوا تھا۔۔۔؟" ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

ہیگرڈ کے چہرے سے غصہ غائب ہو گیا۔ وہ اچانک پریشان سا لگنے لگا۔

"ہمیں اس بات کی قطعی امید نہیں تھی۔۔۔" اس نے دھیمی اور پریشان آواز میں کہا۔ "جب ڈمبلڈور نے ہمیں کہا تھا کہ تمہیں لانے میں دقت ہو سکتی ہے۔۔۔ تو ہمیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ تمہیں کچھ بھی پتہ نہیں ہو گا۔۔۔ ویسے ہیری۔۔۔! ہمیں نہیں معلوم کہ تمہیں یہ سب بتانے کے لئے ہم صحیح آدمی ہیں یا نہیں۔۔۔ لیکن کسی نہ کسی کو تو بتانا ہی پڑے گا۔۔۔ بنا کچھ جانے تم کو بڑا (مسّا) کیسے جا سکتے ہو۔۔۔"

اس نے نفرت بھری نگاہوں سے ڈرسلی خاندان کو گھورا۔

"دیکھو۔۔۔ یہی ٹھیک رہے گا کہ کم سے کم تم اتنا تو جان ہی لو جتنا ہم تمہیں بتا سکتے ہیں۔۔۔ لیکن ایک بات ذہن میں رکھنا۔۔۔ ہم تمہیں سب کچھ نہیں بتا سکتے۔۔۔ یہ ایک بہت بڑا راز ہے۔۔۔ جس کا کچھ ہی حصہ ہم تمہیں بتا سکتے ہیں۔۔۔"

وہ دوبارہ بیٹھ گیا اور کچھ لمحات تک آگ کی طرف دیکھتے رہنے کے بعد بولا۔ "ہمیں لگتا ہے کہ ساری بات اس جادوگر سے شروع ہوتی ہے جس کا نام تھا۔۔۔ ویسے کتنی حیرت کی بات ہے کہ تم اس کا نام نہیں جانتے جبکہ ہماری دُنیا میں ہر شخص اس کا نام جانتا ہے۔۔۔"

"کون۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔! ہمارا بس چلے تو ہم اس کا نام کبھی زبان پر نہ لائیں۔۔۔ کوئی بھی اس کا نام لینا پسند نہیں کرتا۔۔۔" ہیگرڈ الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

"لیکن کیوں۔۔۔؟"

"ناگن زلفی ڈائن کی طرح کدکڑے مت مارو ہیری۔۔۔ لوگ ابھی تک ڈرے ہوئے ہیں۔۔۔ افف خدایا۔۔۔! اس بات کو سمجھانا کتنا مشکل ہے۔۔۔ دیکھو۔۔۔! کبھی ایک ایسا جادوگر تھا جو۔۔۔ غلط راستے پر چلا گیا۔۔۔ بہت آگے۔۔۔ برے سے بھی برا۔۔۔ اس کا نام تھا۔۔۔"

ہیگرڈ کچھ بدبدایا۔ لیکن الفاظ باہر نہیں نکل پائے۔

"کیا آپ لکھ کر وہ نام بتا سکتے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے مشورہ دیا۔

"نہیں۔۔۔! ہمیں اس کے نام کے ہجے نہیں آتے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اس کا نام ہے۔۔۔ 'رِدّل (الموت)'۔۔۔"

ہیگرڈ نے جھرجھری بھری۔ "اب دوبارہ ہم سے اس کا نام مت کہلوانا ہیری۔۔۔ خیر۔۔۔ آج سے تقریباً بیس سال پہلے اس جادوگر نے اپنے چیلے تلاش کرنا شروع کر دیئے۔۔۔ اور اسے ایسے جادوگر مل بھی گئے۔۔۔ کچھ لوگ تو ڈر کے مارے اس کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔۔۔ اور کچھ لوگوں کو طاقت کی بھوک تھی۔۔۔ انہیں لگا کہ اس کی بڑھتی ہوئی طاقت کی آگ میں وہ بھی اپنے ہاتھ سینک لیں گے۔۔۔ بہت برے دن تھے ہیری۔۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ کس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔۔۔ لوگ اجنبی جادوگروں اور چڑیلوں سے دوستی کرتے ہوئے گھبراتے تھے۔۔۔ اسی دوران بہت سے بھیانک حادثات رونما ہوئے۔۔۔ وہ تیزی کے ساتھ طاقتور ہو رہا تھا۔۔۔ ظاہر ہے کچھ لوگوں نے اس کی مخالفت بھی کی۔۔۔ لیکن اس نے انہیں انتہائی دردناک طریقوں سے مار ڈالا۔۔۔ صرف ﷺ (مسّا) ہی ایک ایسی جگہ بچی تھی۔۔۔ جہاں اس کا خطرہ نہیں تھا۔۔۔ ہمارے خیال سے صرف ڈمبلڈور ہی ایک ایسے جادوگر ہیں جن سے **تم-جانتے-ہو-کون** ڈرتا تھا۔۔۔ اس نے کبھی بھی اسکول پر قبضہ جمانے کی کوشش نہیں کی۔۔۔ کم از کم آج تک تو نہیں۔۔۔"

" جہاں تک ہم جانتے ہیں ۔۔۔ تمہارے ابو اور امی انتہائی شریف اچھے جادوگر اور چڑیل تھے۔۔۔ اپنے وقتوں میں وہ دونوں ﷺ (مسّا) کے اعلیٰ مددگار تھے۔۔۔ یہ ایک راز ہے کہ کیا کبھی **تم-جانتے-ہو-کون** نے انہیں بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی تھی یا نہیں۔۔۔ لیکن شاید اسے پہلے سے معلوم تھا کہ وہ لوگ ڈمبلڈور کے اتنے قریب تھے کہ ان کا کالے جادو کی طرف آنا ناممکن تھا۔۔۔"

"ہو سکتا ہے کہ اس نے سوچا ہو کہ وہ انہیں منا لے گا۔۔۔ یا شاید وہ بس انہیں اپنے راستے سے ہٹانا چاہتا تھا۔۔۔ ہم سب تو بس یہی جانتے ہیں کہ آج سے دس سال پہلے بھوتوں کے جشن کی رات وہ اس گاؤں پہنچ گیا جہاں تم سب لوگ رہتے تھے۔۔۔ اس وقت تم بس ایک سال کے تھے۔۔۔ وہ تمہارے گھر آیا اور۔۔۔ اور۔۔۔"

ہیگرڈ نے اچانک ایک بہت ہی گندا۔ دھبے دار رومال باہر نکالا۔ اور اتنے زور سے ناک صاف کی۔ جیسے کسی نے دھند میں جہازوں کو خبردار کرنے والا بگل بجایا ہو۔

"معاف کرنا۔۔۔" وہ بولا۔ "لیکن بات ہے ہی اتنی تکلیف دہ۔۔۔ ہم تمہارے امی ابو کو اچھی طرح جانتے تھے۔۔۔ اور اس دنیا میں ان سے اچھے لوگ ملنا بہت مشکل ہے۔۔۔ خیر۔۔۔"

"**تم-جانتے-ہو-کون** نے انہیں مار ڈالا۔۔۔ اور سب سے زیادہ بڑا راز یہی ہے کہ۔۔۔ اس نے تمہیں بھی مارنے کی

کوشش کی تھی۔۔۔ ہمیں لگتا ہے کہ شاید وہ اچھی طرح سے تسلی کر لینا چاہتا تھا۔۔۔ یا شاید تب تک۔۔۔ قتل کرنا اس کی عادت بن چکی تھی۔۔۔ لیکن وہ ایسا کر نہیں پایا۔۔۔ کیا تمہیں کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ تمہارے ماتھے پر یہ عجیب سا نشان کہاں سے آیا ہے۔۔۔؟ یہ کوئی معمولی خراش نہیں ہے ہیری۔۔۔! ایسا زخم تبھی ملتا ہے جب کوئی طاقتور شیطانی ٹونا تمہیں چھوتا ہے۔۔۔ اسی ٹونے نے تمہارے امی ابو۔۔۔ یہاں تک کہ تمہارے گھر کا بھی کام تمام کر دیا۔۔۔ لیکن تم پر وہ ٹونا نہیں چل پایا۔۔۔ اور اسی وجہ سے تم مشہور ہو ہیری۔۔۔ اس نے جب بھی کسی کو مارنے کا ارادہ کیا۔۔۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں بچ پایا۔۔۔ سوائے تمہارے ہیری۔۔۔ حالانکہ اس نے اپنے زمانے کے کئی طاقتور جادوگروں اور چڑیلوں کو چٹکیوں میں مسل ڈالا تھا۔۔۔ مک کینن خاندان۔۔۔ بون خاندان۔۔۔ پریوٹ خاندان۔۔۔ اور تم تو بس ایک چھوٹے سے بچے تھے۔۔۔ لیکن پھر بھی تم زندہ بچ گئے۔۔۔"

ہیری کے دماغ میں بہت تکلیف دہ خیالات آ رہے تھے۔ جب ہیگرڈ کی کہانی ختم ہوئی تو اس نے ایک بار پھر ہری رنگت کی چکاچوند کر دینے والی روشنی کو دیکھا۔ اس دفعہ یہ روشنی پہلی بار بہت صاف نظر آ رہی تھی۔ اور زندگی میں پہلی بار اسے ایک اور چیز یاد آئی۔ ایک ٹھنڈی۔ اونچی۔ ظالمانہ ہنسی کی آواز۔

ہیگرڈ دکھ بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"تباہ شدہ گھر سے تمہیں ہم خود نکال کر لائے تھے۔۔۔ اور ڈمبلڈور کے حکم پر ہم تمہیں ان نمونوں کے پاس لے آئے۔۔۔"

"بس۔۔۔ بہت ہو گئی بکواس۔۔۔" ورنن خالو بولے۔

ہیری اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ وہ تو یہ بات بھول ہی گیا تھا کہ ڈرسلی خاندان بھی وہیں موجود تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ ورنن خالو ایک بار پھر اپنا کھویا ہوا اعتماد ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ وہ ہیگرڈ کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہے تھے اور ان کی دونوں مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔

"اب۔۔۔ کان کھول کر سن لو لڑکے۔۔۔!" انہوں نے پھنکار ماری۔ "میں مانتا ہوں کہ تم تھوڑے عجیب ہو۔۔۔ لیکن شاید اتنے عجیب بھی نہیں کہ جم کر پٹائی کرنے سے تمہارا علاج نہ ہو سکے۔۔۔ اور جہاں تک تمہارے والدین کا سوال ہے۔۔۔ تو سچ تو یہی ہے کہ وہ لوگ ایک نمبر کے پگلوٹ تھے۔۔۔ کوئی بھی اس بات کو جھٹلا نہیں سکتا۔۔۔ اور مجھ سے پوچھو تو دنیا ان کے بنا زیادہ اچھے طریقے سے چل رہی ہے۔۔۔ ان کے ساتھ وہی ہوا جس

کے وہ حقدار تھے۔۔۔ایسے جادوگروں کے چکر میں پڑیں گے تو ایسا تو ہونا ہی تھا۔۔۔مجھے پتہ تھا ان کے ساتھ ایسا ہی ہونا ہے۔۔۔ہمیشہ سے جانتا تھا کہ ان کا انجام برا ہی ہوگا۔۔۔"

ہیگرڈ صوفے سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی کوٹ کے اندر سے ایک ٹوٹی پھوٹی گلابی چھتری باہر نکال لی تھی۔ ورنن خالو پر کسی تلوار کی طرح چھتری تانتے ہوئے وہ غصیلے لہجے میں بولا۔

"ہم تمہیں خبردار کر رہے ہیں ڈرسلی۔۔۔! ہم تمہیں خبردار کر رہے ہیں۔۔۔ اس کے آگے تم نے ایک بھی لفظ منہ سے نکالا تو۔۔۔"

الجھی ہوئی داڑھی والے اس دیو نما شخص کے ہاتھوں کسی تکے کی طرح چھتری کی نوک پر پرو دیئے جانے کے خوف سے ورنن خالو کی ہمت ایک بار پھر جواب دے گئی۔ وہ چھپکلی کی طرح دیوار کے ساتھ چپک گئے اور ان کے منہ پر تالا لگ گیا۔

"اب ٹھیک ہے۔۔۔" گہری سانس لیتے ہوئے ہیگرڈ ایک بار پھر صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس دفعہ اس کے بوجھ تلے دبا صوفہ سیدھا زمین سے جا لگا۔

اس دوران ہیری ابھی بھی کئی سوالات پوچھنا چاہتا تھا۔ سینکڑوں سوالات۔

"لیکن پھر ردّالمو۔۔۔اوہ معاف کیجئے گا۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ **تم۔جانتے۔ہو۔کون** کا کیا ہوا۔۔۔؟"

"اچھا سوال ہے ہیری۔۔۔! وہ غائب ہو گیا۔۔۔ ختم ہو گیا۔۔۔ اسی رات جب اس نے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔اس وجہ سے تم اور بھی مشہور ہو گئے۔۔۔یہی تو سب سے بڑا راز ہے۔۔۔دیکھو۔۔۔! وہ شیطان طاقتور سے طاقتور ترین ہوتا چلا جا رہا تھا۔۔۔پھر آخر اچانک وہ کہاں چلا گیا۔۔۔؟"

"کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے۔۔۔ لیکن ہمیں یہ بات بکواس لگتی ہے۔۔۔ ہمیں نہیں لگتا کہ اس میں اتنی انسانیت بھی باقی بچی تھی کہ وہ مر جاتا۔۔۔کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ابھی بھی کہیں چھپا ہوا ہے۔۔۔اور اس کا برا وقت جلد کٹ جائے گا۔۔۔ لیکن ہمیں اس بات پر بھی یقین نہیں ہے۔۔۔ اس کا ساتھ دینے والے چمچے اب واپس ہم لوگوں میں گھل مل گئے ہیں۔۔۔ان میں سے کچھ لوگ تو جیسے کسی سحر کے اثر میں اس کے ساتھ

کام کر رہے تھے۔۔۔ لیکن ہمیں نہیں لگتا کہ اگر وہ واپس آ رہا ہوتا تو یہ لوگ کبھی لوٹ کر واپس آتے۔۔۔"

"ہم میں سے زیادہ تر لوگوں کو یہی لگتا ہے کہ وہ ابھی بھی کسی جگہ موجود ہے۔۔۔ لیکن وہ اپنی تمام کالی طاقتیں کھو چکا ہے۔۔۔ وہ اتنا کمزور ہو چکا ہے کہ اب وہ کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ کیونکہ تمہارے پاس کوئی ایسی چیز تھی ہیری۔۔۔! جس نے اسے ختم کر ڈالا۔۔۔ اس رات کچھ ایسا ہوا تھا جس کی خود اسے بھی کوئی توقع نہیں تھی۔۔۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا تھا۔۔۔ کوئی بھی نہیں جانتا۔۔۔ لیکن تمہارے اندر کچھ نہ کچھ ایسا ضرور تھا جس نے اس کی ذات کو بکھیر کر رکھ دیا۔۔۔"

ہیگرڈ ہیری کو محبت اور عقیدت سے دمکتی نگاہوں کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔ لیکن ان نگاہوں کی شدت سے ہیری کو خوشی یا فخر جیسے احساس کے بجائے کچھ اور ہی محسوس ہو رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ کہیں نہ کہیں۔ کوئی نہ کوئی بھیانک غلطی ہوئی ہے۔ جادوگر۔؟ اور وہ۔؟ بھلا یہ کیسے ممکن تھا۔؟ اپنی پوری زندگی اس نے ڈڈلی کے مکے کھاتے ہوئے گزاری تھی۔ زندگی بھر پٹونیہ خالہ اور ورنن خالو اس پر دھونس جماتے چلے آئے تھے۔

اگر وہ واقعی کوئی جادوگر تھا۔ تو جب بھی وہ لوگ اسے اس کی الماری میں بند کرتے تھے تو وہ پھوڑے پھنسی والے بدصورت مینڈکوں میں کیوں نہیں بدل جاتے تھے۔؟ اگر اس نے واقعی دنیا کے سب سے طاقتور جادوگر کو شکست دی تھی تو بھلا ڈڈلی ہر وقت اسے کسی گیند کی طرح ٹھڈے مارتے رہنے کی ہمت کیسے کر سکتا تھا۔؟

"ہیگرڈ۔۔۔!" اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔ "مجھے لگتا ہے کہ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں کوئی جادوگر ہو سکتا ہوں۔۔۔"

اسے یہ دیکھ کر مزید حیرت ہوئی کہ اس کی یہ بات سن کر ہیگرڈ کھلکھلا اٹھا۔

"تو تم جادوگر نہیں ہو۔۔۔؟ اچھا۔۔۔! جب تم ناراض یا ڈرے ہوئے ہوتے ہو تو کیا کبھی تم سے عجیب سی حرکتیں نہیں ہو جاتیں۔۔۔؟"

ہیری نے آگ کی طرف دیکھتے ہوئے ذہن پر زور ڈالا۔ اگر اس انداز سے سوچا جائے تو۔۔۔ ہر وہ عجیب چیز جس پر اس کے خالہ خالو بری طرح ناراض ہوتے تھے۔ اسی وقت ہوتی تھی جب ہیری یا تو ڈرا ہوا ہوتا تھا۔ یا پھر غصے سے پاگل ہو رہا ہوتا تھا۔ جب ڈڈلی کا ٹولہ اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ تو نہ جانے کیسے وہ ان کی پہنچ سے دور پہنچ گیا تھا۔ اور اس بے ہودہ حجامت کے بعد جب اسے اسکول جانے سے ڈر لگ رہا تھا۔ تو اس کے بال خود بخود بڑھ گئے تھے۔ اور ابھی آخری بار جب ڈڈلی نے اسے گھونسا مارا تھا تو کیا اس نے اپنا بدلہ نہیں لے لیا تھا۔ حالانکہ اسے پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ ایسا کر کس طرح رہا ہے۔؟ کیا اس نے اس پر لال دم والا شکاری اژدہا نہیں چھوڑ دیا تھا۔؟

ہیری نے مسکراتے ہوئے دوبارہ ہیگرڈ کی طرف دیکھا۔ اور دیکھا کہ ہیگرڈ بھی مسکراتی آنکھوں سے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"دیکھا۔۔۔؟" ہیگرڈ بولا۔ "ہیری پوٹر۔۔۔ اور جادوگر نہیں ہے۔۔۔ تم ذرا ٹھہرو تو سہی۔۔۔ تم مسٹر (مسٹا) پہنچتے ہی مشہور ہو جاؤ گے۔۔۔"

لیکن بھلا ورنن خالو بنا ہنگامہ کیے ہار کیسے مان سکتے تھے۔ "میں نے تم سے کیا کہا ہے وہ کہیں نہیں جائے گا۔۔۔؟" انہوں نے دھیمی پھنکار ماری۔

"وہ لڑکوں کے لال اسکول میں پڑھنے جا رہا ہے اور اس کے لیے اسے ہمارا احسان ماننا چاہئے۔۔۔ وہ خطوط پڑھے ہیں میں نے۔۔۔ نہ جانے اس اسکول میں پڑھنے کے لئے اسے کتنی الابلا چیزوں کی ضرورت پڑے گی۔۔۔ منتروں کی کتابیں۔۔۔ جادوئی چھڑیاں۔۔۔ اور۔۔۔"

"اگر وہ جانا چاہتا ہے تو تمہارے جیسا موٹا **کورا** اسے نہیں روک سکتا۔۔۔" ہیگرڈ غرایا۔ "للی اور جیمز پوٹر کے بیٹے کو مسٹر (مسٹا) جانے سے روکنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔ پاگل کہیں کے۔۔۔ اس کا نام تو وہاں اسی دن سے درج کروا دیا گیا تھا جب وہ پیدا ہوا تھا۔۔۔ وہ دنیا میں نوجوان جادوگروں اور چڑیلوں کے سب سے بہترین اسکول میں جائے گا۔۔۔ سات سال وہاں رہنے کے بعد وہ خود کو پہچان بھی نہیں پائے گا۔۔۔ اور ایک طرح سے اس کے لئے یہی ٹھیک رہے گا کہ وہ اپنی طرح کے بچوں کے ساتھ رہے۔۔۔ اور وہ مسٹر (مسٹا) کے اب تک کے سب سے لائق اور عظیم منتظم اعلیٰ ایلبس ڈمبلڈور کی نگرانی میں پڑھائی کرے گا۔۔۔"

"اسے اگڑم بگڑم جادو سکھانے کے لئے میں کسی سنکی کھوسٹ بڈھے کو ایک چونی بھی نہیں دینے والا۔۔۔" ورنن خالو چلائے۔

لیکن اس بار انہوں نے حد پار کر دی تھی۔

ہیگرڈ نے اپنی چھتری اُٹھائی اور اسے سر کے اوپر سے گھماتے ہوئے گرجتی ہوئی آواز میں بولا۔

"کبھی بھی۔۔۔" اس کی آواز لرز رہی تھی۔ "ہمارے سامنے۔۔۔ ایلبس ڈمبلڈور۔۔۔ کی توہین۔۔۔ مت کرنا ڈرسلی۔۔۔" ہوا میں جھولتی ہوئی چھتری کو کھٹ سے نیچے لاتے ہوئے اس نے اس کی نوک سے ڈڈلی کی طرف اشارہ کیا۔ جامنی رنگت کی روشنی کا تیز دھماکہ ہوا۔ پٹاخے جیسے آواز گونجی۔ ایک تیز چیخ سنائی دی۔ اور اگلے ہی لمحے ڈڈلی اپنی جگہ ناچنے لگا۔

اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے موٹے کولہوں کو دبایا ہوا تھا۔ اور گلا کٹے جانور کی طرح درد سے ڈکار رہا تھا۔۔ اچھلتے کودتے جب وہ ان کی طرف مڑا۔ تو ہیری نے دیکھا کہ اس کے کولہوں پر پاجامے میں ایک چھوٹا سوراخ ہو چکا تھا اور وہاں سے ایک نرم۔ بل کھاتی۔۔ بھینسے کی دم باہر لٹک رہی تھی۔

ورنن خالو نے ایک زوردار دہاڑ ماری۔ اور پٹونیہ خالہ اور ڈڈلی کو اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے دوسرے کمرے میں لے گئے۔

دروازے کی چوکھٹ پر انہوں نے آخری مرتبہ مڑ کر دہشت بھری نگاہوں سے ہیگرڈ کو دیکھا۔ اور پھر زور دار آواز کے ساتھ پٹختے ہوئے دروازہ بند کر لیا۔

ہیگرڈ نے اپنی چھتری کی طرف دیکھا اور اپنی داڑھی کھجائی۔

"ہمیں اپنے غصے پر قابو رکھنا چاہیے تھا۔۔۔" اس نے ندامت بھرے انداز میں کہا۔ "لیکن ویسے بھی ہم نے اس پر جو جادو کیا تھا اس نے اپنا کام پوری طرح نہیں کیا۔۔۔ ہم اسے ایک بھینسے میں بدلنا چاہتے تھے۔۔۔ لیکن وہ پہلے سے ہی بالکل بھینسے جیسا ہی ہو رہا ہے۔۔۔ تو کرنے کے لئے کچھ زیادہ کام بچا ہی نہیں تھا۔۔۔"

اس نے اپنی جھاڑ جھنکار بھوں کی اوٹ سے ہیری کی طرف چور نگاہوں سے دیکھا۔

"ویسے ہم تمہارے شکر گزار رہیں گے۔۔۔ اگر تم کبڑا مسّا میں یہ بات کسی کو نہ بتاؤ۔۔۔" اس نے کہا۔ "ہمیں۔۔۔ ہمیں جادو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔ سچ کہوں تو ہمیں آج تھوڑا بہت جادو کرنے کی چھوٹ دی گئی تھی۔۔۔ تاکہ ہم تمہارا پیچھا کر سکیں اور تم تک تمہارا خط پہنچا سکیں۔۔۔ ہمیں یہ موقع مل رہا تھا اس لئے بھی ہم اس کام کو کرنے کے لئے خوشی خوشی تیار ہو گئے۔۔۔"

"آپ کو جادو کرنے کی اجازت کیوں نہیں ہے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

"وہ ایسا ہے۔۔۔ سچ تو یہ ہے کہ کبھی ہم بھی مکبڑا مسّا میں پڑھا کرتے تھے۔۔۔ لیکن ہمیں۔۔۔ وہاں سے۔۔۔ تیسرے سال میں ہی نکال دیا گیا تھا۔۔۔ انہوں نے ہماری جادوئی چھڑی کو بھی توڑ دیا۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور نے ہمیں وہاں شکاری جانوروں کے رکھوالے کے طور پر رہنے کی اجازت دلوادی۔۔۔ ڈمبلڈور ایک عظیم انسان ہیں۔۔۔"

"آپ کو وہاں سے کیوں نکالا گیا تھا۔۔۔؟"

"بہت دیر ہو رہی ہے۔۔۔ ہمیں کل بہت سے کام نپٹانے ہیں۔۔۔" ہیگرڈ نے اونچی آواز میں کہا۔ "کل شہر بھی جانا ہے۔۔۔ تمہاری کتابیں اور باقی سب سامان لینے۔۔۔"

اس نے اپنا موٹا کالا جبہ اتارا۔ اور ہیری کی طرف اچھال دیا۔

"تم اسے اوڑھ کر سو سکتے ہو۔۔۔" اس نے کہا۔ "اگر اس میں تھوڑی ہل جل ہو۔۔۔ تو پریشان مت ہونا۔۔۔ ہمارے خیال سے اس کی کسی جیب میں ایک آدھا چوہا موجود ہو گا۔۔۔"

☆☆☆

پانچواں باب

اگڑم بگڑم گلی

اگلی صبح ہیری جلدی جاگ گیا۔ حالانکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ صبح ہو چکی ہے۔ پھر بھی اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔

"میں ایک خواب دیکھ رہا تھا۔۔۔" اس نے خود کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ "میں نے خواب دیکھا کہ ایک دیو نما آدمی جو خود کو ہیگر ڈبلا رہا تھا۔۔۔ مجھے یہ بتانے آیا تھا کہ میں کسی جادوئی اسکول میں پڑھنے جا رہا ہوں۔۔۔ لیکن جب میں اپنی آنکھیں کھولوں گا۔۔۔ تو ایک بار پھر گھر میں اپنی الماری کے اندر لیٹا ہوا ملوں گا۔۔۔"

اسی وقت اچانک ایک تیز آواز گونج اُٹھی۔ جیسے کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا ہو۔

"لو بھائی۔۔۔ پٹونیہ خالہ نے دروازہ بجانا شروع کر دیا۔۔۔" ہیری نے سوچا۔ اس کا دل ڈوبا جا رہا تھا۔ لیکن اس نے ابھی بھی اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔ وہ خواب واقعی بہت ہی مزیدار تھا۔

ٹھک۔۔۔ ٹھک۔۔۔ ٹھک۔۔۔!

"ٹھیک ہے۔۔۔اُٹھ رہا ہوں۔۔۔"ہیری بڑبڑایا۔

وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا اور ہیگرڈ کا بھاری بھر کم جبہ اس کے اوپر سے پھسل کر نیچے گر گیا۔ طوفان تھم چکا تھا۔ اور جھونپڑی میں سورج کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ٹوٹ کر نیچے دبے صوفے پر ہیگرڈ بے خبر سو رہا تھا۔ اور ایک الو اپنے پنجے سے کھڑکی پر ٹک ٹک کر رہا تھا۔ اس کی چونچ میں ایک اخبار دبا ہوا تھا۔

ہیری بے تابی سے ہاتھوں کے بل چلتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اتنی زیادہ خوشی محسوس ہوئی تھی جیسے اس کے اندر خوشیوں کا کوئی بڑا غبارہ پھول کر کپا ہو گیا ہو۔ وہ سیدھا کھڑکی تک گیا اور ایک جھٹکے سے اسے کھول دیا۔ الو ہوا میں تیرتا ہوا اندر داخل ہوا اور اخبار ہیگرڈ کے سر کے اوپر گرا دیا۔ لیکن ہیگرڈ کی نیند نہیں ٹوٹی۔ الو پر پھڑ پھڑاتے ہوئے فرش پر اترا اور ہیگرڈ کے جبے پر حملہ آور ہو گیا۔

"ایسا مت کرو۔۔۔"ہیری نے ہاتھ لہراتے ہوئے الو کو وہاں سے بھگانے کی کوشش کی۔ لیکن اس نے جھپٹ کر اس پر اپنی چونچ دے ماری۔ اور ایک بار پھر جبے پر ٹوٹ پڑا۔

"ہیگرڈ۔۔۔!"ہیری اونچی آواز میں بولا۔"ایک الو آیا ہے۔۔۔"

"اسے پیسے دے دو۔۔۔"ہیگرڈ وہیں صوفے پر پڑے پڑے بڑبڑایا۔

"کیا۔۔۔؟"

"وہ اخبار پہنچانے کے بدلے میں پیسے چاہتا ہے۔۔۔جیبوں میں دیکھو۔۔۔"

ہیگرڈ کا جبہ تو جیسے بنا ہی جیبوں سے تھا۔ چابیوں کے گچھے۔ گھونگوں کا کھانا۔ دھاگوں کے گولے۔ پودینے کی ٹافیاں۔ چائے کی تھیلیاں۔ اور آخر کار۔۔ہیری نے مٹھی بھر عجیب سے سکے باہر نکالے۔

"اسے پانچ درہم دے دو۔۔۔"ہیگرڈ نے نیند بھری آواز میں کہا۔

"درہم۔۔۔؟"

"کانسی کے چھوٹے سکے۔۔۔"

ہیری نے کانسی کے پانچ چھوٹے سکے گنے۔ اور الو نے اپنا پنجہ آگے کر دیا۔ تاکہ ہیری ان سکوں کو ایک چھوٹی سی چمڑے کی تھیلی میں ڈال سکے۔ جو اس کے پنجے کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔ اس کے بعد الو کھلی کھڑکی سے باہر اُڑ گیا۔

ہیگرڈ زوردار آواز میں جمائی لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے ایک لمبی انگڑائی بھری۔

"بہتر ہوگا کہ اب ہم روانہ ہو جائیں ہیری۔۔۔! آج بہت سے کام مکمل کرنے ہیں۔۔۔ کراچی جانا ہے اور تمہارے اسکول کا سب سامان خریدنا ہے۔۔۔"

ہیری جادوگروں کے سکوں کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے انہیں دھیان سے دیکھ رہا تھا۔ ابھی ابھی اس کے ذہن میں ایک ایسا خیال آیا تھا جس نے اس کے اندر پھولنے والے خوشی کے غبارے میں سے ساری ہوا نکال دی تھی۔

"ہمم۔۔۔ ہیگرڈ۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔؟" ہیگرڈ نے اپنے بھاری بھرکم جوتے پہنتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس تو پیسے ہیں ہی نہیں۔۔۔ اور کل رات آپ نے ورنن خالو کی بات تو سن ہی لی تھی۔۔۔ وہ میرے وہاں جا کر جادو سیکھنے کا خرچہ تو بالکل بھی نہیں اٹھائیں گے۔۔۔"

"اس کی فکر مت کرو۔۔۔" ہیگرڈ اپنا سر کھجاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ کیا تمہارے والدین نے تمہارے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا ہوگا۔۔۔؟"

"لیکن اگر ان کا گھر تو پوری طرح سے تباہ ہو گیا تھا۔۔۔"

"وہ اپنا سونا گھر میں نہیں رکھتے تھے لڑکے۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہماری پہلی منزل گرنگوٹس ہے۔۔۔ جادوگروں کا بینک۔۔۔ ایک کباب کھاؤ۔۔۔ ٹھنڈے ہونے کے باوجود یہ اتنے برے نہیں ہیں۔۔۔ اور ہم تمہاری سالگرہ کے کیک کا ایک آدھ ٹکڑا کھانے کے لئے بھی بالکل منع نہیں کریں گے۔۔۔"

"جادوگروں کا بینک بھی ہوتا ہے۔۔۔؟"

"صرف ایک ہی ہے۔۔۔ گرنگوٹس۔۔۔! اسے بونے چلاتے ہیں۔۔۔"

ہیری کے ہاتھ سے کباب چھوٹ کر نیچے جا گرا۔ "بونے۔۔۔؟"

"ہاں بالکل۔۔۔! اور ایک بات بتا دیں تمہیں۔۔۔ اسے لوٹنے کی کوشش کرنے والا کوئی پاگل ہی ہوگا۔۔۔ کبھی بھی بونوں کے ساتھ پنگا لینے کی کوشش مت کرنا ہیری۔۔۔! کسی چیز کو محفوظ رکھنے کے لئے شاید گڑبڑ (مسّا) کو چھوڑ کر گرنگوٹس ہی دُنیا میں سب سے محفوظ ترین جگہ ہے۔۔۔ سچ تو یہی ہے کہ ہمیں ویسے بھی گرنگوٹس جانا ہی تھا۔۔۔ ڈمبلڈور نے ہمیں گڑبڑ (مسّا) کا ایک اہم کام سونپا ہے۔۔۔" ہیگرڈ کا سینہ فخر سے پھول گیا۔ "عام طور پر اپنے اہم ترین کام وہ ہم سے ہی کرواتے ہیں۔۔۔ جیسے تمہیں لے کر آنا۔۔۔ گرنگوٹس سے سامان نکالنا۔۔۔ انہیں معلوم ہے کہ وہ ہم پر پورا بھروسہ کر سکتے ہیں۔۔۔"

"سب چیزیں سمیٹ لیں۔۔۔؟ تو چلو پھر۔۔۔"

ہیری ہیگرڈ کے پیچھے پیچھے باہر چٹان پر آ گیا۔ اب آسمان کافی حد تک صاف ہو چکا تھا۔ اور سمندر سورج کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ جو کشتی ورنن خالو کرائے پر لائے تھے وہ ابھی تک وہیں کھڑی تھی۔ طوفان کی وجہ سے اس کے پیندے میں بہت سا پانی بھر گیا تھا۔

"آپ یہاں تک کیسے پہنچے تھے۔۔۔؟" ہیری نے کسی دوسری کشتی کی تلاش میں اِدھر اُدھر نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

"اُڑ کر۔۔۔" ہیگرڈ بولا۔

"اُڑ کر۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔! لیکن اب ہم لوگ اسی کشتی میں واپس جائیں گے۔۔۔ اب چونکہ تم ہمارے ساتھ ہو تو جادو کا استعمال ٹھیک نہیں رہے گا۔۔۔"

وہ دونوں کشتی میں سوار ہو گئے۔ ہیری ابھی تک ہیگرڈ کو گھورتے ہوئے تصور کی آنکھ سے یہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ اُڑتے ہوئے کیسا لگ رہا ہو گا۔

"سچ کہوں تو۔۔۔ چپو چلاتے ہوئے ہمیں تو بہت ہی شرم آ رہی ہے۔۔۔" ہیگرڈ نے ایک بار پھر ہیری کی طرف چور نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "اگر ہم اس کشتی کو۔۔۔ تھوڑا۔۔۔ تھوڑا سا تیز کر دیں۔۔۔ تو تم یہ بات گڑبڑ (مسّا) میں کسی کو بتاؤ گے تو نہیں۔۔۔؟"

"بالکل بھی نہیں۔۔۔" ہیری نے جلدی سے کہا۔ وہ تو خود جادوئی کارنامے دیکھنے کے لیے بے تاب ہوا جا رہا تھا۔ ہیگرڈ نے دوبارہ اپنی گلابی چھتری باہر نکالی اور اسے کشتی کے کنارے پر دو بار ٹھونکا۔ اور اچانک وہ لوگ فراٹے بھرتے ہوئے کنارے کی طرف بڑھنے لگے۔

"گرنگوٹس کو لوٹنے کی کوشش کرنے والا کوئی پاگل ہی ہوگا۔۔۔اس بات کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

"منتروں۔۔۔اور جادوئی سحر کی وجہ سے۔۔۔"ہیگرڈ نے بات کرتے کرتے اخبار کھول کر اپنے منہ کے سامنے پھیلا لیا۔ "لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ وہاں محفوظ ترین تجوریوں کی حفاظت ڈریگن کرتے ہیں۔۔۔اور پھر وہاں اپنا راستہ ڈھونڈنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے۔۔۔ گرنگوٹس کی تجوریاں کراچی شہر میں سینکڑوں میل نیچے۔۔۔پاتال کی گہرائیوں سے بھی نیچے موجود ہیں۔۔۔اگر کسی طرح تم نے وہاں سے کچھ چرا بھی لیا۔۔۔تب بھی باہر نکلنے کی کوشش میں بھوک سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے۔۔۔"

ہیری وہیں بیٹھا بیٹھا اس بارے میں سوچنے لگا۔ جبکہ ہیگرڈ اپنا اخبار 'روزنامہ جادوگر' پڑھنے میں مصروف تھا۔ ہیری کو ورنن خالو نے یہ بات اچھی طرح سے سکھا دی تھی کہ جب کوئی ایسا کر رہا ہو تو اسے تنگ نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن اس وقت ایسا کرنا بہت ہی مشکل تھا۔ اس کے ذہن میں کئی سوال گردش کر رہے تھے۔

"وزارتِ جادوگری ہمیشہ کی طرح آج بھی الٹے سیدھے کام کر رہی ہے۔۔۔" ہیگرڈ صفحہ پلٹتے ہوئے بڑبڑایا۔

"تو کیا اس دنیا میں وزارتِ جادوگری بھی ہے۔۔۔؟" اس سے پہلے کہ وہ خود کو روک پاتا۔ ہیری کے منہ سے یہ سوال پھسل گیا۔

"ہاں تو اور کیا۔۔۔"ہیگرڈ نے جواب دیا۔ "وہ لوگ تو ڈمبلڈور کو جادوئی وزیر بنانا چاہتے تھے۔۔۔ لیکن وہ کبھی بھی بڑا مسّا کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔۔۔اس لئے بوڑھے کورنیلیئس فج کو جادوئی وزیر بنا دیا گیا۔۔۔دُنیا میں اس سے بڑا نکما نہیں ملے گا۔۔۔ مشورے مانگنے کے چکر میں ہر صبح وہ ڈمبلڈور پر الوؤں کی فوج کی بوچھاڑ کر دیتا ہے۔۔۔"

"لیکن آخر وزارتِ جادو گری کام کیا کرتی ہے۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔ان کی سب سے اہم ذمے داری اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ کہیں **کوروں** کو یہ پتہ نہ چل جائے کہ ملک میں ان کے درمیان جادو گر اور چڑیلیں بھی رہ رہی ہیں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"کیوں۔۔۔؟ قسم سے ہیری۔۔۔ اگر انہیں یہ بات پتہ چل گئی تو ہر **کورا** یہی چاہے گا کہ اس کی ہر پریشانی کا حل جادو سے نکل آئے۔۔۔نہ بابا۔۔۔اس جھنجھٹ سے تو دور رہنا ہی بھلا ہے۔۔۔"

اسی لمحے کشتی آہستگی کے ساتھ بندر گاہ کی دیوار کے ساتھ جا ٹکرائی۔ہیگرڈ نے اخبار لپیٹ لیا۔اور وہ لوگ پتھر کی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔

اب وہ لوگ ایک چھوٹے سے قصبے سے ہوتے ہوئے ریلوے اسٹیشن کی طرف بڑھ رہے تھے۔ آس پاس سے گزرنے والے لوگ ہیگرڈ کو مسلسل عجیب نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ اس بات کے لئے ہیری انہیں برا بھلا بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کیوں کہ ہیگرڈ نہ صرف قد میں دوسرے لوگوں سے دگنی لمبائی کا تھا۔ بلکہ ہر تھوڑی دیر بعد وہ سڑک کنارے لگی۔ گاڑی کھڑی کرنے کا کرایہ وصول کرنے والی مشینوں جیسی عام سی چیزوں کو دیکھ کر بھی جوش میں ان کی طرف اشارے کرتے ہوئے اونچی آواز میں چلانے لگتا تھا۔ "دیکھا۔۔۔؟ دیکھا ہیری۔۔۔؟ان **کوروں** کا دماغ بھی کیسی کیسی چیزوں میں چلتا ہے۔۔۔"

"ہیگرڈ۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ہیگرڈ کے ساتھ چلنے کے لیے اسے مسلسل بھاگنا پڑ رہا تھا۔ "کیا گرنگوٹس میں واقعی ڈریگن ہوتے ہیں۔۔۔؟"

"دیکھو لوگ تو یہی کہتے ہیں۔۔۔" ہیگرڈ بولا۔ "ویسے دل کی بات بتائیں تو ہم بھی ایک ڈریگن پالنا چاہتے ہیں۔۔۔"

"آپ ڈریگن پالنا چاہتے ہیں۔۔۔؟"

"ہمارے بچپن سے ہی ہمارے دل میں یہ خواہش مچل رہی ہے۔۔۔لو پہنچ گئے۔۔۔"

وہ لوگ ریلوے اسٹیشن پہنچ چکے تھے۔ پانچ منٹ بعد ایک ریل گاڑی کراچی کے لئے نکلنے والی تھی۔ہیگرڈ نے سڑا سا منہ بنا کر بتایا کہ

اسے "**کوروں** کے پیسے" بالکل سمجھ نہیں آتے تھے۔ اس لئے اس نے سارے نوٹ ہیری کو پکڑا دیئے۔ تاکہ وہ ان لوگوں کے لئے ٹکٹ خرید سکے۔

ریل گاڑی میں بیٹھے لوگ تو انہیں اور بھی زیادہ بے شرمی سے گھور رہے تھے۔ ہیگرڈ نے پوری دو نشستوں پر قبضہ جمایا ہوا تھا۔ اور بیٹھا سرکس کے تمبو جیسی کوئی پیلی سی چیز بُن رہا تھا۔

"تمہارے پاس تمہارا خط تو ہے نا ہیری۔۔۔؟" اس نے بنائی کے پھندنے گنتے ہوئے پوچھا۔

ہیری نے کاغذی لفافے کو اپنی جیب سے باہر نکالا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔ "اس میں ایک فہرست رکھی ہو گی ۔۔۔ جس میں اس سامان کی ساری تفصیل موجود ہے جس کی تمہیں ضرورت پڑے گی۔۔۔"

ہیری نے چرمئی کاغذ کے اس دوسرے ٹکڑے کو کھولا۔ جس پر پچھلی رات اس کی نظر ہی نہیں پڑی تھی۔ اور پڑھنے لگا:

کبڑا مسّا جادوئی اسکول برائے نوجوان جادوگر و چڑیل

<u>اسکول کی وردی</u>

پہلے سال کے طالب علموں کو ضرورت ہو گی:

۱۔ کام کرنے کے لیے تین سادہ چوغے (سیاہ رنگ)

۲۔ ایک سادہ نوکیلی ٹوپی (سیاہ رنگ) دن میں پہننے کے لیے

۳۔ ایک جوڑا حفاظتی دستانے (ڈریگن کے چمڑے یا اس سے ملتی جلتی چیز سے بنے)

۴۔ ایک گرم چوغہ سردیوں میں پہننے کے لیے (سیاہ رنگ۔ سرمئی ڈوری والا)

(دھیان رہے تمام طالب علموں کے ملبوسات پر ان کے نام کڑھے ہونا لازمی ہے)

نصابی کتب

تمام طالبِ علموں کو اپنے ساتھ درجِ ذیل کتب لانی ہوں گی۔

منتروں کی معیاری کتاب۔ درجہ اول۔ مصنفہ : میراندا گوشاک۔

جادوئی تاریخ۔ مصنفہ : بیتھلڈا بیگ شاٹ

جادوئی نظریات۔ مصنف : ایڈلبرٹ وافلنگ

تبدیلیِ ہیئت کا ابتدائی تعارف ۔ مصنفہ: ایمرک سوئچ

ایک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور پھپھوندی ۔ مصنفہ: فیلیڈا اسپور

جادوئی نسخے اور محلولات ۔ مصنف : ارسینئس جگر

انوکھے درندے اور ان کے ٹھکانے ۔ مصنف: نیوٹ اسکمینڈر

کالی طاقتیں : ذاتی تحفظ کا تعارف ۔ مصنف : کوئن ٹن ٹرمبل۔

دیگر ساز و سامان

ایک عدد جادوئی چھڑی۔

ایک عدد کڑاہی۔ (جست سے بنی۔ معیاری جسامت 2)

ایک عدد بوتل۔ (بلوری یا شیشے سے بنی)

ایک عدد دوربین۔

پیتل کے پیمانے ۔

طالبِ علم چاہیں تو اپنے ساتھ ایک الو یا ایک بلی یا ایک مینڈک بھی لاسکتے ہیں۔

والدین کو ایک بار پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے

پہلے سال کے طالب علموں کو ذاتی اڑن جھاڑو لانے کی اجازت نہیں ہے

"کیا یہ سارا سامان ہم کراچی سے خرید سکتے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے حیرانگی سے بلند آواز میں پوچھا۔

"ہاں۔۔۔اگر تمہیں یہ معلوم ہو کہ جانا کہاں ہے۔۔۔" ہیگرڈ بولا۔

ہیری پہلے کبھی بھی کراچی نہیں آیا تھا۔ ہیگرڈ کے چلنے کے انداز سے تو لگ رہا تھا کہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اسے کہاں جانا ہے۔ لیکن یہ بات بھی صاف ظاہر تھی کہ اسے وہاں تک پہنچنے کے لئے عام آدمیوں کی طرح چلنے کی عادت نہیں تھی۔ موٹاپے کی وجہ سے وہ کراچی

سر کلر ریل میں سوار ہونے کے لئے ٹکٹ جمع کروانے والی باڑ میں پھنس گیا۔ اور اونچی آواز میں شور شرابا مچاتا رہا کہ ریل گاڑی کی نشستیں بہت ہی چھوٹی ہیں اور اس کی رفتار بھی بہت سست ہے۔

"ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ جادو کے بغیر کوروں کا کام کس طرح چلتا ہے۔۔۔" ٹوٹی ہوئی بند پڑی خود کار سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے اس نے غصے سے کہا۔ یہ خود کار سیڑھیاں اوپر بھیڑ سے بھری ایک سڑک کی طرف جا رہی تھیں جس پر دونوں جانب دکانوں کی قطاریں موجود تھیں۔

ہیگرڈ اتنا لمبا چوڑا تھا کہ وہ بہت آسانی کے ساتھ بھیڑ میں راستہ بناتے ہوئے چلا جا رہا تھا۔ ہیری آرام سے بس اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ وہ کتابوں کی دکانوں۔ موسیقی کے آلات کی دکانوں۔ گوشت بھرے پراٹھوں کے ہوٹل اور کئی نگار خانوں کے سامنے سے گزرے۔ لیکن ان میں سے ایک بھی دکان کا ماحول ایسا نہیں تھا۔ جسے دیکھ کر ایسا لگے کہ وہاں آپ کو جادوئی چھڑی بیچی جاتی ہو گی۔ یہ تو عام سے لوگوں سے بھری ہوئی ایک عام سی سڑک تھی۔ کیا واقعی ان کے نیچے میلوں گہرائی میں جادوئی سونے کے ڈھیر دفن تھے۔؟ کیا واقعی یہاں ایسی دکانیں بھی موجود تھیں جہاں منتروں کی کتابیں اور اڑن جھاڑوئیں فروخت کی جاتی تھیں۔؟ کہیں ڈرسلی خاندان نے اس کے ساتھ کوئی بھونڈا مذاق تو نہیں کیا تھا۔؟ اگر ہیری کو یہ معلوم نہ ہوتا کہ ڈرسلی خاندان کو تو مذاق کرنا آتا ہی نہیں ہے۔ تو یقیناً وہ کچھ ایسا ہی سوچتا۔ ویسے ہیگرڈ نے بھی ابھی تک اسے جو کچھ بھی بتایا تھا۔ ان تمام باتوں پر یقین کرنا بھی مشکل تھا۔ لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں ہیری خود کو اس پر یقین کرنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔

"پہنچ گئے۔۔۔" ہیگرڈ نے اچانک ایک جگہ رکتے ہوئے کہا۔ "رستی کڑاہی یہ ایک مشہور جگہ ہے۔۔۔"

یہ تو ایک چھوٹا اور گندہ سا شراب خانہ تھا۔ اگر ہیگرڈ نے اس کی طرف اشارہ نہ کیا ہوتا۔ تو شاید ہیری کو وہ نظر ہی نہیں آتا۔ آس پاس تیزی سے گزرتے ہوئے لوگ تو اس پر نظر تک نہیں ڈال رہے تھے۔ ان کی نگاہیں ایک طرف موجود کتابوں کی دکان کے بعد دوسری طرف موجود موسیقی کی دکان پر پڑ رہی تھیں۔ جیسے انہیں رستی کڑاہی نامی دکان نظر ہی نہ آ رہی ہو۔ سچ کہیں تو ہیری کو یہ عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ کہ صرف وہ اور ہیگرڈ ہی اس دکان کو دیکھ سکتے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ اس خیال کو زبان دے پاتا۔ ہیگرڈ اسے دھکیلتے ہوئے اندر لے گیا۔

مشہور جگہ کے اعتبار سے تو یہ جگہ بہت ہی زیادہ تاریک اور بدحال تھی۔ ایک کونے میں بیٹھی کچھ بوڑھی عورتیں چھوٹے چھوٹے گلاسوں میں انگوری شراب پی رہی تھیں۔ ان میں سے ایک بڑھیا تمباکو بھری لمبی سی چلم گڑگڑا رہی تھی۔ اونچی ٹوپی پہنے ایک چھوٹے قد والا آدمی شراب خانے کے بوڑھے ساقی سے باتیں کر رہا تھا۔ جو کافی حد تک گنجا اور پوپلے اخروٹ جیسی شکل کا مالک تھا۔۔ جیسے

ہی وہ لوگ اندر داخل ہوئے تو بات چیت کی دھیمی بھنبھناہٹ تھم سی گئی۔ لگتا تھا ہیگرڈ کو وہ سبھی لوگ اچھی طرح سے جانتے تھے۔ مسکراتے ہوئے کئی لوگوں نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ ہوا میں لہرائے۔ اور ساقی نے ایک گلاس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے آواز لگائی۔ "وہی ہمیشہ والا پیو گے نا ہیگرڈ۔۔۔؟"

"آج نہیں پی سکتے ٹام۔۔۔! آج ہم بڑا (مسّا) کے ضروری کام کے سلسلے میں آئے ہیں۔۔۔" ہیگرڈ نے اپنے بھاری بھر کم ہاتھ سے ہیری کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ہیری کے گھٹنے لڑکھڑا کر رہ گئے۔

"افف خدایا۔۔۔!" ساقی نے غور سے ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیا یہ۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟"

رستی کڑاہی میں اچانک گہری خاموشی چھا گئی۔ جیسے ہر چیز اپنی جگہ تھم سی گئی ہو۔

"خدا بھلا کرے۔۔۔" بوڑھے ساقی نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔ "ہیری پوٹر کتنے فخر کی بات ہے۔۔۔" وہ لپک کر شراب خانے کی خرید و فروخت والی میز کے پیچھے سے باہر آیا۔ اور دوڑتا ہوا ہیری کی طرف بڑھا۔ ہیری کے ہاتھ تھامتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"ہماری دنیا میں واپسی مبارک ہو ہیری پوٹر۔۔۔ واپسی مبارک ہو۔۔۔"

ہیری نہیں جانتا تھا کہ ایسے موقع پر اسے کیا کہنا چاہیے۔ ہر کوئی اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بوڑھی عورت اس کی طرف دیکھتے ہوئے بنا سوچے سمجھے چلم گڑ گڑائے جا رہی تھی۔ حالانکہ وہ چلم نہ جانے کب کی بجھ چکی تھی۔ ہیگرڈ یہ سب کچھ مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ پھر بہت سی کرسیوں کو کھسکانے کی آوازیں بلند ہوئیں اور اگلے ہی لمحے ہیری نے خود کو ایک ہجوم میں گھرا پایا۔ رستی کڑاہی میں موجود تمام لوگ اس سے ہاتھ ملانے کے لئے بے تاب نظر آ رہے تھے۔

"میں ڈورِس کروک فورڈ ہوں۔۔۔ پوٹر میاں۔۔۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ آخر کار میں آپ سے مل رہی ہوں۔۔۔"

"مجھے فخر ہے پوٹر میاں۔۔۔! بے حد فخر۔۔۔"

"میں ہمیشہ سے آپ سے ہاتھ ملانا چاہتا تھا۔۔۔ کہیں خوشی سے پاگل ہی نہ ہو جاؤں۔۔۔"

"میں بتا نہیں سکتا پوٹر میاں آپ سے مل کر مجھے کتنی خوشی ہو رہی ہے۔۔۔ میرا نام ڈگل ہے۔۔۔ ڈیڈالس ڈگل۔۔۔"

جوش کے عالم میں ڈیڈالس ڈگل کی اونچی ٹوپی اس کے سر سے نیچے گر پڑی۔ یہ دیکھ کر ہیری بول اٹھا۔ "میں نے آپ کو پہلے بھی دیکھا ہے۔۔۔ آپ نے ایک بار ایک دکان میں مجھے دیکھ کر سر جھکایا تھا۔۔۔"

"اسے یاد ہے۔۔۔ اسے یاد ہے۔۔۔" ڈیڈالس ڈگل نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے آواز لگائی۔ "سنا تم لوگوں نے۔۔۔۔؟ اسے میں یاد ہوں۔۔۔"

ہیری نے بار بار کئی لوگوں سے ہاتھ ملائے۔ ڈورس کروک فورڈ تو ہاتھ ملانے کے لئے ہر دوسرے بندے کے بعد دوبارہ پہنچ جاتی۔ ایک نوجوان بھیڑ میں سے راستہ بناتے ہوئے آگے آیا۔ اس کے چہرے کی رنگت پیلی پڑی ہوئی تھی اور وہ بے حد گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔ اسکی ایک آنکھ بہت بری طرح سے پھڑک رہی تھی۔

"پروفیسر کوئیرل۔۔۔!" ہیگرڈ بولا۔ "ہیری۔۔۔ پروفیسر کوئیرل ہمیں (مسّا) میں تمہارے اساتذہ میں سے ایک ہیں۔۔۔"

"پپ پپ پوٹر۔۔۔" پروفیسر کوئیرل ہکلائے اور کس کر ہیری کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیا۔ "ب ب ب۔۔۔ بتا نہیں سکتا کہ آپ سے مل کر کتنا خ خ۔۔۔ خوش ہوں۔۔۔"

"آپ کس طرح کا جادو سکھاتے ہیں پروفیسر کوئیرل۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کالے جادو سے تت۔۔۔ تت۔۔۔ تحفظ کا فن۔۔۔" پروفیسر کوئیرل اتنی دھیمی آواز میں بڑبڑائے جیسے ان کا بس چلے تو وہ اس بارے میں کبھی سوچنا بھی نہ چاہیں۔ "ویسے تمہیں بھلا اسے سس۔۔۔ سس۔۔۔ سیکھنے کی کیا ضرورت۔۔۔ ہے ناپپ۔۔۔ پپ۔۔۔ پوٹر۔۔۔" وہ گھبرائے ہوئے انداز میں ہنس دیئے۔ "میرے خیال سے تم یہاں اپنا سارا سامان لل۔۔۔ لل۔۔۔ لینے آئے ہوگے۔۔۔؟ میں بھی یہاں خون آشام بلاؤں پر لکھی گئی ایک نئی کک۔۔۔ کک۔۔۔ کتاب لل۔۔۔ لل۔۔۔ لینے آیا ہوں۔۔۔" اپنے ہی کہے ہوئے الفاظ سن کر وہ خود ہی بہت ڈرے ہوئے لگ رہے تھے۔

لیکن وہاں موجود دوسرے لوگوں نے زیادہ دیر ہیری پر پروفیسر کوئیرل کا قبضہ برداشت نہیں کیا۔ ان سب سے پیچھا چھڑانے میں تقریباً دس منٹ خرچ ہوگئے۔ آخر کار ہیگرڈ نے اس شور شرابے میں اپنی آواز بلند کرتے ہوئے زور سے کہا۔ "اب چلنا چاہئے۔۔۔ ہمیں بہت سارا سامان خریدنا ہے۔۔۔ چلو ہیری۔۔۔!"

ڈورس کروک فورڈ نے ہیری سے ایک بار پھر آخری دفعہ ہاتھ ملایا۔ اور ہیگرڈ شراب خانے کے بیچ سے گزرتے ہوئے اسے اپنے پیچھے پیچھے باہر ایک چھوٹے سے صحن میں لے آیا۔ جسے اونچی اونچی دیواروں نے گھیر رکھا تھا۔ لیکن وہاں ایک کوڑے دان اور کچھ جنگلی پودوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔

ہیگرڈ نے مسکراتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھا۔ "ہم نے تمہیں بتایا تھا نا۔۔۔ بتایا تھا نا کہ تم مشہور ہو۔۔۔ یہاں تک کہ پروفیسر کوئیرل بھی تم سے ملتے ہوئے کانپ رہے تھے۔۔۔ ویسے سچ تو یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ہی کانپتے رہتے ہیں۔۔۔"

"کیا وہ ہمیشہ ہی اتنے گھبرائے ہوئے رہتے ہیں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ بے چارہ نوجوان۔۔۔ انتہائی تیز دماغ۔۔۔ جب تک وہ صرف کتابوں سے ہی پڑھتے رہے۔۔۔ تب تک تو وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھے۔۔۔ لیکن پھر انہوں نے اصلی زندگی میں تجربہ حاصل کرنے کا سوچ کر ایک سال کی چھٹی لے لی۔۔۔ لوگ کہتے ہیں کہ تاریک جنگل میں ان کا کئی خون آشام بلاؤں سے سامنا ہوا۔۔۔ اور ایک بوڑھی ڈائن کے ساتھ تو وہ ایک ایسی مصیبت میں الجھ گئے کہ بس۔۔۔ اس کے بعد سے وہ پہلے جیسے نہیں رہے۔۔۔ اب تو وہ طالب علموں سے بھی ڈر جاتے ہیں۔۔۔ اپنا ہی مضمون پڑھاتے ہوئے ان کا دم نکلتا ہے۔۔۔ اوہو۔۔۔ یہ ہماری چھتری کدھر گئی۔۔۔؟"

خون آشام بلائیں۔۔۔؟ ڈائنیں۔۔۔؟ ہیری کا دماغ چکرانے لگا۔ دوسری طرف ہیگرڈ کوڑے دان کے ٹھیک اوپر دیوار میں لگی اینٹیں گننے میں مصروف تھا۔

"تین اوپر۔۔۔ دو پہلو میں۔۔۔" وہ بڑبڑایا۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ پیچھے ہٹو ہیری۔۔۔"

اس نے اپنی چھتری کی نوک سے دیوار کو تین مرتبہ ٹھونکا۔

جس اینٹ کو اس نے چھوا تھا۔ وہ تھرتھرائی۔ اور پھر لٹو کی طرح گول گھومتے ہوئے غائب ہو گئی۔ اس کی جگہ ایک چھوٹا سا سوراخ نمودار ہو گیا۔ جو آناً فاناً چوڑا ہوتا چلا گیا۔ اگلے ہی لمحے وہ ایک ایسے محرابی راستے کے سامنے کھڑے تھے۔ جو اتنا بڑا تھا کہ ہیگرڈ بھی اس میں سے انتہائی آسانی کے ساتھ گزر سکتا تھا۔ محرابی راستے کے دوسری جانب چکنے پتھروں سے بنی ایک بل کھاتی ہوئی سڑک موجود تھی۔ جو کئی موڑ کاٹتے ہوئے نگاہوں سے دور چلی جا رہی تھی۔

حیران پریشان ہیری پر نظر پڑتے ہی ہیگرڈ ہنس دیا اور بولا۔ "اگرم بگرم گلی میں خوش آمدید۔۔۔"

وہ لوگ محرابی راستے سے اندر داخل ہو گئے۔ ہیری نے جلدی سے سر گھما کر پیچھے دیکھا۔ محرابی راستہ ان کے آگے بڑھتے ہی سکڑ کر غائب ہو گیا تھا۔ اور اب وہاں دوبارہ ٹھوس دیوار کھڑی تھی۔

قریب ہی ایک دکان کے باہر کڑاہیوں کا ایک بہت بڑا ڈھیر سورج کی روشنی میں جگمگا رہا تھا۔ ان کے ٹھیک اوپر ایک تختی لٹک رہی تھی۔ جس پر لکھا تھا۔

"کڑاہیاں ہر حجم کی کڑاہیاں۔ تانبے۔ پیتل۔ جست۔ کانسی۔ چاندی کی کڑاہیاں۔ خود بخود ہلنے والی کڑاہیاں۔ آسانی سے تہہ ہو جانے والی کڑاہیاں"

"یقیناً تمہیں ان کی ضرورت پڑے گی۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔ "لیکن اس سے بھی پہلے ہمیں تمہارے پیسے نکلوانے ہوں گے۔۔۔"

ہیری نے سوچا کہ کاش اس کی آٹھ اور آنکھیں بھی ہوتیں۔ ایک ساتھ تمام چیزوں کو دیکھنے کے چکر میں۔ سڑک پر آگے بڑھتے ہوئے۔ اس کی گردن مستقل لٹو کی طرح ہر سمت گھوم رہی تھی۔ دکانیں۔ ان کے باہر رکھی ہوئی چیزیں۔ خریداری کرتے ہوئے لوگ۔ جب وہ لوگ ایک پنساری (جڑی بوٹیوں) کی دکان کے نزدیک سے گزرے تو ان کی نظر ایک گول مٹول عورت پر پڑی جو انکار میں اپنا سر ہلاتے ہوئے بول رہی تھی۔ "ڈریگن کی کلیجی۔۔ سترہ دینار کی آدھا چھٹانک۔۔ دماغ خراب ہو گیا ہے ان لوگوں کا"

ایک تاریک سی دکان سے بہت نرم دھیما دھیما شور سنائی دے رہا تھا۔ دکان کے اوپر سجی تختی پر لکھا تھا۔

"گلستان الو منڈی۔ گول سر والے مٹیالے۔ کھیلی آواز والے۔ ویرانے کے باسی۔ بھورے اور برف سے سفید الو" ہیری ہی کی عمر کے کئی بچے ایک کھڑکی پر اپنی ناکیں گڑائے کھڑے تھے۔۔۔ جس کے شیشے

کیرا مسّا کتابیں
گرنگوتس بینک
چوغے
قسم کی نقر
معیاری کوئیدچ سامان

کے دوسری طرف مختلف اقسام کی اڑن جھاڑوئیں سجی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک بچے کی آواز ہیری کے کانوں میں پڑی۔ "دیکھو۔۔۔ وہ رہی نئی نویلی نمبس 2000۔۔۔ اب تک کی سب سے تیز ترین اڑن جھاڑو۔۔۔"

وہاں کئی ایسی دکانیں بھی تھیں۔ جہاں چوغے ۔ دور بینیں اور چاندی کے کچھ ایسے عجیب و غریب آلات فروخت کیے جارہے تھے۔ جنہیں ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ جادوئی منتروں کی کتب کے آسمان چھوتے پہاڑ۔ پنکھ قلم۔ چرمئی کاغذات کے دستے۔ جادوئی محلولات کی شیشیاں۔ اور چاند جیسے گولے۔ کئی دکانوں کی کھڑکیوں سے لکڑی کے ایسے پیپے نظر آرہے تھے۔ جن میں چمگادڑوں کی تلیاں اور بام مچھلی کی آنکھیں بھری ہوئی تھیں۔

"لو آگیا گرنگوٹس "ہیگرڈ نے کہا۔

وہ ایک برف سی سفید عمارت کے نزدیک پہنچ چکے تھے۔ جو باقی چھوٹی دکانوں پر سایہ ڈالے کھڑی تھی۔ اس عمارت کے چمکدار روشنی پھوٹتے ہوئے کانسی کے دروازوں کے پاس سرخ اور سنہرے رنگ کی وردی پہنے ایک عجیب سی چیز کھڑی تھی۔

"ہاں۔۔۔ اسی چیز کو بونا کہتے ہیں۔۔۔" سنگ مرمر سے بنی سیڑھیوں سے اوپر جاتے ہوئے ہیگرڈ نے ہیری سے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ قد میں وہ بونا ہیری کے کندھوں تک پہنچ رہا تھا۔ اس کے سانولے چہرے سے مکاری ٹپک رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کی ڈاڑھی نوکیلی اور اس کی انگلیاں اور پیر عام لوگوں سے بہت زیادہ لمبے تھے۔ جیسے ہی ان لوگوں نے اپنے قدم دروازے سے اندر رکھے اس نے جھک کر ان کا استقبال کیا۔ اب ان کے سامنے چاندی سے بنا ایک اور دروازہ موجود تھا جس پر ابھرے ہوئے الفاظ میں لکھا ہوا تھا:

اندر آؤ اجنبی - لیکن کرلو سوچ بچار

لالچ کا گناہ ہمیشہ ہوتا ہے بیکار

بن محنت کے جو چاہے۔ بس لینا لینا لینا

اپنی باری پہ پڑے گا کڑا بدلہ دینا

جو آپ ڈھونڈ رہے ہیں ہمارے فرش کے نیچے

وہ خزانہ آپ کا نہیں ہے نہ آگے نہ پیچھے

چوروں کو ہم ہمیشہ کرتے رہتے ہیں خبردار

بچوگے نہیں پکڑے جاؤگے - پڑے گی بڑی مار

"ہم نے کہا تھا نا۔۔۔اسے لوٹنے کی کوشش کرنے والا کوئی پاگل ہی ہو گا۔۔۔"ہیگرڈ نے کہا۔

بونے دربانوں کی ایک جوڑی نے جھک کر ان کا استقبال کرتے ہوئے انہیں چاندی کے دروازے کے پار رخصت کیا۔ دوسری طرف سنگ مرمر سے بنا ایک وسیع و عریض دیوان موجود تھا۔ سو سے کہیں زیادہ بونے ایک دور تک جاتی ہوئی لمبی میز کے پیچھے اونچی تپائیوں پر بیٹھے تھے۔ ان میں سے کچھ موٹے موٹے بہی کھاتوں میں کچھ لکھ رہے تھے۔ کچھ پیتل کے ترازوؤں میں سکے تول رہے تھے۔ اور کچھ اپنی آنکھوں پر موٹے موٹے محدب عدسے لگائے قیمتی جواہرات کا معائنہ کر رہے تھے۔ وسیع و عریض دیوان کی دوسری طرف باہر جانے کے لئے اتنے سارے دروازے لگے ہوئے تھے کہ ان کی تعداد گننا ناممکن تھا۔ وہاں کھڑے کئی بونے لوگوں کو ان دروازوں سے لا۔لے جا رہے تھے۔ہیگرڈ اور ہیری طویل میز پر پہنچ گئے۔

"صبح بخیر۔۔۔"ہیگرڈ نے ایک خالی بیٹھے بونے سے کہا۔

"ہم یہاں جناب ہیری پوٹر کی تجوری سے کچھ رقم نکلوانے کے لئے آئے ہیں۔۔۔"

"محترم۔۔۔کیا آپ کے پاس ان کی چابی ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔یہیں کہیں ہے تو سہی۔۔۔"ہیگرڈ نے کہا اور پھر وہ اپنی جیبوں کا سامان میز کے اوپر خالی کرنے لگا۔ ایسا کرتے ہوئے کتوں کے کھانے کی پھپھوندی لگی کچھ ٹکیائیں بونے کے بہی کھاتے پر بکھر گئیں۔۔ بونے نے سڑا سا منہ بناتے ہوئے اپنی ناک سکیڑی۔ ہیری سیدھے ہاتھ پر موجود ایک بونے کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ جو ایک ترازو میں دہکتے ہوئے سرخ کوئلوں جتنے بڑے یاقوت تول رہا تھا۔

"مل گئی۔۔۔"آخر کار ہیگرڈ کی آواز سنائی دی۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی سنہری چابی نظر آ رہی تھی۔

بونے نے اسے اپنی آنکھوں کے قریب لے جا کر بڑے غور سے دیکھا۔

"لگ تو یہ ٹھیک ہی رہی ہے۔۔۔"

"اور ہم پروفیسر ڈمبلڈور کا ایک خط بھی لائے ہیں۔۔۔" ہیگرڈ نے ذمے دارانہ انداز میں اپنا سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔ "یہ اس چیز کے بارے میں ہے۔۔۔**آپ۔جانتے۔ہیں۔کیا**۔۔۔ تجوری نمبر سات سو تیرہ۔۔۔"

بونے نے اس خط کو بہت دھیان سے پڑھا۔

"بہت خوب۔۔۔" اس نے خط واپس ہیگرڈ کو پکڑاتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کے ساتھ کسی کو بھیج دیتا ہوں۔۔۔ جو آپ کو نیچے ان دونوں تجوریوں تک لے جائے گا۔۔۔ گرپ ہک۔۔۔!"

گرپ ہک ایک اور بونا تھا۔ جب ہیگرڈ نے کتے کے کھانے والی تمام ٹکیائیں واپس اپنی جیب میں ٹھونس لیں۔ تو وہ اور ہیری۔ گرپ ہک کے پیچھے پیچھے وسیع و عریض کمرے سے باہر جانے والے ایک دروازے کی طرف چل دیئے۔

"**یہ آپ۔جانتے۔ہیں۔کیا** ایسی کون سی چیز ہے۔۔۔ جسے تجوری نمبر سات سو تیرہ میں رکھا گیا ہے۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

"یہ ہم تمہیں نہیں بتا سکتے۔۔۔" ہیگرڈ نے پر اسرار انداز میں کہا۔ "ایک دم خفیہ بات ہے۔۔۔ کٹڑ مسّا کا کام۔۔۔ ڈمبلڈور نے ہم پر بھروسہ کیا ہے۔۔۔ تمہیں بتا دیا تو ہم اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔۔۔"

گرپ ہک ان کے لئے دروازہ کھولے کھڑا تھا۔ ہیری کو امید تھی کہ یہاں بھی ہر طرف سنگ مرمر لگا ہو گا۔ لیکن اسے بڑی حیرانی ہوئی۔ وہ لوگ اب ایک تنگ پتھریلی راہداری میں کھڑے تھے۔

جس میں آگ سے بھڑکتی مشعلیں روشنی بکھیر رہی تھیں۔ راہداری ایک سیدھی ڈھلان کی صورت گہرائی میں نیچے کی طرف جا رہی تھی۔ اور اس کے فرش پر ریل کی چھوٹی پٹریاں بچھی ہوئی تھیں۔ گرپ ہک نے سیٹی بجائی اور ایک چھوٹی سی چھکڑہ گاڑی پٹریوں پر دھڑ دھڑاتی ہوئی ان کی طرف آگئی۔ وہ سب اس پر سوار ہو گئے۔ ہیگرڈ کو تھوڑی مشکل پیش آئی۔

شروع شروع میں تو ان کی چھکڑہ گاڑی صرف بل کھاتی راہداری کی بھول بھلیوں میں اِدھر سے اُدھر لڑھکتی رہی۔ ہیری نے راستہ یاد کرنے کی کافی کوشش کی۔ بائیں۔ دائیں۔ دائیں پھر بائیں۔ سیدھا درمیانی راستہ۔ دائیں پھر بائیں۔ لیکن ایسا کرنا بالکل ناممکن تھا۔۔ دھڑ دھڑاتی ہوئی چھکڑہ گاڑی شاید اپنا راستہ اچھی طرح سے جانتی تھی۔ کیونکہ گرپ ہک اس گاڑی کو نہیں چلا رہا تھا۔

منہ پر ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے پڑنے سے ہیری کی آنکھوں میں سوئیاں سی چبھ رہی تھیں۔ لیکن پھر بھی وہ آنکھیں پھاڑے سامنے کی طرف دیکھتا رہا۔ ایک بار تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے راہداری کے موڑ پر اسے آگ کا کوئی گولا نظر آیا ہو۔ کسی ڈریگن کو دیکھنے کی امید میں وہ فوراً پیچھے کی طرف مڑا بھی تھا۔ لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ لوگ اب مزید گہرائی کی طرف پاتال میں بنی ایک جھیل کے پاس سے گزر رہے تھے۔ جہاں چھت سے رِستی اور فرش سے اوپر کی طرف جاتی ہوئی معدنی چونے کی قلمیں نظر آ رہی تھیں۔

چھکڑہ گاڑی کے شور و غل میں ہیری نے ہیگرڈ کو آواز لگائی۔ "مجھے کبھی بھی یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ زمین سے رِس کر زمین کے اندر بننے والی اور زمین سے اوپر ابھر آنے والی معدنی چونے کی قلموں میں کیا فرق ہوتا ہے۔۔۔؟"

"اوپر ہو یا نیچے۔۔۔ ہے تو معدنی چونا۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔

"اور اس وقت ہم سے سوالات مت کرو۔۔۔ ہمیں لگتا ہے ہماری طبعیت بگڑ رہی ہے۔۔۔"

ہیگرڈ کے چہرے کی رنگت واقعی پیلی پڑ چکی تھی۔ اور آخر کار جب تھوڑی دیر بعد چھکڑہ گاڑی راہداری کی دیوار میں موجود ایک چھوٹے سے دروازے کے پاس رکی تو ہیگرڈ کود کر نیچے اتر گیا۔ اپنے کانپتے گھٹنوں پر قابو پانے کے لئے اسے دیوار کا سہارا لینا پڑا۔

گرپ ہک نے دروازے کا تالا کھولا۔ تو اندر سے ہرے دھوئیں کے بادل تیرتے ہوئے باہر نکلے۔ کچھ لمحات بعد جب دھواں چھَٹا تو ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اندر سونے کے سکوں کے پہاڑ۔ چاندی کے سکوں کے انبار اور کانسی کے چھوٹے سکوں یعنی درہم کے کئی ڈھیر لگے ہوئے تھے۔

"یہ سب تمہارا ہے۔۔۔"ہیگرڈ مسکرایا۔

سب ہیری کا۔ یہ تو کمال ہی ہو گیا تھا۔ ڈرسلی خاندان کو یقیناً اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ ورنہ اب تک تو وہ لوگ چٹکیوں میں اُس سے سب کچھ ہتھیا بھی چکے ہوتے۔ آج تک نہ جانے کتنی دفعہ ان لوگوں نے ہیری کو یہ طعنہ مارا ہو گا کہ اس کی پرورش میں ان کا کتنا فالتو خرچہ ہو رہا ہے۔ اور اس تمام عرصے کے دوران۔ اس کے نام کا یہ چھوٹا سا خزانہ کراچی کے نیچے گہرائیوں میں دفن تھا۔

ہیگرڈ نے ان میں سے کچھ سکے ایک تھیلے میں بھرنے میں ہیری کی مدد کی۔

"سونے کے سکوں کو اشرفی کہتے ہیں۔۔۔" اس نے سمجھایا۔ "ایک اشرفی میں سترہ چاندی کے سکے یعنی دینار ہوتے ہیں۔۔۔ اور ایک دینار میں انیس کانسی کے سکے یعنی درہم ہوتے ہیں۔۔۔ یہ سب سمجھنا بہت ہی آسان ہے۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ ایک دو سال کے لئے اتنے پیسے کافی ہیں۔۔۔ باقی پیسے ہم تمہارے مستقبل کے لئے بچا کر رکھیں گے۔۔۔" پھر وہ گرپ ہک کی طرف مڑتے ہوئے بولا "اب تجوری نمبر سات سو تیرہ۔۔۔ اور برائے مہربانی۔۔۔ کیا ہم رفتار تھوڑی ہلکی کر سکتے ہیں۔۔۔؟"

"رفتار ہمیشہ ایک سی ہی رہتی ہے۔۔۔" گرپ ہک نے کہا۔

وہ لوگ اب اور بھی گہرائی میں جا رہے تھے اور ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کی گاڑی مزید تیز رفتاری سے چل رہی ہو۔ جب وہ ایک تنگ موڑ پر مڑ کر دھڑ دھڑاتے ہوئے آگے بڑھے تو ہوا بہت زیادہ یخ بستہ ہو گئی۔ اب وہ زیر زمین ایک تنگ گھاٹی کے اوپر سے تیزی سے گزرتے

ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ ہیری نے گاڑی کے کنارے سے جھانک کر نیچے دیکھنے کی کوشش کی کہ اندھیری کھائی میں کیا تھا لیکن ہیگرڈ نے کراہتے ہوئے اس کی گردن کے کالر کو پکڑ کر اسے پیچھے کھینچ لیا۔ پھر وہ منزل پر پہنچ گئے۔ تجوری نمبر 713 میں چابی لگانے کا کوئی سوراخ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"پیچھے کھڑے رہو!۔۔۔" گرپ ہک نے رعب جھاڑتے ہوئے کہا۔ اس نے دروازے کو اپنی لمبی انگلیوں سے ہلکا سا ٹھونکا اور دروازہ موم کی طرح پگھل گیا۔ "اگر گرنگوٹس کے بونوں کے علاوہ کسی اور نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہوتی تو دروازہ اسے اندر چوس لیتا اور وہ ہمیشہ کے لیے اندر ہی پھنسا رہ جاتا۔۔۔"

"آپ کتنے دنوں بعد دروازہ کھول کر یہ دیکھتے ہیں کہ کہیں کوئی اندر تو نہیں ہے۔۔۔؟" ہیری نے سوال کیا۔

"لگ بھگ ہر دس سال کے بعد۔۔۔" گرپ ہک نے حقارت بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ہیری کو یقین تھا کہ اس بھاری حفاظت والی تجوری کے اندر کوئی حیرت انگیز قسم کی چیز چھپائی گئی ہو گی۔ اس نے تجسس بھری نگاہوں سے آگے کی طرف جھانک کر دیکھا۔ اسے امید تھی کہ کم از کم یہاں پر اسے بیش قیمتی ہیرے جواہرات تو لازماً دکھائی دیں گے۔ لیکن پہلی نظر میں تو اسے لگا جیسے تجوری بالکل خالی ہے پھر اسے فرش پر بھورے کاغذ میں لپٹا ہوا ایک گندا سا چھوٹا لفافہ نظر آیا۔ ہیگرڈ نے اسے جلدی سے اُٹھا لیا اور اپنی کوٹ کے اندر رکھ لیا۔ ہیری یہ جاننے کے لیے بہت بے تاب تھا کہ لفافے میں کیا چیز تھی؟ لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

"چلو۔۔۔! ایک بار پھر اس بے ہودہ گاڑی میں سوار ہو جاؤ اور واپس لوٹتے وقت ہم سے بات مت کرنا۔۔۔ بہتر ہو گا کہ ہم دونوں اپنا منہ بالکل بند رکھیں۔۔۔" ہیگرڈ نے سختی سے ہدایت کی۔

گاڑی کے ایک اور تیز رفتار سفر کے بعد وہ گرنگوٹس کے باہر سورج کی تپتی روشنی میں کھڑے تھے۔ دھوپ کی روشن کرنوں سے ان کی آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ دوڑ لگا کر سب سے پہلے کہاں جائے؟ کیونکہ اب اس کے پاس پیسوں سے بھرا ہوا لفافہ موجود تھا۔ اسے یہ تو یاد نہیں تھا کہ ایک اشرفی میں کتنے دینار ہوتے ہیں لیکن وہ اتنا ضرور جانتا تھا کہ اس کے پاس پوری زندگی میں جتنا پیسہ آج تک رہا تھا اس سے کہیں زیادہ پیسہ اس وقت اس کے ہاتھوں میں تھا۔ ڈڈلی کے پاس جتنے پیسے رہتے تھے، اس سے بھی کہیں زیادہ۔

"اب تمہاری اسکول کی وردی خرید لی جائے۔۔۔"ہیگرڈ نے کہا اور ایک دکان کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔ جس پر لکھا تھا۔

"سنو ہیری! برا نہ مانو تو ہم کچھ دیر کے لیے رستی کڑاہی جا کر قوت بخش مشروب کو حلق سے اتار لیں۔۔۔؟ ہم بتا نہیں سکتے کہ ہمیں گرنگوٹس کی ان بے ہودہ گاڑیوں سے کتنی نفرت ہے۔۔۔"ہیگرڈ نے ہچکچاہٹ بھرے انداز میں کہا۔ اس کی حالت ابھی تک خراب لگ رہی تھی۔ اس لیے کسی حد تک گھبرایا ہوا ہیری اکیلے ہی مادام میلکن کی دکان میں داخل ہو گیا۔ مادام میلکن ایک گول مٹول اور خوش مزاج چڑیل تھیں جو اوپر سے نیچے تک ارغوانی رنگت کے کپڑوں میں ملبوس تھیں۔

"گبڑا مسّا ۔۔۔پیارے بچے۔۔۔؟"ہیری کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ بول پڑیں۔ "گبڑا مسّا کا سارا سامان اس طرف ہے۔۔۔دیکھو ایک اور بچہ بھی اس وقت اپنے چوغے کا ناپ دے رہا ہے۔۔۔"

دکان کے پچھلے حصے میں ایک زرد۔ نوکیلے چہرے والا لڑکا تپائی پر کھڑا ہوا تھا۔ اور ایک دوسری چڑیل اس کے لمبے سیاہ چوغے پر سوئیاں اٹکا رہی تھی۔ مادام میلکن نے اس کے ساتھ ہی ایک دوسری تپائی پر ہیری کو کھڑا کر دیا۔ اور سر کے راستے ایک لمبا چوغہ پہنا کر صحیح اونچائی کی مناسبت سے سوئیاں اٹکانا شروع کر دیں۔

"سلام۔۔۔"لڑکے نے ہیری کی طرف دیکھ کر کہا۔"کبڑا (مسّا) کے ہو۔۔؟"

"ہاں۔۔۔!"ہیری نے جواب دیا۔

"میرے بابا بغل والی دکان میں میری کتابیں خرید رہے ہیں اور مما سڑک پر آگے کی طرف جادوئی چھڑیاں دیکھ رہی ہیں۔۔۔"لڑکے کی آواز بہت ہی بے زار کن تھی۔اور وہ من من کرنے والے انداز میں بات کر رہا تھا۔"پھر میں ان لوگوں کو زبردستی اڑن جھاڑو دکھانے لے جاؤں گا۔۔۔ مجھے یہ منطق سمجھ نہیں آتی کہ سال اول کے طالب علم اپنے ساتھ اڑن جھاڑو کیوں نہیں رکھ سکتے۔۔۔ میرے خیال سے پاپا کو ڈرا دھمکا کر میں ایک اڑن جھاڑو خرید ہی لوں گا۔۔۔ پھر دیکھنا میں اسے کس طرح چوری سے کبڑا (مسّا) کے اندر لے جاتا ہوں۔۔۔"

اس کی باتیں سن کر ہیری کو ڈڈلی یاد آ گیا۔

"کیا تمہارے پاس تمہاری اپنی اڑن جھاڑو ہے۔۔۔؟"لڑکا اپنی بک بک میں لگا ہوا تھا۔

"نہیں۔۔۔!"ہیری نے جواب دیا۔

"کبھی کوئیڈچ کھیلا بھی ہے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔"ہیری نے ایک بار پھر انکار کیا۔وہ سوچ رہا تھا کہ اب یہ کوئیڈچ کس بلا کا نام ہے۔

"میں تو کھیلتا ہوں۔۔۔ بابا کہتے ہیں کہ اگر مجھے اپنے فریق کی ٹیم میں نہیں چنا گیا تو یہ ناانصافی ہو گی۔۔۔ اور مجھے کہنا ہی پڑے گا کہ میں ان کی بات سے پوری طرح متفق ہوں۔۔۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کس فریق میں جاؤ گے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔"ہیری نے کہا۔اب ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ خود کو مزید احمق محسوس کر رہا تھا۔

"ویسے تو وہاں پہنچنے سے پہلے کوئی بھی سچ مچ نہیں جانتا کہ وہ کس فریق میں بھیجا جائے گا۔۔۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ میں ناگ شکتی میں ہی رہوں گا۔۔۔ ہمارا پورا خاندان اسی فریق میں تھا۔۔۔ ذرا جفاکش اور دبلاؤ میں رہنے کا تصور تو کرو۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو میں تو اسکول ہی چھوڑ دوں گا۔۔۔ تم بھی ایسا ہی کرتے نا۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔"ہیری کے منہ سے محض اتنا ہی نکل پایا۔حالانکہ وہ چاہتا تھا کہ کاش جواب میں کہنے کے لئے اس کے پاس بھی کوئی مزے کی

بات ہوتی۔

"ارے ذرا اس آدمی کو تو دیکھو۔۔۔" لڑکے نے اچانک سامنے والی کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہاں ہیری کی طرف چونسٹھ دانت نکالے مسکرا کر دیکھتا ہوا ہیگرڈ کھڑا تھا۔ اس نے دو بڑے گولا گنڈوں کی طرف اشارہ کیا تا کہ ہیری سمجھ سکے کہ وہ اندر کیوں نہیں آسکتا تھا۔

"وہ ہیگرڈ ہے۔۔۔" ہیری نے جواب دیا۔ اسے خوشی تھی کہ اسے کوئی تو ایسی بات معلوم تھی جو یہ لڑکا نہیں جانتا تھا۔ "وہ ہگوارٹس میں کام کرتا ہے۔۔۔"

" اچھا۔۔۔!" لڑکے نے کہا۔ "میں نے اس کے بارے میں سنا ہے۔۔۔ وہ ایک طرح سے چپڑاسی ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

" وہ شکاری جانوروں کا رکھوالا ہے۔۔۔!" ہیری نے کہا۔ گزرنے والے ہر لمحے کے ساتھ اس لڑکے کے لئے ہیری کی ناپسندیدگی بڑھتی چلی جارہی تھی۔

"ہاں۔۔۔! وہی تو۔۔۔ میں نے تو سنا ہے کہ وہ خود بھی تھوڑا سا 'جنگلی' ہے۔۔۔ اسکول کے میدانوں میں ایک جھونپڑے میں رہتا ہے۔۔۔ ہر دوسرے دن شراب کے نشے میں دھت ہو کر جادو کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔ اور اپنے ہی بستر میں آگ لگا بیٹھتا ہے۔۔۔"

"میرے حساب سے تو وہ بہت ہی زبردست انسان ہے۔۔۔" ہیری نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا واقعی۔۔۔؟" لڑکے نے مذاق اڑانے والی ہنسی کے ساتھ کہا۔ "ویسے یہ تمہارے ساتھ کیوں گھوم رہا ہے۔۔۔؟ تمہارے والدین کہاں ہیں۔۔۔؟"

"وہ مر چکے ہیں۔۔۔" ہیری نے مختصر جواب دیا۔ وہ اس لڑکے کے ساتھ اس بارے میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"اوہ معاف کرنا۔۔۔!" لڑکے نے کہا۔ لیکن اس کی آواز سے ایسا بالکل نہیں لگا کہ اسے ذرا سا بھی افسوس ہوا ہو۔ "وہ تو ہماری طرف کے تھے نا۔۔۔؟"

"اگر تمہارا مطلب یہ ہے کہ کیا وہ جادوگر اور چڑیل تھے۔۔۔ تو ہاں۔۔۔"

"مجھے لگتا ہے انہیں دوسری طرح کے لوگوں کو داخلہ دینا ہی نہیں چاہیے۔۔۔ تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔؟ ان کی تو ذات ہی الگ ہوتی ہے۔۔۔ ان کی ایسی پرورش ہی نہیں ہوتی کہ انہیں ہمارے طور طریقوں کے بارے میں کچھ پتہ ہو۔۔۔ ذرا سوچو تو سہی۔۔۔! ان میں سے کچھ لوگوں کو تو پہلی بار مگل (مسّا) کا نام ہی تب پتہ چلتا ہے جب انہیں خط ملتا ہے۔۔۔ میرے خیال سے انہیں جادو کا فن جادوگروں کے قدیم گھرانوں تک ہی محدود رکھنا چاہیے۔۔۔ ارے ہاں۔۔۔ تمہارا خاندانی نام کیا ہے۔۔۔؟"

لیکن اس سے پہلے کہ ہیری کوئی جواب دیتا۔ مادام میلکن بول اُٹھیں۔ "لو پیارے بچے۔۔۔ ہو گیا تمہارا کام۔۔۔" یہ سنتے ہی ہیری۔ جسے اس لڑکے سے بات چیت بند کرنے کے لئے کسی بہانے کی تلاش تھی۔ فوراً کود کر تپائی سے نیچے اتر گیا۔

"اچھا۔۔۔! امید ہے مگل (مسّا) میں تم سے دوبارہ ملاقات ہو گی۔۔۔" لڑکا منمنایا۔

ہیگرڈ کا لایا ہوا گولا گنڈہ (چاکلیٹ اور رس بھری کے ساتھ کترے ہوئے میوہ جات) چوستے ہوئے ہیری بہت چپ چپ سا تھا۔

"اب تمہیں کیا ہو گیا۔۔۔؟" ہیگرڈ نے کہا۔

"کچھ نہیں۔۔۔!" ہیری نے جھوٹ بول دیا۔ وہ لوگ چرمئی کاغذ اور قلم کی دکان پر پہنچ چکے تھے۔ رنگ بدلنے والی سیاہی کی دوات دیکھتے ہوئے وقتی طور پر ہیری کا دل بہل سا گیا۔ جب وہ لوگ دکان سے باہر نکلے تو ہیری نے پوچھا۔ "ہیگرڈ۔۔۔! یہ کوئیڈچ کیا ہوتا ہے۔۔۔؟"

"اف خدایا ہیری۔۔۔ ہم بار بار بھول جاتے ہیں کہ تم کتنا کم جانتے ہو۔۔۔ تمہیں کوئیڈچ کے بارے میں بھی کچھ نہیں معلوم۔۔۔"

"مجھے اور شرمندہ مت کرو۔۔۔" ہیری نے کہا۔ پھر اس نے ہیگرڈ کو مادام میلکن کی دکان میں ملنے والے لڑکے کے بارے میں بتایا۔

"۔۔۔ اور وہ کہہ رہا تھا کہ **کورے** خاندانوں سے آنے والے بچوں کو تو داخلہ ہی نہیں ملنا چاہیے۔۔۔"

"تم کسی **کورے** خاندان سے نہیں ہو۔۔۔ اگر اسے پتہ ہوتا کہ تم ہو کون۔۔۔ اگر اس کے والدین جادوگر قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں تو وہ تمہارا نام سنتے سنتے بڑا ہوا ہو گا۔۔۔ رستی کڑاہی میں لوگوں کا ردعمل دیکھا تھا جب انہیں تمہارے بارے میں پتہ چلا۔۔۔ خیر وہ اس بارے میں جانتا ہی کیا ہے۔۔۔؟ ہم ایسے کئی بہترین

جادو گروں کو جانتے ہیں۔۔۔جن کے خاندان میں کئی نسلوں کا جادو سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔اپنی ماں کو ہی دیکھ لو۔۔۔اور دیکھ لو بہن کے نام پر انہیں کون ملا ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔اور کوئیڈچ کیا چیز ہے۔۔۔؟""

"یہ ہماری دُنیا کا کھیل ہے۔۔۔جادو گروں کا کھیل۔۔۔یہ بالکل۔۔۔ بالکل **کوری** دنیا کے فٹ بال کی طرح ہوتا ہے۔۔۔ہر کوئی اس کا دیوانہ ہے۔۔۔ یہ کھیل کھلی فضا میں اڑن جھاڑو پر سوار ہو کر کھیلا جاتا ہے۔۔۔اس میں چار گیندیں ہوتی ہیں۔۔۔اب ہم تمہیں اس کے قاعدے قوانین کیسے سمجھائیں۔۔۔"

"اور یہ ناگ شکتی اور جنا کش اور بلاؤ کیا ہیں۔۔۔؟"

"اسکول کے فریق۔۔۔کل چار فریق ہیں۔۔۔لوگ کہتے ہیں کہ جنا کش اور بلاؤ تو بس احمقوں کی فوج ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔"

"شرط لگالیں میں تو پھر جنا کش اور بلاؤ میں ہی جاؤں گا۔۔۔"ہیری نے افسردگی سے کہا۔

"ناگ شکتی میں جانے سے تو اچھا ہے بندہ جنا کش اور بلاؤ میں چلا جائے۔۔۔"ہیگرڈ نے کڑوے لہجے میں کہا۔ "برائی کی راہ پر چلنے والا ہر جادو گر ناگ شکتی فریق سے ہی آتا ہے۔۔۔**تم۔جانتے۔ہو۔کون** بھی ان ہی میں سے تھا۔۔۔"

"ردالمو۔۔۔معاف کرنا۔۔۔میرا مطلب ہے کہ **تم۔جانتے۔ہو۔کون** بھی **کبڑا** مسّا میں پڑھتا تھا۔۔۔؟"

"کئی سال پہلے۔۔۔"ہیگرڈ نے کہا۔

جاگو جگاؤ کتاب گھر نامی ایک دکان سے انہوں نے ہیری کے اسکول کی کتابیں خریدیں۔ جہاں ہر طرف آسمان سے باتیں کرتی مچانیں لگی ہوئی تھیں۔ جن پر کہیں تو چمڑے میں لپٹی چٹان کی جسامت کی کتابیں رکھی تھیں۔ اور کہیں نرم ملائم ریشم میں لپٹی ڈاک ٹکٹ کی سی چھوٹی کتابیں رکھی ہوئی

تھیں۔ کچھ کتابوں میں عجیب و غریب نشانات بنے ہوئے تھے۔ اور کچھ کتابیں ایسی تھیں جن میں کچھ لکھا ہوا ہی نہیں تھا۔ ڈڈلی جیسا انسان بھی۔ جس نے شاید ہی کبھی کوئی کتاب پڑھی ہو۔ اس دکان میں آکر کچھ کتابیں خریدنے کے لئے تو اس کا بھی دل مچل اٹھتا۔ ہیگرڈ کو ہیری کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے 'ٹونے اور ان کا توڑ' نامی کتاب سے دور لے جانا پڑا۔ کتاب پر عنوان کے ٹھیک نیچے یہ الفاظ چمک رہے تھے۔ (دوستوں پر جادو چلائیں۔ دشمنوں کے ہوش اڑائیں۔ بدلہ لینے کے نت نئے انداز۔ بال جھڑنا۔ پیروں کا مربہ بنانا۔ زبان بندی کرنا اور بہت ۔ بہت کچھ ۔۔۔) مصنف :پروفیسر ونڈ کٹس وریدین۔

"میں تو صرف یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ ڈڈلی پر کون سا ٹونا استعمال کیا جا سکتا ہے۔۔۔"

"ہم یہ تو نہیں کہیں گے کہ اس خیال میں کوئی برائی ہے۔۔۔ لیکن بہت ہی خاص حالات کے علاوہ تمہیں کوری دنیا میں جادو استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔ "اور ویسے بھی۔۔۔ فی الحال تم ان میں سے کسی ٹونے کا استعمال کر بھی نہیں سکتے۔۔۔ اس درجے تک پہنچنے کے لئے تمہیں ابھی کافی علم حاصل کرنا پڑے گا۔۔۔"

ہیگرڈ نے ہیری کو خالص سونے کی کڑاہی بھی نہیں خریدنے دی۔ (تمہاری فہرست میں لکھا ہے جست کی کڑاہی) لیکن کڑاہی میں ڈالنے والے اجزاء کو تولنے کے لیے انہوں نے ایک بہت خوبصورت ترازو اور تانبے سے بنی۔ تہہ ہو کر سمٹ جانے والی دوربین خریدی۔ اس کے بعد انہوں نے پنساری کی دکان کا رخ کیا۔ وہاں کا ماحول ایسا جادو بھرا تھا کہ فضا میں پھیلی سڑے انڈوں اور گلی ہوئی گوبھی کی ملی جلی بدبو بھی قابلِ برداشت لگ رہی تھی۔ فرش پر چپچپی سی شے سے بھرے کئی پیپے رکھے ہوئے تھے۔ دیوار کے ساتھ ساتھ مچانوں میں۔ سوکھی ہوئی جڑی بوٹیوں۔ اور چمکدار سفوف کے کئی مرتبان قطار در قطار سجے ہوئے تھے۔ گٹھوں کی شکل میں کئی پنکھ۔ جھالر کی شکل میں زہریلے ڈنک اور ایک دوسرے میں الجھے ہوئے کئی پنجے جگہ جگہ چھت سے بندھے لٹک رہے تھے۔ جب ہیگرڈ نے مونڈھے پر بیٹھے ہوئے ایک شخص کو ہیری کے لئے بنیادی محلولات میں استعمال ہونے والے اجزاء نکالنے کے لئے کہا۔ تو ہیری وہاں رکھے ہوئے یک سنگھے کے چاندی جیسے سینگوں کا معائنہ کرنے لگا۔ ایک سینگ کی قیمت سونے کی اکیس اشرفیاں۔ ساتھ ہی بھونرے کی سیاہ چمکدار چنی منی آنکھوں کا تھیلا پڑا تھا (پانچ درہم کا ایک چمچہ)

پنساری کی دکان سے باہر نکل کر ہیگرڈ نے ایک بار پھر ہیری کی فہرست کو غور سے دیکھا۔ "اب صرف تمہاری چھڑی باقی رہ گئی ہے۔۔۔ ارے ہاں۔۔۔! ہم نے ابھی تک تمہیں تمہاری سالگرہ کا تحفہ بھی نہیں دلایا ہے۔۔۔"

ہیری کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا۔ "اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

"ہاں ہاں ہم جانتے ہیں کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ارے کیوں نہ ایسا کریں کہ ہم تمہیں تمہارا پالتو جانور

دلوادیں۔۔۔ مینڈک نہیں۔۔۔! مینڈک تو کئی سال پہلے رواج میں تھے۔۔۔ لوگ تم پر ہنسیں گے۔۔۔ اور بلیاں ہمیں بالکل پسند نہیں۔۔۔ آس پاس بلیاں ہوں تو ہمیں چھینکیں آنے لگتی ہیں۔۔۔ کیوں نہ ہم تمہیں ایک الو دلوادیں۔۔۔ سبھی بچے الو لانا چاہتے ہیں۔۔۔ کیونکہ وہ بہت مفید ہوتے ہیں۔۔۔ ڈاک لانا لے جانا۔۔۔ اور اس طرح کے اور بھی کئی کام۔۔۔"

بیس منٹ بعد وہ لوگ گلستان الو منڈی سے فارغ ہو کر باہر نکلے۔ منڈی میں اندر کی طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ جس میں ہر طرف جواہرات کی طرح چھوٹی چھوٹی آنکھیں ٹمٹما رہی تھیں۔ چاروں اطراف پروں کی پھڑ پھڑاہٹ کا شور مچا ہوا تھا۔ اب ہیری کے ہاتھ میں ایک بڑا سا پنجرہ نظر آ رہا تھا۔ جس کے اندر برف کے گولے سی سفید مادہ الو اپنے پروں میں سر چھپائے گہری نیند سو رہی تھی۔

ہکلاتا ہوا ہیری خود کو بار بار شکریہ کہنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔ اس وقت اس کے بولنے کا انداز بالکل پروفیسر کوئیرل کی طرح کا تھا۔

"شکریہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" ہیگرڈ نے تھوڑے سخت لہجے میں کہا۔ "ہمیں نہیں لگتا کہ تمہیں ڈرسلی خاندان سے زیادہ تحفے تحائف ملا کرتے ہوں گے۔۔۔ اب صرف آلیو بینڈر بچا ہے۔۔۔ چھڑیوں کے لیے اکلوتی دکان۔۔۔ اور تمہاری چھڑی کو تو بہت خاص ہونا ہی چاہیے۔۔۔"

ایک جادوئی چھڑی۔۔۔ سچ تو یہی تھا کہ اس پل کا ہیری کو شدت سے انتظار تھا۔

وہ آخری دکان بہت خستہ حال اور تنگ سی لگ رہی تھی۔ دروازے کے اوپر اکھڑتے ہوئے سنہرے الفاظ میں لکھا تھا:

آلیو بینڈر

382 قبلِ مسیح سے اعلیٰ معیار چھڑیوں کے تخلیق کار

شیشے کی بڑی سی نمائشی کھڑکی کے دوسری جانب اڑی اڑی جامنی رنگت کے ایک گدے پر ایک اکلوتی چھڑی رکھی ہوئی تھی۔

ان کے اندر قدم رکھتے ہی دکان کے اندرونی حصے میں کہیں دور ایک گھنٹی کے بجنے کی دھیمی سی آواز سنائی دی۔

یہ ایک چھوٹی سی تنگ جگہ تھی۔ جہاں صرف ایک ٹوٹی ٹانگ والی کرسی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ ہیگرڈ اس کرسی پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ ہیری کو بہت عجیب لگ رہا تھا جیسے وہ کسی سخت قوانین والے کتب خانے میں گھس گیا ہو۔ اس نے تھوک کے ساتھ ان بہت سے نئے سوالات کو بھی نگل لیا۔ جو ابھی ابھی اس کے دماغ میں ابھرے تھے۔ دھیان بانٹنے کے لیے وہ ان ہزاروں ڈبوں کی طرف دیکھنے لگا۔ جو نہایت سلیقے کے ساتھ زمین سے چھت تک ایک کے اوپر ایک جمائے گئے تھے۔ نہ جانے کیوں اسے اپنی گردن کی پشت پر چبھن سی محسوس ہوئی۔ اس دھول اور خاموشی سے بھرے کمرے میں کوئی پراسرار جادو ہلکورے لے رہا تھا۔

"شام بخیر۔۔۔" ایک نرم آواز نے کہا۔ ہیری اچھل پڑا۔ ضرور ہیگرڈ بھی اچھلا ہو گا۔ کیونکہ ٹوٹی ہوئی کرسی چھوڑ کر کھڑے ہونے سے پہلے ایک زوردار چرچراہٹ بھری آواز سنائی دی تھی۔

ان کے سامنے ایک بوڑھا آدمی کھڑا تھا۔ جس کی چوڑی۔ زرد آنکھیں دکان کے اندھیرے میں کسی چاند کی مانند جگمگا رہی تھیں۔

"سلام۔۔۔" ہیری نے عجیب سے انداز میں کہا۔

"ارے ہاں۔۔۔!" اس آدمی نے کہا۔ "ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔! مجھے یقین تھا کہ تم سے بہت جلد ملاقات ہو گی ہیری پوٹر۔۔۔!" یہ کوئی سوال نہیں تھا۔ "تمہاری آنکھیں بالکل تمہاری ماں جیسی ہیں۔۔۔ابھی کل کی ہی بات لگتی ہے جب انہوں نے یہاں سے اپنی پہلی چھڑی خریدی تھی۔۔۔ سوا دس انچ لمبی۔۔۔ سرسراتی۔۔۔ بید کی لکڑی سے بنی ہوئی۔۔۔ سحر پھونکنے کے لئے ایک مکمل چھڑی۔۔۔"

آلیوینڈر ہیری کے نزدیک کھسک آئے۔ ہیری نے دل سے دعا مانگی کہ کاش یہ بندہ اپنی پلکیں جھپک لے۔ اس کی سرمئی آنکھیں تھوڑی ڈراؤنی لگ رہی تھیں۔

"دوسری طرف۔۔۔ تمہارے والد کو مہاگنی لکڑی کی چھڑی پسند آئی۔۔۔ گیارہ انچ لمبی۔ لچکدار۔ تھوڑی زیادہ طاقتور اور تبدیلی ہیئت کیلئے بالکل مناسب۔۔۔ خیر کیا میں نے کہا کہ تمہارے والد کو یہ چھڑی پسند آئی تھی۔۔۔ لیکن سچ تو یہی ہے کہ ہر چھڑی اپنا مالک خود منتخب کرتی ہے۔۔۔"

آلیوینڈر اب اتنے قریب آ چکے تھے کہ ان کی ناک ہیری کی ناک سے لگ بھگ ٹکرا رہی تھی۔ ہیری ان کی دھندلی آنکھوں میں جھلملاتا ہوا اپنا عکس دیکھ سکتا تھا۔

"اور یہ یہاں پر کہیں۔۔۔" آلیوینڈر نے اپنی لمبی سفید انگلی سے ہیری کے ماتھے پر کڑکتی ہوئی بجلی کے سے نشان کو چھوا۔ "مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہے کہ وہ چھڑی بھی میں نے ہی بیچی تھی جس نے یہ کام کیا ہے۔۔۔" انہوں نے نرمی سے کہا۔

"ساڑھے تیرہ انچ لمبی۔ سدا بہار کی لکڑی۔ طاقتور چھڑی۔۔ بہت طاقتور چھڑی۔۔ لیکن غلط ہاتھوں میں پڑنے کے بعد۔۔۔ خیر اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ چھڑی دُنیا میں کیا فساد برپا کرے گی تو۔۔۔"

آلیوینڈر نے افسردگی سے سر ہلایا۔ اور ہیری نے سکون کی سانس بھری کیوں کہ اب ان کی توجہ ہیگرڈ پر مرکوز تھی۔

"رو بیئس۔۔۔! رو بیئس ہیگرڈ۔۔۔! تم سے دوبارہ مل کر بہت خوشی ہوئی۔۔۔ شاہ بلوط کی لکڑی۔ سولہ انچ لمبی۔ تھوڑی خمدار چھڑی۔ ہے نا۔۔۔!؟"

"جی جناب۔۔۔! بالکل وہی۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔

"وہ بھی ایک عمدہ چھڑی تھی۔۔۔ لیکن میرے خیال سے جب آپ کو اسکول سے نکالا گیا تھا۔۔۔ تو انہوں نے وہ چھڑی توڑ دی تھی۔۔۔؟" آلیوینڈر بولے۔ اچانک ان کا مزاج گرم ہو گیا تھا۔

"جی۔۔۔ بالکل انہوں نے اسے توڑ دیا تھا۔۔۔" ہیگرڈ نے بے چینی کے عالم میں ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں پر اپنے جسم کا بوجھ منتقل کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن اس کے ٹکڑے آج بھی ہمارے پاس پڑے ہیں۔۔۔" اس نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ اپنا جملہ مکمل کرتے ہوئے کہا۔

"کہیں آپ ان کا استعمال تو نہیں کرتے رو بیئس۔۔۔؟" آلیوینڈر نے کاٹ دار آواز میں پوچھا۔

"ارے نہیں جناب۔۔۔!" ہیگرڈ نے ہڑبڑا کر کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ ایسا کہتے ہوئے اس نے اپنی گلابی چھتری کو کس کر دبوچ لیا تھا۔

"ہمم۔۔۔" آلیوینڈر نے ہیگرڈ کو چبھتی نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔ "چلئے ہیری پوٹر۔۔۔! اب ذرا مجھے دیکھنے دیں۔۔۔" انہوں نے اپنی جیب سے ایک لمبا ناپنے والا فیتہ نکالا جس پر سرمئی نشانات لگے ہوئے تھے۔ "آپ کا چھڑی والا بازو کون سا ہے۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔ میں کام کاج کے لئے سیدھا ہاتھ استعمال کرتا ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"اپنا بازو سامنے کی جانب پھیلائیے۔۔۔ ایسے۔۔۔!" انہوں نے کندھے سے انگلیوں تک۔ پھر کلائی سے کہنی تک۔ کندھے سے فرش تک۔ گھٹنے سے ران تک اور سر کے چاروں طرف ہیری کا ناپ لیا۔ ناپ لیتے ہوئے وہ بولے۔ "آلیوینڈر کی ہر چھڑی میں ایک طاقتور جادوئی مادے کا جوہر پوشیدہ ہوتا ہے۔۔۔ پوٹر۔۔۔! ہم یک سنگھے کے بال۔ ققنس کی دم کے پر۔ اور ڈریگن

کے دل کے ریشوں کا استعمال کرتے ہیں۔۔۔ آلیوینڈر کی کوئی دو چھڑیاں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔۔۔ ٹھیک اسی طرح۔۔۔ جیسے دو یک سنگھے۔۔۔ دو ڈریگن۔۔ یا دو ققنس بالکل ایک جیسے نہیں ہوتے۔۔۔ اور ظاہر ہے کسی اور جادوگر کی بنائی ہوئی چھڑی میں آپ کو ایسی کاریگری کہاں ملے گی۔۔۔"

ہیری نے اچانک محسوس کیا کہ ناپنے والا فیتہ جو اس وقت اس کے نتھنوں کا ناپ لے رہا تھا۔ اپنے آپ ایسا کر رہا تھا۔ آلیوینڈر تو مختلف مچانوں کے درمیان گھومتے ہوئے چن چن کر مختلف ڈبے نیچے نکال رہے تھے۔

"بس اتنا کافی ہے۔۔۔" انہوں نے کہا اور ناپنے والا فیتہ گڑمڑ ہو کر نیچے فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ "تو چلئے پوٹر صاحب۔۔۔ ذرا اسے آزما کر دیکھئے۔۔۔ ساحلی لکڑی۔ اور ڈریگن کے دل کا ریشہ۔ نو انچ لمبی۔ خوش شکل اور لچکدار۔ بس اسے ہاتھ میں پکڑیئے اور ہوا میں گھمایئے۔۔۔"

ہیری نے چھڑی تھامی اور (اسے اپنا آپ احمق محسوس ہو رہا تھا) اسے ذرا سا ہی لہرایا تھا کہ آلیوینڈر نے لپک کر اسے اس کے ہاتھوں سے چھین لیا۔

"میپل کی لکڑی۔ ققنس کا پنکھ۔ سات انچ لمبی۔ نہایت لچکیلی۔ آزمایئے۔۔۔"

ہیری نے کوشش کی۔ لیکن ابھی اس نے چھڑی اوپر اُٹھائی ہی تھی کہ آلیوینڈر نے جھپٹ کر وہ چھڑی بھی اس کے ہاتھ سے چھین لی۔ "نہیں نہیں۔۔۔ یہ لیجیے۔۔۔ آبنوسی لکڑی۔ یک سنگھے کا بال۔ ساڑھے آٹھ انچ لمبی۔ لچکدار۔ چلئے چلئے۔۔۔ اب ذرا اسے آزما کر دیکھئے۔۔۔"

ہیری نے چھڑی گھمائی۔ اور ایک کے بعد ایک چھڑیاں گھماتا رہا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آلیوینڈر آخر کس چیز کا انتظار کر رہے تھے۔ ٹوٹی ہوئی ٹانگ والی کرسی پر ان چھڑیوں کا پہاڑ بلند ہو رہا تھا جنہیں وہ آزما چکا تھا۔ لیکن دوسری طرف یہ حال تھا کہ مچان سے نکالنے والی ہر نئی چھڑی کے ساتھ آلیوینڈر کا جوش بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔

"مشکل گاہک۔۔۔ لیکن کیوں۔۔۔؟ فکر کی کوئی بات نہیں۔۔۔ جلد ہی کوئی نہ کوئی جوڑ مل ہی جائے گا۔۔۔ میرا خیال ہے کہ شاید یہ چھڑی۔۔۔ ہاں کیوں نہیں۔۔۔ غیر معمولی جوڑ۔۔۔ سدا بہار لکڑی۔ ققنس کا پنکھ۔ گیارہ انچ لمبی۔ خوش شکل اور لچکیلی۔"

ہیری نے چھڑی ہاتھ میں لی۔ چھڑی پکڑتے ہی اسے اپنی انگلیوں میں ایک فرحت بخش احساس ہوا۔ اس نے چھڑی کو اپنے سر سے اوپر بلند کیا۔ اور دائرے کی شکل میں دھول بھری ہوا کو ایک جھٹکے سے کاٹتا ہوا نیچے کی طرف گھمایا۔ چھڑی کی نوک سے آتش بازی کے سے انداز

میں سرخ اور سنہری چنگاریاں پھوٹ پڑیں۔ جنہوں نے کمرے کی دیواروں کو روشنی کے جگمگاتے دائروں سے چکاچوند کر دیا۔ خوشی کے مارے ہیگرڈ نے زوردار نعرہ لگایا اور تالیاں بجانے لگا۔ اور آلیوینڈر چلا اٹھے۔ "شاباش۔۔۔! ہاں ۔۔۔ قسم سے۔۔۔ بہت عمدہ۔۔۔ لیکن۔۔۔ بڑی عجیب بات ہے۔۔۔ بہت ہی عجیب۔۔۔"

انہوں نے ہیری کی چھڑی کو دوبارہ ڈبے میں رکھا اور ڈبے پر ایک بھورا کاغذ لپیٹ دیا۔ ان کی بڑبڑاہٹ ابھی تک جاری تھی۔

"عجیب۔۔۔ بے حد عجیب۔۔۔"

"معاف کیجئے گا۔۔۔!" ہیری نے کہا۔ "لیکن اس میں عجیب کیا ہے۔۔۔؟"

آلیوینڈر نے اپنی زرد آنکھیں ہیری کے چہرے پر گاڑ دیں۔

"مجھے اپنی فروخت کردہ ہر چھڑی یاد ہے پوٹر میاں۔۔۔ ایک ایک چھڑی۔۔۔ بات یہ ہے کہ جس ققنس کی دم کا پنکھ آپ کی چھڑی میں شامل ہے۔۔۔ اس ققنس نے ایک اور پنکھ دیا تھا۔۔۔ صرف ایک اور۔۔۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ آپ کے نصیب میں یہی چھڑی لکھی تھی۔۔۔ جبکہ اسی کی جوڑی دار چھڑی نے ۔۔۔ آخر کیوں۔۔۔ لیکن اسی کی جوڑی دار چھڑی نے آپ کو یہ 'زخم کا نشان' دیا تھا۔۔۔"

ہیری نے بمشکل تھوک نگلا۔

"ہاں۔۔۔! ساڑھے تیرہ انچ لمبی۔ سدا بہار کی لکڑی۔ عجیب بات ہے نہ جانے ایسا کیوں کر ہو جاتا ہے۔۔۔ دھیان رہے کہ ہر چھڑی اپنا مالک خود چنتی ہے۔۔۔ میرے خیال سے ہم سب کو یہ امید رکھنی چاہیے کہ مستقبل میں آپ بھی کئی عظیم کارنامے سر انجام دیں گے پوٹر میاں۔۔۔ کیوں کہ آخر اس نے **جسکا۔نام۔نہیں۔لینا۔چاہیے** بھی بہت عظیم کارنامے سرانجام دیئے تھے۔۔۔ بھیانک۔۔۔ لیکن عظیم۔۔۔"

ہیری کانپ کر رہ گیا۔ وہ سمجھ نہیں پایا کہ اسے آلیوینڈر اچھے لگے یا برے۔ فٹافٹ سونے کی سات اشرفیاں دے کر اس نے اپنی چھڑی کی قیمت چکائی۔ اور جب وہ دکان سے باہر نکلا تو آلیوینڈر نے جھک کر اسے الوداع کہا۔

جب ہیری اور ہیگرڈ نے اگڑم بگڑم گلی سے واپسی کا سفر شروع کیا۔ تب تک آسمان پر سورج ڈھل کر غروب ہونے کی تیاریاں شروع کر چکا تھا۔ دیوار کے رستے رستی کڑاہی اور پھر باہر سڑک پر۔ رستی کڑاہی بھی اس وقت تک مکمل خالی ہو چکی تھی۔ سڑک پر واپسی کے لئے قدم

اٹھاتے ہوئے بھی ہیری کچھ نہیں بولا۔ اس نے اس بات پر بھی دھیان نہیں دیا کہ سر کلر ریل میں موجود بہت سے مسافر منہ پھاڑے ان لوگوں کو گھور رہے تھے۔ کیوں کہ ان دونوں نے اپنے ہاتھوں میں بہت سے عجیب و غریب قسم کے لفافے تھامے ہوئے تھے۔ اور ہیری کی گود میں رکھے پنجرے میں موجود سفید الو گہری نیند میں گم تھی۔ اسی بے خبری کے عالم میں اوپر کی طرف جاتے ہوئے خود کار زینے سے ہوتے ہوئے وہ دونوں لانڈھی نامی ریلوے اسٹیشن پہنچ گئے۔ ہیری کو اس وقت ہوش آیا جب اچانک ہیگرڈ نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"تمہاری گاڑی نکلنے میں ابھی کچھ وقت باقی ہے کیوں نہ کچھ پیٹ پوجا کر لی جائے۔۔۔"

اس نے ہیری کو بھی ایک گوشت بھرا پراٹھا دلوایا۔ پھر وہ دونوں وہیں پڑی پلاسٹک کی کرسیوں پر بیٹھ کر انہیں کھانے لگے۔ ہیری بار بار اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ نہ جانے ہر چیز اتنی اجنبی سی کیوں لگ رہی تھی۔

"تم ٹھیک تو ہو ہیری۔۔۔؟ بہت خاموش بیٹھے ہو۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔

ہیری سمجھ نہیں پایا کہ وہ جو کہنا چاہتا ہے کیسے کہے۔ زندگی میں پہلی بار اس کی سالگرہ کا دن اتنا اچھا گزرا تھا۔ لیکن پھر بھی۔ الفاظ ڈھونڈنے کی کوشش میں اس نے گوشت بھرے پراٹھے کا ایک لقمہ توڑا۔

"سبھی یہ سمجھتے ہیں کہ میں خاص ہوں۔۔۔" آخر کار اس نے اپنی بات شروع کی۔ "رستی کڑاہی میں موجود وہ تمام لوگ۔۔۔ پروفیسر کوئیرل۔۔ آلیوینڈر۔۔ لیکن میں تو جادو کے بارے میں کچھ جانتا ہی نہیں ہوں۔۔۔ وہ لوگ مجھ سے عظیم کارناموں کی امید کیسے رکھ سکتے ہیں۔۔۔؟ میں مشہور ہوں۔۔۔! لیکن مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ میں مشہور کیوں ہوں۔۔۔ مجھے نہیں معلوم کہ جب رد الموو۔۔۔ معاف کرنا۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ اس رات کو کیا ہوا تھا جب میرے والدین کا انتقال ہوا تھا۔۔۔۔"

ہیگرڈ میز پر آگے کی جانب جھکا۔ گھنی بے ترتیب ڈاڑھی اور گھنی بھوں کے پیچھے چھپے اس کے چہرے پر بہت ہمدردانہ مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔

"فکر مت کرو ہیری۔۔۔! تم بہت تیزی کے ساتھ سب سیکھ جاؤ گے۔۔۔ ہر انسان ہگوٹس میں پہلے سال سے ہی شروعات کرتا ہے۔۔۔ تم بھی بالکل ٹھیک رہو گے۔۔۔ بس جو تمہارے بس میں ہے وہ سب کرنا۔۔۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ آسان نہیں ہے۔۔۔ قدرت نے تمہیں باقی تمام لوگوں سے الگ شناخت بخشی ہے۔۔۔ اور ایسی شناخت کے ساتھ جینا ہمیشہ مشکل ہوتا ہے۔۔۔ لیکن ہگوٹس میں تمہیں بہت مزہ آئے گا۔۔۔ ہمیں تو آیا تھا۔۔۔ اور سچ کہیں تو آج بھی آتا ہے۔۔۔"

ہیگرڈ نے ہیری کو ریل گاڑی پر سوار ہونے میں مدد کی۔ جو اسے واپس ڈرسلی خاندان تک لے جانے والی تھی۔ پھر اس نے اسے ایک لفافہ تھمایا۔

" ہیری (مسّا) کے لئے تمہارا ٹکٹ۔۔۔! یکم ستمبر۔۔۔ کراچی کینٹ اسٹیشن۔۔۔ تمہارے ٹکٹ پر سب لکھا ہے۔۔۔ ڈرسلی خاندان کی طرف سے کسی بھی قسم کا مسئلہ ہو۔۔۔ تو اپنے الو کے ذریعے ہمیں ایک خط بھیج دینا۔۔۔ وہ جانتی ہے کہ ہم کہاں ملیں گے۔۔۔ جلد ملاقات ہو گی ہیری۔۔۔"

ریل گاڑی نے اسٹیشن سے باہر کی طرف سرکنا شروع کر دیا تھا۔ ہیری ہیگرڈ کو تب تک دیکھنا چاہتا تھا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہ ہو جاتا۔ اس لئے وہ اپنی نشست پر کھڑے ہو کر کھڑکی کے شیشے پر ناک ٹکا کر باہر دیکھنے لگا۔ لیکن بس پلک جھپکنے کی دیر تھی اور ہیگرڈ نہ جانے کہاں چلا گیا۔

☆☆☆

چھٹا باب

پلیٹ فارم نمبر پونے دس سے سفر کا آغاز

ڈرسلی گھرانے میں ہیری کا آخری مہینہ مزے دار نہیں گزرا۔ یہ سچ تھا کہ ڈڈلی اب ہیری سے اتنا ڈرا ہوا تھا کہ اس کمرے میں ٹکتا ہی نہیں تھا جس میں ہیری موجود ہو۔ پٹونیہ خالہ اور ورنن خالو بھی اب نہ تو ہیری کو اس کی الماری میں بند کرتے تھے۔ نہ ہی اسے کچھ کرنے کیلئے مجبور کرتے تھے اور تو اور۔ اب تو انہوں نے اس پر چیخنا چلانا بھی چھوڑ دیا تھا۔ در حقیقت اب انہوں نے اس سے بات چیت کرنا ہی بند کر دی تھی۔

ان کے دل میں دہشت بھی تھی اور غم و غصہ بھی۔ اس لئے اب وہ لوگ ایسا برتاؤ کرتے تھے جیسے جس کرسی پر ہیری بیٹھا ہوا ہے وہ کرسی بالکل خالی پڑی ہے۔ حالانکہ ایک لحاظ سے یہ ایک اچھی بات تھی لیکن جلد ہی اس ماحول میں اس کا دم گھٹنے لگا۔

ہیری نے خود کو اپنے کمرے تک محدود کر لیا جہاں اس کی نئی الو ہی اس کی اکلوتی ساتھی تھی۔ اس نے اس کا نام "ہیڈوگ"

رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ نام اسے "**جادوئی تاریخ**" نامی کتاب میں ملا تھا۔ اس کی اسکول کی کتابیں بہت ہی دلچسپ تھیں۔ اپنے بستر پر لیٹے لیٹے دیر رات تک وہ ان کتابوں کا مطالعہ کرتا رہتا اور ہیڈوگ کھلی کھڑکی کے رستے اپنی مرضی سے اندر باہر آتی جاتی رہتی تھی۔ قسمت اچھی تھی کہ پٹونیہ خالہ نے جھاڑ پونچھ کے لئے اس کمرے میں آنا چھوڑ دیا تھا۔ کیونکہ ہیڈوگ اکثر باہر سے مرے ہوئے چوہے اُٹھالاتی تھی۔ ہر رات کو سونے سے پہلے ہیری کاغذ کے ٹکڑے پر لکھی تاریخوں پر ایک اور دن کاٹ لیتا تھا۔ اس کاغذ پر یکم ستمبر تک کی تاریخیں لکھ کر ہیری نے اسے بالکل سامنے والی دیوار پر چپکا دیا تھا۔

اگست کے آخری دن اس نے سوچا کہ اگلے دن کراچی کینٹ اسٹیشن جانے کے سلسلے میں اسے اپنی خالہ خالو سے بات کر لینی چاہیے۔ اس لئے وہ نیچے بیٹھک میں آیا جہاں وہ لوگ ٹیلی ویژن پر کسوٹی دیکھ رہے تھے۔ وہ تھوڑا سا کھانسا تاکہ ان لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ وہاں پر موجود ہے۔ اس کی آواز سنتے ہی ڈڈلی نے ایک چیخ ماری اور کمرے سے باہر بھاگ گیا۔

"ار۔۔۔ورنن خالو۔۔۔؟"

"ہونہہ۔۔۔"ورنن خالو نے غراہٹ سے واضح کیا کہ وہ سن رہے ہیں۔

"مم۔۔۔مجھے کل۔۔۔کبڑا مسّا جانے کے لیے۔۔۔کینٹ اسٹیشن جانا ہے۔۔۔"

ورنن خالو ایک بار پھر غرائے۔

"آپ کو تکلیف نہ ہو تو کیا آپ مجھے وہاں تک چھوڑ سکتے ہیں۔۔۔؟"

ایک اور غراہٹ۔ ہیری نے خود ہی فرض کر لیا کہ اس کا مطلب ہاں ہی ہو سکتا ہے۔

"شکریہ۔۔۔"

ابھی واپس اوپر جانے کے لئے اس نے زینے پر قدم رکھا ہی تھا کہ ورنن خالو نے پہلی دفعہ کچھ کہا۔ "ریل گاڑی سے بھی کوئی جادوگروں کے اسکول جاتا ہے۔۔۔؟ بڑا ہی عجیب طریقہ ہے۔۔۔جادوئی قالینوں میں سوراخ ہو گئے ہیں کیا۔۔۔؟"

ہیری کچھ نہیں بولا۔

"ویسے یہ اسکول ہے کہاں پر۔۔۔؟"

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔"ہیری نے جواب دیا اور خود اس نے بھی اس بارے میں ابھی پہلی دفعہ سوچا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے

وہ ٹکٹ باہر نکالا جو ہیگرڈ نے اسے دیا تھا۔ "بس کل صبح مجھے کینٹ اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر گیارہ بجے والی ریل گاڑی پکڑنی ہے۔۔۔"

اس کی خالہ اور خالو اسے عجیب نظروں سے گھورنے لگے۔ "کون سا پلیٹ فارم۔۔۔؟"

"پونے دس۔۔۔"

"بکواس بند کرو۔۔۔" ورنن خالو بولے "پلیٹ فارم نمبر پونے دس کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔۔۔"

"میرے ٹکٹ پر تو یہی لکھا ہے۔۔۔"

"پاگل کہیں کے۔۔۔" ورنن خالو چلائے۔ "سارے کے سارے پاگل ہیں۔۔۔ تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔۔۔ رکو ذرا۔۔۔ صبر کرو۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ ہم تمہیں کینٹ اسٹیشن تک لے جائیں گے۔۔۔ ویسے بھی ہم لوگ کل کراچی جا رہے ہیں۔۔۔ ورنہ میں کبھی نہیں مانتا۔۔۔"

"آپ لوگ کراچی کیوں جا رہے ہیں۔۔۔؟" ہیری نے دوستانہ رویہ اپنانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

"ڈڈلی کو ہسپتال لے جانا ہے۔۔۔" ورنن خالو غرائے۔ "جب تک اس کی وہ کم بخت دم ختم نہیں ہو جاتی۔۔۔ تب تک وہ سکون ہاؤس کیسے جا سکتا ہے۔۔۔"

اگلی صبح ہیری کی آنکھ پانچ بجے ہی کھل گئی۔ اسے اتنی بے چینی اور گھبراہٹ ہو رہی تھی کہ وہ دوبارہ سو ہی نہیں پایا۔ آخر کار بستر سے جلدی اٹھ کر وہ فٹافٹ اپنی پتلون پہن کر تیار ہو گیا۔ فی الحال جادوئی چوغہ پہن کر ریلوے اسٹیشن جانے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ کپڑے تو ریل گاڑی میں بھی بدلے جا سکتے ہیں۔ پھر اس نے ایک بار پھر اپنی کبڑا (مسّا) کی فہرست پر نظر ڈالی کہ کہیں کوئی چیز باقی نہ رہ گئی ہو۔ اس کے بعد اس نے یہ دیکھا کہ ہیڈوگ کا پنجرہ تو ٹھیک طرح سے بند ہے۔ پھر وہ کمرے میں اِدھر سے اُدھر ٹہلتے ہوئے ڈرسلی خاندان کے نیند سے جاگنے کا انتظار کرنے لگا۔ ٹھیک دو گھنٹے بعد ہیری کا بڑا اور بھاری بھرکم صندوق ڈرسلی خاندان کی کار میں رکھا جا چکا تھا اور ڈرسلی کو بھی پٹونیہ خالہ نے خدا جانے کیسے ہیری کے ساتھ والی نشست پر بیٹھنے کے لئے رضامند کر لیا تھا۔ اور پھر وہ لوگ چل پڑے۔

ساڑھے دس بجے کے قریب وہ لوگ کینٹ اسٹیشن پہنچ گئے۔ ورنن خالو نے ہیری کے صندوق کو ایک چھکڑے میں پٹخا اور اسے دھکیلتے ہوئے اسٹیشن کی طرف چل پڑے۔ ہیری نے سوچا۔ اوہ خدایا آج سورج مغرب سے کیسے نکل آیا۔ لیکن ایسا سوچتے ہی ورنن خالو چلتے چلتے اچانک رک گئے۔ ان کا منہ پلیٹ فارم کی طرف تھا اور اس وقت ان کے چہرے پر انتہائی منحوس مسکراہٹ رقصاں تھی۔

"لو بھئی لڑکے۔۔۔ یہ رہا پلیٹ فارم نمبر نو اور وہ رہا پلیٹ فارم نمبر دس۔۔۔ تمہارا پلیٹ فارم ان کے بیچ میں ہی کہیں ہونا چاہیے۔۔۔ لیکن لگتا ہے کہ وہ اسے بنانا بھول گئے ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

کہہ تو وہ بالکل ٹھیک رہے تھے۔ ایک پلیٹ فارم پر پلاسٹک کا بڑا سا نو نمبر کا ہندسہ لٹک رہا تھا۔ اور دوسرے پلیٹ فارم پر پلاسٹک کا بڑا سا دس نمبر کا ہندسہ لٹک رہا تھا۔ اور ان دونوں کے درمیان۔۔۔ کچھ بھی نہیں تھا۔

"اسکول میں مزے کرنا۔۔۔" ورنن خالو نے پہلے سے بھی زیادہ منحوس مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتے ہوئے کہا۔ اور مزید کچھ کہے بنا واپسی کے لئے پلٹ گئے۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا۔ ڈرسلی خاندان کے افراد کار میں بیٹھ کر واپس جا رہے تھے۔ تینوں کے تینوں افراد کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔ ہیری کا حلق خشک ہو گیا۔ یا اللہ اب وہ کیا کرے گا؟ ہیڈوگ کی وجہ سے لوگ پہلے ہی اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ اسے کسی سے پوچھنا ہی ہو گا۔

اس نے پاس سے گزرتے ہوئے ریلوے کے ایک دربان کو روکا۔ لیکن اس کی اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ پلیٹ فارم نمبر پونے دس کا نام لے پاتا۔ دربان نے کبھی کنگز کراس کا نام ہی نہیں سنا تھا۔ اور جب ہیری اسے یہ بھی نہیں بتا پایا کہ یہ ملک کے کس علاقے میں واقع ہے۔ تو اس کا پارہ چڑھنے لگا۔ اسے لگ رہا تھا کہ ہیری جان بوجھ کر احمق نظر آنے کا ناٹک کر رہا ہے۔ لاچاری کے عالم میں ہیری نے اس سے پوچھا کہ کم از کم گیارہ بجے والی ریل گاڑی کی معلومات تو وہ دے ہی سکتا ہو گا۔ تو دربان نے کہا گیارہ بجے کی تو کوئی گاڑی ہے ہی نہیں۔ تنگ آ کر دربان وہاں سے چلتا بنا۔ جاتے جاتے وہ بڑبڑاتے ہوئے وقت برباد کرنے والے لوگوں کو کھری کھوٹی سنا رہا تھا۔ پریشانی کے عالم میں اب ہیری کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ دوسرے شہروں سے آنے والی گاڑیوں کے اطلاعاتی تختے کے اوپر لگی بڑی سی گھڑی کے مطابق اس کے پاس کنگز کراس جانے والی ریل گاڑی میں سوار ہونے کے لئے صرف دس منٹ بچے تھے۔ اور اس کے فرشتوں کو بھی اس بات کی کوئی خبر نہیں تھی کہ وہ ایسا کس طرح کر پائے گا۔ ایک صندوق جسے اکیلے اٹھانا اس کے بس سے باہر تھا۔ ایک بڑی سی الو اور جادوئی ریزگاری سے بھری ہوئی جیب کے ساتھ وہ لوگوں سے بھرے ایک ریلوے اسٹیشن کے بیچوں بیچ اکیلا کھڑا ہوا تھا۔

یقیناً ہیگرڈ اسے یہ بتانا بھول گیا تھا کہ اب اسے یہاں کیا کرنا تھا۔ جیسے اگرم بگرم گلی میں داخل ہونے کے لئے دیوار پر الٹے ہاتھ والی تیسری اینٹ کو ٹھونکنا پڑتا ہے۔ اس نے سوچا کہ کیا وہ بھی اپنی چھڑی نکال کر پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے بیچوں بیچ بنے ٹکٹ جانچنے والے حوالدار کے کھوکھے کو ٹھونکنا شروع کر دے۔ ٹھیک اسی لمحے اس کے پیچھے سے کچھ لوگ گزرے اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کے کچھ الفاظ ہیری کے کانوں میں پڑے۔

"کوروں سے بھری۔۔۔ اور کیا۔۔۔"

ہیری فوراً پیچھے کی طرف مڑا۔ ایک گول مٹول عورت چار لڑکوں سے باتیں کرتی ہوئی چلے جا رہی تھی۔ ان سب لڑکوں کے بال بالکل انگاروں کی طرح سرخ تھے۔ چاروں ہی لڑکے ہیری کی طرح کے صندوق دھکیلتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے اور ان کے پاس بھی ایک الو تھا۔

دھک دھک کرتے دل کے ساتھ ہیری نے بھی اپنا چھکڑا ان کے پیچھے لگا دیا۔ اور جیسے ہی وہ لوگ رکے ہیری بھی ان سے اتنی دور رک گیا جہاں سے وہ ان کی باتیں آسانی کے ساتھ سن سکے۔

"ہاں تو کون سا پلیٹ فارم تھا۔۔۔؟" بچوں کی ماں نے پوچھا۔ "پونے دس۔۔۔" ماں کی انگلی تھامے ایک چھوٹی سی بچی نے گنگنانے والے انداز میں جواب دیا۔ اس لڑکی کے بال بھی سرخ تھے۔ "امی۔۔۔! کیا میں بھی نہیں جا سکتی۔۔۔؟"

"تم ابھی اتنی بڑی نہیں ہوئی ہو جینی۔۔۔! اب چپ ہو جاؤ۔۔۔ ٹھیک ہے پرسی۔۔۔! پہلے تم جاؤ۔۔۔"

عمر میں سب سے بڑا نظر آنے والا لڑکا پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کی طرف بڑھا۔ ہیری اس پر اپنی نظریں جمائے پوری طرح چوکنا تھا کہ کہیں اس سے کوئی لمحہ چھوٹ نہ جائے۔ لیکن جیسے ہی وہ لڑکا دونوں پلیٹ فارموں کے درمیان موجود ستون تک پہنچا۔ سیاحوں کا ایک بڑا جتھا اچانک ہیری کے سامنے آ گیا اور جب تک بھاری بھرکم سفری جھولے تھامایہ ہجوم چھٹا تب تک وہ لڑکا غائب ہو چکا تھا۔

"فریڈ اب تم جاؤ۔۔۔!" گول مٹول عورت نے کہا۔

"میں فریڈ نہیں۔۔۔ جارج ہوں امی۔۔۔" لڑکے نے کہا۔ "قسم سے۔۔۔ آپ خود کو ہماری ماں کہتی ہیں۔۔۔ اور آپ کو اتنا بھی نہیں پتا کہ میں جارج ہوں۔۔۔؟"

"معاف کرنا میرے پیارے جارج۔۔۔"

"میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔ میں فریڈ ہی ہوں۔۔۔" لڑکے نے ہنستے ہوئے کہا اور آگے کی طرف چل دیا۔ اس کے ہم شکل جڑواں بھائی نے اس کی پشت سے جلدی کرنے کی آواز لگائی۔ اور شاید اس نے واقعی جلدی دکھائی بھی۔ کیوں کہ اگلے ہی لمحے وہ بھی غائب ہو چکا تھا۔ لیکن اس نے ایسا کیا کس طرح۔؟

اب تیسرا بھائی پتھریلے ستون کی طرف جا رہا تھا۔ اور جیسے ہی وہ وہاں پہنچا۔ وہ بھی غائب ہو گیا۔ اب کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔ اسے کچھ کرنا ہی ہو گا۔ "معاف کیجئے گا۔۔۔" ہیری نے گول مٹول عورت سے کہا۔

"سلام بیٹا۔۔۔" انہوں نے کہا۔ "پہلی بار بڑا (مسّا) جا رہے ہو۔۔۔؟ میرا 'رون' بھی پہلی بار جا رہا ہے۔۔۔" انہوں نے اپنے آخری اور سب سے چھوٹے بیٹے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ دبلا پتلا اور مہاسے بھرے گالوں والا ایک لمبا سا لڑکا تھا۔ اس کے ہاتھ پیر

کافی بڑے بڑے سے اور اس کی ناک بہت لمبی تھی۔

"جی ہاں۔۔۔"ہیری نے کہا۔"بات یہ ہے۔۔۔بات دراصل یہ ہے کہ۔۔۔میں نہیں جانتا کہ کس طرح۔۔۔"

"پلیٹ فارم پر کس طرح پہنچا جاتا ہے۔۔۔؟"انہوں نے رحم دل لہجے میں پوچھا۔اور ہیری نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"پریشان مت ہو بیٹا۔۔۔" انہوں نے کہا۔"تمہیں صرف اتنا کرنا ہے کہ سیدھا چلتے ہوئے پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے درمیان موجود پتھریلے ستون کے اندر داخل ہو جاؤ۔۔۔رکنا مت۔۔۔اور ڈرنا بالکل مت کہ کہیں تم اس ستون سے ٹکرا نہ جاؤ۔۔۔سب سے اہم بات یہی ہے۔۔۔اور اگر تمہیں گھبراہٹ ہو رہی ہے تو بہتر ہو گا کہ تم دوڑتے ہوئے یہ کام کر گزرو۔۔۔چلو اب۔۔۔رون سے پہلے تم اندر جاؤ۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔"ہیری نے کہا۔اور اپنا چھکڑہ دھکیلتے ہوئے سامنے کی سمت آتے ہوئے گھور کر پتھریلے ستون کی طرف دیکھا۔دیکھنے میں تو یہ بہت ٹھوس لگ رہا تھا۔بہر حال اس نے اس کی طرف چلنا شروع کر دیا۔پلیٹ فارم نمبر نو اور دس پر آنے جانے والے لوگ اسے دھکے مارتے ہوئے گزر رہے تھے۔ہیری نے بھی اپنی رفتار بڑھا دی۔خدایا وہ تو سیدھا اس سے ٹکرانے والا ہے اور اگر ایسا ہو گیا تو وہ کافی مشکل میں پڑ جائے گا۔اپنے چھکڑے پر آگے کی طرف جھک کر زور لگاتے ہوئے اب وہ سرپٹ دوڑ رہا تھا۔پتھریلا ستون پاس آتا جا رہا تھا۔۔وہ رُک نہیں پائے گا۔چھکڑا اب اس کے قابو سے باہر ہو چکا تھا۔

بس ایک فٹ دور۔خوف کے مارے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ٹکرانے کیلئے پوری طرح تیار ہو گیا۔

لیکن ستون اس کی راہ میں آیا ہی نہیں۔ وہ تو دوڑے ہی چلا جا رہا تھا۔ ڈرتے ڈرتے اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ لوگوں سے کھچا کھچ بھرے پلیٹ فارم کے ساتھ ہی بھاپ کے مرغولے اڑاتا ایک سرخ رنگ کا انجن چلنے کے لئے تیار کھڑا تھا۔

انجن کے اوپر لگی تختی پر کبڑا (مسّا) ایکسپریس لکھا ہوا تھا۔ ہیری نے مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ وہ جگہ جہاں پتھریلا ستون موجود تھا اب اس جگہ خام لوہے سے بنا محرابی رستہ نظر آ رہا تھا جس پر روشن الفاظ میں پلیٹ فارم پونے دس لکھا ہوا تھا۔ زبردست۔ یہ مرحلہ بھی خیریت سے انجام کو پہنچا۔

انجن سے نکلتا ہوا دھواں پلیٹ فارم پر بات چیت میں مصروف ہجوم کے سروں پر بادلوں کی طرح تیر رہا تھا۔ جبکہ رنگ برنگی کئی بلیاں کھڑے ہوئے لوگوں کے پیروں سے بچ کر اِدھر اُدھر بھاگتی پھر رہی تھیں۔ اس سارے شور شرابے اور بھاری صندوقوں کو زمین پر گھسیٹے جانے والی آوازوں کے ساتھ کئی الو بھی چڑچڑی آواز میں ہوک رہے تھے۔

شروعات میں لگے ہوئے کچھ ڈبے پہلے سے ہی طالب علموں سے پوری طرح بھر چکے تھے۔ کچھ بچے کھڑکی کے باہر لٹک کر اپنے خاندان والوں سے باتیں کر رہے تھے۔ تو کچھ نشستوں کے لیے آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ کسی خالی نشست کی تلاش میں ہیری اپنے چھکڑے کو پلیٹ فارم پر آگے کی طرف دھکیلنے لگا۔ چلتے ہوئے وہ ایک گول چہرے والے لڑکے کے پاس سے گزرا۔ جو کہہ رہا تھا۔ "دادی۔۔۔ میرا مینڈک پھر سے گم ہو گیا ہے۔۔۔"

"کیا کرتے ہو نیول۔۔۔" اس نے بوڑھی عورت کو آہ بھرتے ہوئے سنا۔

گھنگھریالی لٹوں والے ایک لڑکے کو ایک چھوٹے سے ہجوم نے گھیرا ہوا تھا۔

"ہمیں بھی دکھاؤ۔۔۔لی۔۔۔! چلو دکھاؤ۔۔۔"

جیسے ہی لڑکے نے اپنے بازوؤں میں تھامے ڈبے کا ڈھکن اوپر اٹھایا۔ اندر سے کسی چیز نے اپنی ٹانگ باہر نکالی۔ جس پر بال ہی بال بھرے ہوئے تھے۔ لڑکے کے ارد گرد کھڑے لوگ حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ شور مچانے لگے۔

ہیری بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اسے ریل گاڑی کے آخری سرے پر ایک خالی ڈبہ مل گیا۔ سب سے پہلے اس نے ہیڈوگ کو اندر رکھا اور پھر اپنے صندوق کو ڈبے کے دروازے کی طرف دھکیلنے لگا۔ صندوق کو پائیدان کے اوپر چڑھانے کی کوشش میں اس نے دو دفعہ صندوق کو اپنے پیروں پر گرا لیا۔ درد کے مارے اس کی جان ہی نکل گئی۔ اس صندوق کا تو ایک سرا بھی اٹھانا مشکل تھا۔

"مدد چاہئے۔۔۔؟" یہ پوچھنے والا انہی سرخ بال والے جڑواں بھائیوں میں سے ایک تھا۔ جن کے پیچھے ہیری نے ستون کو پار کیا تھا۔

"جی بہت شکریہ۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"اوئے فریڈ۔۔۔! اِدھر آؤ اور میری مدد کرو۔۔۔"

آخر کار جڑواں بھائیوں کی مدد سے ہیری کا بھاری صندوق ڈبے کے ایک کونے میں صحیح سلامت پہنچ گیا۔

آنکھوں میں گھستی۔ پسینے میں لتھڑی لٹوں کو پیچھے ہٹاتے ہوئے ہیری نے کہا" شکریہ۔۔۔"

"یہ کیا ہے۔۔۔؟" جڑواں بھائیوں میں سے ایک نے چونک کر ہیری کے ماتھے پر موجود برق جیسے نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اُف خدایا۔۔۔!" دوسرے جڑواں نے کہا۔ "کہیں تم۔۔۔؟"

"وہی ہے۔۔۔" پہلے جڑواں نے ہیری سے تصدیق چاہی۔ "ہے نا۔۔۔؟"

"کیا۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔

"ہیری پوٹر۔۔۔" دونوں جڑواں بھائی ایک ساتھ بول اُٹھے۔

"اچھا۔۔۔وہ۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔۔ہاں۔۔۔ میں ہی ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا۔

دونوں بھائی حیرت کے عالم میں منہ پھاڑے اسے گھورنے لگے۔ ہیری کا چہرہ شرم سے لال پڑ گیا۔ شکر ہے کہ ٹھیک اسی وقت ریل گاڑی کے کھلے دروازے سے تیرتی ہوئی ایک آواز ڈبے میں داخل ہوئی۔

"فریڈ۔۔۔جارج۔۔۔کیا تم لوگ یہاں ہو۔۔۔؟"

"آرہے ہیں امی۔۔۔!"

ہیری پر ایک آخری نظر ڈالتے ہوئے دونوں جڑواں بھائی کود کر ڈبے سے نیچے اتر گئے۔

ہیری تھوڑا چھپ کر کھڑکی کے پاس بیٹھ گیا۔ یہاں سے وہ پلیٹ فارم پر کھڑے لال بال والے خاندان کو دیکھ بھی سکتا تھا اور ان کی باتیں بھی سن سکتا تھا۔ ان کی ماں نے ابھی ابھی بٹوے سے اپنا رومال باہر نکالا تھا۔

"رون۔۔۔! تمہاری ناک پر کچھ لگا ہوا ہے۔۔۔"

سب سے کم عمر لڑکے نے بچ کر نکلنے کی بہت کوشش کی۔ مگر اس کی ماں نے اسے دبوچ ہی لیا اور اس کی ناک کے سرے کو رگڑنے لگی۔

"امی۔۔۔ ! اب چھوڑیں بھی۔۔۔!" اس نے کسمسا کر خود کو چھڑا لیا۔

"کیا رونی منے کی ناک پر چھی چھی لگا تھا۔۔۔؟" ایک جڑواں بھائی نے آواز لگائی۔

"چپ کر جاؤ۔۔۔" رون نے کہا۔

"پرسی کہاں ہے۔۔۔؟" ان کی ماں نے پوچھا۔

"لو آ گیا وہ بھی۔۔۔"

لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا سب سے بڑا لڑکا انہیں کی طرف آ رہا تھا۔ وہ پہلے ہی اپنے کپڑے تبدیل کر چکا تھا اور ہوا کی سرسراہٹ سے اس کا کبڑا (مسّا) کا نیا نویلا چوغہ لہرا رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کے سینے پر لال اور سنہری رنگت کا ایک چمچماتا ہوا بلا لگا تھا۔ جس پر "ش" لکھا ہوا تھا۔

"زیادہ دیر نہیں رُک سکتا امی۔۔۔" اس نے کہا۔ "میں آگے کی طرف ہوں۔۔۔ ثانوی مددگاروں کے لئے دو الگ ڈبے مخصوص ہوتے ہیں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ تو تم ثانوی مددگار ہو پرسی۔۔۔؟" جڑواں بھائیوں میں سے ایک نے نقلی حیرانگی کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ "تمہیں اس بارے میں کچھ تو بتانا چاہئے تھا۔۔۔ ہمیں تو یہ پتہ ہی نہیں تھا۔۔۔"

"ارے رکو ذرا۔۔۔ مجھے یاد پڑتا ہے۔۔۔ میں نے اس کو اس بارے میں کچھ کہتے تو سنا تھا۔۔۔" دوسرے جڑواں بھائی نے کہا۔ "ایک بار۔۔۔"

"یاد و بار۔۔۔"

"ایک منٹ۔۔۔"

"ساری گرمیوں بھر۔۔۔"

"خاموش ہو جاؤ۔۔۔" ثانوی مدد گار پر سی چلایا۔

"ویسے پر سی کو نیا چوغہ کیوں ملا ہے۔۔۔؟" ایک جڑواں بھائی نے کہا۔

"کیونکہ وہ ایک ثانوی مدد گار ہے۔۔۔" ان کی ماں نے لاڈ بھرے انداز میں کہا۔ "ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔! تمہارا یہ سال اچھا گزرے۔۔۔ وہاں پہنچتے ہی مجھے الو بھیج دینا۔۔۔"

انہوں نے پر سی کا رخسار چوما اور وہ چلا گیا۔ پھر وہ جڑواں بھائیوں کی طرف پلٹیں۔

"اور تم دونوں۔۔۔ اس سال۔۔۔ ذرا ڈھنگ سے رہنا۔۔۔ اور مجھے ایک بھی الو ملا کہ تم لوگوں نے۔۔۔ تم لوگوں نے غسل خانہ اڑا دیا ہے یا۔۔۔"

"غسل خانہ اڑا دیا ہے۔۔۔؟ ہم نے تو آج تک کبھی کوئی غسل خانہ نہیں اُڑایا۔۔۔"

"ویسے خیال تو یہ بہت عمدہ ہے امی۔۔۔ آپ کا بے حد شکریہ۔۔۔"

"یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔۔۔ اور سنو 'رون' کا خیال رکھنا۔۔۔"

"آپ فکر مت کیجئے ننھا منا رونی ہمارے ساتھ بالکل محفوظ رہے گا۔۔۔"

"بکواس مت کرو۔۔۔" رون نے دوبارہ کہا۔ اس وقت بھی وہ قد میں اپنے جڑواں بھائیوں جتنا لمبا ہو چکا تھا اور اس کی ناک اس جگہ پر اب بھی گلابی ہو رہی تھی جہاں اس کی ماں نے رگڑا تھا۔

"اچھا امی۔۔۔! پتہ ہے کیا۔۔۔ ذرا سوچیں تو سہی۔۔۔ ابھی ابھی ہمیں ریل گاڑی میں کون ملا۔۔۔؟"

ہیری فوراً پیچھے کی طرف ہٹ گیا تاکہ وہ اسے باہر جھانکتا ہوا نہ دیکھ لیں۔

"جانتی ہیں وہ کالے بال والا لڑکا۔۔۔ جو اسٹیشن پر ہمارے پاس کھڑا تھا۔۔۔؟ جانتی ہیں وہ کون ہے۔۔۔؟"

"کون۔۔۔؟"

"ہیری پوٹر۔۔۔!"

"اوہ امی۔۔۔! میں ڈبے میں چڑھ کر اسے دیکھ لوں امی۔۔۔ جاؤں۔۔۔؟"

"تم اسے پہلے ہی دیکھ چکی ہو جینی۔۔۔! اور وہ بے چارہ بچہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے تم چڑیا گھر کے جانوروں کی طرح گھورتے رہو۔۔۔ کیا واقعی وہی تھا فریڈ۔۔۔؟ تمہیں کیسے پتہ۔۔۔؟"

"ہم نے اسی سے پوچھا۔۔۔ اس کا نشان بھی دیکھا۔۔۔ وہ سچ میں وہیں پر ہے۔۔۔ بالکل برق گرنے کی صورت جیسا۔۔۔"

"بے چارہ بچہ۔۔۔ اسی لئے وہ اکیلا کھڑا تھا۔۔۔ میں یہی سوچ رہی تھی۔۔۔ اس نے کتنی معصومیت اور شائستگی کے ساتھ مجھ سے پلیٹ فارم تک پہنچنے کا طریقہ پوچھا تھا۔۔۔"

"یہ سب چھوڑیں۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔ کیا اسے یاد ہو گا کہ **تم۔جانتے۔ہو۔کون** کیا دکھتا ہے۔۔۔؟"

ان کی ماں اچانک بہت سخت مزاج ہو گئی۔

"خبردار جو تم نے اس سے ایسا کوئی سوال کیا فریڈ۔۔۔ ایسا سوچنا بھی مت۔۔۔ جیسے اسکول کے پہلے دن وہ یہی یاد تازہ کرنے کے لئے آرہا ہو۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ آپ کیوں آگ بگولہ ہو رہی ہیں۔۔۔"

اسی لمحے سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"چلو جلدی کرو۔۔۔" ان کی والدہ نے کہا۔ اور تینوں لڑکے لپک کر ریل گاڑی پر سوار ہو گئے۔۔ پھر وہ کھڑکی سے باہر کی طرف لٹک گئے تاکہ ان کی ماں انہیں چوم کر الوداع کہہ سکے۔ ان کی چھوٹی بہن نے رونا شروع کر دیا۔

"رو مت جینی۔۔۔ ہم تمہیں ڈھیر سارے الو بھیجیں گے۔۔۔"

"ہم تمہیں مسٹر امسّا کے غسل خانے کی کرسی بھی بھیجیں گے۔۔۔"

"جارج۔۔۔!"

"بس مذاق کر رہا تھا امی۔۔۔"

ریل گاڑی اب رینگنے لگی تھی۔ ہیری نے دیکھا کہ بچوں کی ماں الوداعی ہاتھ ہلا رہی تھی اور ان کی بہن آدھی ہنستی۔ آدھی روتی۔ ریل گاڑی کے ساتھ ساتھ بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن پھر ریل گاڑی اتنی تیز ہو گئی کہ وہ پیچھے رہ گئی اور وہیں کھڑے کھڑے اپنا ہاتھ ہلانے لگی۔

جیسے ہی ریل گاڑی نے اگلا موڑ کاٹا تو ہیری کو لڑکی اور اس کی ماں نظر آنا بند ہو گئیں۔ کھڑکی کے پار دھڑا دھڑ گزرتے مکانات کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ ہیری کو ایک الگ قسم کا جوش محسوس ہو رہا تھا۔ اسے یہ تو نہیں پتہ تھا کہ وہ جہاں جا رہا ہے وہ جگہ کیسی ہو گی۔ لیکن وہ یہ ضرور جانتا تھا کہ وہ اس جگہ سے تو بہتر ہی ہو گی جسے وہ پیچھے چھوڑ کر جا رہا تھا۔

کسی نے ڈبے کا دروازہ سرکا کر کھولا اور سرخ بال والا سب سے کم عمر لڑکا اندر داخل ہوا۔

"یہاں کوئی بیٹھا ہوا تو نہیں ہے۔۔۔؟" اس نے ہیری کے سامنے والی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ "باقی سارے ڈبے تو بھر چکے ہیں۔۔۔"

ہیری نے ناں میں اپنا سر ہلایا اور لڑکا وہاں بیٹھ گیا۔ اس نے چوری سے ہیری کی طرف دیکھا اور پھر فوراً کھڑکی کے باہر دیکھنے لگا۔ شاید وہ یہ دکھانا چاہتا تھا کہ اس نے ہیری کی طرف دیکھا ہی نہیں تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کی ناک پر اب بھی ایک سیاہ نشان لگا ہوا تھا۔

"ارے رون۔۔۔"

جڑواں بھائی واپس آ گئے تھے۔

"سنو۔۔۔! ہم لوگ گاڑی کے درمیانی حصے میں جا رہے ہیں۔۔۔ وہاں لی جارڈن کے پاس ایک بڑی ترن تلا مسکڑی ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" رون بڑبڑایا۔

"ہیری۔۔۔!" دوسرے جڑواں بھائی نے کہا۔ "کیا ہم نے تمہیں اپنا تعارف کروایا۔۔۔؟ فریڈ اور جارج ویزلی۔۔۔ اور یہ رون ہے۔۔۔ ہمارا بھائی۔۔۔ اچھا تو بعد میں ملتے ہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔!" ہیری اور رون نے جواب دیا۔ جڑواں بھائی جاتے جاتے اپنے پیچھے ڈبے کا دروازہ سرکا کر بند کر گئے۔

"کیا تم سچ مچ ہیری پوٹر ہو۔۔۔؟" رون کے منہ سے لاشعوری انداز میں نکل گیا۔

ہیری نے ہاں میں سر ہلایا۔

"اوہ اچھا۔۔۔ مجھے لگا فریڈ اور جارج مذاق کر رہے ہوں گے۔۔۔" رون نے کہا۔ "اور کیا سچ مچ تمہارے سر پر۔۔۔ یعنی کہ۔۔۔"

اس نے ہیری کے ماتھے کی طرف اشارہ کیا۔

اپنا برق جیسا نشان دکھانے کے لئے ہیری نے اپنی لٹیں پیچھے کھسکائیں۔ رون بس اس کی طرف دیکھتا ہی رہ گیا۔

"تو یہیں پر **تم۔جانتے۔ہو۔کون** نے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "لیکن مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔۔۔"

"کچھ بھی نہیں۔۔۔؟" رون نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

"دیکھو۔۔۔ مجھے بہت ساری سبز روشنیاں تو یاد ہیں۔۔۔ لیکن اور کچھ نہیں۔۔۔"

"واہ۔۔۔" رون نے کہا۔ وہ بیٹھے بیٹھے کچھ لمحات تک ہیری کو گھورتا رہا۔ پھر جیسے اچانک اسے سمجھ آ گیا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ تو اس نے اپنی گردن گھمائی اور کھڑکی کے باہر دیکھنے لگا۔

"کیا تمہارے خاندان کے سب لوگ جادوگر ہیں۔۔۔؟" ہیری نے سوال کیا۔ اسے رون اتنا ہی دلچسپ لگ رہا تھا جتنا رون کو وہ۔

"ہمم۔۔ ہاں۔۔ شاید۔۔۔" رون نے کہا۔ "ویسے میرے خیال سے میری امی کی نانی کے پوتے کا بیٹا کہیں منشی ہے لیکن ہم لوگ اس کے بارے میں کبھی بات نہیں کرتے۔۔۔"

"تو اس کا مطلب ہے کہ تمہیں پہلے سے بہت سا جادو آتا ہو گا۔۔۔؟"

صاف ظاہر تھا کہ ویزلی خاندان ان پرانے جادوگر خاندانوں میں سے ایک تھا۔۔ جن کے بارے میں اگرم بگڑم گلی میں وہ زرد صورت

لڑکا باتیں کر رہا تھا۔

"میں نے سنا ہے تمہیں **کوروں** کے ساتھ رہنے کے لیے بھیج دیا گیا تھا۔۔۔ وہ لوگ کیسے ہوتے ہیں۔۔۔؟" رون نے کہا۔

"بہت برے۔۔۔ مگر سبھی نہیں۔۔۔ بس میرے خالو خالہ اور میرا خالہ زاد بھائی بہت ہی برے ہیں۔۔۔ کاش میرے بھی تین جادوگر بھائی ہوتے۔۔۔"

"پانچ۔۔۔!" رون نے کہا۔ کسی وجہ سے وہ بہت اُداس لگ رہا تھا۔ "ہمارے خاندان سے ہگوٹز (مسّا) جانے والا میں چھٹا فرد ہوں۔۔۔ تم کہہ سکتے ہو کہ مجھے بہت کچھ کر کے دکھانا ہوگا۔۔۔! بل اور چارلی پہلے ہی ہگوٹز (مسّا) سے فارغ ہو چکے ہیں۔۔۔ بل اعلیٰ مددگار تھا اور چارلی کوئیڈچ دستے کا کپتان۔۔۔ اب تو پرسی بھی ثانوی مددگار بن گیا ہے۔۔۔ فریڈ اور جارج مستیاں تو بہت کرتے ہیں۔۔۔ لیکن ان کے نمبر ہمیشہ ہی اچھے آتے ہیں۔۔۔ اور سب کو لگتا ہے کہ وہ بہت ہی مزاحیہ بھی ہیں۔۔۔ سب مجھ سے بھی اسی قسم کی توقع رکھتے ہیں کہ میں بھی دوسروں کی طرح جھنڈے گاڑوں گا۔۔۔ لیکن اگر میں نے ایسا کر بھی لیا۔۔۔ تب بھی یہ کوئی بہت بڑی بات نہیں ہوگی کیونکہ وہ پہلے ہی یہ سب کام کر چکے ہیں۔۔۔ پانچ بڑے بھائی ہوں۔۔۔ تو بہت مشکل ہے کہ استعمال کے لئے تمہیں کوئی نئی چیز ملے۔۔۔ مجھے بل کے پرانے چوغوں۔۔۔ چارلی کی پرانی چھڑی اور پرسی کے پرانے چوہے سے کام چلانا پڑ رہا ہے۔۔۔"

رون نے اپنی کوٹی کے اندر ہاتھ ڈال کر بھوری رنگت کا موٹا سا چوہا باہر نکالا۔ جو سو رہا تھا۔

"اس کا نام 'اسکیبرز' ہے اور یہ کسی کام کا نہیں ہے ہمیشہ سوتا ہی رہتا ہے۔۔۔ ثانوی مددگار بننے پر ابو نے پرسی کو ایک الو لے کر دیا ہے۔۔۔ لیکن ان لوگوں کے پاس اتنے پیسے نہیں۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ مجھے الو کے بجائے اسکیبرز مل گیا۔۔۔"

رون کے کان گلابی پڑ گئے تھے۔ شاید اسے لگ رہا تھا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا ہے۔ کیونکہ وہ ایک بار پھر کھڑکی کے باہر دیکھنے لگا تھا۔

ہیری کو ایسا بالکل بھی نہیں لگا کہ الو خریدنے کے لیے پیسے نہ ہونے میں شرمندہ ہونے والی کوئی بات ہے۔ سچ تو یہی تھا کہ ایک مہینے پہلے تک خود اس کے پاس بھی ایک پھوٹی کوڑی تک نہیں تھی۔ اور اس نے رون کو یہ بات فوراً بتا بھی دی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اسے ڈڈلی کے پرانے کپڑے پہننے پڑتے تھے اور آج تک کبھی بھی سالگرہ کے موقعے پر اسے ڈھنگ کا ایک بھی تحفہ نہیں ملا۔ یہ سب سن کر رون ایک بار پھر خوش نظر آنے لگا۔

"اور جب تک ہیگرڈ نے مجھے نہیں بتایا تھا۔۔۔ تب تک مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ میں ایک جادو گر ہوں۔۔۔ یہاں تک کہ میں اپنے امی ابو یار دالموت کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔"

رون نے گھبرا کر لمبی آہ بھری۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

"تم نے۔۔۔ تم نے۔۔۔ **تم۔جانتے۔ہو۔کون** کا نام لیا۔۔۔" رون نے کہا۔ اس کی آواز بتا رہی تھی کہ اسے سخت دھچکا بھی لگا تھا اور ساتھ ہی ساتھ وہ اس بات سے متاثر بھی ہوا تھا۔ "میں جانتا تھا کہ ایسا کرنے کی اگر کسی میں ہمت ہے تو وہ تم ہی ہو گے۔۔۔"

"نام لے کر میں یہ ثابت نہیں کرنا چاہتا کہ میں بڑا بہادر ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "مجھے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔۔۔ سمجھ رہے ہو نا کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔۔۔؟ ابھی مجھے بہت کچھ سیکھنا ہے۔۔۔ شرط لگا لو۔۔۔" اور پہلی بار اس کے لبوں پر وہ بات مچلنے لگی جس کی وجہ سے وہ کئی دنوں سے واقعی پریشان تھا۔ "میں شرط لگا سکتا ہوں کہ میں اپنی جماعت کا سب سے نالائق ترین طالب علم ثابت ہوں گا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔! ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ کئی بچے **کورے** خاندانوں سے آتے ہیں لیکن جلد ہی سب کچھ سیکھ لیتے ہیں۔۔۔"

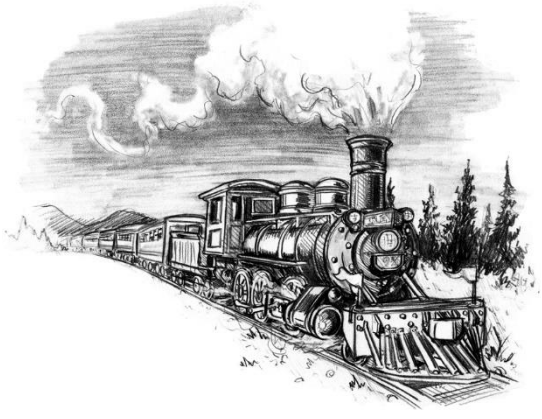

ان کی بات چیت کے دوران ریل گاڑی کراچی شہر سے باہر نکل کر مضافات میں پہنچ چکی تھی۔ اب وہ لوگ تیز رفتاری کے ساتھ سرسبز وادیوں اور کھیت کھلیانوں سے گزر رہے تھے۔ جن میں گائے بھیڑوں کے کئی ریوڑ چارہ چر رہے تھے۔ کچھ دیر وہ لوگ خاموشی کے ساتھ سرپٹ بھاگتے ہوئے کھیت کھلیان دیکھتے رہے۔

ساڑھے بارہ بجے کے قریب ان کے ڈبے کے باہر راہداری میں کھڑ پٹر کی اونچی آواز سنائی دی اور ایک خاتون جن کے گالوں میں ہنسنے سے گڈھے پڑتے تھے۔ دروازہ سرکا کر اندر جھانکتے ہوئے بولیں۔ "ٹھیلے سے کچھ چاہئے پیارے بچو۔۔۔؟"

ہیری نے صبح ناشتہ بھی نہیں کیا تھا اس لئے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن رون کے کان ایک بار پھر گلابی ہو گئے اور وہ دھیمی آواز میں بڑبڑایا کہ اس کے پاس قیمہ بھرے پراٹھے ہیں۔ ہیری دروازے کے راستے باہر راہداری میں پہنچ گیا۔

ڈرسلی خاندان کے ساتھ رہتے ہوئے اس کے پاس کبھی بھی میٹھی ٹکیا خریدنے کے لیے پیسے نہیں ہوتے تھے۔ اور اب جبکہ اس کی جیب میں سونے اور چاندی کے سکے کھنکھنا رہے تھے۔ تو وہ اتنی جوبلی چاکلیٹ خریدنے کے لئے تیار تھا۔ جتنی وہ اٹھا سکے۔ لیکن ان خاتون کے پاس جوبلی چاکلیٹ تھی ہی نہیں۔ ان کے پاس جو سامان تھا اس میں کرنانی کی ہر ذائقے والی گولیاں۔ باہ وبلی کی سب سے بڑی پھولنے والی چیونگم۔ چاکلیٹ کے مینڈک۔ کدو کے سموسے۔ کڑاہی کیک۔ ملیٹھی کی چھڑیاں اور کچھ ایسی عجیب چیزیں شامل تھیں۔ جنہیں ہیری نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ کوئی چیز رہ نہ جائے۔ اس چکر میں ہیری نے ہر چیز تھوڑی تھوڑی خرید لی اور قیمت کے طور پر خاتون کو گیارہ چاندی کے دینار اور سات کانسی کے درہم دے دیئے۔

جب ہیری نے ڈبے میں واپس آکر یہ سارا سامان ایک خالی نشست پر پٹخا تو رون نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

"بہت بھوک لگی ہے کیا۔۔۔؟"

"بھوک کے مارے دم نکل رہا ہے۔۔۔" ہیری نے کدو کے سموسے کا ایک بڑا ٹکڑا منہ میں بھرتے ہوئے کہا۔

رون ایک گانٹھ دار لفافہ نکال کر اسے کھول رہا تھا۔ اس کے اندر چار قیمہ بھرے پراٹھے تھے۔ اس نے ان میں سے ایک کو کھول کر دیکھا اور منہ بسور کر کہا۔ "وہ ہمیشہ بھول جاتی ہیں کہ مجھے چنا گوشت بالکل پسند نہیں ہے۔۔۔"

"تو کیوں نہ ہم انہیں آپس میں بدل لیں۔۔۔" ہیری نے ایک سموسہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "چلو لے بھی لو۔۔۔"

"تمہیں یہ پسند نہیں آئے گا۔۔۔ گوشت بالکل خشک ہو چکا ہے۔۔۔" رون نے کہا۔ "ان کے پاس زیادہ وقت ہی نہیں ہوتا۔۔۔" پھر اس نے تیزی سے کہا۔ "تم تو جانتے ہی ہو کہ ہم پانچ بھائی ہیں۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ تم یہ سموسہ لے لو۔۔۔" ہیری نے کہا۔

آج سے پہلے اس کے پاس کبھی بانٹنے کے لئے کوئی چیز تھی ہی نہیں۔ یا سچ کہا جائے تو ایسا کوئی تھا بھی نہیں۔۔ جس کے ساتھ وہ کوئی چیز بانٹ سکے۔ اسے بہت اچھا لگ رہا تھا کہ وہ اور رون ایک ساتھ وہاں بیٹھ کر ہیری کے سموسے۔ کیک اور میٹھی ٹکیا کھا رہے تھے۔ (بچارے قیمہ بھرے پراٹھے ایک کونے میں پڑے رہے)

"یہ کیا ہیں۔۔۔؟" ہیری نے چاکلیٹی مینڈکوں کا ایک لفافہ اُٹھا کر رون سے پوچھا۔

"کہیں یہ سچ مچ کے مینڈک تو نہیں۔۔۔؟" رفتہ رفتہ وہ ذہنی طور پر تیار ہوتا جا رہا تھا کہ اب اسے کوئی بھی نئی بات حیران

نہیں کر سکتی۔

"نہیں۔۔۔" رون نے کہا۔ "لیکن دیکھنا اس میں سے کون سی تصویر نکلتی ہے۔۔۔ میرے پاس 'بل بتوڑی' نہیں ہے۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟"

"اوہ ہاں۔۔۔! تمہیں کیسے پتہ ہوگا۔۔۔ دیکھو۔۔۔! چاکلیٹی مینڈک کے اندر تصاویر ہوتی ہیں۔۔۔ جنہیں ہم لوگ اکٹھا کرتے ہیں۔۔۔ مشہور جادوگروں اور چڑیلوں کی تصاویر۔۔۔ میرے پاس تقریباً پانچ سو تصاویر ہیں۔۔۔ لیکن میرے پاس بل بتوڑی اور ہامون جادوگر کی تصاویر نہیں ہیں۔۔۔"

ہیری نے اپنے چاکلیٹی مینڈک کا لفافہ پھاڑا اور اندر موجود تصویر باہر نکالی۔ اس میں ایک آدمی کا چہرہ نظر آرہا تھا۔ جس نے آدھے چاند جیسی نفیس عینک لگا رکھی تھی۔ اس کی لمبی ناک جیسے ٹوٹی ہوئی تھی۔ اور اس کے لہراتے بال۔ ڈاڑھی اور مونچھیں بالکل چاندی کی طرح سفید تھے۔ تصویر کے نیچے اس کا نام لکھا تھا۔ 'ایلبس ڈمبلڈور'

"تو یہ ہیں ڈمبلڈور۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"اب یہ مت کہنا کہ تم نے کبھی ڈمبلڈور کے بارے میں بھی نہیں سنا۔۔۔" رون نے کہا۔ "کیا میں ایک مینڈک لے لوں۔۔۔؟ کیا پتہ مجھے بل بتوڑی مل جائے۔۔۔ شکریہ۔۔۔"

ہیری نے تصویر پلٹی اور پیچھے لکھی تحریر پڑھنے لگا۔

ایلبس ڈمبلڈور

کبڑا مسّا کے موجودہ منتظم اعلیٰ

دورِ جدید کے جانے مانے عظیم جادوگر

پروفیسر ڈمبلڈور خاص طور پر 1945 میں کالے جادوگر گرینڈل والڈ کو شکست دینے کے لئے مشہور ہیں

ساتھ ہی ساتھ انہوں نے ڈریگن کے خون کے بارہ نئے استعمالات کا انکشاف کیا

اپنے ساتھی نکولس فلے میل کے ساتھ کیمیا کے میدان میں مایہ ناز کارکردگی بھی ان کا ایک کارنامہ ہے

پروفیسر ڈمبلڈور کو سرود خلوت کی موسیقی اور پہل دوج کا کھیل بے حد پسند ہیں

ہیری نے تصویر کو دوبارہ پلٹا اور اسے یہ دیکھ کر بے حد حیرانی ہوئی کہ ڈمبلڈور کا چہرہ غائب ہو گیا تھا۔

"وہ چلے گئے۔۔۔"

"دیکھو اب سارا دن وہ تمہارے ساتھ تو نہیں بیٹھے رہیں گے۔۔۔" رون نے کہا۔ " وہ واپس آجائیں گے۔۔۔ارے نہیں۔۔۔ مجھے ایک بار پھر 'پچھل پیری' مل گئی۔۔۔ میرے پاس پہلے ہی اس کی چھ تصاویر ہیں۔۔۔کیا یہ تمہیں چاہئے۔۔۔؟ تم بھی تصاویر اکٹھی کرنا شروع کر سکتے ہو۔۔۔"

رون کی آنکھیں چاکلیٹی مینڈکوں کے اس ڈھیر پر منڈلا رہی تھیں۔ جو ابھی کھولے جانے کے منتظر تھے۔

"جتنے چاہو اُٹھا لو۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "لیکن جانتے ہو۔۔۔ **کوری** دنیا میں لوگ تصاویر میں ساکت کھڑے رہتے ہیں۔۔۔"

"کیا سچ مچ۔۔۔؟ بالکل بھی نہیں ہلتے۔۔۔؟" رون کی آواز میں حیرت جھلک رہی تھی۔ "عجیب بات ہے۔۔۔"

ہیری نے تصویر کی طرف دیکھا ڈمبلڈور ایک بار پھر تصویر میں دبک کر لوٹ آئے تھے۔ انہوں نے اس کی طرف ایک دھیمی مسکراہٹ اچھالی۔ مشہور جادوگروں اور چڑیلوں کی تصاویر دیکھنے کے بجائے رون چاکلیٹی مینڈک کھانے میں زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ لیکن ہیری کے لئے ان سے نگاہیں ہٹانا مشکل تھا۔ جلد ہی اس کے پاس نہ صرف ڈمبلڈور اور پچھل پیری۔ بلکہ کوہِ قاف کے بانی عمرو عیار۔ گوبر دھماکہ بم کے بانی عالمی جادوگر۔ سمندری ساحرہ۔ پراسرار جادوگر۔ اور سامری جادوگر کی تصاویر بھی جمع ہو چکی تھیں۔ بڑی مشکل سے اس نے اپنی نظریں بلبلِ مشرق نامی ملکہ ڈائن کی تصویر سے ہٹائیں۔ جو اس وقت اپنی ناک کھجانے میں مصروف تھی۔ اب کرنانی کی ہر ذائقے والی گولیوں کے تھیلے کو کھولنے کی باری تھی۔

"ذرا سنبھل کے۔۔۔" رون نے ہیری کو تنبیہ کی۔ "جب وہ کہتے ہیں 'ہر ذائقے کی' تو ان کا مطلب ہوتا ہے 'ہر ذائقے کی'۔۔۔ تمہیں چاکلیٹ۔ پودینہ اور مربہ جات جیسے عام ذائقے تو ملیں گے ہی۔۔۔ لیکن ان کے ساتھ ساتھ تمہیں پالک۔ گوشت اور اوجھڑی کے ذائقے والی گولیاں بھی مل سکتی ہیں۔۔۔ جارج کا ماننا ہے کہ اسے ایک بار سوکھی ہوئی ناک کے ذائقے والی گولی ملی تھی۔۔۔"

رون نے چن کر ایک سبز گولی اُٹھائی۔ اس کی طرف دھیان سے دیکھا اور اس کا کونا چبایا۔

"آخ تھو۔۔۔ دیکھا۔۔۔؟ مونگ کی دال۔۔۔"

ہر ذائقے کی گولیاں کھانے میں ان کا وقت کافی اچھا گزرا۔ ہیری کو چکی کی روٹی۔ کھوپرے۔ بھنے چنے۔۔ توت فرنگی۔۔ کڑھی۔ گھاس۔

کافی اور سمندری مچھلی کے ذائقوں والی گولیاں ملیں۔ بہادری دکھاتے ہوئے اس نے ایک عجیب سی دکھائی دینے والی بھورے رنگ کی گولی کا ایک ٹکڑا ابھی چکھ لیا۔ جسے رون نے چھونے سے بھی صاف انکار کر دیا تھا۔ کالی مرچ کا تیکھا ذائقہ۔

کھڑکی کے پار صاف ستھرے کھیتوں کی جگہ۔ اب ویران درختوں سے بھرے ہوئے جنگل۔ بل کھاتے دریا اور اونچی سرسبز پہاڑیوں نے لے لی تھی۔

کسی نے ان کے ڈبے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور گول چہرے والا وہی لڑکا اندر داخل ہوا جس کے قریب سے ہیری پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر گزرا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے۔

"معاف کرنا۔۔۔" وہ بولا۔ "کیا تم لوگوں نے کوئی مینڈک دیکھا ہے۔۔۔؟"

جب ان دونوں نے انکار میں سر ہلایا تو وہ بلکتے ہوئے بولا۔ "میں نے اسے پھر سے کھو دیا۔۔۔ پتہ نہیں وہ بار بار مجھ سے دور کیوں چلا جاتا ہے۔۔۔"

"مل جائے گا۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"خدا کرے۔۔۔" اس نے غمگین لہجے میں کہا۔ "پھر بھی دھیان رکھنا۔۔۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

"سمجھ سے باہر ہے کہ وہ اتنا پریشان کیوں ہے۔۔۔" رون نے کہا۔ "اگر میں اپنے ساتھ مینڈک لے کر آیا ہوتا۔۔۔ تو پہلا موقعہ ملتے ہی اسے کھو دیتا۔۔۔ لیکن چونکہ میں خود 'اسکیبرز' کو لایا ہوں۔۔۔ تو اس بارے میں کچھ کہنے کی میری اوقات نہیں ہے۔۔۔"

چوہا ابھی تک رون کی گود میں پڑا اونگھ رہا تھا۔

"یہ مر بھی جائے تو بھی کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔۔۔" رون نے حقارت سے کہا۔ "کل میں نے اس کا رنگ بدل کر پیلا کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ تاکہ یہ کچھ تو دلچسپ لگے۔۔۔ لیکن منتر نے کام نہیں کیا۔۔۔ رکو میں تمہیں بھی دکھاتا ہوں۔۔۔" کافی دیر اپنے صندوق کے سامان کو الٹ پلٹ کرنے کے بعد اس نے ایک بہت ہی خستہ حال چھڑی باہر نکالی۔ جو کئی جگہ سے چٹخی ہوئی تھی اور اس کے کونے پر کوئی سفید چیز باہر جھانک رہی تھی۔

"یک سنگھے کا بال لگ بھگ باہر ہی نکل آیا ہے۔۔۔ خیر۔۔۔"

ابھی اس نے اپنی چھڑی ہوا میں بلند کی ہی تھی کہ ڈبے کا دروازہ ایک بار پھر سرکا کر کھول دیا گیا۔ بن مینڈک کا بچہ واپس آ چکا تھا۔ لیکن اس بار اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔ جو پہلے سے ہی گبڑا (مسّا) کی اپنی نئی وردی پہن چکی تھی۔

"کیا کسی نے کوئی مینڈک دیکھا ہے۔۔۔؟ نیول کا مینڈک کھو گیا ہے۔۔۔" اس نے کہا۔ اس کی آواز میں حاکمانہ رعب جھلک رہا تھا۔ بھوری رنگت کے جھاڑی جیسے بال اور سامنے کے دو دانت کسی قدر بڑے اور اُٹھے ہوئے۔

"ہم اسے پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ ہم نے کوئی مینڈک نہیں دیکھا۔۔۔" رون نے کہا۔ لیکن لڑکی نے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ اس کا سارا دھیان رون کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی کی طرف تھا۔

"ارے۔۔۔ کیا تم جادو کر رہے ہو۔۔۔؟ دکھاؤ ذرا۔۔۔!"

وہ آناً فاناً ان کے سامنے والی خالی نشست پر جم کر بیٹھ گئی۔ رون حیران رہ گیا۔

"اچھا۔۔۔! ٹھیک ہے۔۔۔"

اس نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔

دھوپ . سورج مکھی . مکھن کی نرمی

اس بے وقوف موٹے چوہے کو کردو ہلدی

اس نے اپنی جادوئی چھڑی گھمائی۔ لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ اسکیبرز پہلے کی طرح بھورا اور نیند میں ٹن پڑا ہوا تھا۔

"کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہ کوئی اصلی منتر تھا۔۔۔؟" لڑکی نے پوچھا۔ "ویسے اس نے کام تو نہیں دکھایا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ میں نے تو صرف مشق کے طور پر کچھ آسان منتر آزمائے تھے۔۔۔ ان منتروں نے تو بالکل ٹھیک کام کیا۔۔۔ میرے خاندان میں تو جادو کا 'ج' بھی ڈھونڈے نہ ملے۔۔۔ اس لئے جب مجھے خط ملا تو میں تو بہت حیران ہوئی تھی۔۔۔ لیکن ظاہر ہے میں بہت خوش بھی تھی۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ میں نے سنا ہے کہ یہ چڑیلوں کے لئے سب سے بہترین اسکول ہے۔۔۔ میں نے تو نصاب کی تمام کتابیں بھی پوری طرح سے یاد کر لی ہیں۔۔۔ بالکل زبانی۔۔۔ امید ہے کہ اتنا کافی ہوگا۔۔۔ ویسے میرا نام ہرمائنی گرینجر ہے۔۔۔ تم کون ہو۔۔۔؟"

اس نے یہ تمام باتیں بہت روانی کے ساتھ فراٹے مارتے ہوئے کی تھیں۔

ہیری نے رون کی طرف دیکھا۔ اور سکون کا سانس بھرا۔ کیوں کہ رون کے دہشت زدہ چہرے سے بھی صاف ظاہر تھا کہ اس نے بھی نصاب کی ساری کتابیں دل لگا کر یاد نہیں کی تھیں۔

"میں رون ویزلی ہوں۔۔۔" رون بڑبڑایا۔

"ہیری پوٹر۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"کیا سچ مچ۔۔۔؟" ہرمائنی نے کہا۔ "تمہارے بارے میں تو میں سب کچھ جانتی ہوں۔۔۔ معلومات میں اضافے کے لئے میں نے نصاب کے علاوہ بھی کئی دوسری کتب پڑھی ہیں۔۔۔ تمہارا ذکر 'جدید جادوئی تاریخ'۔' کالے جادو کا عروج وزوال' اور 'بیسویں صدی کے عظیم جادوئی واقعات' نامی کتب میں موجود ہے۔۔۔"

"کیا واقعی۔۔۔؟" یہ باتیں سن کر تو ہیری کا دماغ ہی گھوم گیا تھا۔

"اُف خدایا۔۔۔! کیا تم یہ نہیں جانتے تھے۔۔۔؟ اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو میں نے اپنے بارے میں سب کچھ پتہ لگا لیا ہوتا۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ "کیا تم دونوں میں سے کوئی جانتا ہے کہ تم کس فریق میں جاؤ گے۔۔۔؟ میں نے اس بارے میں کچھ لوگوں سے پوچھ گچھ کی ہے اور امید کرتی ہوں کہ میں شیردل میں رہوں۔۔۔ لوگوں کی مانیں تو یہ سب سے اچھا فریق لگتا ہے۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ خود ڈمبلڈور بھی اسی فریق میں تھے۔۔۔ لیکن میرے خیال سے 'چیل گھات' نامی فریق میں جانے میں بھی کچھ خاص برائی نہیں ہے۔۔۔ خیر۔۔۔! اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔ ہمیں نیول کامینڈک بھی ڈھونڈنا ہے۔۔۔ تم دونوں بھی اپنی وردیاں پہن لو۔۔۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے ہم تھوڑی ہی دیر میں وہاں پہنچنے والے ہیں۔۔۔"

اور پھر بن مینڈک بچے کو اپنے ساتھ لیے وہ وہاں سے چلی گئی۔

"میں چاہے جس فریق میں بھی رہوں۔۔۔ امید کرتا ہوں کہ یہ لڑکی اس فریق میں نہ ہو۔۔۔" رون نے کہا۔ اس نے اپنی چھڑی کو واپس اپنے صندوق میں پھینک دیا۔ "بے ہودہ منتر۔۔۔ یہ مجھے جارج نے بتایا تھا۔۔۔ شرط لگا سکتا ہوں کہ وہ جانتا تھا کہ یہ بے کار ہے۔۔۔"

"تمہارے بھائی کس فریق میں ہیں۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

"شیر دل میں۔۔۔" رون نے کہا۔ ایک بار پھر اس پر اداسی غالب ہوتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ "امی ابو بھی اسی میں تھے۔۔۔ اگر میں اس فریق میں نہیں گیا تو نجانے وہ لوگ کیا کہیں گے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ چیل گھاٹ میں جانے میں بھی کوئی برائی ہے۔۔۔ لیکن سوچو اگر انہوں نے مجھے ناگ شکتی میں رکھ دیا تو کیا ہو گا۔۔۔"

"کیا یہی وہ فریق ہے جس میں ردالمو۔۔۔ میرا مطلب ہے **تم۔جانتے۔ہو۔کون** تھا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" رون نے کہا۔ تھوڑا پریشان نظر آتے ہوئے وہ واپس اپنی نشست پر ڈھے گیا۔

"دیکھو۔۔۔ میرے خیال سے کم از کم اسکیبرز کی مونچھوں کی رنگت تو تھوڑی سی ہلکی ہوئی ہے۔۔۔" ہیری نے فریقین کی الجھن سے رون کا دھیان ہٹانے کی خاطر کہا۔ "خیر یہ بتاؤ۔۔۔ کبڑا (مسّا) چھوڑنے کے بعد تمہارے سب سے بڑے بھائی اب کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟"

"چارلی ازبکستان میں ڈریگن کی پڑھائی کر رہا ہے۔۔۔ اور بل افریقہ میں گرنگوٹس کیلئے کچھ کر رہا ہے۔۔۔" رون نے کہا۔ "ارے کیا تم نے گرنگوٹس کے بارے میں سنا۔۔۔؟ روزنامہ جادوگر تو اس بارے میں خبروں سے بھرا پڑا تھا۔۔۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ **کوروں** کے گھر میں تمہیں یہ اخبار ملتا ہو گا۔۔۔ کسی نے ایک تجوری کو لوٹنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ جس پر سخت حفاظتی پہرہ تھا۔۔۔"

ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔

"کیا واقعی۔۔۔؟ چوروں کا کیا ہوا۔۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔۔! اسی لئے تو یہ خبر اتنی بڑی ہے۔۔۔ چوروں کو پکڑا نہیں جا سکا۔۔۔ میرے ابو کہتے ہیں کہ گرنگوٹس کو چکمہ دینے والا کوئی بہت بڑا کالا جادوگر ہو گا۔۔۔ لیکن سب سے عجیب چیز یہ ہے کہ انہیں نہیں لگتا کہ وہ کوئی چیز لے جانے میں کامیاب ہو پائے ہیں۔۔۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس طرح کا کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے تو سب لوگ ڈر جاتے ہیں کہ کہیں اس کے پیچھے **تم۔ جانتے۔ ہو۔ کون** کا ہاتھ تو نہیں۔۔۔"

یہ خبر ہیری کے دماغ میں کافی دیر تک گھومتی رہی۔ اب جب بھی اس کے سامنے **تم۔جانتے۔ہو ۔کون** کہا جاتا تھا تو اس کو تھوڑا خوف محسوس ہونے لگتا تھا۔ اس نے خود سے ہی فرض کر لیا تھا کہ جادوئی دنیا میں قدم رکھنے پر اسے یہاں رائج طور طریقوں پر چلنا ہی ہو گا۔

لیکن پھر بھی بنا کسی فکر کے ردالموت کہنا زیادہ آسان تھا۔

"تمہاری کوئیڈچ ٹیم کون سی ہے۔۔۔؟" رون نے پوچھا۔

"ارے۔۔۔ مجھے تو کسی ایک کا نام تک بھی نہیں معلوم۔۔۔" ہیری نے اعتراف کیا۔

"کیا۔۔۔؟" رون کو جیسے الفاظ ڈھونڈنے میں مشکل پیش آرہی تھی۔ "اچھا ذرا ٹھہرو۔۔۔ یہ دنیا کا سب سے اچھا کھیل ہے۔۔۔" اور پھر وہ شروع ہو گیا۔ پہلے اس نے چار گیندوں۔ سات کھلاڑیوں اور ان کے مرتبوں کے بارے میں بتایا۔ پھر اس نے ان مشہور مقابلوں کا ذکر کیا جنہیں دیکھنے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ گیا تھا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اگر اس کے پاس پیسے ہوتے تو وہ کس قسم کی اڑن جھاڑو خریدنا پسند کرتا۔ ابھی وہ ہیری کو کھیل کی باریکیاں سمجھانے میں ہی مگن تھا کہ ڈبے کا دروازہ ایک بار پھر سرکا کر کھول دیا گیا۔ لیکن اس بار دروازے پر بن مینڈک بچہ نیول نہیں تھا۔ اور نہ ہی وہ لڑکی جس نے اپنا نام ہرمائنی گرینجر بتایا تھا۔

تین لڑکے اندر داخل ہوئے۔ ہیری نے درمیان والے لڑکے کو فوراً پہچان لیا۔ وہ وہی زرد صورت نوکیلے چہرے والا لڑکا تھا جو اسے مادام میلکن کی چوغوں والی دکان میں ملا تھا۔ اگرم بگڑم گلی کے مقابلے میں اب وہ زیادہ دلچسپی کے ساتھ ہیری کو گھور رہا تھا۔

"کیا یہ سچ ہے۔۔۔؟" اس نے کہا۔ "پوری ریل گاڑی میں شور مچا ہے کہ ہیری پوٹر اس ڈبے میں ہے۔۔۔ تو وہ تم ہو۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"جی ہاں۔۔۔!" ہیری نے باقی دونوں لڑکوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔ دونوں ہی لڑکے کافی تنگڑے اور بہت ہی کائیاں قسم کے لگ رہے تھے۔ زرد صورت لڑکے کے دونوں اطراف وہ کچھ اس انداز سے کھڑے تھے جیسے اس کے کرائے کے محافظ ہوں۔

"اوہ۔۔۔ یہ کریب ہے اور یہ گوئیل۔۔۔" زرد صورت لڑکے نے ہیری کی نگاہوں کو بھانپتے ہوئے بڑی لاپروائی سے کہا۔ "اور میرا نام میلفوائے ہے۔۔۔ ڈریکو میلفوائے۔۔۔"

رون دھیمی آواز میں کھانسا۔ جیسے اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔ ڈریکو میلفوائے نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

"میرا نام سن کر ہنسی آرہی ہے۔۔۔ کیوں۔۔۔؟ یہ پوچھنے کی تو ضرورت ہی نہیں ہے کہ تم کون ہو۔۔۔ میرے بابا نے مجھے بتایا ہے۔۔۔ سرخ بال۔۔۔ مہاسے۔۔۔ اور ضرورت سے زیادہ بچے۔۔۔ جن کو پالنے کی ان کی اوقات نہیں۔۔۔ یعنی کہ۔۔۔ ویزلی خاندان۔۔۔"

پھر وہ دوبارہ ہیری کی طرف مڑ گیا۔ "تمہیں جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ کچھ جادوئی خاندان دوسرے جادوئی خاندانوں سے اونچے ہوتے ہیں پوٹر۔۔۔! تم غلط قسم کے لوگوں سے دوستی نہیں کرنا چاہو گے۔۔۔ میں اس معاملے میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔۔۔"

اس نے ہیری سے ہاتھ ملانے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ لیکن ہیری نے جواباً اس کا ہاتھ نہیں تھاما۔

"مجھے لگتا ہے کہ غلط قسم کے لوگوں کو میں خود بھی پہچان سکتا ہوں۔۔۔ شکریہ۔۔۔" اس نے سرد لہجے میں کہا۔

ڈریکو میلفوائے غصے سے لال تو نہیں پڑا۔ لیکن کم از کم اس کے زرد گال کسی حد تک گلابی ضرور ہو گئے۔

"اگر میں تمہاری جگہ ہوتا پوٹر۔۔۔! تو ذرا احتیاط برتتا۔۔۔" اس نے دھیرے سے کہا۔ "تھوڑی تمیز سے بات کرنا نہیں سیکھو گے تو تمہارا بھی وہی حال ہو گا جو تمہارے ماں باپ کا ہوا تھا۔۔۔ وہ لوگ بھی نہیں جانتے تھے کہ ان کے لئے کیا چیز بہتر تھی۔۔۔ گھومو ویزلی اور ہیگرڈ جیسے نیچ لوگوں کے ساتھ۔۔۔ اور تمہارا بھی ان جیسا حال ہو گا۔۔۔"

ہیری اور رون دونوں اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"ایک بار پھر سے کہنا۔۔۔" رون کے سرخ بال اور چہرہ اس وقت ہم رنگ ہو رہے تھے۔

"اچھا۔۔۔ تو اب تم ہم سے لڑو گے۔۔۔ کیوں۔۔۔؟" میلفوائے حقارت سے پھنکارہ۔

"اگر تم اسی وقت یہاں سے باہر نہیں نکل گئے۔۔۔ تو ہاں بالکل۔۔۔" ہیری نے کہا۔ ایسا کہتے ہوئے اس نے ظاہری طور پر کافی بہادری کا مظاہرہ کیا تھا کیوں کہ کریب اور گوئیل جسمانی لحاظ سے اس سے یا رون سے بہت بڑے تھے۔

"لیکن۔۔۔ ابھی ہمارا یہاں سے جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔ کیوں لڑ کو۔۔۔؟ ہم نے تو اپنا سارا کھانا کھا لیا ہے۔۔۔ لیکن تم لوگوں کے پاس ابھی بھی کافی کچھ باقی ہے۔۔۔"

گوئیل نے رون کے نزدیک رکھے چاکلیٹی مینڈکوں کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ رون آگے کی طرف لپکا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ گوئیل کو چھو بھی پاتا۔ گوئیل نے ایک زوردار بھیانک چیخ ماری۔

اسکیبرز اس کی انگلی سے لٹک رہا تھا اور اس کے نوکیلے چھوٹے دانت گوئیل کی انگلی کے جوڑ میں گہرائی تک دھنسے ہوئے تھے۔۔ درد سے بلبلاتا گوئیل اسکیبرز سے جان چھڑانے کی کوشش میں اپنے ہاتھ کو دائروی صورت میں گھمانے لگا۔ کریب اور میلفوائے تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔ اور جیسے ہی اسکیبرز اچھل کر ہوا میں اڑتا ہوا کھڑکی سے جا ٹکرایا۔ تو وہ تینوں فوراً وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ شاید انہوں نے یہ سوچا ہو گا کہ مٹھائیوں میں اور بھی چوہے چھپے ہوں گے۔ یا شاید انہوں نے کسی کے قدموں کی چاپ سن لی تھی۔ کیوں کہ اگلے ہی لمحے ڈبے میں ہرمائنی گرینجر داخل ہوئی۔

"یہاں کیا ہو رہا تھا۔۔۔؟" اس نے فرش پر چاروں اطراف بکھری مٹھائیوں اور رون (جو دم سے پکڑ کر اسکیبرز کو اٹھا رہا تھا) کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ یہ مر گیا ہے۔۔۔" رون نے ہیری سے کہا۔ اور اسکیبرز کو بالکل اپنی آنکھوں کے پاس لا کر اس کا معائنہ کرنے لگا۔ "ارے نہیں۔۔۔! یقین نہیں ہوتا۔۔۔ یہ تو پھر سے سو گیا ہے۔۔۔"

اور واقعی۔ وہ پھر سے سو گیا تھا۔

"تم میلفوائے سے پہلے بھی مل چکے ہو۔۔۔؟"

ہیری نے اسے اگرم بگڑم گلی میں ہونے والی اپنی ملاقات کے بارے میں بتایا۔

"میں نے اس کے خاندان کے بارے میں سنا ہے۔۔۔" رون نے گھمبیر آواز میں کہا۔ "جب **تم۔ جانتے۔ ہو۔ کون** لاپتا ہوا تھا۔۔۔ تو ہماری طرف واپس آنے والے سب سے پہلے لوگوں میں اس کا خاندان بھی شامل تھا۔۔۔ ان کا کہنا تھا کہ ان پر جادو ٹونا کیا گیا تھا۔۔۔ میرے ابو کو ان کی اس بات پر یقین نہیں ہے۔۔۔ وہ کہتے ہیں کہ میلفوائے کے باپ کو کالے جادو کی طرف جانے کے لئے کسی ایسے بہانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔" پھر وہ ہرمائنی کی طرف مڑا۔ "اور آپ کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں۔۔؟"

"بہتر ہوگا کہ تم جلدی کرو اور اپنی وردیاں پہن لو۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آگے کی طرف میری ٹکٹ والے سے بات ہوئی ہے۔۔۔ اور اس کا کہنا تھا کہ ہم بس پہنچنے ہی والے ہیں۔۔۔ تم لوگ لڑ تو نہیں رہے تھے۔۔۔ لڑ رہے تھے کیا۔۔۔؟ ایسا کروگے تو وہاں پہنچنے سے پہلے ہی تم لوگ مشکل میں پڑ جاؤ گے۔۔۔"

"ہم نہیں۔۔۔! اسکیبرز لڑ رہا تھا۔۔۔" رون نے اس کی طرف تیوریاں چڑھا کر گھورتے ہوئے کہا۔ "اب اگر تم برا نہ مانو تو یہاں سے جاؤ گی۔۔۔ تاکہ ہم لوگ کپڑے بدل سکیں۔۔۔؟"

"ٹھیک ہے۔۔۔! میں تو یہاں صرف اس لئے آئی تھی کیونکہ باہر لوگ بہت ہی بچگانہ حرکتیں کر رہے ہیں۔۔۔ بچوں کی طرح راہداریوں میں اِدھر اُدھر دوڑتے پھرنا۔۔۔" ہرمائنی نے سڑا سا منہ بنا کر کہا۔ "اور ہاں۔۔۔! جانتے ہو تمہاری ناک پر میل لگا ہوا ہے۔۔۔؟"

اس کے جاتے جاتے بھی رون نے اسے غصے سے گھورا۔ ہیری نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ باہر اندھیرا چھا رہا تھا۔ اسے گہرے ارغوانی آسمان تلے تاریکی میں ڈوبتے پہاڑ اور جنگلات نظر آرہے تھے۔ اب ریل گاڑی کی رفتار کم ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے اور رون نے اپنی کوٹیاں اُتاریں اور سیاہ لمبے چوغے پہن لئے۔ رون کا چوغہ اس کے قد کے مطابق تھوڑا چھوٹا تھا۔ چوغے کے نیچے اس کے پرانے جوتے نظر آرہے تھے۔

اسی وقت پوری ریل گاڑی میں ایک بلند آواز گونجی۔ "پانچ منٹ کے اندر ہم ہاگزمیڈ پہنچ جائیں گے۔۔۔ برائے مہربانی اپنا سامان ریل گاڑی میں ہی رہنے دیں۔۔۔ اسے علیحدہ سے اسکول پہنچا دیا جائے گا۔۔۔"

گھبراہٹ کے مارے ہیری کے پیٹ میں مڑوڑ اُٹھنے لگے۔ اس نے دیکھا کہ مہاسوں سے چھپا رون کا چہرہ بھی پیلا پڑ چکا تھا۔ انہوں نے بچی ہوئی مٹھائیاں اپنی جیبوں میں ٹھونسیں اور راہداری میں جمع بچوں کی بھیڑ میں شامل ہو گئے۔

ریل گاڑی پہلے تو دھیمی ہوئی اور آخر کار رک گئی۔ لوگ ایک دوسرے کو دھکا دیتے ہوئے دروازے کے راستے اندھیرے میں ڈوبے۔ ایک چھوٹے سے پلیٹ فارم پر اترنے لگے۔ رات کی یخ بستہ ہوا کے باعث ہیری نے کپکپی بھری۔ اسی لمحے بچوں کے سروں کے اوپر ہوا میں تیرتی ہوئی لالٹین دکھائی دی۔ اور ہیری کو ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی۔

"سال اول۔۔۔ سال اول کے بچے۔۔۔! اس طرف آجائیں۔۔۔ سب ٹھیک ہے نا ہیری۔۔۔؟"

ڈھیر سارے بچوں کے سروں کے سمندر کے اوپر ہیگرڈ کا بڑا اور بال سے بھرا ہوا چہرہ ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"چلو چلو ہمارے پیچھے آؤ۔۔۔ سال اول کا کوئی بچہ رہ تو نہیں گیا۔۔۔؟ ذرا سنبھل کر قدم رکھنا۔۔۔ سال اول کے بچے ہمارے پیچھے پیچھے آئیں۔۔۔"

پھسلتے لڑھکتے وہ لوگ ہیگرڈ کے پیچھے پیچھے ایک تنگ اور ڈھلوانی راستے پر نیچے کی طرف اترنے لگے۔ ان کے دونوں اطراف اتنا گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ ہیری نے سوچا کہ یقیناً وہاں گھنے درخت ہوں گے۔ کسی نے بھی زیادہ بات چیت نہیں کی۔ صرف نیول نے۔ جس کا مینڈک

بار بار گم ہو جاتا تھا۔ ایک دوبارناک سے سوں سوں کی آواز نکالی۔

"بس اب ایک لمحے میں تم لوگوں کو بڑا مسّا کی پہلی جھلک دکھائی دے گی۔۔۔" ہیگرڈ نے اس کے کندھے کے اوپر سے آواز لگائی۔ "بس اس موڑ کے فوراً بعد۔۔۔"

بہت سارے لوگوں نے ایک ساتھ تعریفی انداز میں "اوہ۔۔۔" کہا۔

موڑ مڑتے ہی تنگ گھاٹی والا راستہ انہیں اچانک ایک بڑی سیاہ جھیل کے کنارے پر لے آیا تھا۔ جس کے دوسری طرف ایک بلند و بالا پہاڑ کی چوٹی پر کئی اونچے برجوں اور میناروں والا ایک عظیم الشان قلعہ ایستادہ تھا۔ جس کی کھڑکیاں ستاروں بھرے آسمان میں نگینوں کی طرح جگمگا رہی تھیں۔ "ایک کشتی پر چار سے زیادہ بچے نہیں بیٹھیں گے۔۔۔" ہیگرڈ نے کنارے پر پانی میں کھڑی ہوئی کشتیوں کے بیڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آواز لگائی۔ ہیری اور رون کے پیچھے پیچھے ان کی کشتی میں نیول اور ہرمائنی بھی بیٹھ گئے۔

"سب لوگ بیٹھ گئے۔۔۔؟" ہیگرڈ نے بلند آواز میں پوچھا۔ اپنی پوری کشتی میں وہ اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا۔ "تو ٹھیک ہے۔۔۔ آگے بڑھو۔۔۔"

چھوٹی کشتیوں کا بیڑہ بیک وقت آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ سیاہ جھیل کے پار جاتی کشتیاں جیسے شیشے کی سطح پر تیر رہی تھیں۔ تمام لوگ خاموشی کے ساتھ ٹکٹکی باندھے سامنے کی طرف موجود عظیم الشان قلعے کو دیکھ رہے تھے۔ جیسے جیسے وہ اس چٹان کے قریب آتے گئے۔ جس پر وہ قلعہ کھڑا تھا۔ قلعے کا قد مزید بلند ہوتا چلا گیا۔

جیسے ہی سب سے آگے والی کشتیاں چٹان کے پاس پہنچیں، ہیگرڈ زور سے چلایا۔ "اپنے سر نیچے جھکالو۔۔۔" ان سب نے اپنے سر نیچے جھکا لئے۔ اور چھوٹی کشتیاں انہیں چٹان کے منہ پر موجود ایک سرنگ میں لے کر داخل ہو گئیں۔ جو خوبصورت پتوں والی بیل کے پردے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔ اب وہ لوگ ایک اندھیری سرنگ سے گزر رہے تھے جو غالباً قلعے کے ٹھیک نیچے موجود تھی۔ یہاں تک کہ وہ زیر زمیں موجود ایک بندرگاہ نما جگہ پہنچ کر چکنی چٹانوں اور پتھروں پر نیچے اتر آئے۔

"اوئے تم۔۔۔ کیا یہ تمہارا مینڈک ہے۔۔۔؟" ہیگرڈ نے آواز لگائی۔ وہ بچوں کے اترنے کے بعد کشتیوں کا جائزہ لے رہا تھا۔

"ٹریور۔۔۔" نیول نے خوشی سے چلاتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ پھر وہ سب گرتے پڑتے۔ ہیگرڈ کی لالٹین کی روشنی کے پیچھے پیچھے چٹان پر بنے ہوئے راستے پر چل دیے۔ کچھ دیر بعد وہ لوگ قلعے کے تاریک سائے میں نرم اور اوس زدہ گھاس پر پہنچ گئے۔ ان کے ٹھیک سامنے پتھریلی سیڑھیاں موجود تھیں۔ جن پر چڑھ کر وہ لوگ ایک بھیڑ کی صورت میں شاہ بلوط کی لکڑی سے بنے۔ قلعے کے داخلی دروازے کے ٹھیک سامنے پہنچ گئے۔

"سب آ گئے۔۔۔؟ اور تم۔۔۔ کیا تمہارا مینڈک اب بھی تمہارے پاس ہے۔۔۔؟"

ہیگرڈ نے اپنی دیو ہیکل مٹھی ہوا میں بلند کی۔ اور قلعے کے دروازے پر تین بار زوردار دستک دی۔

☆☆☆

ساتواں باب

چھانٹتی ٹوپی

دروازہ ایک دم سے جھولتے ہوئے کھل گیا۔ وہاں سیاہ بالوں والی ایک دراز قد چڑیل زمردی سبز لمبے چوغے میں ملبوس کھڑی تھی۔ اس کا چہرہ بہت کٹھور تھا اور اسے دیکھ کر ہیری کے ذہن میں جو پہلا خیال آیا تھا وہ یہ تھا کہ اس خاتون کے ساتھ پنگا لینا مناسب نہیں ہو گا۔

"پروفیسر مک گونیگل۔۔۔! سال اول کے بچے پہنچ گئے ہیں۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔

"شکریہ ہیگرڈ۔۔۔! یہاں سے انہیں میں لے جاؤں گی۔۔۔"

انہوں نے دروازے کو پورا کھول دیا۔ سال اول کے بچے کئی قطاروں میں اندر داخل ہونے لگے۔ پہلا داخلی دیوان اتنا بڑا تھا کہ ڈرسلی خاندان کا پورا گھر اس میں سما سکتا تھا۔ گرنگوٹس کی طرح یہاں بھی پتھر کی دیواریں جلتی ہوئی مشعلوں سے روشن تھیں۔ چھت اتنی اونچی تھی کہ اسے نگاہوں کے احاطے میں لانا بھی ناممکن لگ رہا تھا۔ بالائی حصے میں جانے کے لیے ان کی نگاہوں کے عین سامنے سنگ مرمر کی شاندار سیڑھیاں موجود تھیں۔

سخت پتھریلے فرش پر وہ لوگ پروفیسر مک گونیگل کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ دائیں طرف موجود ایک بڑے دروازے کے عقب سے ہیری کو سینکڑوں آوازوں کی بھنبھناہٹ سنائی دی۔ باقی سارا اسکول یقیناً پہلے ہی یہاں پہنچ چکا تھا۔ لیکن پروفیسر مک گونیگل سال اول کے تمام بچوں کو دیوان کے ساتھ بنے ایک چھوٹے خالی کمرے میں لے گئیں۔ تمام بچے وہاں ایک بھیڑ کی صورت قریب قریب کھڑے ہو گئے۔ اجتماعی خوف نے ان سب کو وقتی طور پر متحد کر دیا تھا۔ ہر کوئی سہمی سہمی نگاہوں سے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

"ہگوارٹس میں خوش آمدید۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔ "سالانہ ایام کے آغاز کی تقریب ضیافت کچھ ہی دیر میں شروع ہونے والی ہے۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ آپ لوگ دیوانِ خاص میں اپنی نشستوں پر بیٹھ سکیں۔۔۔ آپ کو اپنے فریق کے لیے چھانٹا جائے گا۔۔۔ چھنٹائی کی یہ تقریب انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔۔۔ کیونکہ جب تک آپ یہاں رہیں گے۔۔۔ آپ کا فریق ہگوارٹس کی چار دیواری میں آپ کے خاندان کا کردار ادا کرے گا۔۔۔ آپ اپنے فریق کے باقی بچوں کے ساتھ جماعتوں میں بیٹھیں گے۔۔۔ اپنے فریق کی مخصوص خوابگاہوں میں سوئیں گے۔۔۔ اور اپنے ہی فریق کے مشترکہ کمرے میں اپنا فارغ وقت گزاریں گے۔۔۔"

"ہگوارٹس کے چار فریقین کے نام۔۔۔ شیر دل۔۔۔ جفاکش اوہ بلاؤ۔۔۔ چیل گھاٹ اور ناگ شکتی ہیں۔۔۔ ہر فریق کا اپنا ایک شاندار ماضی ہے اور ہر ایک میں ہی سے کئی بہترین جادوگر اور چڑیلیں نکلی ہیں۔۔۔ جب تک آپ ہگوارٹس میں رہیں گے۔۔۔ پورے سال کے دوران آپکی ہر کامیابی پر آپ کے فریق کو نمبر عنایت کئے جائیں گے۔۔۔ لیکن قانون شکنی پر فریق کے نمبر کاٹ بھی لیے جائیں گے۔۔۔ سال کے اختتام پر سب سے زیادہ نمبروں کے حامل فریق کو بہترین فریق کے انعامی پیالے سے نوازا جائے گا۔۔۔ جو اپنے آپ میں ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔۔۔ امید کرتی ہوں کہ آپ جس بھی فریق میں چنے جائیں۔۔۔ اس کا اثاثہ ثابت ہوں گے۔۔۔"

"کچھ ہی دیر میں باقی اسکول کے سامنے چھنٹائی کی تقریب کا آغاز ہونے والا ہے۔۔۔ میرا مشورہ ہے کہ جب تک آپ لوگ یہاں انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ کیوں نہ آپ لوگ تھوڑا اپنا حلیہ سنوار لیں۔۔۔"

پروفیسر مک گونیگل کی نگاہیں لمحہ بھر کے لئے نیول کے چوغے کی طرف لہرائیں۔ جو اس وقت نیول کے بائیں کان کے نیچے اٹکا ہوا تھا۔ پھر ان کی نگاہوں نے رون کی دھبے دار ناک کو گھورا۔ ہیری گھبرا کر اپنے بال سنوارنے کی کوشش کرنے لگا۔

"جب ہم آپ کے لیے تیار ہو جائیں گے تو میں واپس آؤنگی۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔ "براہ مہربانی خاموشی کے ساتھ یہاں انتظار کیجئے۔۔۔"

پھر وہ اس چھوٹے کمرے سے باہر چلی گئیں۔ ہیری نے خوف کے عالم میں تھوک نگلا۔

"ویسے فریق کے لئے ہمارا چناؤ کس طرح کیا جاتا ہے۔۔۔؟" اس نے رون سے پوچھا۔

"میرے خیال سے کسی طرح کا امتحان دینا ہوتا ہے۔۔۔ فریڈ کہہ رہا تھا کہ اس میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ مذاق کر رہا تھا۔۔۔"

ہیری کا دل بڑے زور سے دھڑکا۔ ایک امتحان۔؟ اور وہ بھی پورے اسکول کے سامنے۔؟ لیکن ابھی تو اسے ذرہ برابر بھی جادو نہیں آتا تھا۔ اف خدایا۔ اب وہ کرے تو کیا کرے۔؟ یہاں قدم رکھتے وقت اس نے ایسی صورتحال کی بالکل بھی توقع نہیں کی تھی۔ اس نے پریشانی کے عالم میں چاروں اطراف دیکھا۔ باقی تمام لوگ بھی دہشت زدہ لگ رہے تھے۔ کوئی بھی زیادہ بات چیت نہیں کر رہا تھا۔ سوائے ہرمائنی گرینجر کے۔ جو اپنے سیکھے ہوئے منتروں کو بہت تیز رفتاری کے ساتھ دہراتے ہوئے باآواز بلند سوچ رہی تھی کہ نہ جانے اسے ان میں سے کس منتر کی ضرورت پڑنے والی ہے۔ ہیری نے بہت کوشش کی کہ اس کی ان باتوں پر اس کا دھیان نہ جائے۔ اس نے پہلے کبھی بھی اتنی زیادہ گھبراہٹ محسوس نہیں کی تھی۔ کبھی بھی نہیں۔ اس وقت بھی نہیں جب اسے ڈرسلی خاندان کو اسکول کا شکایتی رقعہ دکھانا پڑا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ نجانے کیسے اس نے اپنی استانی کے نقلی بال سیاہ سے نیلے کر دیئے تھے۔ اس نے اپنی آنکھیں کمرے کے دروازے پر جما دیں۔ بس کسی بھی لمحے پروفیسر مک گونیگل واپس آئیں گی اور اسے اس کے بدقسمت انجام کی طرف لے جائیں گی۔

لیکن اسی وقت کچھ ایسا ہوا۔ جس کی وجہ سے وہ ہوا میں ایک فٹ اوپر اچھل گیا۔ اس کے پیچھے کھڑے کئی اور لوگ بھی ایک ساتھ چلا اٹھے۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔؟"

اس نے ایک زوردار آہ بھری۔ اردگرد کھڑے لوگوں نے بھی کچھ ایسا ہی کیا۔ لگ بھگ بیس سفید بھوت ان کی پشت پر موجود دیوار کے اندر سے ہوا میں تیرتے ہوئے نمودار ہوئے تھے۔ سچے موتیوں کی طرح سفید اور کسی حد تک شفاف۔ ان

کے آر پار دیکھا جا سکتا تھا۔ ایک دوسرے سے بات چیت میں مشغول وہ تمام بھوت ہوا میں تیرتے ہوئے کمرے سے باہر کی طرف جانے لگے۔ ان میں سے کسی نے بھی سال اول کے بچوں کی طرف دیکھا تک نہیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ان کے درمیان کسی بات پر بحث چل رہی تھی۔ کسی موٹے پستہ قد راہب کے حلیے والا ایک بھوت کہہ رہا تھا۔ "میں تو یہی کہوں گا۔۔۔ معاف کرو اور بھول جاؤ۔۔۔ ہمیں اسے ایک دوسرا موقعہ تو دینا ہی چاہیے۔۔۔"

"میرے عزیز فرئیر۔۔۔ کیا ہم نے پیوس کو ایسے کئی مواقع فراہم نہیں کئے ہیں جو اسے ملنے چاہئے تھے۔۔۔؟ وہ صرف ہمارا نام بدنام کرتا پھرتا ہے۔۔۔ اور آپ تو جانتے ہی ہیں کہ وہ تو سچ مچ کا بھوت تک نہیں ہے۔۔۔ میں تو یہی کہوں گا۔۔۔ ارے۔۔۔ تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟"

گلوبند اور چست پاجامے میں ملبوس اس بھوت کی نظر ابھی ابھی سال اول کے طلباء پر پڑی تھی۔

کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

" نئے طلباء۔۔۔" موٹے فرئیر نے ان سب کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "میرے خیال سے تم لوگوں کی چھنٹائی ہونے والی ہے۔۔۔؟"

کچھ لوگوں نے خاموشی سے ہاں میں سر ہلایا۔

" مجھے امید ہے کہ تم لوگوں سے جنا کش (روح بلاؤ) میں ملاقات ہوگی۔۔۔" فرئیر نے کہا۔ "میرا پرانا فریق۔۔۔"

"چلئے۔۔۔ آگے بڑھیے۔۔۔" ایک تیکھی آواز نے کہا۔ "چھنٹائی کی تقریب شروع ہوا چاہتی ہے۔۔۔"

پروفیسر مک گونیگل لوٹ آئی تھیں۔ ایک کے بعد ایک۔ تمام بھوت تیرتے ہوئے مخالف سمت میں موجود دیوار سے باہر چلے گئے۔

"آپ لوگ قطار بنا لیں اور میرے پیچھے آئیں۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔

ہیری کا حال بے حال تھا۔ اس کے پاؤں جیسے منوں وزنی ہو گئے تھے۔ وہ قطار میں اس لڑکے کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا جس کے بال ریت کی مانند سرمئی تھے۔ رون اس کے ٹھیک پیچھے تھا۔ پھر وہ لوگ چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے اور داخلی دیوان کے پار دوپٹ والے ایک بڑے دروازے سے گزرتے ہوئے دیوانِ خاص میں داخل ہو گئے۔

ہیری نے آج تک کبھی خواب میں بھی اتنی حیرت انگیز اور تابناک جگہ کا تصور نہیں کیا تھا۔۔۔ یہاں ہزاروں کی تعداد میں موم بتیاں

روشن تھیں۔ جو ان چار لمبی میزوں کے ٹھیک اوپر ہوا میں معلق تیر رہی تھیں۔ جہاں باقی طلباء نشستیں سنبھالے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میزوں پر چمکتی ہوئی سنہری رکابیاں اور پیالے سجے ہوئے تھے۔ دیوان کے آخری سرے پر ایک بڑا چبوترا تھا جس پر ایک اور اونچی میز بچھی ہوئی تھی۔ وہاں اساتذہ بیٹھے ہوئے تھے۔ پروفیسر مک گونیگل سال اول کے بچوں کو چبوترے تک لے گئیں۔ جہاں انہیں ایک قطار کی صورت میں کھڑا کر دیا گیا۔ ان سب کا رخ نیچے بیٹھے ہوئے طلباء کی طرف تھا۔ اور ان کی پشت پر تمام اساتذہ موجود تھے۔ ٹمٹماتی ہوئی موم بتیوں کی روشنی میں انہیں گھورنے والے سینکڑوں لوگوں کے چہرے زرد لالٹینوں کی طرح نظر آ رہے تھے۔۔ طلباء کے ہجوم میں کہیں کہیں سفید چاندی سی دھند کی طرح چمکتے ہوئے بھوت بھی نظر آ رہے تھے۔ گھورتی ہوئی ان نگاہوں سے پیچھا چھڑانے کی غرض سے ہیری نے اوپر کی طرف دیکھا۔ وہاں اسے سیاہ رنگت کی مخملی چھت نظر آئی۔ جس پر بے شمار ستارے ٹکے ہوئے تھے۔ اس نے سناہر مائنی گرینجر کسی سے سرگوشی کر رہی تھی۔ "اس چھت پر ٹونا کیا گیا ہے تاکہ یہ بالکل باہر موجود آسمان جیسی نظر آئے۔۔۔ میں نے اس بارے میں بڑا مسّا ۔ایک تاریخ نامی کتاب میں پڑھا تھا۔۔۔"

یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ وہاں اوپر واقعی ایک چھت موجود تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے دیوانِ خاص اوپر کی طرف سیدھا جنت سے جا ملتا ہو۔

پروفیسر مک گونیگل نے خاموشی کے ساتھ ایک چار پایوں والی تپائی سال اول کے بچوں کے سامنے لا کر رکھ دی تھی۔ ہیری فوراً سر جھکا کر واپس نیچے کی طرف دیکھنے لگا۔ تپائی کے اوپر پروفیسر مک گونیگل نے جادوگروں کی ایک نوکیلی ٹوپی رکھی۔ وہ ٹوپی بہت ہی خستہ حال اور میلی کچیلی تھی۔ اور اس میں کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ پٹونیہ خالہ تو ایسی کسی ٹوپی کو گھر کے اندر لے جانے سے پہلے مر جانا پسند کرتیں۔

شاید ان لوگوں کو اس ٹوپی میں سے خرگوش نکالنے کی کوشش کرنا پڑے گی۔ ہیری نے پاگل پنتی کے عالم میں سوچا۔ لگ تو کچھ ایسا ہی رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ دیوان میں بیٹھے سبھی لوگ اب اس ٹوپی کو گھور رہے تھے۔

کچھ لمحات کے لئے مکمل خاموشی چھائی رہی۔ پھر اچانک وہ ٹوپی تھرتھرائی۔ اور ٹوپی کے کنارے پر موجود چوڑی سلائی کچھ اس انداز میں کھل گئی جیسے وہ اس کا منہ ہو۔ اور پھر اس ٹوپی نے گانا شروع کر دیا۔

تمہیں شاید لگے کہ میں ہوں بدصورت

مگر تم آنکھوں دیکھے پر مت کرو اعتبار

بولو تو میں کہا لوں خود کو

لادو ٹوپی اگر مجھ سے سمجھدار

چاہے پاس تمہارے ہو گول سیاہ ٹوپیاں

یا پھر ہوں تمہاری ریشمی اونچی ٹوپیاں

میں ہوں کبڑا مسّا کی چھنٹائی کرنے والی ٹوپی

ہوں میں ان سب ٹوپیوں کی ماں

جو کچھ ہے تمہارے دماغ میں ۔ وہ مجھ سے نہیں ہے چھپا

چھانٹتی ٹوپی دیکھ سکتی ہے سب ۔ سب کچھ ہے اس کو پتہ

تو آؤ پہن لو مجھے ۔ میں تمہیں دوں گی بتا

اِس میں اُس میں کِس میں ۔ تمہیں رکھنا ہے مجھے کہاں

تمہیں بھیجا جاسکتا ہے شیر دل میں

جو ہوتے ہیں شیر دل جانباز

ان کی ہمت۔ حوصلہ ۔ دلداری

شیر دل کو کرتی ہے ممتاز

تمہیں بھیجا جاسکتا ہے جفاکش اور بلاؤ میں

جو ہوتے ہیں سچے دل۔ وفادار

صابر جفاکش اور بلاؤ ہوتے ہیں سچے

محنت کے لئے ہر دم تیار

یا کیوں نہ چن لئے جاؤ سمجھدار چیل گھاٹ میں

اگر واقعی ہے تمہارے پاس دماغ

ہو حاضر جواب اور سیکھنے کی ہے چاہ

تو وہیں ملیں گے اپنے جیسے بے شمار

یا پھر شاید ناگ شکتی میں

بنا پاؤ اصلی دوست

وہ چالاک دوست کریں گے کچھ بھی

تاکہ خوش ہو جائے ان کا یار

تو آؤ پہن لو مجھے۔ ڈرو مت

اور گبھراؤ مت

تم محفوظ ہاتھوں میں ہو یار (ویسے میرے ہاتھ ہیں تو نہیں)

کیوں کہ میں ہوں ایک ٹوپی جو کرتی ہے سوچ بچار

جیسے ہی ٹوپی نے اپنا گانا ختم کیا۔ پورا دیوان تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا۔ ٹوپی نے چاروں میزوں کی طرف اپنا نوکیلا سر جھکا کر شکریہ ادا کیا۔ اور خاموشی سے ایک بار پھر بے جان حالت میں تپائی پر گر گئی۔

"تو ہمیں صرف ٹوپی پہننی ہو گی۔۔۔" رون نے ہیری سے سرگوشی کی۔ "میں فریڈ کو جان سے مار ڈالوں گا۔۔۔وہ کہہ رہا تھا کہ ہمیں بدھو دیوزاد سے کشتی لڑنا پڑے گی۔۔۔"

ہیری کے ہونٹوں پر کمزور سی مسکراہٹ آ گئی۔ ہاں! ٹوپی پہننا منتر پڑھنے سے لاکھ درجے بہتر تھا۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ کاش یہ ٹوپی بھی وہ لوگوں کی نگاہوں سے دور تنہائی میں پہن سکتا۔ ٹوپی نے بھی شاید ان لوگوں سے کچھ زیادہ ہی امیدیں باندھ لی تھیں۔ فی الوقت ہیری کو نہ تو بہادری محسوس ہو رہی تھی اور نہ ہی حاضر جوابی۔ بلکہ اسے تو کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ ان سب کی جگہ اگر ٹوپی نے ڈرے ہوئے لوگوں کے لئے بنائے گئے کسی فریق کا ذکر کیا ہوتا تو شاید وہ اسی فریق میں چن لیا جاتا۔

اب پروفیسر مک گونیگل ہاتھ میں چرمئی کاغذ کا ایک پروانہ لئے آگے بڑھیں۔

"جب میں آپ کا نام پکاروں۔۔۔تب آپ آکر ٹوپی پہنیں گے اور تپائی پر بیٹھ جائیں گے تاکہ آپ کو چھانٹا جا سکے۔۔۔" انہوں نے کہا۔ "ہینا ایبٹ۔۔۔"

گلابی چہرے۔ اور بھوری رنگت کی دو چوٹیوں والی ایک لڑکی قطار سے باہر نکلی۔ ٹوپی پہنی۔ جس نے اسکی آنکھوں کو ڈھک لیا۔ اور تپائی

پر بیٹھ گئی۔

ایک لمحے کا وقفہ۔۔۔

"جفاکش اور بلاؤ ۔۔۔"ٹوپی چلائی۔

جیسے ہی مینا سیدھے ہاتھ پر موجود جفاکش اور بلاؤ میز پر بیٹھنے کیلئے آگے بڑھی۔ اس میز پر بیٹھے لوگوں نے تالیوں اور نعروں کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ ہیری نے دیکھا کہ موٹے فریئر کا بھوت بھی اس کی طرف دیکھ کر خوشی سے ہاتھ ہلا رہا تھا۔

"سوزن بونز۔۔۔"

"جفاکش اور بلاؤ ۔۔۔"ٹوپی ایک بار پھر چلائی۔ اور سوزن دوڑتے ہوئے مینا کے پہلو میں بیٹھنے کے لیے چل دی۔

"ٹیری بوٹ۔۔۔"

"چیل گھاٹ ۔۔۔"

اس بار الٹے ہاتھ پر موجود دوسری میز سے تالیاں بجنے کی آوازیں سنائی دیں۔ ٹیری کے نزدیک پہنچنے پر چیل گھاٹ کے کئی طلباء اس سے ہاتھ ملا کر اس کا استقبال کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"مینڈی بروکل ہرسٹ۔۔۔" بھی چیل گھاٹ میں گئی۔ لیکن "لیونڈر براؤن" شیر دل فریق کی اس سال کی پہلی نئی طالبہ منتخب ہوئی۔ اور الٹے ہاتھ پر موجود سب سے آخری میز نعروں کی دھماکے دار آوازوں سے گونج اٹھی۔ ہیری دیکھ رہا تھا رون کے دونوں جڑواں بھائی سیٹیاں مار رہے تھے۔

اس کے بعد "میلی سینٹ بلس ٹروڈ" ناگ شکتی میں منتخب ہوئی۔ شاید ناگ شکتی کے بارے میں اس نے جو باتیں سنی تھیں۔ ان کی وجہ سے یہ صرف ہیری کا تصور ہو۔ لیکن اس نے سوچا کہ یہ سارے لوگ تو واقعی بہت منحوس لگ رہے ہیں۔

اب آہستہ آہستہ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی طبیعت خراب ہو رہی ہو۔ اسے یاد تھا کہ اس کے پرانے اسکول میں جسمانی کھیل کود کے وقفے کے دوران کھلاڑی بانٹتے وقت کیا ہوتا تھا۔ اسے ہمیشہ سب سے آخر میں منتخب کیا جاتا تھا۔ اس لئے نہیں کیونکہ وہ اچھا کھلاڑی نہیں تھا۔ بلکہ اس لئے کیونکہ کوئی نہیں چاہتا تھا کہ ڈڈلی ایسا سمجھے کہ وہ اسے پسند کرتے ہیں۔

"جسٹن فنچ فلے چلی۔۔۔۔"

"جناکش اوڈ بلاڈ ۔۔۔"

ہیری نے دیکھا کہ کئی بار ٹوپی فریق کے نام فوراً چلا کر بتا دیتی تھی۔ لیکن کچھ لوگوں کے لئے فیصلہ کرنے میں اس نے تھوڑا وقت بھی لیا۔ "سیمس فنی گن۔۔۔" سرمئی بال والا وہ لڑکا جو قطار میں ہیری سے آگے موجود تھا۔ جب تپائی پر بیٹھا تو ٹوپی نے اسے شیر دل قرار دینے میں پورے ایک منٹ کا وقت لگایا۔

"ہرمائنی گرینجر۔۔۔"

ہرمائنی لگ بھگ دوڑتی ہوئی تپائی تک گئی اور کافی بے تابی کے ساتھ ٹوپی اپنے سر پر جمالی۔

"شیر دل ۔۔۔" ٹوپی نے چلا کر کہا۔ رون نے افسوس سے سر ہلایا۔

اچانک ہیری کو ایک ڈراؤنا خیال آیا۔ جیسا کہ جب آپ بہت زیادہ گھبرائے ہوئے ہوتے ہیں تو آپ کے دل میں ہمیشہ ڈراؤنے خیالات ہی آتے ہیں۔ اگر اسے سرے سے منتخب ہی نہیں کیا گیا۔ تو کیا ہو گا۔؟ کیا ہو گا اگر وہ آنکھوں تک ڈھکی ٹوپی پہنے بہت دیر تک ایسے ہی بیٹھا رہے اور کچھ دیر بعد پروفیسر مک گونیگل اس کے سر سے ٹوپی کھینچ کر اتارتے ہوئے یہ کہیں کہ یقیناً کوئی نہ کوئی غلطی ہوئی ہے اور بہتر ہو گا کہ وہ واپس ریل گاڑی کی طرف چل دے۔

جب بار بار اپنا مینڈک گم کر دینے والے لڑکے نیول لونگ باٹم کا نام پکارا گیا۔ تو تپائی کی طرف جاتے وقت وہ منہ کے بل نیچے گر پڑا۔ نیول کے بارے میں فیصلہ کرنے میں ٹوپی نے کافی وقت لگایا اور آخر کار جب ٹوپی نے شیر دل کا نام پکارا تو ہڑبونگ میں نیول ٹوپی اتارے بنا ہی

شیر دل میز کی طرف دوڑ پڑا۔ لوگوں کے قہقہوں کی چھاؤں میں جھینپتا نیول لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا واپس لوٹا اور ٹوپی 'مورگ مکڈوگل' کو پکڑا دی۔

اپنا نام پکارے جانے پر میلفوائے اکڑ دکھانے والے انداز میں آگے بڑھا۔ اور اس نے فوراً ہی اپنی دلی مراد پالی۔ ٹوپی نے ابھی اس کے سر کو چھوا ہی تھا کہ وہ چلا اٹھی۔ "ناگ شکتی ---"

میلفوائے اپنے دوستوں کریب اور گوئیل کے ساتھ بیٹھنے کے لئے آگے بڑھ گیا۔ اس کے چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی۔

اب زیادہ لوگ نہیں بچے تھے۔

"مون--- نوٹ--- پارکنسن--- ان کے بعد دو جڑواں بہنیں پٹیل اور پٹیل پھر پرکس--- سیلی--- عین--- اور آخر کار---"

"ہیری پوٹر---"

جیسے ہی ہیری نے آگے کی طرف قدم بڑھائے۔ سلگتی چنگاریوں جیسی دھیمی سرگوشیوں کی آوازیں پورے دیوان میں بھنبھنانے لگیں۔

"کیا انہوں نے پوٹر کہا---؟"

"وہ والا ہیری پوٹر---؟"

اپنی آنکھوں پر ٹوپی کے گرنے سے پہلے ہیری نے جو آخری منظر دیکھا--- وہ یہ تھا کہ دیوان میں موجود تمام لوگ اپنی گردنیں اچکا کر اسے ٹھیک طرح سے دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اگلے ہی لمحے اس کی نگاہیں ٹوپی کے اندرونی سیاہ کنارے پر تیرنے لگیں۔ دھڑکتے دل کے ساتھ وہ انتظار کرنے لگا۔

"ہونہہ---" اس کے کان میں ایک مدھم آواز نے کہا۔ "کافی مشکل ہو--- بہت مشکل--- کافی ہمت نظر آتی ہے--- دماغ میں بھی کوئی برائی نہیں ہے--- خوبیاں

تو ہیں تمہارے اندر۔۔۔او ہو اف خدایا۔۔۔ ہاں۔۔۔! خود کو ثابت کرنے کی پیاس۔۔۔ اب یہ تو بہت ہی دلچسپ ہے۔۔۔ تو تمہیں کہاں رکھنا چاہیے۔۔۔؟"

ہیری نے تپائی کے کناروں کو کس کر جکڑتے ہوئے سوچا۔"ناگ شکتی نہیں۔۔۔ناگ شکتی نہیں۔۔۔"

"تو ناگ شکتی نہیں۔۔۔؟" مدھم آواز نے کہا۔"کیا تمہیں یقین ہے۔۔۔؟ سوچ لو۔۔۔ تم بلندیوں کو چھو سکتے ہو۔۔۔ تمہارے دماغ میں یہ تمام خوبیاں صاف نظر آرہی ہیں۔۔۔اور عظمت کے اس مینارے تک پہنچنے میں ناگ شکتی تمہاری مدد کر سکتا ہے۔۔۔ اس میں کوئی شک نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔؟ ٹھیک ہے اگر تم یہی چاہتے ہو تو۔۔۔ تو پھر ٹھیک رہے گا۔۔۔شیر دل ۔۔۔"

ہیری نے سنا کہ ٹوپی نے آخری الفاظ دیوان میں بیٹھے تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے با آواز بلند کہے تھے۔ اس نے سر سے ٹوپی اتاری اور کانپتے ہوئے قدموں سے شیر دل میز کی طرف چل دیا۔ منتخب ہو کر ناگ شکتی فریق میں نہ بھیجے جانے پر وہ اس حد تک مطمئن تھا کہ اس کی توجہ اس طرف جا ہی نہیں سکی کہ اس کے لئے سب سے زیادہ تالیاں بج رہی تھیں۔ ثانوی مددگار پرسی نے اٹھ کر انتہائی جوش و خروش کیساتھ اس سے ہاتھ ملایا۔ جبکہ ویزلی جڑواں بھائی اچھلتے ہوئے نعرے لگا رہے تھے۔"ہمیں پوٹر مل گیا۔۔۔ ہمیں پوٹر مل گیا۔۔۔" ہیری اس گلوبند پہنے ہوئے بھوت کے سامنے بیٹھ گیا جسے وہ پہلے دیکھ چکا تھا۔ بھوت نے شفقت سے اس کا بازو تھپتھپایا۔ اور ہیری کو اچانک ایسا ڈراؤنا احساس ہوا جیسے اس نے اپنا ہاتھ برف کے پانی سے بھری بالٹی میں ڈال دیا ہو۔

اب وہ اونچی میز کو ٹھیک طرح سے دیکھ سکتا تھا۔ اس کی طرف سے قریب۔ سب سے آخری کنارے پر ہیگرڈ بیٹھا ہوا تھا۔ جس نے دیکھ لیا کہ ہیری اس کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اس نے فوراً انگوٹھا اٹھاتے ہوئے اسے مبارکباد دی۔ جواباً ہیری بھی مسکرا دیا۔ اور وہیں۔ اونچی میز کے بالکل مرکز میں ایک بڑی سنہری کرسی پر ایلبس ڈمبلڈور براجمان تھے۔ ہیری نے انہیں فوراً پہچان لیا۔ کیونکہ ریل گاڑی میں چاکلیٹی مینڈک والی تصاویر میں وہ ان کی متحرک تصویر دیکھ چکا تھا۔ ڈمبلڈور کے چاندی جیسے بال پورے دیوان میں وہ واحد چیز تھی جو بالکل بھوتوں کی طرح چمک رہی تھی۔

ہیری کو پروفیسر کوئیرل بھی نظر آئے۔ وہی گھبرایا ہوا نوجوان۔ جس سے اس کی ملاقات رستی کڑھائی میں ہوئی تھی۔ جامنی رنگت کی بڑی سی پگڑی پہنے ہوئے وہ کافی نامعقول لگ رہے تھے۔

اور اب چھنٹائی کے لئے بس چار لوگ ہی باقی بچے تھے۔ڈین تھامس ایک سیاہ فام لڑکا۔ جو رون سے بھی زیادہ نکلتے ہوئے قد کا مالک تھا۔ ہیری کے ساتھ شیر دل میز پر آ بیٹھا۔ "لیزاٹرپن۔۔۔" کو چیل گھاٹ میں شامل کر لیا گیا۔ اور پھر رون کی باری آئی۔ دہشت کے مارے اس نے اپنی سانس روکی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کی رنگت ہری پڑتی جا رہی تھی۔ ہیری دل ہی دل میں اس کے لئے دعا کرنے لگا۔ اور کچھ ہی دیر میں ٹوپی چلائی۔ "شیر دل ۔۔۔"

جیسے ہی رون اس کے برابر والی نشست پر دھم سے گرنے کے انداز میں بیٹھا۔ تو باقی لوگوں کے ساتھ ہیری نے بھی زور زور سے تالیاں بجائیں۔

"شاباش رون بہت خوب۔۔۔" ہیری کے دوسری طرف بیٹھے پرسی ویزلی نے جوشیلے انداز میں کہا۔ اسی دوران "بلائیس زیبینی۔۔۔" ناگ شکتی میں منتخب کر لیا گیا۔ پروفیسر مک گونیگل نے چرمئی کاغذ کے پروانے کو لپیٹا اور چھانٹتی ٹوپی اٹھا کر واپس چلی گئیں۔

ہیری نے اپنی خالی سونے کی رکابی کی طرف دیکھا۔ اسے بس ابھی ابھی اس بات کا احساس ہوا تھا کہ وہ کتنا بھوکا تھا۔ کدو کے سموسے کھائے ہوئے جیسے کئی صدیاں بیت چکی تھیں۔

ایلبس ڈمبلڈور اپنی نشست سے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔ وہ طلباء کی طرف دیکھ کر دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔۔ انہوں نے اپنی بانہیں استقبالیہ انداز میں پھیلائی ہوئی تھیں۔۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ان سب بچوں کو یہاں دیکھنے سے زیادہ انہیں کسی اور بات سے خوشی کاملنا ناممکن تھا۔۔ "خوش آمدید۔۔۔" انہوں نے کہا۔ "بڑا مسّا میں ایک نئے سال کیلئے میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔۔۔ اس سے پہلے کہ ہم لوگ ضیافت سے لطف اندوز ہوں۔۔۔ میں چند الفاظ کہنا چاہوں گا۔ اور وہ الفاظ ہیں۔۔۔ احمق۔۔۔ اوودبلاؤ۔۔۔ چیتھڑے۔۔۔ چٹکی۔۔۔"

"آپ سب کا شکریہ۔۔۔"

پھر وہ واپس اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔ سب لوگوں نے خوش ہو کر تالیاں بجانا شروع کر دیں۔۔۔ ہیری سمجھ نہیں پایا کہ اس بات پر ہنسنا چاہئے یا نہیں۔ "کیا وہ۔۔۔ تھوڑے سے پاگل ہیں۔۔۔؟" اس نے پرسی سے ناسمجھی کے عالم میں پوچھا۔

"پاگل۔۔۔؟" پرسی نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔ "ویسے تو وہ انتہائی قابل ہیں۔۔۔دُنیا کے بہترین جادوگر۔۔۔ لیکن ہاں۔۔۔وہ تھوڑے سے کھسکے ہوئے ضرور ہیں۔۔۔ تم آلو لینا پسند کرو گے ہیری۔۔۔"

ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کے سامنے موجود رکابیوں پر اب انواع و اقسام کے کھانوں کے پہاڑ لگے ہوئے تھے۔ اس نے آج تک اپنی من پسند کھانے کی اتنی ساری چیزیں ایک ساتھ ایک میز پر پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ گائے کا بھنا گوشت۔ سالم بھنے مرغ۔ بکرے اور بھیڑ کی چانپیں۔ لذیذ قیمہ۔ تکے۔ کباب۔ مچھلی کے قتلے۔ اُبلے آلو۔ بھنے سالم آلو۔ تلے ہوئے آلو۔ انڈے دودھ اور آٹے سے بنے پیڑے۔ مٹر کے دانے۔ گاجریں۔ شوربہ۔ ٹماٹر چٹنی۔۔۔اور نہ جانے کیوں اتنے لذیز کھانوں کے ساتھ وہاں عام سے پودینے کے میٹھے پھلکے بھی پروسے گئے تھے۔

ڈرسلی خاندان نے ہیری کو کبھی بھی فاقہ زدہ حالت میں تو نہیں رکھا تھا۔ لیکن انہوں نے اسے کبھی بھی پیٹ بھر کھانے کی اجازت بھی نہیں دی تھی۔ خاص طور پر ہر وہ چیز جو ہیری کو پسند تھی اسے پہلی فرصت میں ہڑپ کر جانا ڈڈلی کا من پسند مشغلہ تھا۔ بھلے ہی اس چیز کو کھا کر وہ بیمار ہی کیوں نہ پڑ جائے۔ ہیری نے اپنی رکابی میں پودینے کے پھلکے کے علاوہ ہر چیز تھوڑی تھوڑی مقدار میں لے کر ایک پہاڑ سا بنالیا۔ اور کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ تمام اشیاء بے حد لذیذ اور خوش ذائقہ تھیں۔

"دیکھ کر کتنا اچھا لگتا ہے۔۔۔" ہیری کو گوشت کا بھنا ہوا قتلہ چاقو سے کاٹتے ہوئے دیکھ کر گلوبند پہنے ہوئے بھوت نے افسردگی سے کہا۔

"کیا آپ نہیں کھا سکتے۔۔۔؟"

"لگ بھگ پانچ سو سال سے میں نے کچھ نہیں کھایا ہے۔۔۔" بھوت نے کہا۔ "ظاہر ہے مجھے اس کی ضرورت تو نہیں ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی۔۔۔یاد تو آتی ہو گی۔ دل کو تڑپاتی ہو گی۔ میرے خیال سے میں نے اپنا تعارف نہیں کروایا ہے۔۔۔ عزت مآب نکولس ڈے مسی پورپنگٹن آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔۔۔ میں شیر دل مینار کا رہائشی بھوت ہوں۔۔۔"

"میں جانتا ہوں آپ کون ہیں۔۔۔" رون نے اچانک کہا۔

"میرے بھائیوں نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔آپ لگ بھگ سر کٹے نک ہیں۔۔۔"

"میں چاہوں گا کہ تم مجھے 'عزت مآب نکولس ڈے مسی' کہہ کر ہی پکارو۔۔۔" بھوت نے نخوت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

لیکن سرمئی بال والے لڑکے سیمس فنی گن نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی۔

"لگ بھگ سر کٹا۔۔۔؟ بھلا آپ لگ بھگ سر کٹے کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔؟"

عزت ماب نکولس کے چہرے پر اب تیز غصہ جھلک رہا تھا۔ شاید گفتگو کا رخ ان کی من پسندیدہ بات سے بہت دور مڑ چکا تھا۔

"اس طرح۔۔۔" انہوں نے چڑتے ہوئے کہا۔ اور اپنا بایاں کان پکڑا اور اسے جھٹکا دیا۔ ان کا پورا سر اکھڑ کر گردن سے نیچے ان کے کندھے پر یوں لٹکنے لگا جیسے وہ کسی قبضے کے سہارے ابھی بھی ان کی گردن سے جڑا ہوا ہو۔ شاید کسی نے ان کا سر تن سے جدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اپنی اس کوشش میں وہ کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔

ان لوگوں کے چہروں پر چھائی دہشت دیکھ کر لگ بھگ سر کٹے نک نے مسکراتے ہوئے جھٹک کر اپنا سر دوبارہ اپنی گردن پر جما لیا۔ ہلکا سا کھانسے اور بولے۔ "توشیر حل کے نئے ساتھیو۔۔۔! مجھے امید ہے کہ اس سال سالانہ فریقی انعامی پیالہ جیتنے میں تم لوگ ہماری بھرپور مدد کرو گے۔۔۔؟ شیر حل کبھی بھی اتنے لمبے عرصے تک بغیر جیتے ہوئے نہیں رہا ہے۔۔۔ ناگ شکتی لگاتار چھ سال سے فریقی انعامی پیالہ جیت رہے ہیں۔۔۔ خونی نواب اب میرے لئے ناقابل برداشت ہوتا جا رہا ہے۔۔۔ وہ ناگ شکتی کا بھوت ہے۔۔۔"

ہیری نے ناگ شکتی کی میز کی طرف نگاہ دوڑائی۔ وہاں ایک خوفناک صورت بھوت بیٹھا ہوا تھا۔ جو ویران آنکھوں سے سب کو گھور رہا تھا۔ اس کا چہرہ انتہائی کمزور دبلا پتلا تھا۔ اور اس کا چوغہ چاندی جیسی رنگت والے خون میں لتھڑا ہوا تھا۔ وہ ٹھیک میلفوائے کے برابر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور ہیری کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ میلفوائے اس کے ساتھ نشست ملنے پر کچھ زیادہ خوش نہیں لگ رہا تھا۔

"یہ خون میں کیوں لتھڑا ہوا ہے۔۔۔؟" سیمس نے اشتیاق کے ساتھ پوچھا۔

"میں نے کبھی اس سے پوچھا نہیں ہے۔۔۔" لگ بھگ سر کٹے نک نے نفاست سے کہا۔

جب سب نے پیٹ بھر کر کھا لیا تو بچا ہوا کھانا ان کے سامنے رکھی ہوئی رکابیوں سے غائب ہو گیا۔ اور رکابیاں پہلے کی طرح صاف شفاف جگمگانے لگیں۔ اگلے ہی لمحے ان میں میٹھا نمودار ہو گیا۔ ہر ذائقے والے گولے گنڈے۔ سیب کے پیڑے۔ بالو شاہی۔ چاکلیٹی مربے۔ مربہ مٹھائی۔ پیٹھا۔ توت فرنگی۔ چاول کا زردہ۔۔۔ نہ جانے کیا کیا۔

ہیری نے جوں ہی بالو شاہیوں کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ گفتگو کا رخ ان سب کے خاندانوں کی طرف مڑ گیا۔

"میں کم ذات ہوں۔۔۔" سیمس نے کہا۔ "میرے ابو **کورے** ہیں۔۔۔ میری امی نے انہیں شادی ہونے تک نہیں بتایا کہ وہ ایک چڑیل ہیں۔۔۔ یہ معلوم ہونے پر تو ان کے ہوش ہی اڑ گئے تھے۔۔۔"

باقی سب لوگ ہنس دیئے۔

"اور تم نیول۔۔۔؟" رون بولا۔

"دیکھو مجھے میری دادی نے پالا ہے اور وہ ایک چڑیل ہیں۔۔۔" نیول نے کہا۔ "لیکن کافی لمبے عرصے تک خاندان والوں کو یہی لگتا تھا کہ شاید میں پورے کا پورا **کورا** ہوں۔۔۔ میری دادی کے بھائی۔۔۔ دادا ایلگی۔۔۔ ہمیشہ مجھے عجیب عجیب طریقوں سے چونکانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔۔۔ ان کا ماننا تھا کہ شاید اس طرح میرے اندر چھپا جادو کسی طرح سامنے آجائے گا۔۔۔ ایک دفعہ تو انہوں نے مجھے دھکا مار کر منچھر جھیل میں پھینک دیا۔۔۔ میں تو لگ بھگ ڈوب ہی گیا تھا۔۔۔ لیکن جب تک میں آٹھ سال کا نہیں ہوا اس وقت تک کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔ دادا ایلگی رات کے کھانے پر ہمارے گھر آئے ہوئے تھے۔۔۔ اور ہمیشہ کی طرح کچھ کر دکھانے کے شوق میں انہوں نے مجھے پہلی منزل کی ایک کھڑکی سے باہر سر کے بل لٹکایا ہوا تھا۔۔۔ اسی وقت بڑی دادی اے نِڈ نے انہیں پیچھے سے انڈے کے حلوے کی رکابی پکڑانا چاہی۔۔۔ اور اسے پکڑنے کے چکر میں غلطی سے انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔۔۔ لیکن میں نیچے نہیں گرا بلکہ ٹپے کھاتا ہوا باغیچے سے ہوتا ہوا باہر سڑک تک چلا گیا بالکل صحیح سلامت۔۔۔ سب لوگ بہت خوش ہوئے۔۔۔ دادی تو اتنی خوش ہوئیں کہ وہ رونے لگیں۔۔۔ اور جب مجھے داخلہ ملا تو ان لوگوں کے چہرے دیکھنے کے لائق تھے۔۔۔ انہیں لگتا تھا کہ شاید مجھ میں اتنا جادو ہے ہی نہیں کہ مجھے یہاں داخلہ مل سکے۔۔۔ دادا ایلگی تو اتنا خوش ہوئے کہ وہ خود جا کر میرے لیے یہ مینڈک خرید کر لائے۔۔۔"

ہیری کے دوسری طرف پرسی ویزلی اور ہرمائنی گرینجر پڑھائی کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ ("مجھے امید ہے کہ وہ لوگ فوراً پڑھائی شروع کروادیں گے۔۔۔ سیکھنے کے لئے کتنا کچھ ہے۔۔۔ مجھے خاص طور پر تبدیلی ہیئت کے مضمون میں دلچسپی ہے۔۔۔ کیا بات ہے نا۔۔۔ کسی چیز کو کسی اور چیز میں تبدیل کر دینا۔۔۔ لیکن ظاہر ہے ایسا کرنا بہت مشکل ہوگا۔۔۔"؛"ابتدا میں تمہیں چھوٹی چیزیں سکھائی جائیں گی۔۔۔ جیسے ماچس کی تیلی کو سوئی میں بدلنا اور اسی طرح کی چیزیں۔۔۔")

کھا پی کر ہیری کے جسم میں اب حرارت پیدا ہو چکی تھی اور اسے نیند کے جھونکے آنے لگے تھے۔ اس نے ایک بار پھر اونچی میز کی طرف دیکھا۔ ہیگرڈ اپنے پیالے میں سے کچھ پینے میں مشغول تھا۔ پروفیسر مک گونیگل۔ پروفیسر ڈمبلڈور سے باتیں کر رہی تھیں۔ عجیب و غریب سی پگڑی پہنے پروفیسر کوئیرل ایک دوسرے استاد سے باتیں کر رہے تھے۔ جن کے سیاہ چیچپے بال۔ خم زدہ مڑی ہوئی ناک اور جلد کی رنگت زرد تھی۔

یہ ایک دم اچانک ہوا۔ مڑی ہوئی ناک والے استاد نے کوئیرل کی پگڑی کی اوٹ سے سیدھا ہیری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔ اور ہیری کے ماتھے پر موجود زخم کے نشان میں چبھتا ہوا تیز درد اُٹھا۔

"اُف۔۔۔" ہیری نے جھٹ سے اپنا ایک ہاتھ ماتھے پر رکھ لیا۔

"کیا ہوا ہیری۔۔۔؟" پرسی نے پوچھا۔

"کک۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔"

درد جس طرح اچانک آیا تھا۔ ٹھیک اسی طرح اچانک مٹ گیا۔ لیکن اس استاد کی نظروں سے جو احساس ہیری کو ہوا تھا اسے ذہن سے جھٹک پانا بالکل بھی آسان نہیں تھا۔ یہ احساس ہیری کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔

"وہ کون سے استاد ہیں جو پروفیسر کوئیرل سے بات کر رہے

ہیں۔۔۔؟" اس نے پرسی سے پوچھا۔

"اچھا۔۔۔! تو تم کوئیرل کو پہلے سے ہی جانتے ہو۔۔۔؟ اور اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں کہ وہ اتنے گھبرائے ہوئے کیوں لگ رہے ہیں۔۔۔ ظاہر ہے ان کے ساتھ پروفیسر اسنیپ جو بیٹھے ہیں۔۔۔ پروفیسر اسنیپ جادوئی محلولات کا مضمون پڑھاتے ہیں۔۔۔ لیکن اس میں ان کو کوئی دلچسپی نہیں۔۔۔ سب جانتے ہیں کہ دراصل وہ پروفیسر کوئیرل کی جگہ لینا چاہتے ہیں۔۔۔ کالے جادو کے بارے میں اسنیپ کچھ زیادہ ہی جانتے ہیں۔۔۔"

تھوڑی دیر تک ہیری اسنیپ کی سمت دیکھتا رہا۔ لیکن اسنیپ نے دوبارہ اس کی طرف نہیں دیکھا۔

آخر کار میٹھا بھی ان کے سامنے سے غائب ہو گیا۔ اور پروفیسر ڈمبلڈور ایک بار پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔ دیوان میں خاموشی چھا گئی۔

"آہم۔۔۔ اب جب کہ ہم کھا پی چکے ہیں تو میں کچھ کہنا چاہوں گا۔۔۔ سالانہ آغاز کی کچھ خاص ہدایات آپ تک پہنچانا میرا فرض ہے۔۔۔"

"سال اول کے بچے خاص طور پر دھیان سے سنیں کہ میدان میں موجود جنگل میں طالب علموں کا داخلہ ممنوع ہے۔۔۔ اور اگر ہمارے کچھ پرانے طالب علم بھی اس بات کو یاد رکھیں تو بہتر ہو گا۔۔۔"

ڈمبلڈور کی شرارتی نگاہیں ویزلی جڑواں بھائیوں کی طرف لہرائیں۔

"ہمارے نگران۔۔۔ جناب فلچ نے مجھ سے گزارش کی ہے کہ آپ سب کو یاد دلادوں کہ پڑھائی کی جماعتوں کے دوران راہداریوں میں جادو کا استعمال ممنوع ہے۔۔۔"

"اس ششماہی کے دوسرے ہفتے میں کوئیڈچ کی مشقوں کا باقاعدہ آغاز کیا جائے گا۔۔۔ فریقی دستے میں شمولیت کے خواہش مند افراد مادام ہوچ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔"

"اور سب سے آخر میں۔۔۔ میں آپ کو بتادوں کہ اس سال تیسری منزل پر موجود راہداری کے سیدھے ہاتھ والے حصے میں ہر اس شخص کا داخلہ سختی سے ممنوع ہے۔۔۔ جو ایک دردناک موت نہ مرنا چاہتا ہو۔۔۔"

یہ سن کر ہیری کی ہنسی نکل گئی۔ لیکن وہ ان گنے چنے افراد میں سے ایک تھا جنہوں نے ایسا کیا۔

"وہ سنجیدہ تو ہر گز نہیں ہیں۔۔۔؟" اس نے پرسی کے کان میں سرگوشی کی۔

"بالکل ہوں گے۔۔۔" پرسی نے ڈمبلڈور کو گھورتے ہوئے کہا۔ "عجیب بات ہے۔۔۔ کیوں کہ عام طور پر وہ ہمیشہ وجوہات بتاتے ہیں کہ ہمیں کہیں پر جانے کی اجازت کیوں نہیں ہے۔۔۔ جیسے سب جانتے ہیں کہ جنگل میں خونخوار درندے رہتے ہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ کم از کم انہیں ہم ثانوی مددگاروں کو تو وجہ بتانا چاہئے تھی۔۔۔"

"اور اب اس سے پہلے کہ ہم بستر پر جائیں ہم اپنے اسکول کا گیت گائیں گے۔۔۔" ڈمبلڈور نے بلند آواز میں کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ یہ سنتے ہی باقی تمام اساتذہ کی مسکراہٹیں تھوڑی بناوٹی نظر آنے لگیں۔

ڈمبلڈور نے اپنی چھڑی کو ہلکا سا جھٹکا دیا جیسے وہ اس کے سرے سے مکھی بھگانا چاہتے ہوں۔ ایک لمبا سنہری فیتہ چھڑی سے اڑتے ہوئے باہر نکلا۔ میزوں کے اوپر ہوا میں بلند ہوا اور سانپ کی طرح لہراتے ہوئے الفاظ میں بدل گیا۔ "سب اپنی من پسند دھن منتخب کر لیں اور شروع کریں۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔

اور پورا اسکول گونج اٹھا۔

کبڑا مسّا ۔کبڑا مسّا ۔کبڑے مسے والے کبڑا مسّا

مہربانی کرکے ہمیں کچھ سکھاؤ جھٹ پٹ

چاہے ہم ہوں بوڑھے اور ہوں گنجے منجے

یا پھر گھٹنوں چلنے والے لڑکے نٹ کھٹ

ہماری کھوپڑیاں آسانی سے بھری جا سکتی ہیں

تو بھر دو ان میں اپنا دلچسپ جادو تھوڑا سا

کیونکہ ابھی ہیں یہ خالی اور بھری ہے ان میں ہوا

مری ہوئی کچھ مکھیاں اور سوکھا خالی بھوسا

سکھاؤ ہمیں کچھ جو ہو سیکھنے کے قابل

یاد دلاؤ ہمیں جو ہے ہم نے دیا بھلا

تم اپنا کام کرو۔ باقی ہم پر چھوڑ دو

دل لگا کر پڑھیں گے ہم دنیا کو دیں گے بھلا

ہر ایک نے یہ گیت الگ الگ وقت میں ختم کیا۔ سب سے آخر میں صرف ویزلی جڑواں بھائی بچے۔ جو انتہائی دھیمے ماتمی سروں میں نغمہ

سر اتھے۔ ڈمبلڈور نے اپنی چھڑی سے ان کی آخری سطور کو دوبارہ ظاہر کیا اور جیسے ہی انہوں نے گیت ختم کیا تو تالیاں بجانے والوں میں سب سے تیز تالیاں ڈمبلڈور نے ہی بجائیں۔

"واہ۔۔۔ موسیقی۔۔۔" انہوں نے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ "ہم یہاں جو بھی جادو کرتے ہیں۔۔۔ یہ اس سے بڑا جادو ہے۔۔۔ اور اب سونے کا وقت۔۔۔ چلو جاؤ سب۔۔۔ دوڑو۔۔۔"

شیر حل کے سال اول کے بچے۔ آپس میں گفتگو میں مشغول طلباء کے ہجوم کے درمیان سے گزرتے ہوئے پرسی کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ دیوانِ خاص سے باہر نکل کر وہ لوگ سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ ہیری کے پیر ایک بار پھر منوں وزنی ہو رہے تھے۔ لیکن صرف اس لئے کیونکہ وہ بہت تھک چکا تھا اور آج اس نے پیٹ بھر کھانا کھایا تھا۔ وہ نیند میں اتنا ٹن تھا۔ کہ اسے یہ دیکھ کر بھی حیرت نہیں ہوئی کہ ان کے گزرنے پر راہداریوں میں لگی تصاویر میں موجود لوگ ان کی طرف اشارے کرتے ہوئے آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔ اور نہ ہی اس وقت جب دوبار پرسی انہیں ایسے خفیہ دروازوں کے پار لے گیا۔ جو سرکنے والی پوشیدہ دیواروں اور خوبصورت نقش و نگار سے مزین دبیز پردوں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے۔ پاؤں گھسیٹتے اور جمائیاں لیتے ہوئے وہ لوگ سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ اور ابھی ہیری یہ سوچ ہی رہا تھا کہ نہ جانے ابھی اور کتنی دور جانا ہو گا۔ کہ اچانک انہیں رکنا پڑا۔

سہارا لے کر چلنے والی چھڑیوں کا ایک بڑا گٹھر ان کے ٹھیک سامنے ہوا میں تیر رہا تھا۔ اور جیسے ہی پرسی نے ان کی طرف ایک قدم بڑھایا۔ تو گٹھر سے چھڑیاں ایک ایک کر کے اس پر برسنے لگیں۔

"پیوس ہے ایک شرارتی بدروح۔۔۔" پرسی نے سال اول کے بچوں سے سرگوشی کی۔ پھر اس نے بلند آواز میں کہا۔

"پیوس۔۔۔! سامنے آؤ۔۔۔"

جواب میں ایک تیز اور بے ہودہ آواز سنائی دی۔ جیسے کسی نے غبارے میں ہوا نکال دی ہو۔

"کیا تم چاہتے ہو کہ میں خونی نواب کے پاس جاؤں۔۔۔؟"

پھک کی آواز کے ساتھ۔ ٹانگ پر ٹانگ جمائے۔ ہوا میں تیرتا ہوا۔ مکاری بھری تاریک آنکھوں اور چوڑے منہ والا ایک پستہ قد آدمی ان کے سامنے ظاہر ہوا۔ جس نے اپنے ہاتھوں میں چھڑیاں دبوچی ہوئی تھیں۔

"واہ کیا بات ہے۔۔۔" اس نے شیطانی قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ "چھال اول کے اِتے بتے بچے۔۔۔ بہت مزہ آئے گا۔۔۔"

وہ اچانک ان کی طرف جھپٹا۔ سب لوگ سر نیچے کرتے ہوئے جھک گئے۔

"دور ہٹ جاؤ پیوس۔۔۔ ورنہ میں خونی نواب کو اس بارے میں بتا دوں گا۔۔۔ میں واقعی بتا دوں گا۔۔۔" پرسی غصے سے دہاڑا۔

دانتوں تلے زبان چڑاتے ہوئے۔ پیوس وہاں سے غائب ہو گیا۔ لیکن جاتے جاتے اس نے چھڑیوں کے گٹھر کو نیول کے سر پر پھینک دیا۔ آوازوں سے پتہ چل رہا تھا کہ ان سے دور جاتے ہوئے وہ راستے میں موجود سجاوٹی زرہ بکتروں سے دھینگا مستی کرتے ہوئے جا رہا تھا۔

دوبارہ آگے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے پرسی بولا۔ "تمہیں پیوس سے ذرا بچ کر رہنا پڑے گا۔۔۔ صرف خونی نواب ہی اسے قابو میں رکھ سکتا ہے۔۔۔ ورنہ تو وہ ہم ثانوی مددگاروں کی بھی نہیں سنتا۔۔۔ لو ہم پہنچ گئے۔۔۔"

راہداری کے بالکل آخری سرے پر گلابی ریشمی پوشاک میں ملبوس ایک بہت موٹی عورت کی تصویر ٹنگی ہوئی تھی۔

"شناخت۔۔۔؟" وہ بولی۔

"ڈریگن کاسر۔۔۔" پرسی نے کہا۔ اور تصویر جھولتے ہوئے سامنے سے ہٹ گئی۔ اس کی پشت پر دیوار میں ایک بڑا گول سوراخ دکھائی دیا۔ وہ سب اس سوراخ سے گزر کر اندر داخل ہو گئے۔ نیول کو پاؤں اٹھا کر اندر داخل ہونے کے لئے سہارے کی ضرورت پڑی۔ اب وہ لوگ شیرحل مشترکہ کمرے میں کھڑے ہوئے تھے۔ ایک آرام دہ گول کمرہ جس میں جگہ جگہ نرم گدیوں والی آرام کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پرسی نے لڑکیوں کو ان کی خواب گاہ میں بھیج دیا۔ اور لڑکوں کو اپنے ساتھ لیے دوسرے دروازے کے پار گول گھومتی ہوئی سیڑھیوں پر اوپر چڑھنے لگا۔ وہ لوگ یقیناً کسی مینار کے اندر تھے۔ مینار کے سب سے اوپری حصے میں آخر کار وہ اپنے بستروں تک پہنچ ہی گئے۔ پانچ آرام دہ چارپائیاں۔ جن پر سرخ رنگت کے دبیز مخملی پردے لٹکے ہوئے تھے۔ ان کے صندوق پہلے ہی سے اوپر پہنچا دیئے گئے تھے۔

اور سچ کہیں تو وہ لوگ اتنے تھکے ہوئے تھے کہ زیادہ بات چیت کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ تو انہوں نے اپنے شب خوابی کے لباس پہنے اور اپنے اپنے بستروں پر لڑھک گئے۔

"کھانا شاندار تھا نا۔۔۔؟" پردے کے پیچھے سے رون نے سرگوشی کی۔ "دور ہٹو اسکیبرز۔۔۔ توبہ ہے یہ تو میری چادر کتر رہا ہے۔۔۔"

ہیری رون سے پوچھنے والا تھا کہ کیا اس نے بالو شاہی کھائی تھی۔ لیکن اس سے پہلے ہی وہ نیند کی وادیوں میں اترتا چلا گیا۔

شاید ہیری نے کچھ زیادہ ہی کھالیا تھا کیونکہ اس نے ایک انتہائی عجیب سا خواب دیکھا۔ وہ پروفیسر کوئیرل کی پگڑی پہنے کھڑا تھا۔ جو اس سے باتیں کر رہی تھی اور اسے بتا رہی تھی کہ اسے فوراً ناگ شکتی میں چلے جانا چاہیے۔ کیونکہ یہی اس کی تقدیر میں لکھا ہے۔ ہیری نے پگڑی کو بتایا کہ وہ ناگ شکتی میں نہیں جانا چاہتا۔ اچانک پگڑی بھاری ہوتی چلی گئی۔ ہیری نے اسے اتارنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن پگڑی اس کے سر پر کستی چلی گئی۔ درد سے اس کا سر پھٹنے لگا۔ اور لو۔ وہاں تو میلفوائے بھی کھڑا تھا۔ جو اس کی کشمکش دیکھ کر پاگلوں کی طرح ہنسے جا رہا تھا۔ پھر میلفوائے کی شکل مڑی ہوئی ناک والے استاد اسنیپ میں تبدیل ہو گئی۔ جس کے قہقہے بلند ہوتے ہوتے سفاک سرد ہنسی میں تبدیل ہو گئے۔ سبز روشنی کا زوردار دھماکہ ہوا اور پسینے میں شرابور۔ خوف سے کانپتے ہوئے ہیری کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے کروٹ بدلی اور ایک بار پھر سو گیا۔ اور اگلی صبح جب وہ نیند سے جاگا تو رات کو دیکھے اس خواب کی یاد اس کے ذہن سے پوری طرح مٹ چکی تھی۔

☆☆☆

آٹھواں باب

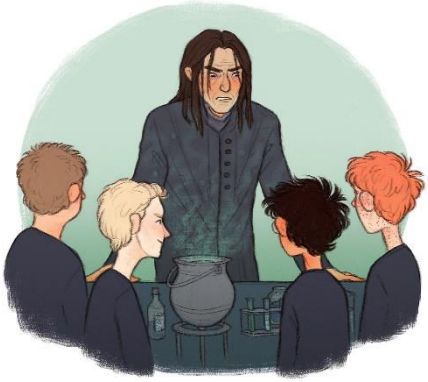

جادوئی محلولات کے استاد

"وہ دیکھو وہاں۔۔۔"

"کہاں۔۔۔؟"

"سرخ بال والے لمبے لڑکے کے ساتھ۔۔۔"

"وہ جس نے عینک پہنی ہوئی ہے۔۔۔؟"

"کیا تم نے اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔؟"

"کیا تم نے اس کا زخم کا نشان دیکھا۔۔۔؟"

اگلے دن اپنی خواب گاہ سے نکلتے ہی ایسی سرگوشیوں نے ہیری کا پیچھا لے لیا۔ کمرہ جماعت کے باہر قطار لگا کر کھڑے لوگ۔ پنجوں کے بل اچک اچک کر اسے دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کئی بار راہداریوں میں اس کے ساتھ چلتے ہوئے لوگ اسے دوبارہ دیکھنے کے لئے آگے جا کر واپس پلٹ آئے۔ ہر کوئی اسے گھور رہا تھا۔

ہیری کی دلی خواہش تھی کہ وہ لوگ ایسا نہ کریں۔ کیوں کہ اس وقت اسے صرف اپنا کمرہ جماعت ڈھونڈنے میں دلچسپی تھی۔

ہگوارٹس میں کل ایک سو بیالیس سیڑھیاں تھیں۔ کچھ چوڑی کچھ پھیلی ہوئیں۔ کچھ تنگ کچھ حرکت کرتی ہوئیں۔ کچھ سیڑھیاں جمعے کے دن انہیں کہیں اور ہی لے جاتی تھیں۔ کچھ سیڑھیوں کے درمیان ایسے قدمچے تھے جو کسی بھی وقت اچانک غائب ہو جاتے تھے۔ انہیں یاد رکھنا پڑتا تھا کہ اس قدمچے کو پھلانگ کر عبور کرنا ہے۔ پھر وہاں ایسے دروازے بھی تھے جو اس وقت تک نہیں کھلتے تھے جب تک احترام کے ساتھ ان سے گزارش نہ کی جائے۔ یا پھر انہیں کھولنے کے لئے بالکل درست مقام پر انہیں گدگدنا پڑتا تھا۔ کچھ دروازے ایسے بھی تھے جو درحقیقت دروازے تھے ہی نہیں۔ بلکہ ٹھوس دیواریں تھیں جو دروازہ ہونے کا ناٹک کر رہی ہوتی تھیں۔

یہ یاد رکھنا بھی بہت مشکل تھا کہ کون سی چیز کہاں تھی۔ کیونکہ ہر چیز اچھلتے ہوئے اِدھر سے اُدھر گھومتی پھرتی تھی۔ تصاویر کے اندر موجود لوگ بھی ایک دوسرے سے ملاقات کے لئے اپنی تصویر سے دوسری تصاویر میں آتے جاتے رہتے تھے۔ اور ہیری کو پورا یقین تھا کہ سجاوٹی زرہ بکتر بھی اِدھر اُدھر چل پھر سکتے ہیں۔

بھوتوں سے بھی کوئی خاص مدد نہیں ملتی تھی۔ جب کوئی بھوت اچانک اس دروازے سے تیرتے ہوئے باہر نکل آئے۔ جسے آپ کھولنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ تو پورے جسم میں جھرجھری دوڑ جاتی تھی۔ لگ بھگ سر کٹا ناک ہمیشہ شیر دل کے نئے طلباء کو خوشی خوشی صحیح سمت بتاتا تھا۔

لیکن اگر آپ کو جماعت کے لیے دیر ہو رہی ہو اور پیوس نامی بدروح رستے میں مل جائے تو وہ تالا لگے دو دروازوں اور ایک چالاک سیڑھی جتنا وقت ضائع کر دے گا۔ وہ آپ کے سر پر ردی کی ٹوکری الٹی کر دے گا۔ پیروں کے نیچے سے قالین کھینچ لے گا۔ نشانہ تاک کر آپ پر چاک کے ٹکڑے پھینکے گا۔ یا اور کچھ نہیں تو دبے پاؤں آپ کے پیچھے پہنچ کر آپ کو ناک کے بل دبوچ لے گا اور چیخ مارتے ہوئے کہے گا۔

"تمہاری ناک مل گئی۔۔۔"

اگر پیوس سے بھی برا کوئی ہو سکتا تھا۔ تو وہ تھا نگران فلچ۔ اپنی پہلی ہی صبح ہیری اور رون نے اس کے ساتھ اپنے تعلقات خراب کر لئے۔ فلچ نے انہیں ایک ایسا دروازہ کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے پکڑ لیا جو بد قسمتی سے تیسری منزل کی ممنوعہ راہداری میں کھلتا تھا۔ وہ یہ ماننے کو ہی تیار نہیں تھا کہ وہ راستہ بھٹک گئے ہیں۔ اسے پورا یقین تھا کہ وہ لوگ جان بوجھ کر اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس نے تو انہیں تہہ خانے میں بند کرنے کی دھمکی بھی دے ڈالی تھی۔ وہ تو بھلا ہو وہاں سے گزرتے ہوئے پروفیسر کوئیرل کا۔ جنہوں نے فلچ سے ان کی جان چھڑائی۔

فلچ ایک بلی کا مالک تھا جس کا نام 'بیگم نورس' تھا۔ ایک دبلی پتلی اور دھول جیسی رنگت والی مخلوق۔ جس کی غصے سے ابلی ہوئی آنکھیں بالکل فلچ کی طرح زرد لالٹین جیسی لگتی تھیں۔ وہ تنہا راہداریوں کا چکر لگاتی رہتی تھی۔ اس کے سامنے کوئی قانون توڑو۔ یا ایسا کچھ کرنے کا سوچ بھی لو۔ تو وہ دم لہراتے ہوئے فلچ کے پاس پہنچ جاتی تھی۔ جو دو لمحات بعد ہی جیسے ہوا میں اڑتا ہوا اس جگہ آ دھمکتا تھا۔ اسکول کے خفیہ راستوں کے بارے میں کسی اور کے مقابلے میں فلچ کو سب سے زیادہ معلومات تھیں۔ (شاید ویزلی جڑواں بھائیوں کو چھوڑ کر) اس وجہ سے بھوتوں کی طرح وہ بھی کسی بھی وقت کسی بھی جگہ نمودار ہونے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ طلباء اس سے شدید نفرت کرتے تھے اور شاید کئی لوگوں کی زندگی کا مقصد ہی بیگم نورس کو ٹکا کر زوردار لات رسید کرنا تھا۔

اور پھر۔ ایک بار آپ کو راستہ مل جائے۔ تو پھر جماعتیں خود ایک سر درد تھیں۔ ہیری کو بہت جلد پتہ چل گیا۔ کہ جادو سیکھنے کا مطلب صرف جادوئی چھڑی ہلانا اور منہ سے کچھ مزیدار الفاظ ادا کرنا ہر گز نہیں ہے۔

ہر بدھ۔ آدھی رات کے وقت انہیں اپنی فلکی دوربینوں کی مدد سے تاریک آسمان کا مشاہدہ کرتے ہوئے مختلف ستاروں کے نام اور سیاروں کی چال سیکھنا پڑتی تھی۔

ہفتے میں تین بار انہیں قلعے کے پچھلے حصے میں بنے ہریاول گھروں میں جڑی بوٹیوں کا علم حاصل کرنا ہوتا تھا۔

پروفیسر اسپراؤٹ دھول مٹی میں اٹی ایک چھوٹی سی چڑیل تھیں۔ جو انہیں مختلف عجیب و غریب اقسام کے پودوں اور پھپھوندیوں کی دیکھ بھال اور ان کے مفید استعمالات کے طریقے سکھاتی تھیں۔

☆☆☆

☆☆☆

☆☆☆

سب سے بے مزہ جماعت کا رتبہ جادوئی تاریخ کی جماعت کو حاصل تھا۔ یہ وہ واحد جماعت تھی جسے ایک بھوت پڑھاتے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ کسی زمانے میں۔ جب پروفیسر بنز کافی عمر رسیدہ ہو چکے تھے۔ ایک دن انتظامی عملے کے مشترکہ کمرے میں انگیٹھی کے سامنے بیٹھے بیٹھے ان کی آنکھ لگ گئی۔ اور اگلے دن جب نیند سے اٹھنے پر وہ تدریس کے لئے جماعت میں داخل ہوئے تو اپنا جسم وہیں انگیٹھی کے پاس چھوڑ آئے۔

بنز کاہلی کے عالم میں ریں ریں کرتے رہتے اور وہ لوگ جلدی جلدی اہم نام اور تاریخیں لکھتے رہتے تھے۔

جلد بازی میں اکثر وہ لوگ لگڑ بھگڑ اور بوجھ بجھکڑ کے نام آپس میں الٹ پلٹ کر دیتے تھے۔

جادوئی سحر کے استاد پروفیسر فلٹ وک ایک چھوٹے سے بونے نما جادوگر تھے۔ جنہیں اپنی میز کے اوپر سے دیکھنے کے لیے کتابوں کے ایک ڈھیر کے اوپر کھڑا ہونا پڑتا تھا۔

جماعت میں ان کے پہلے دن انہوں نے سب سے پہلے حاضری کا کھاتہ کھولا۔ اور جب وہ ہیری کے نام پر پہنچے تو انہوں نے ایک حیرت بھری چیخ ماری اور لڑکھڑا کر کتابوں سے نیچے جا گرے۔

☆☆☆

☆☆☆

☆☆☆

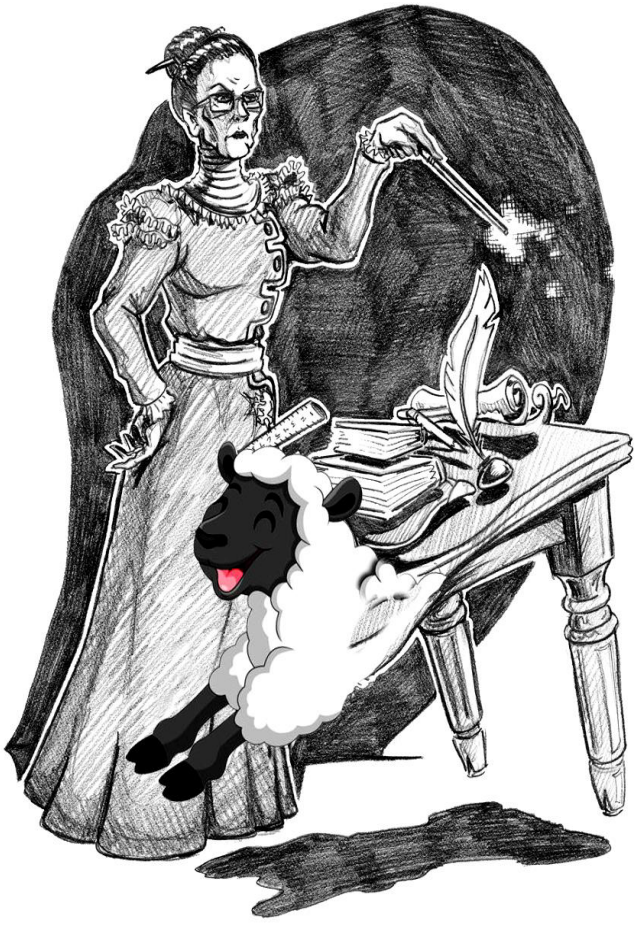

پروفیسر مک گونیگل ایک الگ قسم کی استانی تھیں۔ ہیری نے بالکل ٹھیک سوچا تھا۔ اس استانی سے پنگا لینا مناسب نہیں تھا۔ انتہائی سخت اور گھاک ۔ ان کی پہلی ہی جماعت میں طلباء کے بیٹھتے ہی انہوں نے صاف الفاظ میں انہیں سمجھا دیا تھا۔

"تبدیلی ہیئت جادو کی ایک ایسی مشکل اور خطرناک قسم ہے۔۔۔ جو آپ کبڑا مسّا میں سیکھیں گے۔۔۔" انہوں نے کہا۔ "اگر کسی نے میری جماعت میں گڑبڑ کرنے کی کوشش کی ۔۔۔ تو اسے یہاں سے نکال دیا جائے گا۔۔۔ اور میں آپ کو خبردار کر رہی ہوں پھر یہاں آپ کی واپسی ناممکن ہے۔۔۔"

اتنا کہہ کر انہوں نے پہلے اپنی میز کو جیتی جاگتی بھیڑ میں تبدیل کیا پھر اسے دوبارہ اپنی اصلی حالت میں واپس لے آئیں۔ وہ لوگ یہ دیکھ کر متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکے۔ اب وہ سب بھی ایسا ہی کچھ کرنے کے لیے بے تاب نظر آ رہے تھے۔ لیکن جلد ہی انہیں احساس ہو گیا کہ ساز و سامان کو جانور میں تبدیل کرنے کے لئے ابھی انہیں ایک لمبا عرصہ درکار ہے۔ کئی مشکل نکات کو لکھوانے کے بعد ان میں سے ہر ایک کو ماچس کی ایک ایک تیلی دی گئی اور انہیں کہا گیا کہ وہ اپنی چھڑی کے استعمال سے تیلیوں کو سلائی کی سوئیوں میں تبدیل کرنے کی کوشش کریں۔ جماعت کا وقت ختم ہونے تک صرف ہرمائنی گرینجر ہی اپنی تیلی کا حلیہ بدلنے میں کامیاب ہو پائی۔ پروفیسر مک گونیگل نے جماعت کے سبھی طلباء کو دکھایا کہ کس طرح وہ تیلی چاندی جیسی سفید ہو گئی تھی اور اس میں نوک بھی نکل آئی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے ہرمائنی کو اپنی نایاب مسکراہٹ سے نوازا۔

ان کی جماعت کا ہر طالب علم کالے جادو سے تحفظ کا فن نامی جماعت کا سوچ کر پر جوش تھا۔ لیکن پروفیسر کوئیرل کی جماعت ایک طرح کا مذاق ثابت ہوئی۔ ان کے کمرہِ جماعت میں لہسن کی تیز اور ناگوار بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ لوگ کہہ رہے تھے۔ کہ یہ اس خون آشام بلا کو دور بھگانے کے لیے تھی۔ جس سے پروفیسر کوئیرل ازبکستان میں ملے تھے۔ انہیں ڈر تھا کہ وہ خون آشام بلا انہیں پکڑنے کے لئے کسی بھی دن واپس آسکتی ہے۔ کوئیرل نے انہیں بتایا کہ ان کی پگڑی ایک زندہ لاش سے جان بچانے کے انعام میں انہیں ایک افریقی شہزادے نے تحفتاً دی تھی۔ لیکن طلباء کو ان کی اس کہانی پر کچھ خاص یقین نہیں آیا۔ کیوں کہ جب سیمس فنی گن نے بڑے اشتیاق کے ساتھ ان سے پوچھا کہ آخر اس زندہ لاش کو انہوں نے کس طرح قابو کیا تھا۔ تو کوئیرل کے گال گلابی پڑ گئے۔ اور انہوں نے بات پلٹ کر موسم کے حال پر تبصرہ کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر ان لوگوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ ان کی پگڑی کے اِرد گرد ہر وقت ایک عجیب سی بدبو پھیلی رہتی تھی۔ ویزلی جڑواں بھائیوں کو لگتا تھا کہ ہو نہ ہو انہوں نے اپنی پگڑی کے اندر بھی لہسن ٹھونس رکھے تھے تاکہ کوئیرل جہاں بھی جائیں ان کا حفاظتی نظام ان کے ساتھ ساتھ چلتا جائے۔

ہیری کو یہ جان کر سکون بھرا احساس ہوا کہ وہ ہر کسی سے میلوں پیچھے نہیں تھا۔ یہاں بہت سے بچے **کورے** خاندانوں سے آئے تھے اور اس کی طرح ان کے فرشتوں کو بھی یہ خبر نہیں تھی کہ وہ جادوگر یا چڑیل ہیں۔ سیکھنے کے لئے اتنا کچھ تھا کہ رون جیسے خاندانی جادوگر بھی کئی چیزوں سے ناآشنا تھے۔

جمعے کا دن ہیری اور رون کیلئے ایک خاص دن ثابت ہوا۔ اس دن ناشتے کے لئے دیوان خاص جاتے ہوئے وہ ایک مرتبہ بھی راستہ نہیں بھٹکے۔

"آج ہمیں کیا پڑھنا ہے۔۔۔؟" اپنے دلیے میں شکر ملاتے ہوئے ہیری نے رون سے پوچھا۔

"ناگ شکتی کے ساتھ محلولات کے دو وقفے۔۔۔" رون نے کہا۔ "اسنیپ ناگ شکتی فریق کے منتظم ہیں۔۔۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ انہی کی طرف داری کرتے ہیں۔۔۔ آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں کہ اس میں کتنی سچائی ہے۔۔۔"

"کاش پروفیسر مک گونیگل بھی ہماری طرف داری کیا کرتیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ پروفیسر مک گونیگل شیر دل فریق کی منتظمہ تھیں۔ لیکن طرف داری کے نام پر انہوں نے ابھی کل ہی ان سب کو ڈھیر ساری مشقیں دی تھیں۔

اسی لمحے ڈاک آگئی۔ اب تک تو ہیری کو اس کی عادت پڑ چکی تھی۔ لیکن پہلے دن جب ناشتے کے دوران اچانک لگ بھگ سو کے قریب الو دیوانِ خاص میں داخل ہوئے تھے تو وہ ہکا بکا رہ گیا تھا۔ میزوں کے اوپر دائروی انداز میں منڈلاتے ہوئے ان الوؤں نے اپنے مالکوں کو ڈھونڈا اور ان کی گودوں میں خطوط اور بند ڈبے گرا کر اڑتے ہوئے واپس چلے گئے۔

ہیڈوگ ہیری کیلئے اب تک کچھ نہیں لائی تھی۔ ایک دو بار اس نے وہاں کا چکر تو لگایا لیکن زیادہ سے زیادہ لاڈ میں ہیری کے کان کی لو کترنے یا ایک آدھ ٹکڑا پر اٹھا چکھنے کے بعد وہ اسکول کے باقی الوؤں کے ساتھ الو گھر میں سونے چلی جاتی تھی۔ لیکن اس صبح وہ پر پھڑ پھڑاتی ہوئی سیب کے مربے اور شکر دانی کے درمیان اتری اور ہیری کی رکابی میں ایک خط ڈال دیا۔ ہیری نے فوراً وہ خط پھاڑ کر کھول لیا۔ اندر بہت ہی گھسیٹے مار لکھائی میں لکھا تھا:

پیارے ہیری

ہم جانتے ہیں کہ جمعے کی سہ پہر تم لوگوں کو آدھے دن کی چھٹی مل جاتی ہے۔۔۔ کیا تم تین بجے کے قریب ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ ایک پیالی چائے پینا پسند کرو گے۔۔۔؟

ہم جاننا چاہتے ہیں کہ تمہارا پہلا ہفتہ کیسا گزرا۔۔۔؟ ہیڈوگ کے ذریعے ہمیں اپنا جواب بھجوا دینا۔۔۔

ہیگرڈ

ہیری نے رون سے اس کا پنکھ قلم لیا۔ اور اسی خط کے پچھلی طرف "ہاں ضرور۔ بعد میں ملتے ہیں" لکھ کر ہیڈوگ کو واپس بھیج دیا

دیکھا جائے تو ہیگرڈ کے ساتھ چائے پینے کی امید نے ہی اس دن ہیری کا حوصلہ ٹوٹنے سے بچایا۔ کیونکہ جادوئی محلولات کی جماعت اب تک کے لئے اس کا سب سے برا تجربہ ثابت ہوئی۔

سالانہ ایام کے آغاز کی ضیافت میں ہیری اتنا تو سمجھ چکا تھا کہ پروفیسر اسنیپ اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ لیکن جادوئی محلولات کی پہلی ہی جماعت کے اختتام تک وہ اچھی طرح جان چکا تھا کہ وہ کتنا غلط تھا۔ ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ پروفیسر اسنیپ ہیری کو پسند نہیں کرتے تھے۔

وہ تو اس سے نفرت کرتے تھے۔

جادوئی محلولات کی جماعت قلعے کے نیچے موجود تہہ خانوں میں سے ایک تہہ خانے میں منعقد ہوتی تھی۔ اوپر موجود قلعے کے مقابلے میں یہاں زیادہ ٹھنڈک اور خنکی کا راج تھا۔ چاروں طرف دیواروں میں رکھے شیشے کے مرتبانوں میں اچار کی طرح تیرتے ہوئے مردہ جانور اس ڈراؤنے کمرے کی نحوست کو چار چاند لگا رہے تھے۔

پروفیسر فلٹ وک کی طرح پروفیسر اسنیپ نے بھی حاضری کھاتہ کھول کر جماعت کی شروعات کی۔ اور فلٹ وک کی طرح وہ بھی ہیری کے نام پر ٹھہر گئے۔

"ارے ہاں۔۔۔" انہوں نے دھیرے سے کہا۔ "ہیری پوٹر۔۔۔! ہمارا نیا ستارہ۔۔۔"

ڈریکو میلفوائے اور اس کے دوست کریب اور گوئیل منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگے۔ سب کے ناموں کو پکارنے کے بعد اسنیپ نے نگاہیں اٹھا کر جماعت کی طرف دیکھا۔ ان کی آنکھوں کی رنگت ہیگرڈ کی طرح چمکتی سیاہ تھی۔ مگر ان میں ہیگرڈ جیسی اپنائیت کی جگہ بے حسی اور خالی پن جھلکتا تھا۔ جنہیں دیکھ کر ذہن میں کسی تاریک سرنگ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔

"آپ یہاں جادوئی محلولات بنانے کا فن اور پراسرار طبیعات سیکھنے آئے ہیں۔۔۔" انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔ وہ بمشکل سرگوشی کے سے انداز میں بول رہے تھے۔ لیکن ان لوگوں کو ان کا ایک ایک لفظ صاف سنائی دے رہا تھا۔ پروفیسر مک گونیگل کی طرح اسنیپ کے پاس بھی بنا کسی کوشش کے جماعت میں خاموشی برقرار رکھنے کا فن موجود تھا۔ "چونکہ یہاں چھڑی ہلانے جیسے بے وقوفانہ عمل کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔۔۔ اس لئے تم میں سے اکثر کو یہ یقین تک نہیں ہوگا کہ یہ بھی جادو کی ایک قسم ہے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ تم لوگ اُبلتی ہوئی کڑاہی

سے اُٹھتے ہوئے لہراتے دھوئیں کی دلکشی کو کبھی سمجھ پاؤ گے۔۔۔ یا انسان کی رگوں میں بہنے والے سیال کی نازک قوت۔۔۔ جو دماغ پر اپنا جادو چلا کر ہوش اور حواس پر قبضہ جما لیتی ہے۔۔۔ میں تمہیں شہرت کو بوتل میں قید کرنا۔۔۔ عزت و وقار کو کشید کرنا۔۔۔ یہاں تک کہ موت کے منہ پر بند باندھنا سکھا سکتا ہوں۔۔۔ بشرطیکہ تم لوگ بھی ان جیسے احمقوں کا ٹولہ ثابت نہ ہو۔۔۔ جنہیں مجھے عام طور پر پڑھانا پڑتا ہے۔۔۔"

اس چھوٹی سی تقریر کے بعد کمرے میں پھیلی خاموشی مزید گہری ہو گئی۔ ہیری اور رون نے بھوں اچکا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہرمائنی گرینجر اپنی نشست کے کنارے تک کھسک آئی تھی اور یہ ثابت کرنے کے لیے اتاولی نظر آ رہی تھی کہ وہ بالکل بھی احمق نہیں تھی۔

"پوٹر۔۔۔" اسنیپ نے اچانک کہا۔ "اگر میں کنول کی جڑ کے باریک سفوف کو افسنتین کے آمیزے میں ملاؤں تو مجھے کیا حاصل ہو گا۔۔۔؟"

کون سی جڑ کے باریک سفوف کو کس کے آمیزے میں۔؟ ہیری نے رون پر نظر ڈالی۔ ہیری کی طرح اس کے چہرے کا رنگ بھی اڑا ہوا تھا۔ ہرمائنی کا ہاتھ ہوا میں بلند نظر آ رہا تھا۔

"میں نہیں جانتا جناب۔۔۔" ہیری نے کہا۔

اسنیپ کے ہونٹ پھنکارنے والے انداز میں سکڑ سے گئے۔ "چچ چچ چچ ۔۔۔ صاف ظاہر ہے شہرت ہی سب کچھ نہیں ہوتی۔۔۔"

انہوں نے ہرمائنی کے اٹھے ہوئے ہاتھ کو یکسر نظر انداز کر دیا۔

"ایک بار پھر کوشش کرتے ہیں پوٹر۔۔۔ اگر میں تم سے زہر مہرہ لانے کیلئے کہوں۔۔۔ تو تم اسے کہاں تلاش کرنے جاؤ گے۔۔۔؟"

ہرمائنی نے کھینچ کر اپنا ہاتھ اتنی اونچائی تک بلند کر لیا جہاں تک وہ اپنی نشست کو چھوڑے بنا ایسا کر سکتی تھی۔ لیکن ہیری کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ زہر مہرہ کس بلا کا نام ہے۔ اس نے کوشش کی کہ وہ میلفوائے۔ کریب اور گوئیل کی طرف نہ دیکھے۔ جو ہنسی کے مارے دہرے ہوئے جا رہے تھے۔

"میں نہیں جانتا جناب۔۔۔"

"یہاں آنے سے پہلے تم نے کتابیں کھول کر دیکھنا تک گوارا نہیں کیا پوٹر۔۔۔؟"

ان سرد آنکھوں پر اپنی نگاہیں جمائے رکھنے پر ہیری کو اپنی پوری قوت صرف کرنا پڑی۔ ظاہر ہے اس نے ڈرسلی کے گھر پر اپنی کتابوں پر سرسری نظر ڈالی تو تھی۔ لیکن کیا اسنیپ اس سے یہ امید باندھے بیٹھا تھا کہ اسے ایک نظر میں ہی "ایک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور پھپھوندیاں" نامی کتاب زبانی یاد ہو گئی ہو گی۔

اسنیپ مستقل ہرمائنی کے ہوا میں لہراتے ہاتھ کو نظر انداز کر رہے تھے۔

"اچھا یہ بتاؤ پوٹر کہ ناگ پھنی اور بھیڑیائی دانے میں کیا فرق ہوتا ہے۔۔۔؟"

یہ سن کر تو ہرمائنی اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اب اس کا ہاتھ تہہ خانے کی چھت کو چھو رہا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔۔۔" ہیری نے خاموشی سے کہا۔ "ویسے مجھے لگتا ہے کہ ہرمائنی یہ سب کچھ جانتی ہے۔۔۔آپ اسی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے۔۔۔؟"

کچھ لوگ اس بات پر ہنس دیئے۔ ہیری کی نگاہ سیمس سے ٹکرائی جس نے اسے جواباً آنکھ ماری۔ بہرحال اسنیپ اس بات سے بالکل خوش نہیں ہوئے تھے۔

"بیٹھ جاؤ۔۔۔!" وہ ہرمائنی پر چلائے۔ "اور پوٹر۔۔۔! تمہاری معلومات کیلئے بتا دوں کہ افسنتین اور کنول کی جڑ مل کر گہری نیند سلانے والا ایک ایسا طاقتور محلول بناتے ہیں جسے زندہ موت کا گھونٹ کہا جاتا ہے۔۔۔ زہر مہرہ ایک پتھر کا نام ہے جو بکرے کے معدے سے نکالا جاتا ہے۔۔۔اور یہ تمہیں کئی اقسام کے زہر سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔۔۔ اور جہاں تک ناگ پھنی اور بھیڑیائی دانے کا سوال ہے تو یہ دونوں ایک ہی پودے کے نام ہیں جسے 'بچھنا ک' کے نام سے جانا جاتا ہے۔۔۔ تو۔۔۔؟ تم لوگ یہ سب لکھ کیوں نہیں رہے ہو۔۔۔؟"

تہہ خانہ اچانک چرمئی کاغذ اور قلم نکالنے کی آوازوں سے گونج اُٹھا۔ اسی شور کے دوران اسنیپ بولے۔ "اور پوٹر۔۔۔ تمہارے مسخرے پن کے لئے شیر دل کا ایک نمبر کاٹ لیا جائے گا۔۔۔"

جادوئی محلولات کا سبق آگے بڑھا لیکن شیر دل کی مشکلات میں کمی ہوتی نظر نہیں آئی۔ اسنیپ نے ان سب کی دو دو کی جوڑیاں بنا دیں اور انہیں چھالے دور کرنے والا ایک آسان سا محلول بنانے کا کام سونپا۔ اپنے لمبے کالے چوغے میں وہ ان لوگوں کے درمیان گھومتے ہوئے

انہیں بچھو بوٹی کے سوکھے کانٹے دار پتوں کو تولتے۔ اور سانپ کے زہریلے دانت کو پیستے ہوئے دیکھتے رہے۔ میلفوائے کے علاوہ انہوں نے ہر ایک کے کام پر نکتہ چینی کی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے شاید وہ اس کو پسند کرتے تھے۔ ابھی وہ سب لوگوں کو یہ بتا ہی رہے تھے کہ میلفوائے نے اپنے سینگ دار گھونگوں کو کتنی اچھی طرح سے ابالا تھا کہ اچانک ہرے دھوئیں کے تیزابی بادل اور تیز سیٹی جیسی آواز نے پورے تہہ خانے کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ نیول نے نہ جانے کس طرح سیمس کی کڑاہی کو پگھلا کر مڑوڑ کھاتے مائع گولے میں تبدیل کر دیا تھا۔ اور ان دونوں کا محلول پورے پتھریلے فرش پر پھیل کر فرش کی دراڑوں میں چُوتے ہوئے وہاں کھڑے لوگوں کے جوتے جلا رہا تھا۔ کچھ ہی لمحات کے اندر پوری جماعت اپنی اپنی تپائیوں پر کھڑی ہوئی تھی۔ جبکہ نیول۔ جو کڑاہی کے گرتے ہی خود اپنے محلول میں نہا گیا تھا۔ اب درد کے مارے کراہ رہا تھا۔ اس کے بازوؤں اور ٹانگوں پر جگہ جگہ سرخ رنگت کے چھالے پھوٹ پڑے تھے۔

"بے وقوف لڑکے۔۔۔" اسنیپ پھنکارے۔ اور اپنی چھڑی کے ایک اشارے سے فرش پر چھلکے ہوئے محلول کو غائب کر دیا۔ "مجھے لگتا ہے کہ تم نے کڑاہی کو آگ پر سے اتارنے سے پہلے ہی اس میں خارپشت کے کانٹے ملا دیئے تھے۔۔۔؟"

نیول اب بری طرح بلک رہا تھا۔ اس کی پوری ناک پر چھالے پھوٹنے لگے تھے۔

"اسے ہسپتال لے جاؤ۔۔۔" اسنیپ سیمس پر غرائے۔ پھر وہ ہیری اور رون کی طرف مڑے جو نیول کے ساتھ والی میز پر کام کر رہے تھے۔

"پوٹر تم۔۔۔ تم نے اسے کانٹے ملانے سے روکا کیوں نہیں۔۔۔؟ تم نے کیا سوچا کہ اگر وہ غلطی کرے گا تو اس سے تمہارا کام اچھا نظر آئے گا۔۔۔؟ تو اس طرح تم نے شیر دل کا ایک اور نمبر گنوا دیا۔۔۔"

اس واضح ناانصافی پر احتجاج کرنے کے لئے ہیری نے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ رون نے کڑاہی کے پیچھے سے اسے ایک مکا دے مارا۔

"بات کو آگے مت بڑھاؤ۔۔۔" اس نے سرگوشی کی۔ "میں نے سنا ہے کہ اسنیپ کا دماغ منٹوں میں الٹ جاتا ہے۔۔۔"

ایک گھنٹے بعد جب وہ لوگ تہہ خانے سے باہر جاتی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ تو غصے کے مارے ہیری کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ اور اس کے جسم سے روح جیسے نچڑ سی گئی تھی۔ اپنے پہلے ہی ہفتے میں اس نے شیر دل کے دو نمبر گنوا دیئے تھے۔ اسنیپ اس سے اتنی نفرت کیوں کرتے تھے۔؟

"دل پر مت لو یار۔۔۔" رون نے کہا۔

"اسنیپ ہمیشہ فریڈ اور جارج کے بھی نمبر گھٹاتے رہتے ہیں۔۔۔ کیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیگرڈ سے ملنے چل سکتا ہوں۔۔۔؟"

تین بجنے میں پانچ منٹ پر وہ قلعے سے نکل کر وسیع و عریض میدان کے پار چل دیئے۔ ہیگرڈ ممنوعہ جنگل کے کنارے لکڑی سے بنی ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں رہتا تھا۔ سامنے والے دروازے کے باہر ایک تیر کمان اور عام جوتوں کے اوپر پہننے والے ربڑ کے موٹے غلاف والے جوتوں کی جوڑی لٹکی ہوئی تھی

جب ہیری نے دروازے پر دستک دی تو انہیں اندر سے زبردست ہلچل کی سی آوازیں سنائی دیں۔ ساتھ ہی ایک کتے کے تیز بھونکنے کی آوازیں بھی۔ پھر ہیگرڈ کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔ "پیچھے ہٹو فینگ۔۔۔ پیچھے۔۔۔"

دروازہ کھلا اور اس کی اوٹ سے ہیگرڈ کا بڑا۔ بال بھرا چہرہ نمودار ہوا۔

"ایک منٹ رکنا۔۔۔" اس نے کہا۔ "پیچھے ہٹو فینگ۔۔۔"

اس نے انہیں اندر داخل ہونے کا رستہ دیا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ بھاری بھرکم شکاری کتے کا پٹہ کھینچتے ہوئے اسے روکے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اندر صرف ایک ہی کمرہ تھا۔ چھت سے گوشت کے کئی بڑے ٹکڑے اور تیتر الٹے لٹک رہے تھے۔ بھڑکتی ہوئی آگ پر تانبے کی ایک کیتلی ابل رہی تھی۔ اور ایک کونے میں ایک بڑا سا بستر تھا جس پر پیوند لگی رضائی بچھی ہوئی تھی۔

"آرام سے بیٹھو۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا اور فینگ کو چھوڑ دیا۔ جو سیدھا رون کی طرف لپکا اور اس کے کان چاٹنے لگا۔ صاف ظاہر تھا کہ بالکل ہیگرڈ کی ہی طرح۔ فینگ بھی اتنا خونخوار نہیں تھا۔ جتنا کہ وہ نظر آتا تھا۔

"یہ رون ہے۔۔۔" ہیری نے ہیگرڈ کو بتایا۔ جو اب ایک بڑی سی چائے دانی میں ابلتا ہوا پانی ڈال رہا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ایک رکابی میں بادامی روٹ (موٹی میٹھی خمیری روٹی) کے ٹکڑے بھی پروستا جا رہا تھا۔

"ایک اور ویزلی۔۔۔ واہ۔۔۔؟" ہیگرڈ نے رون کے مہاسوں پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "ہماری آدھی زندگی تمہارے جڑواں بھائیوں کو جنگل سے دور بھگانے میں گزر گئی۔۔۔"

روٹ کیا تھا۔ خمیری میدے کے بے ہنگم لوتھڑے تھے۔ جن میں جگہ جگہ اس قدر سخت کشمش بھری ہوئی تھی۔ کہ اسے چبانے کے چکر میں ان کے دانت ہی ٹوٹ گئے۔ لیکن ہیگرڈ کو اپنی ابتدائی جماعتوں کے بارے میں بتاتے ہوئے ہیری اور رون نے ایسا ظاہر کیا جیسے یہ روٹ کھاتے ہوئے انہیں بہت مزہ آ رہا ہو۔ فینگ نے ہیری کے گھٹنے پر آرام سے اپنا سر ٹکا لیا تھا اور اب اس کے چوغوں پر اپنی رال ٹپکا رہا تھا۔

جب ہیگرڈ نے فلچ کو "وہ سنکی بڈھا۔۔۔" کہہ کر پکارا تو ہیری اور رون بہت خوش ہوئے۔

"اور جہاں تک اس بلی بیگم نورس کا سوال ہے۔۔۔ ہمارا بس چلے تو ہم تو کسی روز اس کی ملاقات فینگ سے کروا ہی دیں۔۔۔ جانتے ہو۔۔۔ ہر دفعہ ہم جب بھی اوپر اسکول کی طرف جاتے ہیں۔۔۔ وہ ہر جگہ ہمارا پیچھا کرتی پھرتی ہے۔۔۔ اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔ فلچ نے خاص طور پر اسے اسی کام پر لگا رکھا ہے۔۔۔"

ہیری نے ہیگرڈ کو پروفیسر اسنیپ کی جماعت کے بارے میں بتایا۔ رون کی طرح ہیگرڈ نے بھی ہیری کو سمجھایا کہ اسے اس بارے میں فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ آج تک شاید ہی کبھی اسنیپ کو کوئی طالب علم پسند آیا ہو۔

"لیکن لگتا ہے جیسے وہ سچ مچ مجھ سے نفرت کرتے ہوں۔۔۔"

"بکواس۔۔۔"ہیگرڈ نے کہا۔"وہ بھلا ایسا کیوں کریں گے۔۔۔؟"

لیکن نہ جانے کیوں ہیری کو ایسا محسوس ہوا کہ یہ کہتے ہوئے ہیگرڈ نے اس سے نظریں چرا لیں تھیں۔

"اور تمہارا بھائی چارلی کیسا ہے۔۔۔؟"ہیگرڈ نے رون سے پوچھا۔"ہمیں وہ بے حد پسند تھا۔۔۔ وہ بھی جانوروں سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔"

ہیری نے سوچا۔ کہیں ہیگرڈ نے جان بوجھ کر تو موضوع نہیں بدلا تھا۔۔ جب رون ہیگرڈ کو چارلی اور ڈریگن سے متعلق اس کے کام کاج کے بارے میں بتا رہا تھا تو ہیری نے کاغذ کا وہ ٹکڑا اُٹھا لیا جو چائے دانی کے نیچے میز پر پڑا ہوا تھا۔ یہ روزنامہ جادوگر کا ایک تراشہ تھا۔

گرنگوٹس ڈکیتی کی تازہ معلومات

31 جولائی والے دن گرنگوٹس میں نامعلوم افراد کی جانب سے ڈالی جانے والی ڈکیتی پر تفتیش ابھی جاری ہے

مانا جاتا ہے کہ یہ کارنامہ نامعلوم کالے جادوگروں یا چڑیلوں نے انجام دیا ہے

گرنگوٹس کے بونوں نے آج دعوی کیا ہے کہ کوئی بھی چیز چرائی نہیں گئی ہے۔ڈکیتی کے دوران جس تجوری کی تلاشی لی گئی تھی۔ اسے ٹھیک اسی دن کچھ دیر قبل ہی خالی کر دیا گیا تھا

"لیکن ہم آپ کو یہ نہیں بتائیں گے کہ اس میں کیا تھا۔۔۔اس لئے آپ کے لئے بہتر یہی ہو گا کہ اس معاملے میں ٹانگ اڑانے کی کوشش مت کریں۔۔۔"

گرنگوٹس کے بونے ترجمان نے آج دوپہر ہی یہ بیان جاری کیا ہے

ہیری کو یاد آیا کہ رون نے اسے ریل گاڑی میں بتایا تھا کہ کسی نے گرنگوٹس کو لوٹنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن رون نے تاریخ نہیں بتائی تھی۔

"ہیگرڈ۔۔۔!" ہیری نے کہا۔ "یہ گرنگوٹس ڈکیتی میری سالگرہ والے دن ہوئی تھی۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ یہ واردات اسی وقت ہو رہی ہو جب ہم لوگ وہیں موجود تھے۔۔۔"

اس دفعہ تو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ ہیگرڈ ہیری سے نظریں چرا رہا تھا۔ وہ دھیمے لہجے میں کچھ بڑبڑایا اور روٹ کا ایک اور ٹکڑا اس کی طرف بڑھا دیا۔ ہیری نے ایک بار پھر سے وہ تراشہ پڑھا۔ ڈکیتی کے دوران جس تجوری کی تلاشی لی گئی تھی۔ اسے ٹھیک اسی دن کچھ دیر قبل ہی خالی کردیا گیا تھا ۔ ہیگرڈ نے تجوری نمبر سات سو تیرہ کو خالی کیا تھا۔ اگر آپ اسے خالی کرنا کہیں۔ یعنی اس گندے سے چھوٹے لفافے کو باہر نکالنا۔ کیا چوروں کو اسی لفافے کی تلاش تھی۔؟

جب ہیری اور رون رات کے کھانے کیلئے قلعے کی طرف واپس جا رہے تھے۔ تو ان کی جیبیں روٹ کے ان ٹکڑوں کے بوجھ سے لٹکی ہوئی تھیں۔ جنہیں لینے سے وہ ہیگرڈ کو شرم کے مارے منع نہیں کر پائے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ اب تک کسی بھی جماعت نے اسے سوچ بچار کرنے کے لئے اتنا مواد نہیں دیا تھا جتنا ہیگرڈ کے ساتھ ایک پیالی چائے پینے میں ملا تھا۔ کیا ہیگرڈ نے وہ لفافہ درست وقت پر باہر نکال لیا تھا۔۔۔؟ اور اب وہ لفافہ کہاں تھا۔۔۔؟ اور کیا ہیگرڈ پروفیسر اسنیپ کے بارے میں کچھ ایسا جانتا تھا جو وہ ہیری کو نہیں بتانا چاہتا تھا۔۔۔؟

☆☆☆

نواں باب

آدھی رات کا دو بدو مقابلہ

ہیری نے کبھی سوچا تک نہیں تھا کہ وہ کسی ایسے لڑکے سے بھی ملے گا جس سے اسے ڈڈلی سے بھی زیادہ نفرت ہو گی۔ لیکن یہ تب کی بات ہے جب وہ ڈریکو میلفوائے سے نہیں ملا تھا۔ شیر دل کے سال اول کے طلباء بس جادوئی مخلوقات کی جماعت میں ناگ شکتی کے ساتھ پڑھتے تھے۔ اس لئے میلفوائے سے ان کا زیادہ پالا نہیں پڑتا تھا۔ کم از کم تب تک تو نہیں۔ جب تک ان کی نظر شیر دل مشترکہ فریقی کمرے میں ٹھونکی گئی اس اطلاعاتی تختی پر نہیں پڑی جسے دیکھ کر ان سب کے منہ سے آہ نکل گئی۔ اڑان کی جماعتیں جمعرات سے شروع ہو رہی ہیں۔ اور سیکھنے کے عمل میں شیر دل اور ناگ شکتی ایک ساتھ شامل ہوں گے۔

"یہ تو ہونا ہی تھا۔۔۔" ہیری نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "میں تو خود ہمیشہ سے یہی چاہتا تھا کہ میلفوائے کے سامنے اڑن جھاڑو پر سوار خود کو بے وقوف ثابت کر سکوں۔۔۔"

لیکن کسی اور مضمون کے مقابلے میں اُڑان سیکھنے کے لیے وہ واقعی بہت بے تاب تھا۔

"تمہیں کیا معلوم کہ تم خود کو بے وقوف ہی ثابت کروگے۔۔۔" رون نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔ "اور ویسے بھی میں جانتا ہوں کہ میلفوائے ہمیشہ سے ہی ڈینگیں ہانکتا آیا ہے کہ وہ کوئیڈچ کا کتنا اچھا کھلاڑی ہے۔۔۔ لیکن شرط لگا کے کہہ سکتا ہوں کہ اسے لمبی لمبی چھوڑنے کی عادت ہے۔۔۔"

سچ تو یہی تھا کہ میلفوائے اڑنے کے بارے میں واقعی بہت باتیں کیا کرتا تھا۔ وہ اکثر با آوازِ بلند احتجاج کرتا سنائی دیتا تھا کہ سال اول کے طلباء کو کوئیڈچ فریقی دستے میں شامل ہونے کی اجازت نہ دینا کتنی بڑی زیادتی ہے۔ یا پھر وہ شیخی سے بھرپور ایسی طویل کہانیاں سناتا پھرتا تھا جن کا اختتام ہمیشہ نہ جانے کیوں اس طرح کے واقعات پر ہوتا تھا۔ جن میں اڑان کے دوران وہ کسی ہیلی کاپٹر میں بیٹھے **کوروں** سے ٹکرانے سے بال بال بچتا تھا۔ لیکن صرف اکیلا وہ ہی اس طرح کی باتیں نہیں کیا کرتا تھا۔ سیمس فنی گن کے مطابق۔ اس نے بھی اپنے بچپن کا طویل حصہ دیہی علاقے میں اپنی اڑن جھاڑو پر اُڑان بھرتے ہوئے گزارا تھا۔ یہاں تک کہ کسی شائق کو سنانے کے لئے رون کے پاس بھی ایک قصہ موجود تھا۔ کہ کس طرح ایک دفعہ چارلی کی پرانی اڑن جھاڑو پر سواری کے دوران وہ ایک اڑن کھٹولے سے لگ بھگ ٹکرا ہی گیا تھا۔ جادوگر خاندانوں سے تعلق رکھنے والا ہر شخص کوئیڈچ کے سحر میں مبتلا تھا۔ فٹ بال کے معاملے پر پہلے ہی دن رون کی ڈین تھامس سے لمبی چوڑی بحث ہو چکی تھی۔ جو انہی کی خواب گاہ میں ان کے ساتھ رہتا تھا۔ رون کی سمجھ سے باہر تھا کہ ایسے کھیل میں بھلا کیا مزہ آسکتا ہے جس میں صرف ایک ہی گیند ہو اور کسی کو اُڑنے کی اجازت بھی نہ ہو۔ ہیری نے خود ایک دفعہ رون کو ڈین کی دیوار پر لگی ایرانی فٹ بال دستے کی تصویر کو کریدتے ہوئے پکڑا تھا۔ وہ تصویر میں موجود کھلاڑیوں کو ہلانے جلانے کی کوشش کر رہا تھا۔

نیول نے اپنی زندگی میں کبھی بھی اڑن جھاڑو کی سواری نہیں کی تھی۔ کیونکہ اس کی دادی نے اسے کبھی کسی اڑن جھاڑو کے نزدیک پھٹکنے ہی نہیں دیا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ نیول کی دادی ایسا کرنے میں بالکل حق بجانب تھیں۔ کیونکہ دونوں پیر زمین پر ہوتے ہوئے بھی نیول غیر معمولی طور پر آئے روز حادثات کا شکار ہوتا رہتا تھا۔

ہرمائنی گرینجر بھی اڑنے کے معاملے میں اتنی ہی گھبرائی ہوئی تھی جتنا کہ نیول۔ یہ ایک ایسی چیز تھی جسے آپ پورے دل سے کتابیں چاٹ کر بھی نہیں سیکھ سکتے تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ اس نے کوشش ہی نہیں کی تھی۔ جمعرات والے دن ناشتے کے وقت اس نے کتب خانے سے لائی ہوئی ایک کتاب "**کوئیڈچ۔ وقت کی اڑان**" سے اڑان کے نت نئے اصول اور باریکیاں بتا بتا کر ان سب کی ناک میں دم کر دیا۔ نیول اس کے ایک ایک لفظ کو بہت دھیان کے ساتھ سن رہا تھا۔ اس کی پوری کوشش تھی کہ کوئی ایسی تکنیک سیکھنے کو مل جائے جو کچھ دیر بعد اڑن جھاڑو پر ٹکے رہنے میں اس کی مدد کر سکے۔ اس لئے جب ڈاک آجانے پر ہرمائنی نے اپنی بک بک بند کی تو باقی سب نے سکون کا سانس لیا۔

ہیگرڈ کی چٹھی کے بعد سے آج تک ہیری کے نام کوئی دوسرا خط نہیں آیا تھا اور میلفوائے نے یہ بات بہت جلدی بھانپ لی تھی۔

میلفوائے کا عقابی الو اس کے لئے گھر سے روزانہ مٹھائیوں کے ڈبے لاتا تھا۔ جنہیں واہ واہ سمیٹنے کے چکر میں وہ بہت شان کے ساتھ ناگ شکتی میز پر کھولا کرتا تھا۔

اس صبح ایک چٹا سفید الو نیول کے لئے اس کی دادی کی طرف سے ایک چھوٹا سا لفافہ لایا۔ اس نے بہت جوشیلے انداز میں اسے کھولا۔ اور انہیں ایک بڑے کنچے جیسی شیشے کی گیند دکھائی۔ جس میں سفید دھواں بھرا ہوا تھا۔

"اسے **بھول نہ جانا** کہتے ہیں۔۔۔" اس نے وضاحت کی۔ "دادی جانتی ہیں کہ مجھے بھولنے کی عادت ہے۔۔۔ یہ آپ کو بتاتا ہے کہ کہیں آپ کوئی کام بھول تو نہیں گئے ہیں۔۔۔ دیکھو۔۔۔! اسے اس طرح سے کس کر پکڑتے ہیں اور اگر اس کا دھواں سرخ رنگ میں بدل جائے تو اوہ۔۔۔" اس کا چہرہ لٹک گیا کیونکہ **بھول نہ جانا** کے اندر بھرا دھواں اچانک سرخ ہو گیا تھا۔ "۔۔۔ تم کچھ بھول گئے ہو۔۔۔"

ابھی نیول یہ یاد کرنے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ وہ کیا بھول گیا ہے۔ کہ شیر دل میز کے پاس سے گزرتے ڈریکو میلفوائے نے اس کے ہاتھ سے **بھول نہ جانا** چھین لیا۔

ہیری اور رون اچھل کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں تو خود میلفوائے سے لڑنے کے لئے کسی موقعے کی تلاش تھی۔ لیکن پروفیسر مک گونیگل جو اسکول کے کسی دوسرے استاد کے مقابلے میں زیادہ برق رفتاری سے کسی بھی ممکنہ جھگڑے کو بھانپ لیتی تھیں۔ پلک جھپکتے ہی وہاں پہنچ گئیں۔

"کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟"

"میلفوائے نے میرا **بھول نہ جانا** چھین لیا ہے پروفیسر۔۔۔"

غصے سے گھورتے ہوئے میلفوائے نے جلدی سے **بھول نہ جانا** کو ایک بار پھر میز پر گرا دیا۔

"میں تو صرف دیکھ رہا تھا۔۔۔" اس نے کہا۔ اور کریب اور گوئیل کو اپنے پیچھے لئے وہاں سے چلتا بنا۔

اس دوپہر ساڑھے تین بجے ہیری۔ رون اور شیر دل کے باقی بچے قلعے کی سامنے والی سیڑھیوں سے نیچے اتر کر اڑان کی پہلی جماعت میں حاضری دینے بڑے میدان میں پہنچ گئے۔ وہ ایک کھلا کھلا روشن ہوا دار دن تھا۔ ایک ڈھلان سبزہ زار پر لہراتی ہوئی نرم گھاس پر تیز قدموں

سے چلتے ہوئے وہ ایک ہموار سبزہ زار کی طرف بڑھے جو ممنوعہ جنگل کے مخالف سمت میں موجود میدانوں میں واقع تھا۔ ہوا کے تیز جھونکوں کی وجہ سے کافی فاصلے پر موجود جنگل کے درخت بھیانک انداز میں ڈول رہے تھے۔

ناگ شکتی پہلے سے ہی وہاں پہنچ چکے تھے۔ اور وہیں زمین پر ایک سیدھی قطار میں بیس اڑن جھاڑوئیں رکھی ہوئی تھیں۔ ہیری نے اکثر ویزلی جڑواں بھائیوں کو اسکول کی اڑن جھاڑوؤں کی برائیاں کرتے ہوئے سنا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ان میں سے کچھ جھاڑوئیں ہمیشہ ترچھی سمت میں اڑتی تھیں اور زیادہ اونچا اڑنے پر تھرتھرانے لگتی تھیں۔

ان کی استانی مادام ہوچ بھی وہاں تشریف لا چکی تھیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بال کہیں کہیں سے سفید ہو رہے تھے۔ اور ان کی آنکھیں کسی عقاب کی طرح پیلی رنگت کی تھیں۔

"تو اب انتظار کس بات کا ہے۔۔۔؟" وہ اونچی آواز میں بولیں۔ "سبھی لوگ ایک ایک اڑن جھاڑو کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔۔۔ چلو۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔"

ہیری نے نیچے پڑی اپنی اڑن جھاڑو پر نظر ڈالی۔ وہ ایک پرانی اور بوسیدہ جھاڑو تھی۔ جس کے کچھ تنکے عجیب انداز میں باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے۔

"اپنا سیدھا ہاتھ اپنی اڑن جھاڑو کے اوپر لاؤ۔۔۔" سامنے کی طرف موجود مادام ہوچ نے آواز لگائی۔ "اور کہو۔۔۔ اوپر۔۔۔"

"اوپر۔۔۔" ہر کوئی زور سے چلایا۔

ہیری کی اڑن جھاڑو فوراً ہی اچھل کر اس کے ہاتھ میں آ گئی۔ لیکن بہت ہی کم جھاڑوؤں نے ایسی تیزی دکھائی تھی۔ ہرمائنی گرینجر کی اڑن جھاڑو تو بس زمین پر ہی لوٹ کر رہ گئی۔ جبکہ نیول کی جھاڑو تو اپنی جگہ سے ہلی تک نہیں۔ ہیری نے سوچا شاید گھوڑوں کی طرح اڑن جھاڑوئیں بھی سمجھ جاتی ہوں گی کہ آپ ان پر سواری کرنے سے ڈر رہے ہیں۔ نیول کی لرزتی ہوئی آواز صاف بتا رہی تھی کہ وہ اپنے پیر زمین پر ہی رکھنا چاہتا تھا۔

اس کے بعد مادام ہوچ نے انہیں دکھایا کہ بنا دوسرے کونے سے نیچے پھسلے۔ اپنی اڑن جھاڑو پر سوار ہونے کا درست طریقہ کیا ہے۔ پھر وہ قطار میں اِدھر سے اُدھر گھومتے ہوئے اڑن جھاڑوؤں پر ان لوگوں کی گرفت درست کرنے میں مصروف ہو گئیں۔ ہیری اور رون کو تو اس

وقت مزہ ہی آ گیا جب انہوں نے میلفوائے کو بتایا کہ وہ کئی سال سے اڑن جھاڑو کو غلط انداز میں پکڑتا چلا آیا ہے۔

"اب ۔۔۔ جب میں سیٹی بجاؤں تو تم لوگ زمین پر تیز دولتی مارتے ہوئے اوپر کی طرف اچھلنا۔۔۔" مادام ہوچ نے کہا۔ "اپنی اڑن جھاڑو کو بالکل سیدھا رکھتے ہوئے۔۔۔ کچھ فٹ اوپر اُٹھنا۔۔۔ اور پھر آہستگی سے سامنے کی سمت جھکتے ہوئے سیدھے واپس زمین پر اترآنا۔۔۔ میری سیٹی بجتے ہی۔۔۔ تین۔۔۔ دو۔۔۔"

لیکن گھبرائے ہوئے نیول کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ نیچے زمین پر ہی نہ رہ جائے۔ اس لئے خوف کے عالم میں اس نے مادام ہوچ کی سیٹی ان کے ہونٹوں تک پہنچنے سے پہلے ہی کس کر زمین پر دولتی رسید کر دی۔

"واپس نیچے آؤ لڑکے۔۔۔" وہ اونچی آواز میں چلائیں۔ لیکن نیول تو گیس سے بھری بوتل کے ڈھکن کی طرح ہوا میں سیدھا اُڑتا چلا گیا۔ بارہ فٹ۔ بیس فٹ۔ ہیری نے دیکھا کہ خود کو زمین سے دور ہوتا ہوا دیکھ کر اس کا خوف میں ڈوبا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ پھر اس نے اپنی سانس کھینچی۔ اڑن جھاڑو پر پہلو کی طرف پھسلا۔ اور۔۔۔

دھم۔۔۔ ایک دھماکہ اور کوئی چیز تڑخنے کی زوردار آواز۔ اور نیول کسی گٹھڑی کے سے انداز میں گھاس پر اوندھے منہ گرا ہوا نظر آیا۔ اس کی اڑن جھاڑو ابھی تک ہوا میں بلند سے بلند تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ پھر اس کا رخ ممنوعہ جنگل کی طرف ہو گیا اور کچھ ہی لمحات میں وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔

مادام ہوچ نیول کے اوپر جھکی ہوئی تھیں۔ ان کے چہرے کا رنگ بھی اسی کی طرح سفید پڑا ہوا تھا۔

"کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔۔۔" ہیری نے انہیں بڑبڑاتے ہوئے سنا۔ "چلو اُٹھو لڑکے۔۔۔! سب ٹھیک ہے۔۔۔ چلو اٹھو۔۔۔"

پھر وہ باقی جماعت کی طرف مڑیں۔

"جب تک میں اس لڑکے کو ہسپتال لے کر جاتی ہوں تب تک تم میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا۔۔۔ ان اڑن جھاڑوؤں کو اسی جگہ پڑے رہنے دو جہاں یہ اس وقت ہیں۔۔۔ ورنہ اس سے پہلے کہ تم کوئیڈچ بھی کھیل پاؤ۔۔۔ کبڑا مسّا سے باہر دکھائی دو گے۔۔۔ چلو بیٹا۔۔۔" آنسوؤں سے تر چہرے۔ اور ٹوٹی کلائی کو جکڑے۔ ڈگمگاتے قدموں کے ساتھ نیول مادام ہوچ کے ساتھ چل دیا۔ جنہوں نے اسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔

جیسے ہی وہ اتنی دور چلے گئے جہاں ان تک ان لوگوں کی آواز نہ پہنچ پاتی تو میلفوائے مذاق اڑانے والے انداز میں قہقہے لگانے لگا۔

"اس کا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔؟ موٹا کدو کہیں کا۔۔۔"

ناگ شکتی کے دوسرے طلباء بھی اس کے ساتھ ہنسنے لگے۔

"چپ رہو میلفوائے۔۔۔" پاروتی پٹیل نے تڑخ کر کہا۔

"اوہو۔۔۔ لونگ باٹم کی طرف داری کر رہی ہو۔۔۔؟" پینسی پارکنسن نامی سخت گیر چہرے والی ناگ شکتی لڑکی نے کہا۔ "ویسے کبھی سوچا نہیں تھا کہ تمہیں رو تلو بچے پسند ہوں گے پاروتی۔۔۔"

"یہ دیکھو۔۔۔" میلفوائے نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے نیچے گھاس پر پڑی کسی چیز کو اچک لیا۔ "یہ تو وہی فضول چیز ہے جو لونگ باٹم کو اس کی دادی نے بھیجی تھی۔۔۔"

جب اس نے **بھول نہ جانا** کو ہوا میں اوپر اُٹھایا تو سورج کی روشنی میں وہ چمکنے لگا۔

"یہ مجھے لوٹا دو میلفوائے۔۔۔" ہیری نے دھیرے سے کہا۔ سب خاموش ہو کر ان دونوں کی طرف دیکھنے لگے۔

میلفوائے مکاری کے ساتھ مسکرایا۔ "میرے خیال سے میں اسے کسی ایسی جگہ پر رکھ دیتا ہوں جہاں لونگ باٹم اسے آسانی سے ڈھونڈ لے۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔ کسی درخت کے اوپر رکھ دوں۔۔۔؟"

"اِدھر دو اسے۔۔۔" ہیری چلایا۔ لیکن تب تک میلفوائے لپکتے ہوئے اپنی اڑن جھاڑو پر سوار ہو کر اڑ بھی چکا تھا۔ وہ واقعی جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔ وہ اچھی طرح اُڑنا جانتا تھا۔ ایک بڑے برگد کے درخت کی سب سے اوپر والی شاخوں سے بھی اوپر ہوا میں تیرتے ہوئے اس نے آواز لگائی۔ "آؤ اور اسے لے لو پوٹر۔۔۔"

ہیری نے اپنی اڑن جھاڑو دبوچ کر اٹھالی۔

"نہیں۔۔۔!" ہرمائنی گرینجر چلائی۔ "مادام ہوچ نے ہمیں اپنی جگہ سے ہلنے تک کو منع کیا ہے۔۔۔ تم ہم سب کو مصیبت میں ڈال دو گے۔۔۔"

ہیری نے اسے نظر انداز کر دیا۔ بلند فشارِ خون کی وجہ سے اس کے کان کی لو تک سرخ پڑ چکی تھی۔ اپنی اڑن جھاڑو پر سوار ہو کر اس نے

زمین پر زور دار دولتی رسید کی۔ اور پھر وہ اوپر اور اوپر اُٹھتا ہی چلا گیا۔ سنساتی ہوئی ہوا اس کی لٹوں کو چیرتی ہوئی گزر رہی تھی۔ اور اس کا چوغہ ہوا میں پیچھے کی طرف لہرا رہا تھا۔ اسے اچانک پھوٹتی خوشی کا ایک فرحت بخش احساس ہوا کہ آخر اسے ایک ایسی چیز مل گئی تھی جو وہ بنا سیکھے بخوبی کر سکتا تھا۔ یہ تو بہت ہی آسان تھا۔ انتہائی حیرت انگیز۔ اس نے اپنی اڑن جھاڑو کو تھوڑا اوپر کی طرف کھینچا تا کہ اسے تھوڑی اور اونچائی کی طرف لے جا سکے۔ اور اسے پیچھے زمین سے لڑکیوں کے چیخنے اور حیرت سے آہیں بھرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ رون نے بھی ایک زوردار تعریفی نعرہ لگایا تھا۔

بیچ ہوا میں ہی اپنی اڑن جھاڑو سے ایک کٹیلا موڑ کاٹتے ہوئے وہ ٹھیک میلفوائے کے سامنے پہنچ گیا۔ حیرت کے عالم میں میلفوائے کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

"اِدھر دو اسے۔۔۔" ہیری نے آواز لگائی۔ "ورنہ میں تمہیں اس اڑن جھاڑو سے نیچے گرا دوں گا۔۔۔"

"واقعی۔۔۔؟" میلفوائے نے پھنکارنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن پریشانی اس کے چہرے پر صاف جھلک رہی تھی۔

جانے کیسے۔ لیکن ہیری جانتا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔ دونوں ہاتھوں سے اڑن جھاڑو کے ڈنڈے کو دبوچتے ہوئے وہ آگے کی طرف جھکا اور وہ کسی نیزے کی طرح برق رفتاری سے میلفوائے کی طرف اڑ گئی۔ میلفوائے بالکل آخری لمحے میں راستے سے ہٹنے میں کامیاب ہو پایا۔ ایک تیز رفتار چکر کاٹتے ہوئے ہیری واپس پلٹا اور میلفوائے کے ٹھیک سامنے اپنی اڑن جھاڑو کو ہوا میں روک لیا۔ نیچے موجود لوگوں میں سے کچھ اب تالیاں بجا رہے تھے۔

"یہاں اوپر تمہاری جان بچانے کیلئے کوئی کریب یا گوئیل نہیں ہے میلفوائے۔۔۔" ہیری نے آواز لگائی۔ شاید یہی خیال میلفوائے کے دماغ میں بھی کوندا تھا۔ "تو پھر پکڑ سکتے ہو تو پکڑ لو۔۔۔" وہ چلایا۔ اور پوری طاقت کے ساتھ شیشے کی گیند ہوا میں اوپر اچھال کر فوراً واپس زمین کی طرف اڑ گیا۔

جیسے وقت تھم سا گیا ہو۔ ہیری نے سست رفتار میں گیند کو ہوا میں بلند ہوتے ہوئے دیکھا۔ اور پھر وہ واپس زمین کی طرف گرنا شروع ہوئی۔ وہ آگے کی طرف جھکا اور اپنی جھاڑو کے ڈنڈے کی سمت نیچے کی طرف کر دی۔ اگلے ہی لمحے گولی کی رفتار سے گیند کے تعاقب میں وہ ایک ڈھلوان غوطہ کھانے لگا۔ ہوا اس کے کانوں میں سیٹیاں بجا رہی تھی۔ جس میں دیکھنے والے لوگوں کی چیخیں بھی شامل ہو گئیں۔ اس نے اپنا ہاتھ آگے کی طرف پھیلایا اور زمین سے صرف ایک فٹ کی دوری پر اسے پکڑ لیا۔ وقت رہتے ہوئے اس نے اپنی اڑن جھاڑو کو کھینچتے ہوئے دوبارہ سیدھا کر لیا اور زمین سے ٹکرانے کے

بجائے آہستگی کے ساتھ ڈگمگاتے ہوئے نیچے گھاس پر جا گرا۔ **بھول نہ جانا** حفاظت کے ساتھ اس کی مٹھی میں قید تھا۔

"ہیری پوٹر۔۔۔"

جتنی تیزی کے ساتھ ابھی اس نے غوطہ لگایا تھا۔ اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ اس کا دل دھڑک اٹھا۔ پروفیسر مک گونیگل بھاگتی ہوئی ان کی طرف چلی آرہی تھیں۔ کپکپاتے ہوئے وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔

"کبھی نہیں۔۔۔ کبڑا مسٹر میں اپنی ملازمت کے دوران کبھی بھی۔۔۔"

صدمے کی شدت سے پروفیسر مک گونیگل کے منہ سے الفاظ تک نکل نہیں پا رہے تھے۔ غصہ ان کی عینک کے شیشوں تک جھلملا رہا تھا۔ "تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔؟ تمہاری گردن ٹوٹ سکتی تھی۔۔۔"

"اس کی غلطی نہیں تھی پروفیسر۔۔۔"

"محترمہ پٹیل۔۔۔ خاموش رہیں۔۔۔"

"لیکن میلفوائے۔۔۔"

"بس بہت ہوا ویزلی۔۔۔ پوٹر۔۔۔ میرے پیچھے آؤ۔۔۔ ابھی۔۔۔"

سست قدموں سے پروفیسر مک گونیگل کے پیچھے پیچھے قلعے کی طرف جاتے ہوئے ہیری نے میلفوائے۔ کریب اور گوئیل کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ دیکھی۔ وہ جانتا تھا کہ اب اسے اسکول سے نکال دیا جائے گا۔ اپنی صفائی میں وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن اس کے حلق میں کچھ پھنس سا گیا تھا۔ پروفیسر مک گونیگل اس کی طرف دیکھے بنا تیز رفتاری سے چلی جا رہی تھیں۔ ان کے ساتھ چلنے کیلئے اسے لگ بھگ دوڑنا پڑ رہا تھا۔ تو آخر اس نے یہ کارنامہ کر ہی دکھایا۔ وہ دو ہفتے بھی نہیں ٹک پایا۔ دس منٹ کے اندر اندر وہ اپنا سامان سمیٹ رہا ہو گا۔ اور جب وہ ڈرسلی خاندان کی چوکھٹ پر واپس پہنچے گا تو وہ لوگ کیا کہیں گے؟

سامنے والی سیڑھیوں سے اوپر۔ اور اندر موجود سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بھی پروفیسر مک گونیگل نے اس سے ایک لفظ تک نہیں کہا۔ وہ تو بس کھٹاک جھٹاک دروازے کھولتی ہوئی مختلف راہداریوں سے گزرے چلی جا رہی تھیں۔ ہیری بے بسی کے عالم میں سر جھکائے ان کے پیچھے چلا جا رہا تھا۔ شاید وہ اسے ڈمبلڈور کے پاس لے جا رہی تھیں۔ اس نے ہیگرڈ کے بارے میں سوچا۔ جسے اسکول سے تو نکال دیا گیا تھا لیکن شکاری جانوروں کے محافظ کے طور پر یہاں رکنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اسے ہیگرڈ کا معاون بننے کی اجازت مل

جائے۔ یہ سوچ کر ہی اس کے پیٹ میں مڑوڑ اٹھنے لگے۔ کہ رون اور باقی بچے مکمل جادوگر بن چکے ہیں۔ جبکہ وہ ہیگرڈ کا جھولا اٹھائے میدانوں میں اِدھر اُدھر سر پھوڑتا پھر رہا ہے۔

پروفیسر مک گونیگل ایک کمرہِ جماعت کے باہر رُک گئیں۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور اپنا سر اندر گھسا دیا۔

"معاف کیجئے گا پروفیسر فلٹ وک۔۔۔! کیا میں کچھ دیر کے لیے ووڈ کو لے سکتی ہوں۔۔۔؟"

ووڈ۔؟ ہیری نے حیرانگی سے سوچا۔ ووڈ یعنی لکڑی کا کوئی ڈنڈا۔ جو پروفیسر مک گونیگل اس پر استعمال کرنے والی ہیں۔؟

لیکن ووڈ۔ سال چہارم کا ایک ہٹا کٹا لڑکا نکلا۔ جو فلٹ وک کی جماعت سے باہر آتے وقت خود بھی کافی الجھن کا شکار نظر آ رہا تھا۔

"تم دونوں میرے پیچھے آؤ۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔ اور وہ سب راہداری میں آگے کی طرف چل دیئے۔ ووڈ تجسس بھری نظروں سے ہیری کو دیکھ رہا تھا۔

"اندر چلو۔۔۔"

پروفیسر مک گونیگل نے ایک خالی کمرہِ جماعت کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں کوئی نہیں تھا۔ سوائے شرارتی بدروح پیوس کے جو تختہ سیاہ پر بے ہودہ الفاظ لکھنے میں مصروف تھا۔

"باہر نکلو پیوس۔۔۔" وہ غرائیں۔ پیوس نے نشانہ لگا کر چاک کوڑے دان میں پھینکی۔ جس سے کوڑے دان زوردار آواز میں کھڑکھڑائی۔ پھر وہ گالیاں نکالتے ہوئے کمرے سے نو دو گیارہ ہو گیا۔ پروفیسر مک گونیگل نے اس کے جانے کے بعد دروازہ دھڑام سے بند کیا اور دونوں لڑکوں کی طرف مڑیں۔

"پوٹر۔۔۔! یہ اولیوروووڈ ہے۔۔۔ اور ووڈ یہ ہے تمہارا نیا متلاشی۔۔۔"

ووڈ کے چہرے پر چھایا تجسس۔ خوشی بھرے احساس میں تبدیل ہو گیا۔ "کیا واقعی پروفیسر۔۔۔؟"

"بالکل۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کڑک لہجے میں کہا۔ "یہ لڑکا تو پیدائشی ماہر ہے۔۔۔ میں نے آج تک کبھی

اس جیسا کوئی نہیں دیکھا۔۔۔ کیا اڑن جھاڑو پر سواری کا یہ تمہارا پہلا اتفاق تھا پوٹر۔۔۔؟"

ہیری نے خاموشی سے ہاں میں سر ہلا دیا۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا تھا۔ لیکن شاید اب اسے اسکول سے نہیں نکالا جائے گا۔ یہ سوچ کر ہی اس کے پیروں میں جان واپس آنے لگی۔

"اِس نے اُس چیز کو پچاس فٹ کی بلندی سے غوطہ لگانے کے بعد پکڑا تھا۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے ووڈ کو بتایا۔ "اور اسے ایک خراش تک نہیں آئی۔۔۔ چارلی ویزلی بھی ایسا نہیں کر پاتا۔۔۔"

ووڈ کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے تمام خواب یکایک حقیقت میں تبدیل ہو گئے ہوں۔

"کبھی کوئیڈچ کا کھیل دیکھا ہے پوٹر۔۔۔؟" اس نے پرجوش انداز میں پوچھا۔

"ووڈ۔۔۔شیر دل دستے کا کپتان ہے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے وضاحت کی۔

"اس کے جسمانی خدوخال بھی بالکل **متلاشی** جیسے ہیں۔۔۔" ووڈ نے ہیری کے چاروں اطراف گھوم کر اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ "ہلکا پھلکا۔۔۔ پھرتیلا۔۔۔ ہمیں اسے ایک عمدہ اڑن جھاڑو دلوانی ہو گی پروفیسر۔۔۔! جیسے نمبس 2000 یا پھر کلین سوئیپ 7۔۔۔"

"مجھے پروفیسر ڈمبلڈور سے بات کرنا پڑے گی۔۔۔ دیکھتی ہوں کہ سال اول والے قانون میں ہم کس حد تک لچک کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔۔۔ خدا گواہ ہے کہ ہمیں پچھلے سال کے مقابلے میں کہیں زیادہ اچھے دستے کی ضرورت ہے۔۔۔ناگ شکتی کے خلاف آخری مقابلے میں ہمارا جو حشر ہوا تھا۔۔۔ اس کے کئی ہفتوں بعد تک میں سیویرس اسنیپ سے نگاہیں نہیں ملا پائی تھی۔۔۔"

پروفیسر مک گونیگل نے اپنی عینک کے اوپر سے ہیری پر ایک سخت نگاہ ڈالی۔ "میں یہ سننا چاہوں گی پوٹر کہ تم محنت سے مشق کر رہے ہو۔۔۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں سزا نہ دینے کا اپنا ارادہ بدل لوں۔۔۔"

پھر اچانک وہ مسکرا دیں۔

"تمہارے والد کو یقیناً تم پر فخر ہوتا۔۔۔ وہ خود بھی کوئیڈچ کے ایک بہت اچھے کھلاڑی تھے۔۔۔"

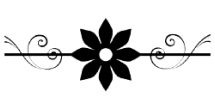

"تم مذاق کر رہے ہو۔۔۔"

رات کے کھانے کا وقت تھا۔ ہیری ابھی ابھی رون کو پورا قصہ سنا کر فارغ ہوا تھا کہ پروفیسر مک گونیگل کے ساتھ میدان چھوڑ کر جانے کے بعد اس پر کیا بیتی تھی۔ رون تکے اور گردہ بھری کچوری کا لقمہ لینے ہی والا تھا۔ لیکن حیرت کے مارے وہ لقمہ منہ میں ڈالنا بھول ہی گیا۔

"**متلاشی**۔۔۔؟" اس نے کہا۔ "لیکن سال اول کے طلباء تو کبھی نہیں۔۔۔ اس حساب سے تو تم کسی بھی فریق کے سب سے کم عمر کھلاڑی ثابت ہو گے پچھلے۔۔۔"

"پچھلے سو سال کے دوران۔۔۔" ہیری نے کچوریوں کا ڈھیر اپنے منہ میں ٹھونستے ہوئے کہا۔ دوپہر ہونے والی ہنگامہ خیزی کے بعد اسے خاصی بھوک محسوس ہو رہی تھی۔ "یہ بات مجھے ووڈ نے بتائی تھی۔۔۔"

رون اتنا زیادہ حیران اور اتنا ہی زیادہ متاثر تھا۔ کہ وہ بس منہ کھولے بیٹھا ہیری کو دیکھتا ہی رہ گیا۔

"اگلے ہفتے سے میں مشق کا آغاز کروں گا۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "لیکن ابھی یہ تم کسی سے مت کہنا۔۔۔ فی الحال ووڈ اس بات کو راز رکھنا چاہتا ہے۔۔۔"

اسی وقت فریڈ اور جارج ویزلی دیوان میں داخل ہوئے۔ جب انہوں نے ہیری کو میز پر بیٹھے دیکھا تو تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

"بہت خوب۔۔۔" جارج نے دھیمی آواز میں کہا۔ "ووڈ نے ہمیں بتا دیا ہے۔۔۔ ہم بھی دستے کا حصہ ہیں۔۔۔**پٹاؤ**۔۔۔"

"ایک بات بتاؤں۔۔۔ لگتا ہے اس سال ہم کوئیڈچ انعامی پیالہ واقعی جیت سکتے ہیں۔۔۔" فریڈ نے کہا۔ "چارلی کے جانے کے بعد سے ہم ایسا نہیں کر پائے۔۔۔ لیکن اس سال ہمارا دستہ بہت ہی شاندار ہونے والا ہے۔۔۔ تم سچ میں بہت بہترین ہو گے ہیری۔۔۔ تمہارے بارے میں بتاتے وقت جوش کے مارے ووڈ کے لئے ایک ٹانگ پر کھڑا رہ پانا بھی مشکل ہو رہا تھا۔۔۔"

"خیر۔۔۔ اب ہمیں جانا ہو گا۔۔۔ لی جارڈن نے بڑہانکی ہے کہ اس نے اسکول سے باہر جانے کا ایک نیا خفیہ راستہ دریافت کیا ہے۔۔۔"

"شرط لگا لو یہ وہی چاپلوس ساقی کے مجسمے کے پیچھے چھپا خفیہ راستہ ہو گا۔۔۔ جسے یہاں آنے کے بعد ہم نے اپنے پہلے ہی ہفتے کے دوران تلاش کر لیا تھا۔۔۔ چلو پھر ملتے ہیں۔۔۔"

فریڈ اور جارج ابھی بمشکل نگاہوں سے اوجھل ہوئے ہی تھے۔ کہ وہاں ایک ایسی شخصیت آدھمکی۔ جس کا انتظار یہاں کسی کو بھی نہیں تھا۔ میلفوائے اور اس کے دُم چھلے کریب اور گوئیل۔

"آخری بار کھانا کھا رہے ہو پوٹر۔۔۔؟ تم کوروں کے پاس جانے والی ریل گاڑی میں کب بیٹھ رہے ہو۔۔۔؟"

"واپس زمین پر لوٹ آنے کے بعد تم کچھ زیادہ ہی بہادری کا مظاہرہ کر رہے ہو میلفوائے۔۔۔ اور اب تو تمہارے چنے منے دوست بھی تمہارے ساتھ کھڑے ہیں۔۔۔" ہیری نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔ صاف ظاہر تھا کہ چنے منے جیسے الفاظ سے کریب اور گوئیل کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا۔ لیکن چونکہ اس وقت اونچی میز اساتذہ سے بھری ہوئی تھی۔ اس لئے وہ دونوں محض انگلیاں چٹخانے اور انہیں قہر آلود نگاہوں سے گھورنے کے علاوہ کچھ اور نہیں کر پائے۔

"تمہارے لئے تو میں اکیلا ہی کافی ہوں پوٹر۔۔۔" میلفوائے نے کہا۔ "کسی بھی وقت۔۔۔ اگر تم چاہو تو آج رات کو ہی۔۔۔ جادوگروں کا دوبدو مقابلہ۔۔۔ صرف چھڑیوں سے۔۔۔ ایک دوسرے کے جسم کو چھوئے بغیر۔۔۔ کیوں کیا ہوا۔۔۔؟ لگتا ہے پہلے کبھی جادوگروں کے دوبدو مقابلے کے بارے میں نہیں سنا۔۔۔ کیوں۔۔۔؟"

"کیسے نہیں سنا۔۔۔ بالکل سنا ہے۔۔۔" رون ہیری کی مدد کے لئے آگے بڑھا۔ "میں اس کا ہمنوار ہوں گا۔۔۔ تمہارا کون ہوگا۔۔۔؟"

میلفوائے نے کریب اور گوئیل کی طرف تولتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

"کریب۔۔۔" میلفوائے نے کہا۔ "آدھی رات کا وقت ٹھیک رہے گا۔۔۔؟ ہم تم سے انعامی پیالوں والے کمرے میں ملیں گے۔۔۔ وہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔۔۔"

جب میلفوائے وہاں سے چلا گیا تو رون اور ہیری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"یہ جادوگروں کا دوبدو مقابلہ کیا ہوتا ہے۔۔۔؟" ہیری بولا۔ "اور اس بات سے تمہارا کیا مطلب تھا کہ تم میرے ہمنوار ہوگے۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔ ہمنوا وہ شخص ہوتا ہے جو تمہارے مرنے کے بعد تمہاری جگہ لیتا ہے۔۔۔" رون نے بالآخر اپنی ٹھنڈی کچوری کا لقمہ چباتے ہوئے اطمینان سے کہا۔ ہیری کے چہرے کے تاثرات پر نظر پڑتے ہی اس نے فوراً کہا۔ "لیکن لوگ صرف سچ مچ

کے دو بدو مقابلوں میں ہی مرتے ہیں۔۔۔ یعنی اصل جادوگروں کی لڑائی میں۔۔۔ تم اور میلفوائے تو شاید زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے کی طرف چنگاریاں ہی اچھال پاؤ۔۔۔ تم میں سے کوئی بھی اتنا جادو نہیں جانتا کہ کوئی سچ مچ کا نقصان پہنچا سکے۔۔۔ ویسے بھی میں شرط لگا سکتا ہوں اسے امید تھی کہ تم منع کر دو گے۔۔۔"

"اور اگر میں نے اپنی چھڑی گھمائی۔۔۔ لیکن پھر بھی کچھ نہ ہوا تو۔۔۔؟"

"تو چھڑی دور پھینک دینا اور اس کی ناک پر کس کر ایک مکا دے مارنا۔۔۔" رون نے مشورہ دیا۔

"معاف کرنا۔۔۔!"

ان دونوں نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا۔ سامنے ہرمائنی گرینجر کھڑی تھی۔

"اب کیا کوئی آدمی اس جگہ اطمینان سے کھانا بھی نہیں کھا سکتا۔۔۔؟" رون نے کہا۔

ہرمائنی اسے نظر انداز کرتے ہوئے ہیری سے مخاطب ہوئی۔

"نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے سن لیا کہ تم اور میلفوائے کیا باتیں کر رہے تھے۔۔۔"

"شرط لگا سکتا ہوں کہ اگر تم واقعی نہ چاہتی تو ایسا بالکل نہیں ہوتا۔۔۔" رون بڑبڑایا۔

"۔۔۔ اور ویسے بھی تمہیں رات کے وقت اسکول میں اِدھر اُدھر بھٹکنا نہیں چاہئے۔۔۔ ذرا سوچو تو سہی۔۔۔! اگر تم پکڑے گئے تو شیر دل کو کتنے نمبروں سے ہاتھ دھونا پڑیں گے اور تمہارا پکڑا جانا طے ہے۔۔۔ سچ کہا جائے تو اس طرح تم بہت خود غرضی کا مظاہرہ کر رہے ہو۔۔۔"

"اور سچ کہا جائے تو تمہارا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"خدا حافظ۔۔۔" رون نے کہا۔

رات دیر گئے کھلی آنکھوں سمیت لیٹے لیٹے ہیری نے سوچا کہ بہر حال اسے دن کا بہترین اختتام تو نہیں کہا جا سکتا تھا۔ ڈین تھامس اور سیمس فنی گن کے بستروں سے خراٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ (نیول ابھی تک اسپتال سے واپس نہیں آیا تھا) رون نے پوری شام اسے مشورے دیتے ہوئے گزاری تھی۔ "اگر وہ تم پر ٹونا پھونکنے کی کوشش کرے۔۔۔ تو بہتر ہوگا کہ تم نیچے کی طرف جھک جاؤ۔۔۔ کیونکہ مجھے یاد نہیں آ رہا کہ ٹونے کو روکا کس طرح جاتا ہے۔۔۔" اور عین ممکن تھا کہ انہیں فلچ یا بیگم نورس رنگے

ہاتھوں پکڑ لیں۔ ہیری نے سوچا کہ آج ہی کے دن اسکول کا ایک اور قانون توڑتے ہوئے وہ اپنی قسمت پر کچھ زیادہ ہی بھروسہ کر رہا ہے۔ لیکن دوسری طرف رات کی تاریکی میں میلفوائے کا مکار ہنسی سے سجا چہرہ بار بار اس کی نگاہوں کے سامنے جھول رہا تھا۔ میلفوائے کو منہ توڑ جواب دینے کا یہ ایک سنہرا موقع تھا۔ جسے وہ کسی بھی قیمت پر گنوانا نہیں چاہتا تھا۔

"ساڑھے گیارہ بج گئے۔۔۔" آخر کار رون کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔ "بہتر ہو گا کہ اب ہم روانہ ہو جائیں۔۔۔"

انہوں نے اپنے چوغے پہنے۔ اپنی چھڑیاں اُٹھائیں اور چوروں کی طرح مینار پر بنے کمرے کو پار کرتے ہوئے گول گھومتی ہوئی سیڑھیوں کے راستے نیچے شیر دل مشترکہ کمرے میں پہنچ گئے۔ آتش دان کی انگیٹھی میں ابھی تک کچھ یاقوتی انگارے دہک رہے تھے۔ جن کی جھلملاتی روشنی میں اندھیرے میں ڈوبی کرسیوں کے سیاہ ہیولے کبڑے شیطانوں کا ٹولہ لگ رہے تھے۔ وہ لوگ تصویری دروازے تک پہنچ ہی گئے تھے کہ ان کے قریب رکھی ایک کرسی سے ایک آواز سنائی دی۔ " مجھے یقین نہیں ہوتا ہیری کہ تم واقعی یہ کرنے جا رہے ہو۔۔۔"

جھماکے سے ایک چراغ روشن ہوا۔ یہ ہرمائنی گرینجر تھی۔ گلابی رنگت کے چوغے میں ملبوس۔ تیوریاں چڑھی ہوئی۔

"تم۔۔۔" رون نے غصے سے لال پیلا ہوتے ہوئے کہا۔ "جاؤ۔۔۔ سو جاؤ۔۔۔"

"میں نے تمہارے بھائی کو لگ بھگ ساری کہانی بتا دی ہے۔۔۔" ہرمائنی تڑخ کر بولی۔ "پرسی ایک ثانوی مددگار ہے۔۔۔ اب وہی تمہیں روکے گا۔۔۔"

ہیری کو یقین نہیں ہو پا رہا تھا کہ کوئی دوسروں کے معاملے میں اس حد تک ٹانگ اڑا سکتا ہے۔

"چلو چلیں۔۔۔" اس نے کھینچ کر موٹی عورت کی تصویر والا دروازہ کھولتے ہوئے رون سے کہا۔ اور چھلانگ لگاتے ہوئے سوراخ سے باہر نکل گیا۔

ہرمائنی بھی اتنی آسانی سے ہار ماننے والی نہیں تھی۔ وہ بھی رون کے پیچھے پیچھے کسی بدمزاج بطخ کی طرح پخ پخ کرتے ہوئے تصویر کے سوراخ سے باہر نکل آئی۔

"کیا تمہیں شیر دل کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔؟ کیا تمہیں صرف اپنی ہی پرواہ ہے۔۔۔؟ میں نہیں چاہتی کہ ناگ شکتی والے سالانہ فریقی انعامی پیالہ لے اڑیں۔۔۔ تم لوگ وہ سارے نمبر گنوا دو

گے۔۔۔جو میں نے **ادل بدل سحر** کے بارے میں معلومات ہونے کی وجہ سے پروفیسر مک گونیگل سے حاصل کئے تھے۔۔۔"

"جاؤ یہاں سے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن میں نے تمہیں خبردار کر دیا ہے۔۔۔ کل جب گھر جانے والی ریل گاڑی میں بیٹھو تو یاد رکھنا کہ میں نے کیا کہا تھا۔۔۔ تم لوگ اتنے۔۔۔"

لیکن وہ لوگ اتنے کیا تھے۔ یہ انہیں کبھی پتہ نہیں چل پایا۔ ہرمائنی واپس اندر جانے کے لیے موٹی عورت کی تصویر کی طرف مڑی تو تھی۔ لیکن اس کے سامنے تصویر کا خالی چوکھٹا لٹک رہا تھا۔ موٹی عورت رات کی چہل قدمی کے لئے کسی اور تصویر میں جا چکی تھی۔ ہرمائنی اب شیر دل مینار کے تالا لگے دروازے کے باہر کھڑی تھی۔

"اب میں کیا کروں گی۔۔۔؟" اس نے چیختی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"وہ تمہارا مسئلہ ہے۔۔۔" رون نے کہا۔ "ہم جا رہے ہیں۔۔۔ ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ لوگ ابھی راہداری کے آخری کونے تک بھی نہیں پہنچے تھے۔ کہ ہرمائنی دوڑتے ہوئے ان تک پہنچ گئی۔

"میں تمہارے ساتھ آ رہی ہوں۔۔۔" وہ بولی۔

"جی نہیں۔۔۔"

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں وہاں باہر کھڑی فلچ کا انتظار کروں گی کہ وہ آئے اور مجھے پکڑ لے۔۔۔؟ اگر اس نے ہم تینوں کو ایک ساتھ پکڑا تو کم از کم میں اسے سچ تو بتا سکتی ہوں۔۔۔ کہ میں تم لوگوں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اور تم لوگ میری بات کی گواہی بھی دے سکتے ہو۔۔۔"

"تم تو بہت ہی بڑی بے شرم ہو۔۔۔" رون نے اونچی آواز میں کہا۔

"چپ کر جاؤ تم دونوں۔۔۔" ہیری نے تیزی سے کہا۔ "مجھے کچھ سنائی دے رہا ہے۔۔۔"

ایسا لگا جیسے کوئی سونگھتے ہوئے خراٹے لے رہا ہو۔

"بیگم نورس۔۔۔" رون نے سرگوشی کی۔ اور آنکھیں میچ کر اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔

وہ بیگم نورس نہیں تھیں۔ وہ نیول تھا۔ جو نیچے زمین پر سمٹا ہوا لیٹا۔ گہری نیند میں ٹن خراٹے مار رہا تھا۔ جیسے ہی وہ لوگ اس کے نزدیک پہنچے وہ اچانک ہڑبڑاتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔

"خدا کا شکر ہے کہ تم لوگوں نے مجھے ڈھونڈ لیا۔۔۔ میں کئی گھنٹوں سے یہاں پڑا ہوا ہوں۔۔۔ اندر بستر تک جانے کے لئے مجھے شناخت ہی یاد نہیں آرہی تھی۔۔۔"

"تھوڑا دھیمے بولو نیول۔۔۔! شناخت 'مینڈھے کی تھوتھنی' ہے۔۔۔ لیکن فی الحال یہ تمہارے کسی کام نہیں آنے والی۔۔۔ موٹی عورت کہیں گئی ہوئی ہے۔۔۔"

"تمہارا بازو اب کیسا ہے۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔

"بہتر ہے۔۔۔" نیول نے انہیں اپنا ہاتھ دکھاتے ہوئے کہا۔ "مادام پومفری نے اسے ایک منٹ کے اندر ٹھیک کر دیا تھا۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔ دیکھو نیول۔۔۔! ہمیں کہیں جانا ہے۔۔۔ بعد میں ملتے ہیں۔۔۔"

"مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔۔۔" نیول لڑکھڑاتے ہوئے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔ "میں یہاں اکیلے نہیں رکنا چاہتا۔۔۔ خونی نواب پہلے ہی یہاں سے دو بار گزر چکا ہے۔۔۔"

رون نے ایک نظر اپنی گھڑی کی طرف دیکھا اور پھر غصے سے ہرمائنی اور نیول کو گھورا۔

"اگر تم دونوں میں سے کسی کی بھی وجہ سے ہم پکڑے گئے۔۔۔ تو میں تب تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک کوئیرل کی بتائی ہوئی **زکامی ٹونا** سیکھ کر تم پر اس کا استعمال نہ کر لوں۔۔۔"

ہرمائنی نے فوراً اپنا بڑا سا منہ کھول دیا۔ شاید وہ رون کو بتانے والی تھی کہ **زکامی ٹونے** کا درست استعمال کیسے کیا جاتا ہے۔ لیکن ہیری نے جھڑکتے ہوئے اسے خاموش رہنے کو کہا۔ اور ان سب کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

تاریک رات میں اونچی لمبی کھڑکیوں سے چھن کر آتی چاندنی سے بنے اندھیرے اجالے کے جال میں رینگتے ہوئے وہ لوگ راہداریوں پر راہداریاں پار کرتے چلے گئے۔ ہر موڑ پر ہیری کو لگتا کہ اب کی بار تو پکا ان کا سامنا فلچ یا بیگم نورس سے ہو جائے گا۔ لیکن ان کی قسمت اچھی تھی۔ تیسری منزل تک جانے والی ایک سیڑھی پر تیزی سے چڑھ کر وہ لوگ پنجوں کے بل انعامی پیالوں کے کمرے کی طرف چل دیئے۔

میلفوائے اور کریب ابھی تک نہیں آئے تھے۔ انعامی پیالوں کی جن الماریوں پر چاندنی چٹک رہی تھی۔ ان میں رکھے سونے چاندی کے پیالے۔ انعامی کتبے۔ اعزازی رکابیاں۔ تمغے اور مجسمے اندھیرے میں چمکتے تاروں کی مانند ٹمٹمار ہے تھے۔ کمرے کے دونوں کناروں پر موجود دروازوں پر نظریں جمائے وہ لوگ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔

ہیری نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میلفوائے اچانک اس پر کود پڑے اور فوراً ہی لڑائی شروع کر دے۔ کئی منٹ یونہی گزر گئے۔

"اسے دیر ہو گئی ہے۔۔۔ شاید وہ ڈر گیا ہو۔۔۔" رون نے سرگوشی کی۔

اسی وقت برابر والے کمرے سے آنے والی ایک آواز نے انہیں چونکا دیا۔ ہیری نے اپنی چھڑی ہوا میں بلند کی ہی تھی۔ کہ انہیں کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ میلفوائے ہرگز نہیں تھا۔

"چاروں طرف سونگھو تو سہی میری رانی۔۔۔! وہ لوگ یہیں کسی کونے کھدرے میں چھپے ہوئے ہوں گے۔۔۔"

وہ فلچ تھا۔ جو کہ بیگم نورس سے باتیں کر رہا تھا۔ دہشت زدہ ہیری نے پاگلوں کی طرح ہاتھ ہلاتے ہوئے باقی تینوں کو فوراً اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ وہ لوگ خاموشی کے ساتھ فلچ کی آواز سے دور دوسرے دروازے کی طرف کھسک لئے۔ نیول کے پیچھے اس کا چوغہ لہراتے ہوئے دروازے سے باہر نکلا ہی تھا کہ انہیں انعامی پیالوں کے کمرے میں فلچ کے داخل ہونے کی آواز سنائی دی۔

"وہ یہیں کہیں موجود ہیں۔۔۔" انہوں نے اس کی بڑبڑاہٹ سنی۔ "شاید چھپے ہوئے ہیں۔۔۔"

"اس طرف۔۔۔" ہیری نے بنا آواز نکالے باقی سب کو اشارہ کیا۔ اور خوف سے مفلوج حالت میں وہ لوگ نیچے جھک کر تیز قدموں سے ایک طویل برآمدے کے پار چل دیئے۔ جہاں ہر طرف سجاوٹی زرہ بکتریں موجود تھیں۔ وہ سن سکتے تھے کہ فلچ بہت تیزی کے ساتھ ان کے نزدیک آتا جا رہا تھا۔ اچانک نیول نے ایک خوفزدہ چیخ ماری اور سرپٹ دوڑنا شروع کر دیا۔ گھبراہٹ میں اس کے قدم لڑکھڑائے اور سنبھلنے کی کوشش میں اس نے رون کو کمر کے پاس سے دبوچ لیا۔ وہ دونوں ہی ایک دوسرے میں الجھ کر ایک سجاوٹی زرہ بکتر میں جا گھسے۔

زرہ بکتر کی کھڑکھڑاتے ہوئے نیچے گرنے کی زوردار آوازیں پورے قلعے کو جگانے کیلئے کافی تھیں۔

"بھاگو۔۔۔" ہیری چلایا۔ اور وہ چاروں پوری شدت کے ساتھ برآمدے میں آگے کی طرف بھاگنے لگے۔ انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھنا تک گوارا نہیں کیا کہ فلچ ان کے پیچھے آرہا ہے یا نہیں۔ دروازے کی چوکھٹ پار کرتے ہی وہ ایک کے بعد دوسری راہداری میں سرپٹ بھاگتے چلے گئے۔ ہیری سب سے آگے تھا۔ لیکن اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کہاں تھے۔ یا کہاں جارہے تھے۔ جیسے ہی وہ لوگ ایک دیوار پر لگے خوبصورت نقش و نگار سے مزین دبیز پردے کو پھاڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو انہیں ایک خفیہ راستہ نظر آیا۔ تیزی سے بھاگتے ہوئے جیسے ہی انہوں نے وہ راستہ پار کیا۔ تو وہ سیدھا اس کمرہِ جماعت کے قریب باہر نکلے جہاں وہ سحر کا مضمون پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ بات وہ اچھی طرح سے جانتے تھے کہ سحر کی جماعت انعامی کمرے سے میلوں دور واقع تھی۔

"مجھے لگتا ہے کہ ہم نے اسے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔۔۔" ہیری نے ٹھنڈی دیوار سے ٹیک لگا کر ماتھے کا پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔ وہ ہانپ رہا تھا۔ نیول بھی تکلیف کے مارے دوہرا ہو کر نیچے جھکا ہوا تھا۔ اس کی سانس دھونکنی کی طرح چل رہی تھی۔ اور اس کے منہ سے رال بہہ رہی تھی۔

"میں نے۔۔۔ تم سے۔۔۔ کہا تھا نا۔۔۔" ہرمائنی نے سینے میں پڑی پھانس دبوچ کر ہانپتے ہوئے کہا۔ "میں نے۔۔۔ تم سے۔۔۔ کہا تھا نا۔۔۔"

"جتنا جلدی ممکن ہو ہمیں واپس شیر حل مینار تک پہنچنا ہوگا۔۔۔" رون نے کہا۔

"میلفوائے نے تمہیں الو بنایا ہے۔۔۔" ہرمائنی نے ہیری سے کہا۔ "تمہیں سمجھ آرہا ہے یا نہیں۔۔۔؟ تم سے ملنے کا اس کا کبھی ارادہ تھا ہی نہیں۔۔۔ فلچ کو معلوم تھا کہ انعامی پیالوں کے کمرے میں کوئی آنے والا ہے۔۔۔ یقیناً میلفوائے نے ہی اسے بتایا ہوگا۔۔۔"

ہیری نے سوچا کہ کہہ تو وہ شاید ٹھیک ہی رہی تھی۔ لیکن یہ بات اس کے سامنے تسلیم کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

"چلو چلتے ہیں۔۔۔"

لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔ ابھی وہ بمشکل بارہ قدم ہی چل پائے ہوں گے کہ ایک دروازے کا لٹو کھڑکھڑایا اور ان کے سامنے موجود کمرہ جماعت سے تیزی سے اڑتی ہوئی کوئی چیز باہر نکلی۔

وہ پیوس تھا۔ ان پر نظر پڑتے ہی اس نے خوشی کے مارے ایک کلکاری بھری۔

"چپ ہو جاؤ پیوس۔۔۔! مہربانی کرو۔۔۔ تم ہمیں اسکول سے نکلوا دو گے۔۔۔"

پیوس کھلکھلا دیا۔

"آدھی رات کو باہر گھوم رہے ہو۔۔۔ چھال اول کے اتے بتے بچو۔۔۔؟ اف۔۔۔ اف۔۔۔ اف۔۔۔ شرارتی لڑکے۔۔۔ تم جاؤ گے پکڑے۔۔۔"

"لیکن اگر تم نہیں بتاؤ گے تو ہمیں کوئی نہیں پکڑ پائے گا پیوس۔۔۔ مہربانی کرو۔۔۔"

"فلچ کو بتانا چاہئے۔۔۔ ضرور بتانا چاہئے۔۔۔"

پیوس نے راہبوں جیسے مقدس لہجے میں کہا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں شرارت چمک رہی تھی۔ "تم تو جانتے ہو کہ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔۔۔"

"راستے سے ہٹ جاؤ۔۔۔" رون نے تنک کر کہا اور جھپٹا مار کر پیوس کو سامنے سے ہٹانے کی کوشش کی۔ یہ ایک بہت بڑی غلطی تھی۔

"طلباء اپنے بستروں سے باہر۔۔۔" پیوس حلق پھاڑتے ہوئے چلایا۔ "سحر کی راہداری میں۔۔۔ طلباء اپنے بستروں سے باہر۔۔۔"

پیوس کے نیچے سے جھکائی دیتے ہوئے وہ لوگ اپنی جان بچانے کے لیے بھاگ کھڑے ہوئے۔ سیدھے راہداری کے آخری کنارے تک۔ جہاں ان کی نگاہوں کے سامنے ایک تالا لگا دروازہ انہیں اپنا منہ چڑا رہا تھا۔

"گئے کام سے۔۔۔" رون نے بدحواسی میں کہا۔ وہ سب دھکا لگاتے ہوئے دروازے کو کھولنے کی ناکام کوشش کرنے لگے۔ "برے پھنسے۔۔۔ سب ختم ہو گیا۔۔۔" وہ قدموں کی تیز آواز صاف سن سکتے تھے۔ فلچ پوری شدت کے ساتھ پیوس کی چیخوں کا پیچھا کرتے ہوئے دوڑا چلا آ رہا تھا۔

"افوہ۔۔۔ ہٹو ایک طرف۔۔۔" ہرمائنی پھنکاری۔ اس نے ہیری کے ہاتھ سے اس کی جادئی چھڑی چھینی اور تالے کو ٹھونکتے ہوئے سرگوشی میں بولی۔ "ان قفل ۔۔۔" تالے میں ٹھک کی آواز آئی اور دروازہ جھولتے ہوئے کھل گیا۔ وہ لوگ تیزی سے ایک ساتھ اندر داخل ہوئے اور اپنے کان دروازے سے لگا کر باہر کی آوازیں سننے لگے۔

فلچ کہہ رہا تھا۔ "وہ لوگ کس طرف گئے ہیں پیوس۔۔۔؟ جلدی کرو۔۔۔ بتاؤ مجھے۔۔۔"

"پہلے براہ کرم کہو۔۔۔"

"میرے ساتھ مستی مت کرو پیوس۔۔۔ اب جلدی بتاؤ وہ لوگ کس طرف گئے ہیں۔۔۔؟"

"جب تک 'براہ کرم' نہیں کہو گے۔۔۔ میں 'کچھ نہیں' نہیں کہوں گا۔۔۔" پیوس نے اپنی خون کھالانے والی گنگناتی آواز میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ براہ کرم۔۔۔"

"کچھ نہیں۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ اگر تم مجھے 'براہ کرم' نہیں کہو گے۔۔ تو میں 'کچھ نہیں' نہیں کہوں گا۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔" پھر انہوں نے زوں کی آواز کے ساتھ پیوس کو غائب ہوتے اور فلچ کو غصے میں اسے گالیاں دیتے ہوئے سنا۔

"اسے لگتا ہے کہ اس دروازے پر تالا لگا ہوا ہے۔۔۔" ہیری نے سرگوشی کی۔ "میرے خیال سے یہاں ہم محفوظ رہیں گے۔۔۔ پیچھے ہٹو نیول۔۔۔" نہ جانے کیوں پچھلے ایک منٹ سے نیول مسلسل ہیری کی آستین کھینچے جا رہا تھا۔ "کیا ہوا۔۔۔؟"

ہیری پیچھے کی طرف مڑا۔ اور اسے بالکل صاف صاف نظر آ گیا کہ کیا ہوا تھا۔ لمحہ بھر کے لئے تو اسے ایسا لگا جیسے وہ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہا ہو۔ اب تک ان کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا تھا۔ اس کے مقابلے میں یہ تو بہت ہی برا تھا۔

جیسا اس نے سوچا تھا۔ اس کے بر خلاف وہ کسی کمرے میں نہیں تھے۔ بلکہ وہ ایک راہداری میں کھڑے تھے۔ تیسری منزل کی ممنوعہ راہداری۔ اور اب انہیں اچھی طرح سمجھ آ گیا تھا کہ یہ راہداری ممنوعہ کیوں تھی۔

ان کی نگاہوں کے سامنے ایک دیو قامت کتا موجود تھا۔ ایک کتا۔ جس کے بھاری بھر کم جسم نے راہداری میں چھت سے لے کر فرش تک ایک انچ کی جگہ بھی خالی نہیں چھوڑی تھی۔ اس کے تین سر تھے۔ خونخوار گھورتی ہوئی آنکھوں کی تین جوڑیاں۔ تین بڑی ناکیں جو ان کی سمت سونگھنے کی کوشش میں پھول پچک رہی تھیں۔ رال ٹپکاتے تین دہشت ناک منہ۔ جن سے جھانکتے بھیانک پیلے دانتوں سے اس کا گاڑھا تھوک چکنی رسیوں کی صورت لٹک رہا تھا۔

وہ بالکل چپ چاپ کھڑا تھا اور اس کی چھ کی چھ خونخوار آنکھیں انہیں گھور رہی تھیں۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ لوگ ابھی تک صرف اس لئے زندہ تھے کیونکہ ان کے اس طرح اچانک وہاں ٹپکنے پر وہ کتا وقتی طور پر حیران رہ گیا تھا۔ لیکن اب بہت تیزی کے ساتھ وہ اپنی فطرت کی طرف لوٹ رہا تھا۔ اس کی خوفناک غراہٹوں کا مطلب کوئی بے وقوف بھی آسانی سے سمجھ سکتا تھا۔

ہیری نے فوراً ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے دروازے کا لٹو ٹٹولا۔ فلچ اور موت کے بیچ میں وہ فلچ کا انتخاب کرے گا۔

وہ لوگ گرتے پڑتے واپس باہر نکلے اور ہیری نے دھڑام کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ لوگ دوڑ کھڑے ہوئے۔ لگ بھگ ہوا سے بات کرتے ہوئے۔ واپس راہداری کے پار۔ فلچ یقیناً ان کی تلاش میں کسی اور طرف نکل گیا تھا کیونکہ راستے میں وہ انہیں کہیں بھی

نظر نہیں آیا۔ یہ الگ بات تھی کہ اب انہیں اس بات کی پرواہ تھی بھی نہیں۔ ان کے ذہن پر بس ایک ہی دھن سوار تھی کہ کسی بھی طرح اس وحشی درندے سے اتنا دور پہنچ جائیں جتنا ممکن ہو سکتا ہو۔ انہوں نے اس وقت تک دوڑنا بند نہیں کیا جب تک وہ ساتویں منزل پر موٹی عورت کی تصویر کے سامنے نہیں پہنچ گئے۔

"کہاں تھے تم لوگ۔۔۔؟" اس نے پوچھا۔ وہ ان کے کندھوں سے ڈھلکے ہوئے چوغوں اور فق پڑے پسینے میں شرابور چہروں کو حیرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"وہ سب چھوڑو۔۔۔ مینڈھے کی تھوتھنی۔۔۔ مینڈھے کی تھوتھنی۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ اور تصویر آگے کی طرف جھولتے ہوئے کھل گئی۔ وہ لوگ لڑکھڑاتے ہوئے مشترکہ کمرے میں داخل ہوئے اور نڈھال حالت میں آرام کرسیوں پر لڑھک گئے۔

کچھ دیر تک ان میں سے کوئی بھی ایک لفظ تک نہیں بول پایا۔ نیول کے چہرے کو دیکھ کر تو ایسا لگ رہا تھا جیسے اب وہ کبھی نہیں بولے گا۔

"وہ لوگ پاگل ہیں کیا۔۔۔ کیا سوچ کر انہوں نے ایسی بھیانک چیز کو اسکول میں بند رکھا ہوا ہے۔۔۔؟" آخر کار رون نے کمرے میں چھائی خاموشی کا سلسلہ توڑا۔ "اگر دنیا میں کسی کتے کو ورزش کی ضرورت ہے تو وہ یہی کتا ہے۔۔۔"

ہرمائنی کی سانسیں اور بدمزاجی۔ دونوں واپس لوٹ آئی تھیں۔ "تم میں سے کوئی بھی اپنی آنکھوں کا استعمال نہیں کرتا کیا۔۔۔؟" وہ چیخ کر بولی۔ "کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ کس چیز پر کھڑا تھا۔۔۔؟"

"فرش پر۔۔۔؟" ہیری نے اندازہ لگایا۔

"اس کے تین سروں کو دیکھنے سے فرصت ملتی تو شاید اس کے پیروں پر بھی دھیان دے پاتا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ فرش پر نہیں۔۔۔ وہ ایک چور دروازے پر کھڑا تھا۔۔۔ یقیناً وہ کسی چیز کی حفاظت کر رہا ہے۔۔۔"

انہیں غصے سے گھورتے ہوئے وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"میرے خیال سے اب تو تم لوگوں کو سکون آ گیا ہو گا۔۔۔ ہم سب مر بھی سکتے تھے۔۔۔ یا اس سے بھی برا۔۔۔ ہمیں اسکول سے نکالا جا سکتا تھا۔۔۔ اب اگر تم لوگوں کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں سونے جا رہی ہوں۔۔۔"

رون بے یقینی کے عالم میں اسے دیکھتا رہ گیا۔ حیرت سے اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔

"نہیں۔۔۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔" اس نے کہا۔ "کیا ہے یہ لڑکی۔۔۔ ڈرامے تو ایسے کر رہی ہے جیسے ہم اسے زبردستی اپنے ساتھ لے گئے تھے۔۔۔؟"

لیکن بستر پر سونے کے لیے لیٹتے ہوئے ہیری نے سوچا کہ ہرمائنی کی بات میں دم تو تھا۔ کتا کسی چیز کی حفاظت کر رہا تھا۔ ہیگرڈ نے کیا کہا تھا۔؟۔۔۔! کسی چیز کو محفوظ رکھنے کے لئے شاید بڑا مسّا کو چھوڑ کر گرنگوٹس ہی دُنیا میں سب سے محفوظ ترین جگہ ہے۔

شاید ہیری کو پتہ چل گیا تھا کہ تجوری نمبر سات سو تیرہ سے نکالا گیا وہ چھوٹا سا گندہ لفافہ اس وقت کہاں تھا۔

☆☆☆

جناب پیونز

دسواں باب

بھوتوں کا جشن

اگلے دن میلفوائے کو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آیا جب اس نے دیکھا کہ ہیری اور رون ابھی تک ہگ بڑ (مسّا) میں موجود تھے۔ کسی حد تک تھکے ہوئے لیکن پوری طرح خوش و خرم۔ دراصل اگلی صبح ہونے تک ہیری اور رون یہ سوچنے لگے تھے کہ تین سروں والے خونخوار کتے سے ملاقات کسی شاندار مہم جوئی سے کم نہیں تھی۔ اور وہ دونوں ہی اس مہم جوئی کو ایک بار پھر دہرانے کے لئے کافی پر جوش تھے۔ اسی دوران ہیری نے رون کو مبینہ طور پر گرنگوٹس سے ہگ بڑ (مسّا) منتقل کئے گئے لفافے کے بارے میں وہ سب کچھ بتا دیا تھا۔ جو وہ خود جانتا تھا۔ اور ان دونوں ہی نے اپنا کافی وقت یہ سوچتے ہوئے گزارا آخر ایسی کون سی چیز ہو سکتی تھی جسکی حفاظت کے لیے اتنا جھمیلا پھیلایا گیا تھا۔

"یا تو وہ کوئی بہت ہی قیمتی چیز ہے یا انتہائی خطرناک ۔۔۔" رون بولا۔

"یا پھر دونوں ہی۔۔۔" ہیری نے کہا۔

لیکن پورے یقین کے ساتھ وہ بس ایک بات کہہ سکتے تھے۔ کہ وہ پراسرار چیز دو انچ لمبی تھی۔ جب تک انہیں مزید سراغ نہیں مل جاتے تب تک اندھیرے میں تیر چلانے کے سوا ان کے بس میں کچھ بھی نہیں تھا۔

کتے یا چور دروازے کے نیچے کیا چیز ہو سکتی ہے۔ اس معاملے میں نیول اور ہرمائنی نے ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں دکھائی۔ نیول تو بس اتنا جانتا تھا کہ اب دوبارہ کبھی وہ اس کتے کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔

ہرمائنی نے ہیری اور رون سے بات چیت مکمل بند کر دی تھی۔ لیکن وہ اتنی زیادہ 'میں سب کچھ جانتی ہوں' قسم کی لڑکی تھی۔ کہ اس میں بھی انہیں اپنا ہی فائدہ نظر آیا۔ اب بس ان کی ایک ہی خواہش تھی کہ کسی طرح انہیں میلفوائے سے بدلہ لینے کا موقعہ مل جائے۔ اور خوش قسمتی سے ایک ہفتے بعد ہی ایسا ایک موقعہ انہیں ناشتے کے وقت ڈاک میں موصول ہو گیا۔

ہمیشہ کی طرح جیسے ہی اڑان بھرتے الو دیوانِ خاص میں داخل ہوئے۔ تو سب کا دھیان اس لمبے پتلے لفافے کی طرف مرکوز ہو گیا۔ جسے چھ بڑے الو کٹیلی آواز میں شور مچاتے ہوئے اٹھائے لا رہے تھے۔ ہر ایک کی طرح ہیری بھی تجسس میں مبتلا تھا کہ اس بڑے لفافے میں کیا ہو سکتا ہے۔ اور اس وقت تو وہ حیران رہ گیا جب ان الوؤں نے نیچا غوطہ لگاتے ہوئے وہ لفافہ ٹھیک اس کے سامنے گرا دیا جس سے ہیری کی گوشت کے پارچوں والی رکابی نیچے فرش پر جا گری۔ ابھی وہ الو اُڑ کر راستے سے ہٹے بھی نہیں تھے کہ اسی وقت ایک اور الو نے اس لفافے کے اوپر ایک خط گرا دیا۔

شکر ہے کہ ہیری نے پہلے خط کھولا۔ کیونکہ اس میں لکھا تھا:

لفافے کو میز پر مت کھولنا

اس میں تمہاری نئی نمبس 2000 اڑن جھاڑو لپٹی ہوئی ہے۔۔۔ لیکن میں نہیں چاہتي کہ في الحال کسی کو یہ بات معلوم ہو کہ تمہیں اڑن جھاڑو ملی ہے۔۔۔ ورنہ وہ سب بھی اڑن جھاڑو مانگیں گے۔۔۔ آلیور ووڈ آج شام سات بجے تمہیں کوئیڈچ میدان میں ملے گا۔۔۔تا کہ تم اپنی مشقوں کا آغاز کر سکو۔۔۔

پروفیسر مک گونیگل

جب ہیری نے پڑھنے کے لئے وہ خط رون کو تھمایا۔ تو خوشی اس کے چہرے سے چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

"نمبس 2000۔۔۔" رون حاسدانہ انداز میں منمنایا۔ "مجھے تو کبھی اسے چھونے تک کا موقعہ نہیں ملا۔۔۔"

وہ فوراً دیوان سے باہر کی طرف چل دیئے۔ کیونکہ اس روز کی پہلی جماعت میں جانے سے پہلے وہ تنہائی میں لفافہ کھول کر اس اڑن جھاڑو کا معائنہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ابھی انہوں نے داخلی دیوان کا آدھا رستہ ہی پار کیا ہو گا کہ انہوں نے دیکھا اوپر جانے والی سیڑھیوں پر کریب اور گوئیل ان کا راستہ روکے کھڑے تھے۔ میلفوائے نے ہاتھ بڑھا کر ہیری سے لفافہ چھین لیا۔ اور اسے اپنی انگلیوں سے ٹٹولنے لگا۔

"یہ تو اڑن جھاڑو ہے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے وہ لفافہ دوبارہ ہیری کی طرف اچھال دیا۔ اس کے چہرے پر حسد اور نفرت کے ملے جلے جذبات جھلک رہے تھے۔ "اس دفعہ تو تم پکا پھنسو گے ہیری۔۔۔ سال اول کے بچوں کو اڑن جھاڑو رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔"

رون خود کو روک نہیں پایا۔

"یہ کوئی ایسی ویسی اڑن جھاڑو نہیں ہے۔۔۔" اس نے کہا۔ "یہ تو نمبس 2000 ہے۔۔۔ تم کیا کہہ رہے تھے کہ تمہارے گھر میں کون سی اڑن جھاڑو ہے میلفوائے۔۔۔؟ کومیٹ 260۔۔۔؟" رون نے ہیری کی طرف مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا۔ "کومیٹ اڑن جھاڑو بھی کمال ہوتی ہیں۔۔۔ لیکن ان میں نمبس جیسی وہ بات نہیں۔۔۔"

"اس بارے میں تم کیا جانو ویزلی۔۔۔؟ تمہاری تو اس کا آدھا ڈنڈا تک خریدنے کی اوقات نہیں ہے۔۔۔" میلفوائے نے پلٹ کر جواب دیا۔ "میرے خیال سے تمہیں اور تمہارے بھائیوں کو اسکے الگ الگ تنکے تک خریدنے کے لئے بھی ایک ایک پائی جوڑنا پڑے گی۔۔۔"

اس سے پہلے کہ رون کوئی جواب دے پاتا۔ میلفوائے کی کہنی کے نیچے پروفیسر فلٹ وک کا چہرہ نمودار ہوا۔

"کوئی بحث تو نہیں کر رہے میرے بچو۔۔۔؟" وہ منمنائے۔

"پروفیسر۔۔۔! پوٹر کو کسی نے اڑن جھاڑو بھیجی ہے۔۔۔" میلفوائے نے فوراً کہا۔

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ بالکل درست۔۔۔" پروفیسر فلٹ وک ہیری کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔ "پروفیسر مک گونیگل نے مجھے اس خصوصی صورتحال سے آگاہ کیا تھا پوٹر۔۔۔ اور یہ اڑن جھاڑو کس سال میں بنائی گئی ہے۔۔۔؟"

"نمبس 2000 جناب۔۔۔" ہیری نے کہا۔ میلفوائے کے چہرے پر ابھرنے والے دہشت انگیز تاثرات کو دیکھ کر ہیری کے لئے اپنی ہنسی کو روک پانا مشکل ہو رہا تھا۔

"اور سچ کہیں تو مجھے میلفوائے کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ اسی کی بدولت مجھے یہ اڑن جھاڑو ملی ہے۔۔۔" اس نے اپنی بات مکمل کی۔

میلفوائے کے چہرے پر ابھر آنے والے غصے اور الجھن بھرے تاثرات پر اپنی ہنسی کا گلا گھونٹنے کی کوشش کرتے ہوئے ہیری اور رون اوپری منزل کی طرف چل دیئے۔

سنگ مرمر کی سیڑھیوں کے اوپری حصے پر پہنچنے کے بعد ہیری نے ہنستے ہوئے کہا۔ "دیکھو۔۔۔ سچ تو یہی ہے۔۔۔ اگر اس نے نیول کا **بھول نہ جانا** نہیں چرایا ہوتا تو آج میں دستے میں شامل نہیں ہوتا۔۔۔"

"تو میرے خیال سے تمہیں لگتا ہے کہ یہ قوانین توڑنے کا انعام ہے۔۔۔؟" ان کے ٹھیک پیچھے سے ایک غصیلی آواز سنائی دی۔ ہرمائنی پیر پٹختے ہوئے سیڑھیاں چڑھتی اوپر آ رہی تھی۔ اس کی نفرت بھری نگاہیں ہیری کے ہاتھ میں دبے لفافے پر گڑی ہوئی تھیں۔

"مجھے لگا تم نے ہم سے بات چیت بند کر دی ہے۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔

"ہاں۔۔۔! اب ایسا کرنا بند مت کر دینا۔۔۔ اس سے ہماری زندگی خوشیوں سے بھر گئی ہے۔۔۔" رون نے کہا۔

مغرورانہ انداز میں پاؤں پٹختے ہوئے ہرمائنی ان سے دور چلی گئی۔

اس دن پڑھائی میں ہیری کا دل بالکل بھی نہیں لگا۔ اس کا ذہن یا تو اس خواب گاہ کے چکر کاٹتا رہا۔ جہاں اس کی چارپائی کے نیچے اس کی نئی نویلی نمبس 2000 رکھی ہوئی تھی۔ یا اس کوئیڈچ میدان کی سمت ہچکولے لیتا رہا جہاں آج رات وہ اس کھیل کو سیکھنے جانے والا تھا۔ اس شام اس نے رات کا کھانا انتہائی ہبڑ دبڑ میں کھایا۔ اسے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا چیز اپنے منہ میں ڈال رہا ہے۔ پھر رون کے ساتھ سیڑھیوں پہ دوڑتا ہوا وہ اوپر پہنچ گیا۔ تاکہ آخر کار اپنی نمبس 2000 کو لفافے سے باہر نکال سکے۔

لفافہ کھلتے ہی جب جادوئی اڑن جھاڑو ہیری کے بستر پر لڑھکی۔ تورون کے منہ سے آہ نکل گئی۔ "ماشاءاللہ۔۔۔"

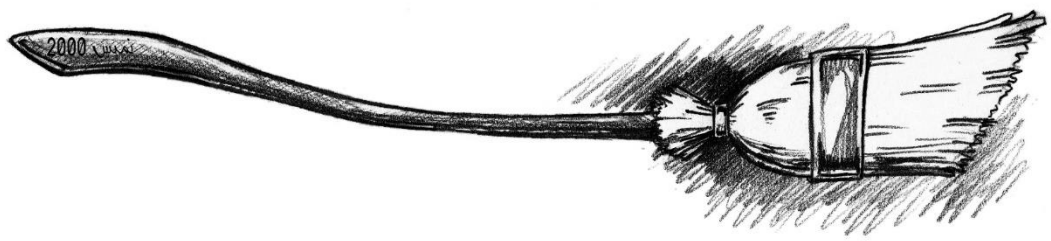

یہاں تک کہ ہیری جیسا بندہ بھی۔ جو مختلف اڑن جھاڑوؤں کے بارے میں کچھ خاص نہیں جانتا تھا۔ اس جھاڑو کی تعریف کیے بنا نہ رہ سکا۔ چکنی چمکدار سطح والی مہاگنی لکڑی کا ڈنڈہ۔ جس کے آخری سرے پر صاف ستھرے سیدھے تنکوں سے بنی لمبی دم تھی۔ ڈنڈے کے دوسرے اوپری کنارے پر سونے کے پانی سے نمبس 2000 کے الفاظ نقش تھے۔

سات بجے کا وقت قریب آیا۔ تو ہیری قلعے سے باہر نکل کر شام کے دھندلکے میں کوئیڈچ میدان کی طرف چل دیا۔ اس سے پہلے وہ کبھی بھی اکھاڑے کے اندر نہیں گیا تھا۔ میدان کے چاروں طرف گولائی میں بلند چبوتروں پر سینکڑوں نشستیں لگائی گئی تھیں۔ تاکہ تماشائی اتنی بلندی پر موجود ہوں جہاں سے انہیں میدان کے اندر کا حال صاف نظر آسکے۔ میدان کے دونوں کناروں پر تین تین سنہرے کھمبے گڑے ہوئے تھے۔ جن کے اوپری کناروں پر گول چھلے بنے ہوئے تھے۔ انہیں دیکھ کر ہیری کو پلاسٹک سے بنی وہ چھوٹی چھڑیاں یاد آگئیں۔ جن سے **کورے** بچے پانی کے بلبلے پھلاتے ہیں۔ فرق صرف اتنا تھا کہ ان چھڑیوں کی اونچائی لگ بھگ پچاس فٹ بلند تھی۔

دوبارہ اڑان بھرنے کی شدید خواہش سے مجبور ہیری ووڈ کا انتظار کرنے کے بجائے اپنی اڑن جھاڑو پر سوار ہوا۔ اور میدانوں سے اوپر فضا میں بلند ہو گیا۔ کیا احساس تھا۔ ہوا کے دوش پر تیز رفتاری کے ساتھ ایک چھلے سے دوسرے چھلے میں اندر باہر اڑتے ہوئے اس نے زمین کی طرف نچلا غوطہ مارا اور میدان میں چاروں طرف اوپر نیچے چکر کاٹنے شروع کر دیئے۔ نمبس 2000 تو جیسے اس کے حکم کی غلام تھی۔ اپنی سوچ سے اس کا رخ بدلنے کے لئے ہاتھ کا ہلکا سا اشارہ بھی کافی تھا۔

"سنو پوٹر۔۔۔ نیچے آؤ۔۔۔" آلیور ووڈ وہاں آچکا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں لکڑی کا ایک بڑا صندوقچہ تھاما ہوا تھا۔ ہیری اس کے برابر میں زمین پر اتر آیا۔

"بہت خوب۔۔۔" ووڈ نے کہا۔ خوشی اس کی آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔ "میں سمجھ گیا پروفیسر مک گونیگل کیا کہنا چاہ رہی تھیں۔۔۔ تم واقعی پیدائشی مہارت رکھتے ہو۔۔۔ آج شام میں تمہیں صرف بنیادی قوانین ہی سکھانے والا ہوں۔۔۔ اس کے بعد تمہیں ہفتے میں تین دن باقی دستے کے ساتھ باقاعدہ مشقیں کرنا ہوں گی۔۔۔"

اس نے صندوق کا ڈھکنا کھولا۔ اندر مختلف جسامت کی چار گیندیں رکھی ہوئی تھیں۔

"شروع کرتے ہیں۔۔۔" ووڈ نے کہا۔ "بھلے ہی اسے کھیلنا مشکل کیوں نہ ہو۔۔۔ لیکن کوئیڈچ کو سمجھنا بہت ہی آسان ہے۔۔۔ دونوں دستوں میں سات کھلاڑی ہوتے ہیں۔۔۔ جن میں سے تین کو **'متعاقب'** کہتے ہیں۔۔۔"

"تین **متعاقب**۔۔۔" ہیری نے دہرایا۔ ووڈ نے ایک چمکتی ہوئی فٹ بال جیسی بڑی سرخ گیند باہر نکالی۔

"اس گیند کو **'سرخ آندھی'** کہتے ہیں۔۔۔" ووڈ نے کہا۔ "**متعاقب سرخ آندھی** ایک دوسرے کی طرف پھینکتے ہوئے۔۔۔ نمبر حاصل کرنے کے لئے کسی ایک چھلے میں سے گزارتے ہیں۔۔۔ ہر دفعہ **سرخ آندھی** کو چھلے میں سے گزارنے پر دس نمبر دیئے جاتے ہیں۔۔۔ سمجھ رہے ہو نا۔۔۔؟"

"نمبر حاصل کرنے کے لئے **متعاقب سرخ آندھی** پھینک کر چھلے میں سے گزارتے ہیں۔۔۔" ہیری نے دہرایا۔ "تو ایک طرح سے یہ باسکٹ بال کا ہی کھیل ہوا۔۔۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آپ اڑن جھاڑو پر سوار ہوتے ہیں اور گیند پھینکنے کے لئے دو کی جگہ چھ چھلے دستیاب ہوں گے۔۔۔"

"یہ باسکٹ بال کیا ہوتی ہے۔۔۔؟" ووڈ نے تجسس سے پوچھا۔

"چھوڑیں اسے۔۔۔" ہیری نے جلدی سے کہا۔

"اچھا۔۔۔ تو دونوں طرف کے دستوں کے پاس ایک اور کھلاڑی بھی ہوتا ہے۔۔۔ جسے **رکھوالا** کہا جاتا ہے۔۔۔ میں شیر دل **کا رکھوالا** ہوں۔۔۔ میری ذمہ داری ہے کہ چھلوں کے چاروں اطراف اڑتے ہوئے مخالف دستے کے کھلاڑیوں کو نمبر حاصل کرنے سے روکوں۔۔۔"

"تین **متعاقب**۔۔۔ایک **رکھوالا**۔۔۔"ہیری نے کہا۔ وہ دل سے یہ سب کچھ یاد کر لینا چاہتا تھا۔"اور یہ سب **سرخ آندھی** کے ساتھ کھیلتے ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ سمجھ گیا۔۔۔ لیکن پھر یہ سب کس کام آتی ہیں۔۔۔؟"اس نے صندوقچے میں پڑی باقی تین گیندوں کی طرف اشارہ کیا۔

"ابھی بتاتا ہوں۔۔۔اسے پکڑو ذرا۔۔۔"ووڈ نے کہا۔

اس نے ہیری کو کرکٹ میں استعمال ہونے والے بلے سے ملتا جلتا ایک چھوٹا سا ڈنڈا تھما دیا۔

"اب میں تمہیں دکھاؤں گا کہ **'حملہ آور گولہ'** کیا ہوتا ہے۔۔۔؟"ووڈ نے کہا۔"ان دونوں گیندوں کو **حملہ آور گولے** کہتے ہیں۔۔۔"

اس نے ہیری کو ایک جیسی دو گیندیں دکھائیں جو مکمل کالی اور **سرخ آندھی** سے کسی قدر چھوٹی تھیں۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ ان رسیوں سے باہر نکلنے کیلئے بے تابی سے جھٹپٹا رہی تھیں۔ جنہوں نے ان کو صندوقچے کی قید میں باندھ رکھا تھا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔!"ووڈ نے ہیری کو خبردار کیا۔ اور نیچے جھکتے ہوئے ایک **حملہ آور گولے** کو رسیوں سے آزاد کر دیا۔

سیاہ گیند فوراً بجلی کی طرح ہوا میں اچھلی اور پھر سیدھی ہیری کے چہرے کی طرف جھپٹی۔ اس سے پہلے کہ وہ اس کی ناک توڑ پاتی ہیری نے پوری طاقت سے اس پر ڈنڈے سے ضرب لگا کر خود سے دور ہوا میں پھینک دیا۔ ان کے سروں کے اوپر چکر کاٹتی ہوئی۔ اس بار وہ گیند سیدھی ووڈ کی طرف جھپٹی۔ جس نے غوطہ مارتے ہوئے خود کو بچایا اور گیند کے اوپر کودتے ہوئے اسے زمین پر دبائے رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔

"دیکھا۔۔۔؟"ہانپتے ہوئے ووڈ نے خود کو چھڑانے کی کوشش میں مبتلا گیند کو زبردستی واپس صندوقچے میں ڈال کر اسے رسی سے باندھتے ہوئے کہا۔"**حملہ آور گولے** پورے میدان میں اِدھر اُدھر اڑتے ہوئے کھلاڑیوں کو ان کی اڑان جھاڑو سے گرانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔۔۔اسی لئے ہر دستے میں ان سے نپٹنے کیلئے دو **'پٹاؤ'** ہوتے ہیں۔۔۔ ویزلی جڑواں ہمارے **پٹاؤ** ہیں۔۔۔ ہمارے لوگوں کو **حملہ آور گولوں** سے بچانا اور ان کا رخ مخالف دستے کی طرف موڑ دینا ہی ان کی ذمہ داری ہے۔۔۔سب سمجھ آ رہا ہے نا۔۔۔؟"

"تین **متعاقب**۔۔۔**سرخ آندھی** کے ذریعے نمبر حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔ایک **رکھوالا** چھلوں کی حفاظت کرتا ہے۔۔۔اور دو **پٹاؤ** **حملہ آور گولوں** کو اپنے دستے سے دور رکھتے ہیں۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔"ووڈ نے کہا۔

"ویسے کیا **حملہ آور گولوں** نے کبھی کسی کو ہلاک بھی کیا ہے۔۔۔؟" ہیری نے اپنے خوف پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے سادہ سے انداز میں پوچھا۔

"کبڑا (مسٹر) میں تو ایسا کبھی نہیں ہوا۔۔۔ دو چار لوگوں کے جبڑے ضرور ٹوٹے ہیں۔۔۔ لیکن اس سے زیادہ برا کبھی نہیں ہوا۔۔۔ اور اب۔۔۔ دستے کا سب سے آخری کھلاڑی **متلاشی** کہلاتا ہے۔۔۔ جو کہ تم ہو۔۔۔ اور **حملہ آور گولوں** یا **سرخ آندھی** سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔"

"جب تک کہ وہ میرا سر نہ پھوڑ ڈالیں۔۔۔"

"فکر مت کرو۔۔۔ ویزلی جڑواں **حملہ آور گولوں** سے نبٹنے کیلئے کافی ہیں۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ وہ خود چلتے پھرتے **انسانی حملہ آور گولے** ہیں۔۔۔"

ووڈ نے صندوقچے میں ہاتھ ڈالا اور چوتھی اور آخری گیند باہر نکالی۔ **سرخ آندھی** اور **حملہ آور گولوں** کے مقابلے میں یہ گیند بہت ہی چینی منی سی تھی۔ کسی بڑے اخروٹ جتنی چھوٹی۔ بھڑکیلی سنہری رنگت والی اس گیند میں چاندی کے دو چھوٹے پر لگے ہوئے تھے جو کسی تتلی کی مانند پھڑ پھڑا رہے تھے۔

"اسے '**سنہری چڑیا**' کہتے ہیں۔۔۔" ووڈ نے کہا۔ "اور کھیل میں یہ سب سے اہم گیند ہوتی ہے۔۔۔ اسے پکڑنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہ بہت تیز اُڑتی ہے اور اسے آسانی سے دیکھ پانا مشکل ہے۔۔۔ اسے پکڑنا **متلاشی** کی ذمہ داری ہے۔۔۔ مخالف دستے کے **متلاشی** سے پہلے تمہیں۔۔۔ **متعاقب۔۔۔ پٹاؤ۔۔۔ سرخ آندھی۔۔۔ حملہ آور گولوں**۔۔۔ سب کے بیچوں بیچ اڑتے ہوئے اسے پکڑنا ہے۔۔۔ کیونکہ جو **متلاشی سنہری چڑیا** کو پکڑتا ہے۔۔۔ وہ اپنے دستے کے لئے پورے ڈیڑھ سو اضافی نمبر حاصل کر لیتا ہے۔۔۔ جس سے ان کی جیت لگ بھگ پکی ہو جاتی ہے۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ کھیل میں سب سے زیادہ مزاحمت کا سامنا **متلاشیوں** کو ہی ہوتا ہے۔۔۔ کوئیڈچ کا کھیل صرف اس وقت ہی ختم ہوتا ہے جب **سنہری چڑیا** کو پکڑ لیا جاتا ہے۔۔۔ اگر **سنہری چڑیا** نہ پکڑی جا سکے تو یہ کھیل کئی سال جاری رہ سکتا ہے۔۔۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اب تک کا سب سے طویل کھیل تین ماہ تک جاری رہا تھا۔۔۔ اس میں بار بار باہر بیٹھے ہوئے اضافی کھلاڑی دوسرے کی جگہ لے رہے تھے تاکہ تھکے ہوئے کھلاڑی کچھ دیر کی نیند لے سکیں۔۔۔"

"تو بس۔۔۔ فی الحال جتنا ضروری تھا میں سب کچھ بتا چکا۔۔۔ کوئی سوال۔۔۔؟"

ہیری نے انکار میں اپنا سر ہلایا۔ وہ سمجھ تو گیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔ لیکن مسئلہ تو تب شروع ہونے والا تھا جب اسے یہ سب کچھ حقیقت میں کرنا پڑے گا۔

"ابھی ہم **سنہری چڑیا** کے ساتھ مشق نہیں کریں گے۔۔۔" ووڈ نے گیند کو حفاظت کے ساتھ صندوقچے میں بند کرتے ہوئے کہا۔ "کافی اندھیرا ہو چکا ہے۔۔۔ یہ گم بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ اس کے بجائے ہم ان سے مشق کریں گے۔۔۔"

اس نے اپنی جیب سے عام سی گیندوں کا ایک تھیلا باہر نکالا۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ اور ہیری ہوا میں پرواز کر رہے تھے۔ ووڈ تیزی کے ساتھ چاروں اطراف گیندیں پھینکنے لگا تاکہ ہیری انہیں پکڑ سکے۔ ہیری نے ایک بھی گیند نہیں چھوڑی۔ جس سے ووڈ کے چہرے پر ابھر آنے والی خوشی قابل دید تھی۔ آدھے گھنٹے کی مشق کے بعد سچ مچ رات ہو گئی اور انہیں اپنا کھیل ختم کر کے زمین پر اترنا پڑا۔

سست قدموں سے قلعے کی طرف لوٹتے ہوئے ووڈ نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔ "کوئیڈچ کے انعامی پیالے پر اس سال ہمارا نام ہی لکھا ہو گا۔۔۔ اور مجھے بالکل بھی حیرت نہیں ہو گی اگر تم چارلی ویزلی سے بھی اچھے کھلاڑی ثابت ہوئے۔۔۔ اور یاد رہے کہ اگر چارلی ڈریگنوں کے چکروں میں نہیں الجھا ہوتا تو وہ انگلینڈ کیلئے کھیل سکتا تھا۔۔۔"

ہفتے میں تین دن شام کے وقت ہیری کوئیڈچ کی مشقیں کرنے لگا۔ اوپر سے جماعت میں ملنے والی مشقیں بھی سیر پر سوا سیر تھیں۔ مصروفیت کے اس عالم میں جب ایک دن اچانک ہیری کو احساس ہوا کہ اسے کبڑ (مسّا) آئے دو ماہ گزر چکے ہیں تو کچھ دیر تک تو اسے اس بات پر یقین ہی نہیں آیا۔ یہ قلعہ اب اسے اپنے گھر جیسا محسوس ہونے لگا تھا۔ جبکہ بحریہ ٹاؤن میں اسے کبھی بھی ایسا احساس نہیں ہوا تھا۔ اور چونکہ اب وہ لوگ تمام بنیادی باتیں سیکھ چکے تھے۔ اس لئے اس کی پڑھائی بھی اب پہلے سے کافی زیادہ دلچسپ ہوتی جا رہی تھی۔

بھوتوں کے جشن کی صبح راہداریوں کے رستے تیر کے اندر آتی ہوئی بھنے کدو کی مزیدار خوشبو نے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے انہیں نیند سے بیدار کیا۔ اس سے بھی شاندار بات تب ہوئی جب سحر کی جماعت میں پروفیسر فلٹ وک نے اعلان کیا کہ ان کے خیال میں اب وہ لوگ چیزوں کو اڑانے کی شروعات کرنے کے قابل ہو چکے ہیں۔ اور یہ ایک چیز تھی جسے کرنے کے لئے وہ سب اس وقت سے بے تاب تھے جب سے انہوں نے پروفیسر فلٹ وک کو نیول کا مینڈک پورے کمرۂ جماعت میں اُڑاتے

ہوئے دیکھا تھا۔ مشق کے لئے پروفیسر فلٹ وک نے پوری جماعت کے طلباء کو جوڑیوں کی شکل میں تقسیم کر دیا۔ ہیری کا ساتھی سیمس فنی گن بنا (جو کافی اطمینان بخش بات تھی کیونکہ نیول ہونقوں کی طرح اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا دھیان بھٹکانے کی کوشش کر رہا تھا)۔ بہر حال رون کی قسمت میں ہرمائنی گرینجر کے ساتھ کام کرنا لکھا تھا۔ یہ بتانا مشکل تھا کہ اس وجہ سے رون زیادہ غصے میں تھا یا ہرمائنی۔ جس دن ہیری کی جادوئی اڑن جھاڑو آئی تھی۔ اس دن سے آج تک ہرمائنی ان دونوں سے بات کرنے سے انکاری تھی۔

"اب۔۔۔ ہم لوگوں نے کلائی گھمانے کی جو مشقیں کی تھیں۔۔۔ انہیں بالکل مت بھولنا۔۔۔" پروفیسر فلٹ وک نے چوں چوں کرتی ہوئی آواز میں کہا۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ کتابوں کے ڈھیر پر کھڑے ہوئے تھے۔ "گھماؤ اور جھٹکو۔۔۔ یاد رکھو۔۔۔ گھماؤ اور جھٹکو۔۔۔ اور جادوئی الفاظ کی درست ادائیگی بھی انتہائی ضروری ہے۔۔۔ چپا چھکن نامی جادوگر کو کبھی مت بھولئے گا۔۔۔ جس نے 'ب' کے بجائے 'بھ' بول دیا۔۔۔ اور اس کے اینٹوں کے بھٹے پر بالو کی جگہ ایک بھالو آدھمکا۔۔۔"

یہ ایک مشکل کام تھا۔ ہیری اور سیمس نے گھمایا بھی اور جھٹکا بھی۔ لیکن جس پنکھ کو وہ ہوا میں اوپر اُٹھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ میز کی اوپری سطح پر ویسے کا ویسا پڑا رہا۔ سیمس اتنا زیادہ جذباتی ہو گیا کہ اس نے اپنی چھڑی سے اس پنکھ کو ٹھوکتے ہوئے اس میں آگ ہی لگا دی۔ ہیری کو اپنی ٹوپی مار مار کر یہ آگ بجھانا پڑی۔

اگلی میز پر رون کا حال بھی کچھ خاص نہیں تھا۔

"موعلق بلند پرواز۔۔۔" اپنے لمبے بازوؤں کو کسی پن چکی کی طرح گھماتے ہوئے وہ اونچی آواز میں چلایا۔

"تمہارا تلفظ غلط ہے۔۔۔" ہیری نے ہرمائنی کی غصہ بھری آواز سنی۔ "صحیح تلفظ معلق بلند پرواز ہے۔۔۔ 'و' کی جگہ 'ع' کا استعمال کرو اور صحیح تلفظ ادا کرو۔۔۔"

"اگر تم اتنی ہی چالاک ہو تو تم خود اپنا پنکھ کیوں نہیں اُڑا لیتی۔۔۔" رون پھنکارا۔

ہرمائنی نے اپنے چوغے کی آستینیں چڑھائیں۔ اپنی چھڑی کو جھٹکا اور بولی۔ "معلق بلند پرواز۔۔۔"

ان کا پنکھ میز سے اوپر بلند ہوا۔ اور ان کے سروں سے تقریباً چار فٹ اوپر ہوا میں تیرنے لگا۔

معلق بلند پرواز

"اوہو۔۔۔ بہت خوب۔۔۔" پروفیسر فلٹ وک نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔ "سب لوگ اِدھر دیکھیں۔۔۔ محترمہ گرینجر نے کمال کر دکھایا ہے۔۔۔"

جماعت کا وقت ختم ہونے تک رون کا مزاج کافی گرم ہو چکا تھا۔

پر ہجوم راہداری میں راستہ بنانے کی کوشش کرتے ہوئے رون نے ہیری سے کہا۔ "اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں کہ اسے کوئی بھی برداشت نہیں کر پاتا۔۔۔ سچ پوچھو تو وہ کسی ڈراؤنے خواب کی طرح ہے۔۔۔"

اسی لمحے ان کے نزدیک سے تیزی سے گزرنے کی کوشش میں کوئی ہیری سے ٹکرا گیا۔ وہ ہرمائنی تھی۔ ہیری اس کے چہرے کی بس ایک جھلک ہی دیکھ پایا۔ اور یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

"مجھے لگتا ہے کہ اس نے تمہاری بات سن لی ہے۔۔۔"

"تو۔۔۔؟" رون نے کہا۔ لیکن وہ تھوڑا پریشان لگ رہا تھا۔ "اسے بھی احساس ہو گیا ہو گا کہ اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔۔۔"

ہرمائنی نہ تو اگلی جماعت میں آئی اور نہ ہی پوری دوپہر کسی کو نظر آئی۔ بھوتوں کے جشن کی ضیافت کے لئے دیوان خاص کی طرف جاتے ہوئے رستے میں ہیری اور رون نے پاروتی پٹیل کو اپنی سہیلی لیونڈر کو بتاتے سنا کہ ہرمائنی لڑکیوں کے غسل خانے میں بیٹھی ٹسوے بہا رہی تھی۔ اور بضد تھی کہ اسے اکیلا چھوڑ دیا جائے۔ یہ سن کر رون مزید پریشان نظر آنے لگا۔ لیکن تب تک وہ لوگ دیوان خاص میں داخل ہو چکے تھے۔ جہاں بھوتوں کے جشن کی چکاچوند سجاوٹ نے ان کے دماغ سے ہرمائنی کا ہر خیال مٹا کر رکھ دیا۔

دیواروں اور چھت پر پنکھ پھڑ پھڑاتی ایک ہزار زندہ چمگادڑیں لٹکی ہوئی تھیں۔ جبکہ مزید ایک ہزار چمگادڑیں میزوں کے اوپر سیاہ بادلوں کی مانند منڈلا رہی تھیں۔ ان کے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ سے کدوؤں کے کھوکھلے پیٹوں میں رکھی موم بتیوں کی لوئیں بھی پھڑ پھڑا رہی تھیں۔ ان کے سامنے رکھی سونے کی رکابیوں میں ضیافت کا کھانا بالکل اسی طرح اچانک نمودار ہوا جیسے سالانہ ایام کے آغاز کی تقریب ضیافت میں ہوا تھا۔

ابھی ہیری بھنے ہوئے آلو کے مزے ہی لوٹ رہا تھا کہ پروفیسر کوئیرل دوڑتے ہوئے دیوان میں داخل ہوئے۔ ان کی پگڑی ٹیڑھی ہو رہی تھی اور ان کے چہرے پر دہشت چھائی ہوئی تھی۔

ہر کوئی ان کی طرف دیکھنے لگا۔ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ پروفیسر ڈمبلڈور کی کرسی تک پہنچے اور ان کی میز پر ہاتھ رکھ کر ہانپتے ہوئے بولے۔"بدھو دیوزاد۔۔۔!تہہ خانے میں گھس آیا ہے۔۔۔سوچا آپ کو بتادوں۔۔۔"

یہ کہتے ہی وہ ہوا میں لہرائے اور نیچے فرش پر گر پڑے۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

ہر طرف چیخ و پکار مچ گئی۔ شور شرابے کو ختم کرنے کے لئے پروفیسر ڈمبلڈور کو اپنی جادوئی چھڑی سے جامنی رنگت کے کئی پٹاخے چلانا پڑے۔

"ثانوی مددگار۔۔۔" انہوں نے گرجتے ہوئے کہا۔" اپنے اپنے فریقین کو فوراً ان کی خواب گاہوں میں لے جائیں۔۔۔"

پرسی پہلے ہی سینہ تان کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"میرے پیچھے پیچھے آئیں۔۔۔سب اکٹھے رہیں۔۔۔سال اول کے بچو۔۔۔!میرے کہنے پر چلو گے تو بدھو دیوزاد سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔چلو شاباش۔۔۔میرے پیچھے پیچھے آؤ۔۔۔راستہ دیجیے۔۔۔سال اول کے بچے آرہے ہیں۔۔۔ہٹو سامنے سے۔۔۔میں ایک ثانوی مددگار ہوں۔۔۔"

"بدھو دیوزاد اندر کیسے گھس سکتا ہے۔۔۔؟"ہیری نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سوال کیا۔

"مجھے کیا معلوم۔۔۔ویسے وہ سچ میں بڑے ہی احمق ہوتے ہیں۔۔۔"رون نے کہا۔"شاید اسے اندر گھسا کے بھوتوں کے جشن میں دھماچوکڑی مچانے کا یہ منصوبہ پیوسں کے خرافاتی دماغ کی کرامت ہو۔۔۔"

ان کے چاروں اطراف کئی لوگ ٹولیوں کی صورت اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔ جب وہ ہونقوں کی طرح دوسروں کو گھورتی جناکش اور بلاؤ طلباء کی ایک ٹولی کو دھکے مارتے ہوئے آگے جانے کا راستہ بنا رہے تھے تو ہیری نے اچانک رون کا بازو دبوچ لیا۔

"ارے یاد آیا۔۔۔ہرمائنی۔۔۔"

"اسے کیا ہوا۔۔۔؟"

"اسے بدھو دیوزاد کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔۔۔"

کچھ سوچتے ہوئے رون نے اپنے ہونٹ کاٹے۔

"اوہو۔۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔۔لیکن پرسی سے نظر بچا کے۔۔۔"اس نے تڑخ کر کہا۔

جھکائی مار کر نیچے ہوتے ہوئے وہ دوسری سمت میں جاتے ہوئے جناکش اور بلاؤ ٹولے میں شامل ہو گئے۔ تھوڑا آگے جاتے ہی وہ سب سے نظر بچاتے ہوئے ایک خالی راہداری میں مڑ گئے اور تیز قدموں سے لڑکیوں کے غسلخانے کی طرف بھاگنے لگے۔ ابھی انہوں نے اس راہداری کا موڑ کاٹا ہی تھا کہ انہیں اپنی پشت پر تیز قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

"پرسی۔۔۔"عقابی مرغ کے ایک بڑے پتھریلے مجسمے کے پیچھے ہیری کو کھینچتے ہوئے رون نے سرگوشی کی۔

لیکن اس مجسمے کی اوٹ سے جھانکنے پر انہوں نے دیکھا کہ وہ پرسی نہیں بلکہ پروفیسر اسنیپ تھے۔ جنہوں نے راہداری پار کی اور نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

"وہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔؟"ہیری نے سرگوشی کی۔"باقی اساتذہ کے ساتھ وہ نیچے تہہ خانے میں کیوں نہیں گیا۔۔۔؟"

"مجھے کیا معلوم۔۔۔"

اسنیپ کے قدموں کی دھیمی پڑتی آواز کے پیچھے پیچھے وہ لوگ بھی کم سے کم آواز نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے اگلی راہداری میں آگے بڑھنے لگے۔

"وہ تیسری منزل کی طرف جا رہا ہے۔۔۔"ہیری نے کہا۔لیکن رون نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"کیا تمہیں بھی بدبو آ رہی ہے۔۔۔؟"

ہیری نے سونگھنے کی کوشش کی۔ اور گندی بدبو کے بھبھکے نے اس کے نتھنوں کے راستے اس کا دماغ جھنجھنا ڈالا۔ پرانے موزوں اور کسی ایسے عوامی غسلخانے کی گندی ملی جلی بدبو۔ جسے زندگی میں کبھی بھی کسی نے بھی صاف کرنے کی زحمت نہ کی ہو۔

اور پھر انہوں نے اس کی آواز سنی۔ ایک دھیمی غراہٹ۔ دیو ہیکل قدموں کو گھسیٹ کر چلنے کی عجیب سی دھمک۔ رون نے اشارہ کیا۔ راہداری کے الٹے کنارے سے کوئی بڑی سی چیز ان کی طرف چلی آ رہی تھی۔ وہ جلدی سے ایک تاریک گوشے میں دبک کر اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگے۔ عین اسی لمحے وہ چیز راہداری میں چھن کر آتی چاندنی کے ایک ٹکڑے کے ٹھیک نیچے پہنچ گئی۔

وہ ایک بھیانک نظارہ تھا۔ بارہ فٹ اونچی اس چیز کی کھال بھدی سرمئی رنگت کی سی تھی۔۔ اس کے بھاری بھرکم گول بڑے پتھر جیسے گلٹیوں بھرے جسم کے اوپر ایک چھوٹے ناریل جیسا گنجا سر رکھا ہوا تھا۔ درخت کے تنے جیسی موٹی ٹانگیں اور چپو جیسے کانٹے دار پیر۔ اس کے

بدن سے ہی وہ ناگوار بدبو اٹھ رہی تھی جس کی وجہ سے سانس تک لینا مشکل ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں میں لکڑی کا ایک بڑا سا لٹھ تھاما ہوا تھا۔ جو اس کے لمبے بازوؤں کی وجہ سے اس کے ساتھ ساتھ زمین پر گھسٹ رہا تھا۔ بدھو دیوزاد قریب کے ایک دروازے کی چوکھٹ پر رک گیا اور اندر جھانکنے لگا۔ اس کے لمبے کان آگے پیچھے ہلنے لگے جیسے وہ کچھ سوچ رہا ہو۔ پھر وہ سست رفتاری کے ساتھ جھکتے ہوئے اس کمرے کے اندر چلا گیا۔

"تالے میں چابی لگی ہوئی ہے۔۔۔" ہیری نے سرگوشی کی۔ "ہم اسے اندر بند کر سکتے ہیں۔۔۔"

"بہت شاندار تجویز ہے۔۔۔" رون نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

سرکتے ہوئے قدموں کے ساتھ وہ اس کھلے ہوئے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ان کا خون خشک ہو چکا تھا اور دل ہی دل میں وہ دعائیں مانگ رہے تھے کہ بدھو دیوزاد کہیں باہر نہ نکل آئے۔ ایک لمبی چھلانگ لگاتے ہوئے ہیری نے چابی کو دبوچا۔ دھڑ سے دروازہ بند کیا۔ اور تالا لگا دیا۔

"ہو گیا۔۔۔"

اپنی کامیابی پر مسرور وہ لوگ پلٹ کر وہاں سے واپس بھاگے۔ لیکن جیسے ہی وہ راہداری کے موڑ تک پہنچے انہیں کچھ ایسا سنائی دیا۔ جس سے ان کے دلوں کی دھڑکن رک سی گئی۔ ایک تیز۔ خوف میں ڈوبی ہوئی چیخ۔ اور یہ آواز اسی کمرے سے آئی تھی۔ جس میں ابھی ابھی انہوں نے تالہ ڈالا تھا۔

"ارے نہیں۔۔۔" رون بولا۔ اس کے چہرے کی رنگت خونی نواب کے چہرے کی طرح پھیکی پڑ گئی تھی۔

"وہ لڑکیوں کا غسلخانہ ہے۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"ہرمائنی۔۔۔" دونوں ایک ساتھ چلائے۔

وہ مر کے بھی ایسا نہیں کرتے۔ لیکن کیا اب ان کے پاس کوئی اور راستہ باقی بچا تھا۔؟ الٹے قدموں دوڑتے ہوئے وہ دوبارہ اس دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ دہشت کے مارے تالے کے سوراخ میں چابی ڈالنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ جیسے ہی ہیری نے کھینچتے ہوئے دروازہ کھولا۔ وہ دونوں بھاگتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔

ہرمائنی گرینجر دروازے کے سامنے موجود دیوار سے چپکی کھڑی تھی۔ لگ رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے وہ بیہوش ہونے والی تھی۔ اپنی لٹھ سے دیوار کے ساتھ قطار در قطار لگے بیسن توڑتے ہوئے بدھو دیوزاد اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"اسس کا دھیان بٹاؤ۔۔۔"ہیری نے بے چینی کے ساتھ رون سے کہا۔ اور نیچے پڑا ایک ٹوٹا ہوا نلکا اٹھا کر پوری قوت کے ساتھ سامنے والی دیوار پر دے مارا۔

بدھو دیوزاد ہرمائنی سے کچھ فٹ کے فاصلے پر رُک گیا۔ احمقانہ انداز میں پلکیں جھپکاتے ہوئے وہ بھد بھد کرتے ہوئے اِدھر اُدھر چلنے لگا۔ شاید وہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ آواز کس طرف سے آئی ہے۔ جیسے ہی اس کی چھوٹی مکار آنکھوں نے ہیری کو دیکھا۔ وہ لمحہ بھر کے لئے ٹھٹھکا۔ اور پھر سر کے اوپر لٹھ تانے ہرمائنی کے بجائے ہیری کی طرف بڑھنے لگا۔

"اوئے۔۔۔ بھوندو کہیں کے۔۔۔"کمرے کے دوسرے کونے سے رون نے چیختے ہوئے کہا۔ اور لوہے کا اک ٹوٹا ہوا پائپ اٹھا کر اس پہ دے مارا۔ بدھو دیوزاد کو تو شاید احساس بھی نہیں ہوا کہ اس کے کندھے سے کوئی پائپ ٹکرایا ہے۔ لیکن اس نے چلانے کی آواز ضرور سن لی

تھی۔ وہ ایک بار پھر رک گیا۔ اور اپنا بدصورت تھوتھنی جیسا منہ رون کی طرف موڑ لیا۔ اس موقعے کا فائدہ اٹھا کر ہیری دوڑتے ہوئے اس کے سامنے سے ہٹ گیا۔

"چلو بھاگو۔۔۔ بھاگو۔۔۔" ہیری نے ہرمائنی سے چیختے ہوئے کہا اور اسے دروازے کی طرف کھینچنے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ وہ ابھی تک دیوار سے چپکی ہوئی تھی اور دہشت کے مارے اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔

چیخنے چلانے کی آوازیں اور ان کی گونج بدھو دیوزاد کو وحشی دیوانہ بنائے جا رہی تھیں۔ اس نے ایک بار پھر ایک زوردار دہاڑ ماری اور رون کی طرف بڑھنے لگا جو سب سے قریب موجود تھا۔ اور جس کے فرار کے سارے راستے بند تھے۔

پھر ہیری نے کچھ ایسا کیا۔ جسے اول درجے کی بہادری بھی کہا جا سکتا تھا اور پرلے درجے کی حماقت بھی۔ اس نے دوڑتے ہوئے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور اپنے دونوں بازو بدھو دیوزاد کی گردن پر لپیٹتے ہوئے اس کی پیٹھ پر لٹکنے میں کامیاب ہو گیا۔ بدھو دیوزاد کو یہ تو محسوس نہیں ہوا کہ ہیری اس کی پیٹھ پر لٹکا ہوا ہے۔ لیکن اگر آپ کسی کی ناک میں لمبی سی لکڑی گھسیڑ دیں گے۔ تو ایک بدھو دیوزاد کو بھی کچھ نہ کچھ تو ضرور محسوس ہو گا۔ دراصل جب ہیری نے چھلانگ لگا کر اس کی گردن دبوچی تھی تو اس نے ہاتھ میں اپنی جادوئی چھڑی تھامی ہوئی تھی جو سیدھی بدھو دیوزاد کی ناک کے نتھنے میں جا گھسی تھی۔

درد کے مارے ڈکارتے ہوئے بدھو دیوزاد اپنی لٹھ کو دیوانہ وار ہوا میں لہرانے لگا۔ جان ہتھیلی پر رکھے ہیری نے اپنی گرفت اور مضبوط کر لی۔ کسی بھی لمحے بدھو دیوزاد یا تو اسے خود سے الگ کر کے چیر پھاڑ دینے والا تھا۔ یا پھر لٹھ مار کر اس کا کچومر نکالنے والا تھا۔

ہرمائنی ڈر کے مارے نیچے فرش پر گر چکی تھی۔ رون نے اپنی چھڑی باہر نکال لی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس سے کیا کرنے والا تھا لیکن پھر اس نے خود کو ہی اپنے دماغ میں آنے والا پہلا جادوئی منتر بولتے ہوئے سنا۔ "معلق بلند پرواز۔۔۔"

لٹھ اچانک اڑتے ہوئے۔ بدھو دیوزاد کے ہاتھوں سے باہر نکلی۔ ہوا میں بلند ہوئی۔ آہستگی سے پلٹی اور ناریل پھٹنے کی آواز کے ساتھ اپنے مالک کے سر پر آ گری۔ بدھو دیوزاد کی آنکھوں کے سامنے تارے ناچ اٹھے۔۔ وہ اپنی جگہ کھڑے کھڑے لہرایا اور منہ کے بل زمین پر دھماکے کی

اس قدر زوردار آواز کے ساتھ نیچے گرا۔ کہ کمرے کے درودیوار تک لرز اٹھے۔

ہیری اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ اس کی سانس اکھڑی ہوئی تھی اور وہ بری طرح کپکپا رہا تھا۔ رون ابھی تک اپنی چھڑی ہوا میں اُٹھائے تعجب بھرے انداز میں نیچے پڑے اپنے کارنامے کو گھور رہا تھا۔

سب سے پہلے ہرمائنی بولی۔

"کیا یہ۔۔۔ مر گیا ہے۔۔۔؟"

"مجھے نہیں لگتا۔۔۔ میرے خیال سے یہ صرف بے ہوش ہوا ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔ وہ نیچے جھکا اور بدھو دیوزاد کی ناک میں گھسی ہوئی اپنی چھڑی باہر کھینچ لی۔ چھڑی سرمئی رنگت کی گندی گٹھلیوں والی گوند جیسی چیز میں لتھڑی ہوئی تھی۔

"اوہو۔۔۔ بدھو دیوزاد کی ناک کا گند۔۔۔" اس نے فوراً اسے بدھو دیوزاد کے پاجامے سے پونچھ دیا۔

اسی وقت اچانک دھڑام سے دروازہ کھلنے اور دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ ان تینوں نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ انہیں اندازہ ہی نہیں تھا کہ ابھی ابھی انہوں نے کتنی دھما چوکڑی مچائی تھی۔ لیکن یقیناً نچلی منزل پر کسی نہ کسی نے تو یہ سارا شور شرابا اور بدھو دیوزاد کے دہاڑنے کی آوازیں تو سنی ہی ہوں گی۔

اگلے ہی لمحے پروفیسر مک گونیگل دوڑتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئیں۔ ان کے ٹھیک پیچھے اسنیپ اور سب سے پیچھے کوئیرل کا چہرہ نظر آیا۔ بدھو دیوزاد پر نظر پڑتے ہی کوئیرل نے ایک دھیمی سسکاری بھری۔ اور اپنا کلیجہ تھامے غسلخانے کی ایک کرسی پر ڈھے گئے۔ پروفیسر اسنیپ بدھو دیوزاد کے اوپر جھک کر اس کا معائنہ کرنے لگے۔ پروفیسر مک گونیگل ہیری اور رون کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ ہیری نے پہلے کبھی بھی انہیں اتنا زیادہ غصہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ غصے کی شدت سے ان کے ہونٹ سفید پڑ چکے تھے۔ ان کی یہ حالت دیکھتے ہی شیرِدل کے لئے پچاس نمبر حاصل کرنے کی ساری امیدیں ہیری کے دماغ سے اڑن چھو ہو گئیں۔

"تم لوگ آخر سوچ کیا رہے تھے۔۔۔؟" غصہ بھرے سرد لہجے میں پروفیسر مک گونیگل غرائیں۔

ہیری نے رون کی طرف دیکھا جو ابھی تک اپنی چھڑی ہوا میں بلند کئے کھڑا تھا۔

"تمہاری قسمت اچھی ہے کہ تم لوگ مرے نہیں۔۔۔ آخر تم اپنی خواب گاہ میں کیوں نہیں گئے۔۔۔؟"

پروفیسر اسنیپ نے ہیری پر ٹٹولتی ہوئی نظر ڈالی۔ ہیری سر جھکا کر فرش کی طرف دیکھنے لگا۔ اسے یہ سوچ کر غصہ آ رہا تھا کہ یہ رون کا

بچہ اپنی جادوئی چھڑی والا ہاتھ نیچے کیوں نہیں کر رہا۔

فرش پر نظر آتے سایوں کی اوٹ سے ایک دھیمی آواز سنائی دی۔

"پروفیسر مک گونیگل۔۔۔! یہ لوگ مجھے ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔"

"محترمہ گرینجر۔۔۔"

ہرمائنی آخر کار اپنے پیروں پر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

"میں بدھو دیوزاد کو ڈھونڈنے گئی تھی۔۔۔ کیونکہ میں نے۔۔۔ میں نے سوچا کہ میں اکیلے ہی اس سے نپٹ سکتی ہوں۔۔۔ کیونکہ میں نے ان کے بارے میں سب کچھ پڑھا ہوا ہے۔۔۔"

حیرت کے مارے رون نے اپنی جادوئی چھڑی نیچے گرا دی۔ ہرمائنی گرینجر۔۔۔ سچائی اور اصولوں کی دیوی۔۔۔ ایک استانی کے سامنے سفید جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔؟

"اگر انہوں نے مجھے ڈھونڈا نہیں ہوتا تو اب تک میں مر بھی چکی ہوتی۔۔۔ ہیری نے اس کی ناک میں اپنی جادوئی چھڑی گھسائی اور رون نے اسے اسی کی لٹھ سے بے ہوش کر دیا۔۔۔ جب یہ لوگ یہاں پہنچے تو وہ بس مجھے جان سے مارنے ہی والا تھا۔۔۔ انہیں اتنا وقت ہی نہیں ملا کہ وہ جاتے اور مدد کے لئے کسی اور کو لے آتے۔۔۔"

ہیری اور رون نے ایسی شکلیں بنالیں جیسے واقعی ایسا ہی کچھ ہوا ہو۔

"ہونہہ۔۔۔ ایسی بات ہے تو۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے ان تینوں کو گھورتے ہوئے کہا۔ "اوہ گرینجر۔۔۔ احمق لڑکی۔۔۔ ایک بھاری بھرکم پہاڑی بدھو دیوزاد سے تن تنہا نپٹنے کا تم سوچ بھی کیسے سکتی ہو۔۔۔؟"

ہرمائنی نے اپنا سر جھکالیا۔ ہیری چاہ کے بھی کچھ نہیں کہہ پایا۔ ہرمائنی مر کر بھی قانون کی راہ پر چلنا پسند کرنے والی قسم کی لڑکی تھی۔ لیکن اس وقت انہیں مصیبت سے نکالنے کے لئے وہ سارا الزام اپنے سر لینے پر تلی کھڑی تھی۔ یہ تو ایسی ہی بات تھی جیسے پروفیسر اسنیپ اچانک مٹھائیاں بانٹنا شروع کر دیں۔

"محترمہ گرینجر۔۔۔! اس غلطی کے لیے شیرڈل کے پانچ نمبر کاٹ دیئے جائیں گے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل بولیں۔ "تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے۔۔۔ خیر اگر تمہیں کوئی چوٹ نہیں لگی ہے تو بہتر یہی ہوگا کہ تم سیدھی شیرڈل مینار کی طرف چل پڑو۔۔۔ طلباء اپنے اپنے فریقی مشترکہ کمروں میں آج کی ضیافت کا باقی ماندہ حصہ ختم کر رہے ہیں۔۔۔"

ہرمائنی خاموشی سے باہر نکل گئی۔

پروفیسر مک گونیگل ہیری اور رون کی طرف مڑیں۔

"جی جناب۔۔۔ میں ابھی بھی یہی کہوں گی کہ تم لوگوں کی قسمت اچھی تھی۔۔۔ ورنہ سال اول کا شاید ہی کوئی طالب علم ایک ہٹے کٹے پہاڑی بدھو دیوزاد کا مقابلہ کر پاتا۔۔۔ تم دونوں کو شیرڈل کے لئے پانچ پانچ نمبروں سے نوازا جاتا ہے۔۔۔ پروفیسر ڈمبلڈور کو بھی اس بارے میں اطلاع دے دی جائے گی۔۔۔ اب تم دونوں جا سکتے ہو۔۔۔"

وہ دونوں فوراً کمرے سے باہر نکل گئے۔ اور اس وقت تک کچھ نہیں بولے جب تک وہ دو منزل اوپر نہیں پہنچ گئے۔ ساری دنیا کا سکھ ایک طرف اور بدھو دیوزاد کے جسم سے پھوٹنے والی ناگوار بدبو سے نجات کا سکون ایک طرف۔

"ہمیں دس سے زیادہ نمبر ملنے چاہیئے تھے۔۔۔" رون بدبدایا۔

"تمہارا مطلب ہے پانچ۔۔۔ کیونکہ پانچ نمبر تو ہرمائنی کی وجہ سے کم ہو گئے ہیں۔۔۔"

"مانتا ہوں کہ اس نے ہمیں پھنسنے سے بچایا ہے۔۔۔" رون نے اعترافی لہجے میں کہا۔ "لیکن ہم نے بھی تو اسے بچایا تھا۔۔۔"

"اگر ہم نے اسے اس چیز کے ساتھ بند نہ کیا ہوتا تو اسے بچانے کی نوبت ہی نہ آتی۔۔۔" ہیری نے اسے یاد

دلایا۔

وہ موٹی عورت کی تصویر کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ "مینڈھے کی تھوتھنی۔۔۔" دونوں نے ایک ساتھ کہا اور اندر داخل ہو گئے۔

شیر دل مشترکہ کمرہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور وہاں طوفانِ بدتمیزی مچا ہوا تھا۔ ہر کوئی ان کھانوں پر ٹوٹا پڑا تھا جو ان کے لیے اوپر بھجوایا گیا تھا۔ لیکن ہرمائنی دروازے کے پاس اکیلی کھڑی ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی۔ کچھ دیر تک بہت عجیب سی خاموشی چھائی رہی۔ پھر ان تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھے بنا "شکریہ۔۔۔" کہا۔ اور تیزی کے ساتھ رکابیاں اٹھانے چل پڑے۔

ٹھیک اسی لمحے سے ہرمائنی گرینجر ان کی دوست بن گئی۔ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں ایک ساتھ کرنے کے بعد آپ ایک دوسرے کو پسند کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ اور بارہ فٹ لمبے چوڑے پہاڑی بدھو دیوزاد کو بے ہوش کرنا ایسی ہی ایک چیز ہے۔

☆☆☆

پوٹر شیر دل کا شیر

گیارہواں باب

کوئیڈچ

نومبر آتے آتے موسم کافی ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ اسکول کے چاروں اطراف موجود پہاڑ برف کی سفید چادر اوڑھ چکے تھے اور جھیل ٹھنڈے فولاد کی طرح ٹھوس ہو چکی تھی۔ ہر صبح میدان سفید برف سے ڈھک جاتا تھا۔ اوپری منزل کی کھڑکیوں سے روزانہ ایک ہی نظارہ دیکھنے کو ملتا تھا۔ چھچھوندر کی کھال سے بنی لمبی اونی کوٹی پہنے۔ خرگوش کے اون سے بنے دستانوں۔ اور اودبلاؤ کے چمڑوں سے بنے بھاری بھرکم جوتوں میں ڈوباہیگرڈ ہر وقت کوئیڈچ کے میدان میں رکھی اڑن جھاڑوؤں پر جمی برف پگھلاتا رہتا تھا۔

کوئیڈچ کے موسم کی بھی شروعات ہو چکی تھی۔ کئی ہفتوں کی لگاتار مشقوں کے بعد ہیری ہفتے والے دن اپنا پہلا کوئیڈچ مقابلہ کھیلنے والا تھا۔شیرحل بمقابلہ ناگ شکتی ۔اگرشیرحل یہ مقابلہ جیت جائے تو وہ سالانہ فریقی انعامی پیالے کی دوڑ میں دوسرے مقام پر پہنچ جاتے۔

شاید ہی کسی نے ہیری کو کھیلتے دیکھا ہو گا۔ کیونکہ ووڈ نے فیصلہ کیا تھا کہ ہیری کو خفیہ ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کے لئے اسے خفیہ رکھا جائے گا۔ لیکن پھر بھی یہ خبر کسی نہ کسی طرح پھیل ہی گئی کہ وہ بطور **متلاشی** کھیلنے والا ہے۔ ہیری کی سمجھ سے باہر تھا کہ کون سی چیز زیادہ بری تھی۔ لوگوں کا یہ کہنا کہ وہ بہت شاندار کھیلے گا۔ یا یہ کہ وہ اسکے نیچے نرم گدالے کر دوڑیں گے تاکہ گرنے کی صورت میں اسے بچایا جا سکے۔

یہ سچ مچ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اب اس کے پاس ہرمائنی جیسی دوست موجود تھی۔ ہیری کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ جس حساب سے کوئیڈچ کی مشقیں کروانے کے لئے ووڈ آخری لمحے تک اس کا خون نچوڑ رہا تھا۔ اس مشقت کے بعد وہ اس کی مدد کے بنا تدریسی جماعتوں میں ملنے والی مشقیں کیسے مکمل کر پاتا۔ اس نے تو اسے پڑھنے کے لئے "**کوئیڈچ۔ وقت کی اڑان**" نامی کتاب بھی ادھار دی تھی۔ جو کہ ایک بہت ہی دلچسپ کتاب ثابت ہوئی۔

اس کتاب کو پڑھ کر ہیری کو معلوم ہوا کہ کوئیڈچ میں بے ایمانی کرنے کے سات سو طریقے ہوتے ہیں اور وہ سب کے سب سنہ 1473 کے عالمی مقابلے میں استعمال کئے جا چکے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہ عام طور پر **متلاشی** کھیل میں سب سے چھوٹا اور پھرتیلا کھلاڑی ہوتا ہے۔ اور کوئیڈچ کے سب سے زیادہ گھمبیر حادثات اکثر انہی کے ساتھ ہوتے ہیں۔

اس نے یہ بھی پڑھا کہ اگرچہ کوئیڈچ کھیلتے وقت آج تک شاید ہی کوئی کھلاڑی مرا ہو لیکن ثالث کا کردار نبھانے والے شخص کے غائب ہونے اور کئی مہینوں کے بعد صحارا کے ریگستان میں نمودار ہونے کی کہانیوں سے کوئیڈچ کی تاریخ بھری پڑی تھی۔

جب سے ہیری اور رون نے پہاڑی بدھو دیوزاد سے ہرمائنی کی جان بچائی تھی۔ تب سے ہرمائنی قوانین توڑنے کے معاملے میں کافی لچک کا مظاہرہ کرنے لگی تھی۔ لیکن ان دونوں کے مقابلے میں اس کی قانون شکنی ان سب کے لئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتی تھی۔

ہیری کے پہلے کوئیڈچ مقابلے سے ایک دن پہلے پڑھائی کے وقفے کے دوران وہ لوگ سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے صحن میں کھڑے ارد گرد کا نظارہ کر رہے تھے۔ اس نے جادو کے زور پر ان دونوں کے لئے ایک چمکدار نیلا شعلہ نمودار کیا۔ جسے آپ آسانی کے ساتھ مربے کے مرتبان میں ڈال کر اپنے ساتھ کہیں بھی لے جا سکتے تھے۔

ابھی وہ تینوں اس شعلے کی طرف پیٹھ کر کے اس کی گرماہٹ کے مزے لوٹ ہی رہے تھے۔ کہ اسی لمحے پروفیسر اسنیپ صحن کے قریب سے گزرے۔ ہیری نے فوراً تاڑ لیا کہ اسنیپ لنگڑا کر چل رہا تھا۔ ہیری۔ رون اور ہرمائنی تھوڑا چپک کر کھڑے ہو گئے تا کہ اسنیپ کو شعلہ نظر نہ آ سکے۔ انہیں یقین تھا کہ اسکول میں جادوئی آگ جلانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ لیکن بد قسمتی سے ان کے چہروں پر جھلکتا مجرمانہ خوف پروفیسر اسنیپ کی نگاہوں سے بچ نہیں پایا۔ وہ لنگڑاتے ہوئے ان کی طرف آ گئے۔

انہوں نے شعلہ تو نہیں دیکھا۔ لیکن صاف ظاہر تھا کہ وہ انہیں ڈانٹنے کا بہانہ ڈھونڈ رہے تھے۔

"پوٹر۔۔۔! یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔۔۔؟"

ہیری نے انہیں ہاتھ میں تھامی ہوئی "**کوئیڈچ۔ وقت کی اڑان**" کتاب دکھائی۔

"کتب خانے کی کتابوں کو اسکول سے باہر لے جانا منع ہے۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔ "اسے مجھے دو۔۔۔شیرحل کے پانچ نمبر کاٹ لئے جائیں گے۔۔۔"

لنگڑاتے ہوئے اسنیپ کو دور جاتا دیکھتے ہوئے ہیری غصے سے بڑبڑایا۔ "اس نے ابھی ابھی یہ قانون گھڑا ہے۔۔۔ نہ جانے اس کی ٹانگ کے ساتھ کیا مسئلہ ہوا ہے۔۔۔؟"

"پتہ نہیں۔۔۔ لیکن اللہ کرے اسے صحیح کا درد ہو رہا ہو۔۔۔" رون نے کڑواہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

اس شام شیرحل مشترکہ کمرے میں کافی شور مچا ہوا تھا۔ ہیری۔ رون اور ہرمائنی ایک کھڑکی کے سامنے اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہرمائنی۔ ہیری اور رون کی۔ سحر کی جماعت میں ملنے والی مشقوں پر نظر ثانی کر رہی تھی۔ وہ انہیں کبھی بھی اپنی نقل تو نہیں کرنے دیتی تھی (اللہ۔۔۔ پھر تم لوگ سیکھو گے کس طرح۔۔۔؟) لیکن ایک دفعہ اس کی منت سماجت کرنے کے بعد اپنے کام کی نظر ثانی کروانے پر انہیں درست جواب مل ہی جاتے تھے۔

ہیری کافی بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ اپنے ذہن کو کل ہونے والے مقابلے کی فکر سے ہٹانے کے لئے اسے اپنی **کوئیڈچ وقت کی اڑان** کتاب واپس چاہیے تھی۔ بھلا وہ کیوں اسنیپ سے ڈرے؟ یہ سوچ ذہن میں آتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے رون اور ہرمائنی کو بھی بتایا کہ وہ اسنیپ سے پوچھنے جا رہا ہے کہ کیا اسے اس کی کتاب واپس مل سکتی ہے۔

"ہم تو نہیں جا رہے۔۔۔ تم اکیلے ہی جاؤ۔۔۔" وہ دونوں یک زبان ہو کر بولے۔ لیکن ہیری کے ذہن میں ایک ترکیب تھی۔ شاید کسی اور استاد کی موجودگی میں اسنیپ اسے منع نہ کر پائے۔ مینار سے نیچے وہ سیدھا نچلی منزل پر موجود عملے کے کمرے کے سامنے پہنچ گیا۔ اور دروازے پر دستک دی۔ کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے ایک بار پھر دستک دی۔ کچھ بھی نہیں۔

شاید اسنیپ نے اس کتاب کو وہیں اندر پڑا چھوڑ دیا ہو۔۔؟ کوشش کر کے دیکھنے میں کیا حرج ہو سکتا تھا۔۔ اس نے دروازے کو تھوڑا سا

کھولا اور اندر کی طرف جھانکا۔ اور اس کی نگاہ ایک بہت ہی ڈراؤنے منظر پر پڑی۔

اندر صرف اسنیپ اور فلچ موجود تھے۔ اسنیپ نے اپنے چوغے کو اپنے گھٹنوں تک اوپر اُٹھایا ہوا تھا۔ خون سے لتھڑا ہوا ان کا ایک پیر بری طرح سے زخمی تھا۔ فلچ اسنیپ کو مرہم پٹیاں تھما رہا تھا۔

"بے حد خطرناک چیز۔۔۔" اسنیپ کہہ رہا تھا۔ "بھلا تینوں سروں پر ایک ساتھ نظر کیسے رکھی جا سکتی ہے۔۔۔؟"

ہیری نے خاموشی کے ساتھ دروازے کو واپس بند کرنے کی کوشش کی۔ لیکن۔۔

"پوٹر۔۔۔!"

ہڑبڑاہٹ میں اپنی ٹانگ چھپانے کے لئے چوغہ نیچے کرتے ہوئے غصے کے مارے اسنیپ کا چہرہ ٹیڑھا پڑ چکا تھا۔ ہیری نے خوف سے تھوک نگلا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ کیا مجھے میری کتاب واپس مل سکتی ہے۔۔۔"

"دفع ہو جاؤ۔۔۔ باہر۔۔۔"

اس سے پہلے کہ اسنیپ شیرِدل کے مزید نمبر کاٹ لیتے۔ ہیری پوری رفتار سے وہاں سے بھاگ نکلا۔ دوڑ کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ دوبارہ اوپر پہنچ گیا۔

"ملی کیا۔۔۔؟" رون نے ہیری کو اپنی طرف آتے دیکھ کر پوچھا۔ "ارے کیا ہوا۔۔۔؟"

بالکل دھیمی سرگوشی میں ہیری نے انہیں بتایا کہ ابھی ابھی وہ کیا دیکھ کر آیا ہے۔

"تم جانتے ہو اس کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟" اس نے ہانپتے ہوئے اپنی بات ختم کی۔ "بھوتوں کے جشن والے دن اس نے تین سر والے کتے کے پار نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جب ہم نے اسے دیکھا تھا اس وقت وہ وہیں جا رہا

ہو گا۔۔۔ یقیناً وہ اسی چیز کے پیچھے ہے جس کی حفاظت وہ کتا کر رہا ہے۔۔۔ اور چاہو تو اب میں اپنی اڑن جھاڑو کی شرط لگا سکتا ہوں کہ سب کا دھیان بھٹکانے کے لئے وہی اس بدھو دیوزاد کو اسکول کے اندر لایا ہو گا۔۔۔"

ہرمائنی کی آنکھیں صدمے سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"نہیں۔۔۔ وہ ایسا کبھی نہیں کریں گے۔۔۔" اس نے کہا۔ "میں جانتی ہوں کہ وہ اتنے اچھے تو نہیں ہیں۔۔۔ لیکن وہ اس چیز کو چرانے کی کوشش ہرگز نہیں کریں گے جسے خود ڈمبلڈور محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔"

"قسم سے ہرمائنی۔۔۔ تمہیں تو سارے اساتذہ حاجی شناء اللہ لگتے ہیں۔۔۔" رون نے تڑخ کر کہا۔ "اس معاملے پر میں بھی ہیری کے ساتھ ہوں۔۔۔ ویسے تو مجھے بھی اسنیپ سے کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ لیکن وہ آخر ہے کس چکر میں۔۔۔؟ وہ کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے۔۔۔؟"

اس رات جب ہیری اپنے بستر پر سونے لیٹا تو اس کے دماغ میں بھی یہی سوال گونج رہا تھا۔ نیول اونچی آواز میں خراٹے بھر رہا تھا۔ لیکن ہیری کی آنکھوں میں نیند کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ اس نے کوشش کی کہ اپنے دماغ سے سارے خیالات نکال دے۔ اسے نیند کی ضرورت تھی۔ کچھ ہی گھنٹوں بعد اس کا پہلا کوئیڈچ مقابلہ ہونے والا تھا۔ لیکن اپنی ٹانگ پر ہیری کی نگاہیں دیکھ کر پروفیسر اسنیپ کے چہرے پر جو تاثر ابھرا تھا اسے بھلا پانا آسان نہیں تھا۔

اگلی صبح بہت چمکدار اور سرد تھی۔ دیوانِ خاص بھنے کبابوں کی ذائقے دار خوشبو اور ایک اچھے کوئیڈچ مقابلے کا بے تابی سے انتظار کرتے لوگوں کی خوش گپیوں سے بھرا پڑا تھا۔

"تمہیں تھوڑا سا ناشتہ کر لینا چاہئے۔۔۔"

"مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔"

"دو لقمے پر اٹھا ہی لے لو۔۔۔" ہرمائنی نے اسے بچوں کی طرح پچکارا۔

"مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے۔۔۔"

ہیری کو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ ایک گھنٹے بعد وہ میدان میں اتر رہا ہو گا۔

"ہیری تمہیں طاقت کی ضرورت ہے۔۔۔" سیمس فنی گن نے کہا۔۔۔ "سامنے والے دستے کے سب سے زیادہ

ڈنڈے ہمیشہ متلاشی کو ہی پڑتے ہیں۔۔۔"

"شکریہ سیمس۔۔۔!" کبابوں پر ٹماٹر کی چٹنی انڈیلتے ہوئے سیمس کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے ہیری نے کہا۔

گیارہ بجے تک پورا اسکول کوئیڈچ کے میدان میں چاروں اطراف بنی ہوئی نشستیں سنبھال چکا تھا۔ کئی طلباء اپنی دور بینیں ساتھ لے کر آئے تھے۔ حالانکہ نشستیں کافی اونچائی پر بنائی گئیں تھیں اس کے باوجود کئی بار یہ دیکھنا مشکل ہو جاتا تھا کہ میدان میں کیا چل رہا ہے۔

رون اور ہرمائنی سب سے اوپر والی نشستوں کی قطار میں نیول۔ سیمس اور ڈین (ایرانی فٹ بال دستے کا شیدائی) کے ساتھ بیٹھ گئے۔ ہیری کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کرنے کے ارادے سے انہوں نے کپڑے کا ایک بڑا پھریرا اُٹھا رکھا تھا جو کہ اسکیبرز کے نوکیلے دانتوں سے برباد شدہ بستر کی چادر سے بنایا گیا تھا۔ اس پر "پوٹر شیردل کا شیر" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اور ڈین۔ جس کی مصوری کافی اچھی تھی۔ اس نے ان الفاظ کے ساتھ شیردل کا بڑا سا شیر بنا دیا تھا۔ پھر ہرمائنی نے اس پر ایک چھوٹا سا سحر پھونکا تھا جس کی وجہ سے پھریرا قوس و قزح کی طرح رنگت بدلتے ہوئے جھلملا رہا تھا۔

اسی دوران کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے میں ہیری اور دستے کے باقی کھلاڑی اپنے سرخ رنگ کے کوئیڈچ لباس پہن رہے تھے۔ (ناگ شکتی کے کھلاڑی سبز رنگ کی وردی میں کھیلتے تھے)

اولیور ووڈ نے سب کو خاموش کرانے کیلئے اپنا گلا کھنکار کر صاف کیا۔

"تو چلو لڑکو۔۔۔" اس نے کہا۔

"اور لڑکیو۔۔۔" انجلینا جانسن نامی **متعاقب** بولی۔

"اور لڑکیو۔۔۔" ووڈ نے ہامی بھرنے والے انداز میں کہا۔ "یہی موقع ہے۔۔۔"

"بہت بڑا موقع۔۔۔" فریڈ ویزلی بولا۔

"وہ موقع جس کا ہم سب کو انتظار تھا۔۔۔" جارج ویزلی نے لقمہ دیا۔

"ہمیں اولیور کی تقریر رٹی ہوئی ہے۔۔۔" فریڈ نے ہیری کو بتایا۔ "ہم پچھلے سال بھی دستے میں شامل تھے۔۔۔"

"چپ کر جاؤ تم دونوں۔۔۔" ووڈ نے کہا۔ "برسوں بعد شیرول کو اتنا اچھا دستہ ملا ہے۔۔۔ ہم جیتنے کیلئے میدان میں اتر رہے ہیں۔۔۔ میں یہ محسوس کر سکتا ہوں۔۔۔"

اس نے ان سب کو غصے سے گھورا۔ جیسے کہہ رہا ہو۔ "ورنہ۔۔۔!"

"ٹھیک ہے۔۔۔ وقت ہو گیا ہے۔۔۔ خوش قسمتی تم سب کے قدم چومے۔۔۔"

ہیری۔ فریڈ اور جارج کے پیچھے پیچھے کپڑے بدلنے والے کمرے سے باہر نکلا۔ وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہا تھا کہ کہیں اس کے گھٹنے اس کا ساتھ نہ چھوڑ دیں۔ ان لوگوں کے میدان میں داخل ہوتے ہی زور دار تالیوں اور نعروں سے ان کا استقبال کیا گیا۔ مادام ہوچ اس مقابلے میں ثالث کا کردار ادا کر رہی تھیں۔ اپنے ہاتھ میں اڑن جھاڑو تھامے وہ دونوں دستوں کے انتظار میں میدان کے بیچوں بیچ کھڑی تھیں۔

جب سبھی کھلاڑی انہیں گھیر کر کھڑے ہو گئے تو انہوں نے کہا۔ "تم سبھی کان کھول کر سن لو۔۔۔ میں ایک اچھا اور صاف ستھرا کھیل چاہتی ہوں۔۔۔"

ہیری نے دیکھا کہ انہوں نے یہ بات خصوصی طور پر ناگ شکتی کپتان اور پانچویں سال کے طالب علم مارکس فلنٹ کو گھورتے ہوئے کہی تھی۔ فلنٹ کو دیکھتے ہی ہیری قسم کھا سکتا تھا کہ ہو نہ ہو اس کی رگوں میں بدھو دیوزاد کا خون دوڑ رہا تھا۔ کنکھیوں سے دیکھنے پر ہیری کی نظر ارد گرد بیٹھی بھیڑ کے سروں پر لہراتے رنگ برنگے پھریرے پر بھی پڑی۔ جس پر ہوگ شیرحل کاشیر کے الفاظ جگمگا رہے تھے۔ اس کا دل دھڑک اٹھا اور نہ جانے کہاں سے اس میں ہمت امڈ آئی۔

"مہربانی کر کے اپنی اپنی اڑن جھاڑوؤں پر سوار ہو جاؤ۔۔۔"

ہیری اچھلتے ہوئے اپنی نمبس 2000 پر سوار ہو گیا۔

مادام ہوچ نے اپنی چاندی کی سیٹی زور سے بجائی۔

پندرہ اڑن جھاڑوئیں ایک ساتھ ہوا میں بلند ہوئیں اور کھیل شروع ہو گیا۔

"اور پہلی فرصت میں ہی سرخ آندھی شیرحل کی اینجلینا جانسن کے قبضے میں چلی گئی ہے۔۔۔ یہ لڑکی کیا کمال کی متعاقب ہے اور انتہائی پرکشش بھی۔۔۔"

"جارڈن۔۔۔!"

"معاف کیجئے گا پروفیسر۔۔۔"

ویزلی جڑواں بھائیوں کا چہیتا دوست لی جارڈن مقابلے کا آنکھوں دیکھا حال بیان کر رہا تھا۔ پروفیسر مک گونیگل اس کے سر پر کھڑی تھیں۔

"اور وہ چکمہ دیتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے۔۔۔ اور یہ اس نے سرخ آندھی ایلیسیا اسپنٹ کی طرف پھینکی۔۔۔ جو کہ آلیور ووڈ کی زبردست کھوج ثابت ہو رہی ہے۔۔۔ پچھلے سال اس کا شمار بس اضافی کھلاڑیوں میں ہوتا تھا۔۔۔ ایک بار پھر جانسن کے پاس اور نہیں۔۔۔ناگ شکتی نے سرخ آندھی کو اچک لیا ہے۔۔۔ناگ شکتی کپتان فلنٹ سرخ آندھی قابو کر چکے ہیں۔۔۔ اور یہ وہ گئے۔۔۔ فلنٹ عقاب کی طرح اُڑے چلے جا رہے ہیں اور لگتا ہے کہ وہ اسے چھلے کے پار بھیج ہی دیں گے۔۔۔ اوہ نہیں۔۔۔ شیرحل کے رکھوالے آلیور ووڈ نے بڑے شاندار طریقے سے ان کی کوشش ناکام بنادی اور سرخ آندھی ایک بار پھر شیرحل کے قبضے میں پہنچ چکی ہے۔۔۔ شیرحل کی متعاقب کیٹی بیل نے فلنٹ کے سامنے جھکائی مارتے ہوئے میدان میں تیزی سے آگے جاتے ہوئے۔۔۔ اوہ نہیں۔۔۔ اسے یقیناً شدید چوٹ لگی ہوگی ۔۔۔ سر کے پیچھے

حملہ آور گولے کی چوٹ --- سرخ آندھی ایک بار پھر **ناگ شکتی** کے قبضے میں--- ایڈرئین پیوسی تیز رفتاری سے چھلوں کی طرف بڑھتے ہوئے--- لیکن ایک دوسرے حملہ آور گولے نے ان کی راہ روک لی ہے--- جسے ان کی طرف خدا جانے فریڈ ویزلی نے پھینکا ہے یا شاید جارج ویزلی نے--- جو بھی ہو--- بہرحال **شیرول** پٹاؤ نے موقعے کا شاندار فائدہ اُٹھایا--- اور سرخ آندھی ایک بار پھر جانسن کے قبضے میں--- سامنے میدان خالی پڑا ہے اور وہ تیزی سے چلی جاری ہے--- وہ سچ مچ اُڑی چلی جارہی ہے--- ایک تیز رفتار حملہ آور گولے سے بال بال بچتے ہوئے--- چھلا اس کی نگاہوں کے عین سامنے--- چلو اینجلینا --- **ناگ شکتی** رکھوالے بلیچ لی کی اسے روکنے کی پوری کوشش--- **اور یہ---شیرول نے اپنی پہلی کامیابی حاصل کر لی---"**

سرد ہوا **شیرول** طلباء کی تالیوں کی آواز سے گونج اٹھی۔ جبکہ **ناگ شکتی** طلباء کی جانب سے آہوں اور طعنے بازیوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"چلو کھسکو---! ہمارے لئے جگہ بناؤ---"

"ہیگرڈ---!"

رون اور ہرمائنی ایک دوسرے سے چپک کر بیٹھ گئے تاکہ ہیگرڈ ان کے ساتھ بیٹھ سکے۔

"ہم اپنی جھونپڑی سے دیکھ رہے تھے---"ہیگرڈ نے اپنی گردن میں لٹکتی بھاری بھرکم دوربین کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔"لیکن تماشائیوں کی بھیڑ میں بیٹھنے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے---ابھی تک **سنہری چڑیا** تو نظر نہیں آئی---ہیں---؟"

"نہیں---"رون نے کہا۔"فی الحال کھیل میں ہیری کے کرنے کے لئے کچھ خاص نہیں---"

"اس نے خود کو مصیبت سے بچایا ہوا ہے--- یہ کیا کم ہے---"ہیگرڈ نے کہا اور اپنی دوربین اُٹھاتے ہوئے اوپر آسمان میں اس دھندلے سے دھبے کو دیکھنے لگا جو دراصل ہیری تھا۔

ان سب سے بہت اوپر۔ ہوا میں اڑتے ہوئے ہیری نے پورے مقابلے پر نظر رکھی ہوئی تھی۔ اس کی نگاہیں **سنہری چڑیا** کی جھلک کھوج رہی تھیں۔ اونچی جگہ پر ہیری کی موجودگی۔ ووڈ اور اس کی کھیل کے لیے منصوبہ بندی کا حصہ تھی۔

"اس وقت تک سب سے دور رہنا--- جب تک **سنہری چڑیا** تمہاری نگاہوں کے دائرے میں نہ آجائے---"ووڈ نے کہا تھا۔"ہم نہیں چاہتے کہ صحیح وقت سے پہلے تم پر حملہ ہو جائے---"

اینجلینا کی کامیابی پر اپنی خوشی کا اظہار کرنے کے لئے ہیری نے ہوا میں کئی قلابازیاں لگائیں۔

کھیل آگے بڑھتے ہی ایک بار پھر اس کی نگاہیں **سنہری چڑیا** کی تلاش میں اِدھر اُدھر بھٹکنے لگیں۔ ایک بار اسے سونے کی جھلک نظر آئی بھی۔ لیکن وہ ویزلی جڑواں بھائیوں میں سے کسی ایک کی کلائی پر بندھی گھڑی کے شیشے کا لشکارا ثابت ہوئی۔ اور پھر ایک **حملہ آور گولے** نے دھڑ دھڑاتے ہوئے اس کی طرف آنے کا فیصلہ کیا۔ کسی توپ کے گولے کی طرح وہ اس کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔ لیکن ہیری نے جھکائی مارتے ہوئے اسے غچہ دے دیا۔ اور فریڈ ویزلی تیز رفتاری سے اس کا پیچھا کرنے لگا۔

"سب ٹھیک ہے ہیری۔۔۔؟" **حملہ آور گولے** کو غصے بھری ضرب لگا کر مارکس فلنٹ کی طرف پھینکتے ہوئے اس نے آواز لگائی۔

"سرخ آندھی اس وقت ناگ شکتی کے قبضے میں ہے۔۔۔" لی جارڈن بول رہا تھا۔ "متعاقب پیوسی بیک وقت دو حملہ آور گولوں ۔ دو ویزلی بھائیوں اور متعاقب بیل کو غچہ دیتے ہوئے تیز رفتاری کے ساتھ چھلے کی طرف۔۔۔ ارے رکو ذرا۔۔۔ کیا وہ سنہری چڑیا تھی۔۔۔؟"

تماشائیوں میں شور مچ گیا۔ ایڈرئین پیوسی گردن موڑ کر اپنے الٹے کان کے پاس سے گزرنے والی سنہری جھلک کو دیکھنے میں ایسا مگن ہوا کہ اس نے **سرخ آندھی** کو نیچے گرا دیا۔

اس پر نظر پڑتے ہی ہیری نے انتہائی پرجوش انداز میں سنہری جھلک کا پیچھا کرنے کی خاطر نیچے کی طرف غوطہ لگایا۔ ناگ شکتی کے متلاشی ٹیرنس ہگز نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ وہ دونوں شانہ بشانہ **سنہری چڑیا** کی طرف اڑ رہے تھے۔ تمام **متعاقب** بھی اپنی ذمے داریاں بھلا کر بیچ ہوا میں کھڑے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگے۔

ہیری ہگز سے کہیں زیادہ تیز رفتار تھا۔ اس کی نگاہیں اس ننھی سی گیند پر جمی ہوئی تھیں۔ جو اپنے پنکھ پھڑ پھڑاتے ہوئے گولی کی رفتار سے آگے اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس نے اپنی رفتار تھوڑی اور بڑھا دی۔

"دھم۔۔۔" نیچے بیٹھے شیر دل تماش بین غیض و غضب کے عالم میں چلا اٹھے۔ مارکس فلنٹ جان بوجھ کر ہیری کے راستے میں آ گیا تھا۔ اور ہیری کی اڑن جھاڑو کو خود کو بچانے کی خاطر عین وقت پر واپس پلٹنا پڑا تھا۔ ہیری نے خود کو گرنے سے بچانے کے لئے کس کر اڑن جھاڑو کو پکڑا ہوا تھا۔

"بے ایمانی۔۔۔" شیر دل تماشائی ایک زبان ہو کر چلائے۔

بیگم ہوچ نے غصے سے فلنٹ کو ڈانٹا۔ اور ہر جانے کے طور پر شیر دل کو بنا کسی مزاحمت کے چھلوں میں سے گیند گزارنے کا موقع عنایت کیا۔ لیکن اس جھمیلے میں۔ ظاہر ہی تھا۔ **سنہری چڑیا** ایک بار پھر سب کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکی تھی۔

نیچے تماشائیوں کے درمیان کھڑا ڈین تھامس حلق پھاڑتے ہوئے چلائے جارہا تھا۔ "اسے باہر نکالو ثالث۔۔۔ اسے سرخ پتا دکھاؤ۔۔۔"

"کیا کہہ رہے ہو ڈین۔۔۔؟" رون نے کہا۔

"سرخ پتا۔۔۔" ڈین غصے سے غرایا۔ "فٹ بال میں اگر تمہیں سرخ پتا دکھایا جائے۔۔۔ تو تم کھیل سے باہر۔۔۔"

"لیکن یہ فٹ بال نہیں ہے ڈین۔۔۔" رون نے اسے یاد دلایا۔

بہر حال ہیگرڈ اس معاملے میں دل و جان سے ڈین کے ساتھ کھڑا تھا۔ "انہیں قوانین بدلنے ہوں گے۔۔۔ فلنٹ کی اس حرکت سے ہیری نیچے بھی گر سکتا تھا۔۔۔"

لی جارڈن کے لئے بھی کسی فریق کی حمایت کئے بنا آنکھوں دیکھا حال بیان کرپانا مشکل ثابت ہو رہا تھا۔

"تو۔۔۔اس واضح اور بے ہودہ بے ایمانی کے بعد۔۔۔"

"**جارڈن۔۔۔!**" پروفیسر مک گونیگل غرائیں۔

"میرا مطلب ہے کہ اس کھلم کھلی اور گھٹیا بے ایمانی کے بعد۔۔۔"

"جارڈن۔۔۔! میں تمہیں خبردار کر رہی ہوں۔۔۔"

"ٹھیک ہے ۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔! فلنٹ نے **شیرول** کے متلاشی کو لگ بھگ جان سے مار ہی دیا تھا۔۔۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ایسا کسی کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔۔۔ اس لئے **شیرول** کو ایک اور موقعہ دیا جاتا ہے۔۔۔ اور اس بار نشانہ اسپن نٹ نے لگایا۔۔۔ اور بنا کسی مشکل کے۔۔۔ کھیل جاری ہے۔۔۔ سرخ آندھی ابھی تک **شیرول** کے قبضے میں۔۔۔"

جیسے ہی ہیری نے ایک اور **حملہ آور گولے** کو چکمہ دیا۔ جو خوفناک انداز میں پھرکیاں کھاتے ہوئے اس کے سر کے نزدیک سے گزرا تھا۔ ایک عجیب بات ہوئی۔ اس کی اڑن جھاڑو نے اچانک ایک ڈراؤنا جھٹکا مارا۔ ایک لمحے کے لئے تو اسے ایسا لگا جیسے وہ نیچے گرنے والا ہے۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں کی گرفت سے اڑن جھاڑو کو کس کر پکڑ لیا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ ایسا ایک بار پھر ہوا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اڑن جھاڑو اسے نیچے گرانے کی کوشش کر رہی ہو۔ لیکن نمبس 2000 نے آج تک اپنے کسی بھی سوار کو اس طرح نیچے نہیں گرایا تھا۔

ہیری نے مڑ کر واپس شیرحل کے چھلوں کی طرف جانے کی کوشش کی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ووڈ سے کچھ دیر کے لئے کھیل رکوانے کو کہے۔ لیکن پھر اسے احساس ہوا کہ اس کی اڑن جھاڑو پوری طرح سے اس کے قابو سے باہر ہو چکی تھی۔ وہ نہ تو اسے گھما سکتا تھا۔ اور نہ ہی اپنی مرضی سے اس کا رخ موڑ سکتا تھا۔ اڑن جھاڑو اب تیزی کے ساتھ ہوا میں دائیں بائیں لہرا رہی تھی۔ اور ہر کچھ دیر بعد وہ ایسا بھیانک جھٹکا مارتی کہ ہر بار ہیری پھسل کر نیچے گرتے گرتے بچتا۔

لی جارڈن آنکھوں دیکھا حال بتانے میں مشغول تھا۔

"سرخ آندھی اب ناگ شکتی کے قبضے میں ہے--- فلنٹ اسے لے کر آگے بڑھ رہا ہے--- فلنٹ - اسپن نٹ اور بیل کے نزدیک سے گزرتے ہوئے --- اور یہ ایک حملہ آور گولہ پوری شدت کے ساتھ اس کے چہرے سے ٹکرایا--- امید ہے کہ اس کی ناک ٹوٹ گئی ہوگی---مذاق کر رہا تھا پروفیسر-- - ارے نہیں--- اور یہ کامیابی ناگ شکتی کے نام---"

ناگ شکتی تماشائی خوشی میں شور مچانے لگے۔ کسی نے بھی اس بات پر دھیان نہیں دیا کہ ہیری کی اڑن جھاڑو کچھ عجیب حرکتیں کر رہی تھی۔ اب وہ بری طرح سے لرزتے اور جھٹکے مارتے ہوئے۔ ہیری کو کھیل سے دور فضا میں مزید اونچائی کی طرف لئے جا رہی تھی۔

"نہ جانے یہ ہیری کرنا کیا چاہ رہا ہے---؟" ہیگرڈ بڑبڑایا۔ اس نے اپنی دوربین سے اس کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا۔ "اگر ہمارا اندازہ غلط نہیں ہے--- تو ہم شرط لگا سکتے ہیں کہ اس کی اڑن جھاڑو اس کے قابو میں نہیں رہی--- لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے---؟"

اچانک چاروں اطراف نشستوں پر بیٹھے لوگ اوپر ہیری کی طرف اشارے کرنے لگے۔ اس کی اڑن جھاڑو اب ہوا میں قلابازیاں کھا رہی تھی۔ اور ہیری نے بہت مشکل سے اسے اپنی گرفت میں رکھا ہوا تھا۔ اچانک پورے مجمعے نے ایک ساتھ آہ بھری۔ ہیری کی اڑن جھاڑو نے ایک زوردار جھٹکا مارا تھا۔ جس سے ہیری سنبھل نہیں پایا۔ اور جھاڑو سے نیچے کی طرف پھسل گیا۔ اب وہ ایک ہاتھ کے زور پر اس جھاڑو سے لٹکا ہوا تھا۔

"جب فلنٹ نے اس کا رستہ روکا تھا تو کہیں اس کی اڑن جھاڑو کے ساتھ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی تھی---؟" سیمس نے سرگوشی میں کہا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا---" ہیگرڈ بولا۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ "طاقتور کالے جادو کے علاوہ کوئی بھی چیز اڑن جھاڑو پر اثر انداز نہیں ہو سکتی--- کوئی بچہ نمبس 2000 کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر ہی

نہیں سکتا۔۔۔"

یہ سنتے ہی ہرمائنی نے ہیگرڈ سے اس کی دوربین چھین لی۔ لیکن ہیری کی طرف دیکھنے کے بجائے وہ پاگلوں کی طرح بھیڑ کا معائنہ کرنے لگی۔

"تم کر کیا رہی ہو۔۔۔؟" رون نے سسکاری بھری۔ اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔

"میں جانتی تھی۔۔۔" ہرمائنی نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ "اسنیپ کو دیکھو۔۔۔"

رون نے دوربین اپنی طرف کھینچ لی۔ اسنیپ ان کے سامنے والی نشستوں کی طرف بالکل درمیان میں کھڑے تھے۔ ان کی نگاہیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں۔ اور وہ دھیمی آواز میں لگاتار کچھ بڑبڑا رہے تھے۔

"وہ کچھ کر رہا ہے۔۔۔ وہ اڑن جھاڑو پر ٹونا کر رہا ہے۔۔۔" ہرمائنی بولی۔

"اب ہم کیا کریں گے۔۔۔؟"

"یہ مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔"

اس سے پہلے کہ رون کچھ اور کہہ پاتا۔ ہرمائنی وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔ رون نے دوربین دوبارہ ہیری کی طرف گھما دی۔ اس کی اڑن جھاڑو اب اتنے بھیانک انداز میں جھٹکے کھا رہی تھی کہ اس کے لئے زیادہ دیر تک لٹکے رہ پانا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ تمام تماشائی اپنے قدموں پر کھڑے ہو چکے تھے۔ اور دل تھامے دہشت بھری نگاہوں سے ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ویزلی جڑواں بھائیوں نے اڑ کر اوپر کی طرف جانے کی کوشش کی تاکہ ہیری کو حفاظت کے ساتھ اپنی دو اڑن جھاڑوؤں میں سے کسی ایک پر اتار سکیں۔ لیکن اس کوشش کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جیسے ہی وہ اس کے نزدیک پہنچتے۔ اس کی اڑن جھاڑو اور بھی زیادہ بھیانک جھٹکے مارتے ہوئے مزید اونچائی کی طرف جانے لگتی۔ تھک ہار کر وہ ہیری کی اڑن جھاڑو کے بالکل نیچے ہوا میں دائرے کی شکل میں چکر کاٹنے لگے تاکہ ہیری کے گرنے کی صورت میں اسے بروقت تھام سکیں۔ اس دوران موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مارکس فلنٹ نے **سرخ آندھی** کو تھاما۔ اور بار بار اسے چھلوں کے پار گزارتے ہوئے ناگ شکتی کے لئے پانچ نمبر حاصل کر لئے۔

"ہرمائنی جلدی کرو۔۔۔" رون بے چینی سے بڑبڑایا۔

ہرمائنی لوگوں کو دھکیلتے ہوئے اس نشست کے قریب جا پہنچی جہاں پروفیسر اسنیپ کھڑے ہوئے تھے۔ اس نے دوڑتے ہوئے ان کے پیچھے والی قطار کو پار کیا۔ ہڑبڑاہٹ میں اس نے اس قطار میں بیٹھے پروفیسر کوئیرل کو ٹکر دے ماری۔ جس سے وہ سر کے بل سامنے والی قطار پر جا گرے۔ لیکن وہ ان سے معذرت کے لئے رکی نہیں۔ اسنیپ کے پاس پہنچتے ہی وہ جھکتے ہوئے اکڑوں بیٹھ گئی۔ اپنی چھڑی باہر نکالی اور کچھ منفرد منتخب الفاظ بڑبڑائے۔ اس کی چھڑی سے چمکیلا نیلا شعلہ باہر نکلا۔ جس سے اسنیپ کے چوغے کی کناریوں پر آگ بھڑک اٹھی۔

اس بات کا احساس ہونے میں اسنیپ کو زیادہ سے زیادہ تیس سیکنڈ لگے ہوں گے کہ ان کے کپڑوں میں آگ لگ گئی ہے۔ ایک حیرانی بھری چیخ نے ہرمائنی کو بتا دیا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی ہے۔

اس نے اسنیپ کے کپڑوں پر بھڑکتا وہ شعلہ اپنی جیب میں موجود ایک چھوٹی شیشی میں انڈیلا۔ اور فوراً قطار میں واپس پلٹ گئی۔ اسنیپ کے فرشتوں کو بھی کبھی اس بات کی خبر نہیں لگی کہ ابھی ابھی وہاں کیا ہوا تھا۔

اتنا کافی تھا۔ اوپر ہوا میں ہیری ایک بار پھر اپنی اڑن جھاڑو پر سوار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

"نیول۔۔۔!اب تم اوپر دیکھ سکتے ہو۔۔۔!" رون نے کہا۔نیول پچھلے پانچ منٹ سے ہیگرڈ کی کوٹی میں منہ چھپائے سسکیاں بھر رہا تھا۔

ہیری تیزی کے ساتھ واپس میدان کی طرف لوٹ رہا تھا۔ تماشائیوں نے دیکھا کہ اچانک اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے منہ کو اس طرح دبوچ لیا جیسے اسے الٹی آنے والی ہو۔اس نے دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کے بل اڑن جھاڑو سے زمین پر چھلانگ لگائی۔اور بری طرح سے کھانسا۔ کھانستے ہوئے اس کے منہ سے کوئی سنہری چیز اس کے ہاتھوں پر گری۔

"میں نے **سنہری چڑیا** پکڑ لی ہے۔۔۔" ہوا میں بلند ہاتھ لہراتے ہوئے وہ اونچی آواز میں چلایا۔اور یوں عجیب ہڑبونگ کے سے عالم میں کھیل ختم ہو گیا۔

"لیکن اس نے اسے پکڑا کہاں ہے۔۔۔اس نے تو اسے نگلا ہے۔۔۔" بیس منٹ بعد بھی فلنٹ نے ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی۔ لیکن اس کی سن کون رہا تھا۔ہیری نے کوئی قانون نہیں توڑا تھا۔ اور لی جارڈن بڑے جوش و خروش سے نتیجے کا اعلان کرنے میں لگا ہوا تھا۔شیر دل ساٹھ کے مقابلے میں ایک سو ستر نمبروں سے جیت گیا تھا۔ ویسے ہیری نے ان سب باتوں میں سے کوئی بھی بات نہیں سنی۔ کیوں کہ وہ اس وقت ہیگرڈ کی جھونپڑی میں رون اور ہرمائنی کے ساتھ کڑک چائے کے مزے اڑانے میں مصروف تھا۔

"وہ اسنیپ تھا۔۔۔" رون نے ڈرامائی انداز میں کہا۔"اسے میں نے اور ہرمائنی نے دیکھا تھا۔۔۔نہ جانے کیا بڑبڑاتے ہوئے وہ تمہاری اڑن جھاڑو پر ٹونا کر رہا تھا۔۔۔اور اس کی نگاہیں مسلسل تم پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔"

"بکواس۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔ اس نے اس واقعے کے دوران نشستوں پر ہونے والی کوئی بات چیت سنی ہی نہیں تھی۔ "بھلا اسنیپ ایسا کچھ کیوں کریں گے۔۔۔؟"

ہیری۔رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔وہ تینوں سوچ رہے تھے کہ اب اس بات کا کیا جواب دیا جائے۔ پھر ہیری نے سوچا کہ سچ کہنا ہی ٹھیک رہے گا۔

"مجھے اس کے بارے میں ایک بات پتا چلی ہے۔۔۔" اس نے ہیگرڈ کو بتایا۔۔"بھوتوں کے جشن کی رات

اس نے تین سروں والے کتے کے پار جانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ کتے نے اسے کاٹا بھی تھا۔۔۔ ہمارا خیال ہے کہ وہ اس چیز کو چرانے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔ جس کی وہ کتا حفاظت کر رہا ہے۔۔۔"

ہیگرڈ کے ہاتھ سے چائے کی کیتلی چھوٹ گئی۔

"تم گولومولو کے بارے میں کیسے جانتے ہو۔۔۔؟" وہ بولا۔

"گولومولو۔۔۔؟"

"ہاں وہ ہمارا کتا ہے۔۔۔ ہم نے اسے ایک یونانی بھلے آدمی سے خریدا تھا جس سے ہم پچھلے سال ایک شراب خانے میں ملے تھے۔۔۔ ہم نے ہی اسے ڈمبلڈور کو ادھار دیا ہے۔۔۔ تاکہ وہ اس کی بہترین حفاظت کر سکیں۔۔۔"

"اس کی کس کی۔۔۔؟" ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

"اب بس۔۔۔ ہم سے مزید کچھ اور مت پوچھو۔۔۔ یہ ایک انتہائی خفیہ معاملہ ہے۔۔۔"

"لیکن اسنیپ اسے چرانا چاہتا ہے۔۔۔"

"بکواس۔۔۔" ہیگرڈ نے دوبارہ کہا۔ "اسنیپ ہوگورٹس کے ذمے دار استاد ہیں۔۔۔ وہ اس طرح کا کوئی کام نہیں کر سکتے سمجھے۔۔۔!"

"تو پھر اس نے ہیری کو جان سے مارنے کی کوشش کیوں کی۔۔۔؟" ہرمائنی چیخ کر بولی۔

شاید دوپہر میں ہونے والے واقعات نے اسنیپ کے بارے میں اس کی سوچ کو بالکل بدل دیا تھا۔

"میں ایک ٹونے کو دیکھتے ہی پہچان سکتی ہوں ہیگرڈ۔۔۔ میں نے ان کے بارے میں سب کچھ پڑھا ہوا ہے۔۔۔ ٹونا کرتے ہوئے آپ کی آنکھوں کا اپنے شکار پر گڑا ہونا ضروری ہوتا ہے۔۔۔ اور اسنیپ پلکیں نہیں جھپکا رہا تھا۔۔۔ میں نے خود اسے دیکھا ہے۔۔۔"

"ہم کہہ رہے ہیں۔۔۔ تم سب غلط سوچ رہے ہو۔۔۔" ہیگرڈ نے غصے سے کہا۔ "ہم نہیں جانتے کہ ہیری کی اڑن جھاڑو نے ایسی حرکت کیوں کی۔۔۔ لیکن اسنیپ کبھی بھی کسی طالب علم کو مارنے کی کوشش نہیں کریں گے۔۔۔ اب ہماری ایک بات تم لوگ کان کھول کر سن لو۔۔۔ تم ان چیزوں میں اپنی ٹانگ اڑانے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔

جن سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ یہ خطرناک بات ہے۔۔۔ بہتر ہوگا کہ اس کتے کے بارے میں سب کچھ بھول جاؤ۔۔۔ بھول جاؤ کہ وہ کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے۔۔۔ یہ صرف اور صرف پروفیسر ڈمبلڈور اور نکولس فلے میل کے بیچ کا معاملہ ہے۔۔۔"

"آہا۔۔۔!" ہیری نے کہا۔ "تو اس معاملے میں کوئی نکولس فلے میل بھی شامل ہے۔۔۔"

ہیگرڈ نہ جانے کیوں خود سے ناراض لگنے لگا۔

☆☆☆

دکھے نہ عکس یہاں تیرا
دکھے
من کی مراد

بارہواں باب

من کی مراد آئینہ

کرسمس کا تہوار نزدیک آرہا تھا۔ دسمبر کے وسط میں ایک صبح جب ہیری (مسٹر) قلعے نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اس کے چاروں اطراف کئی فٹ اونچی برف جمی ہوئی تھی۔ جھیل جم کر ٹھوس ہو چکی تھی۔ اور ویزلی بھائیوں کو اس بات کیلئے سزا دی جا چکی تھی کہ انہوں نے برف کے کئی گولوں پر جادو کر دیا تھا تاکہ وہ کوئیرل کا پیچھا کرتے ہوئے ان کی پگڑی کے پچھلے حصے پر دھماکے کے ساتھ ٹکراتے رہیں۔ جو گنے چنے الو اس صبح طوفانی موسم کے تھپیڑوں سے جنگ لڑتے ہوئے ڈاک لانے میں کامیاب ہو پائے تھے۔ انہیں صحت یاب ہونے کے لئے ہیگرڈ کی نگہداشت میں دینا پڑا تاکہ وہ دوبارہ اڑان بھرنے کے قابل ہو پائیں۔

سبھی لوگ بے صبری سے چھٹیوں کے آغاز کا انتظار کر رہے تھے۔ حالانکہ شیر حل مشترکہ کمرے اور دیوان خاص کے آتش دانوں میں ہر لمحہ لپکتے شعلوں سے بھری آگ دہکتی رہتی تھی۔ لیکن ہوادار راہداریوں میں توبر فیلی ہواؤں کا ہی راج تھا۔ اور تیز ہوا کے جھکڑ بھی جماعت کے کمروں کی کھڑکیوں کو ہر وقت دھڑ دھڑاتے رہتے تھے۔ سب سے زیادہ سنگین صورتحال نیچے تہہ خانوں میں موجود پروفیسر اسنیپ کی جماعت میں تھی۔ وہاں تو سانس لینے پر بھی ان سب کی قلفی جم جاتی تھی۔ ہر کوئی اسی کوشش میں لگا رہتا تھا کہ جس حد تک ممکن ہو اپنی گرم کڑاہیوں کے نزدیک کھڑا ہوا جائے۔

"قسم سے مجھے بہت دکھ ہوتا ہے۔۔۔" ایک دن جادوئی محلولات کی جماعت میں ڈریکو میلفوائے نے کہا۔ "جب میں ان لوگوں کے بارے میں سوچتا ہوں جو کرسمس کی چھٹیاں بھی ہوگ (مسّا) میں گزارتے ہیں۔۔۔ ان کے گھروں میں ان بے چاروں کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے وہ ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کریب اور گوئیل کھی کھی کرنے لگے۔

ہیری اس وقت اسد مچھلی کی ریڑھ کی ہڈی کے سفوف کو اپنے ترازو میں تول رہا تھا۔ اس نے ان لوگوں کو نظر انداز کر دینا ہی بہتر سمجھا۔ کوئیڈچ مقابلے کے بعد سے میلفوائے مزید چڑچڑا ہو چکا تھا۔ ناگ شکتی کی ہار پر تلملائے ہوئے میلفوائے نے پہلے تو ہر کسی کو یہ کہہ کر ہنسانے کی کوشش کی کہ کس طرح ایک چوڑے منہ والے مینڈک کو ہیری کی جگہ اگلا متلاشی بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن بہت جلد اسے احساس ہو گیا کہ کوئی بھی اس کے اس بھونڈے مذاق میں دلچسپی نہیں لے رہا۔ کیونکہ وہ سبھی ایک ہچکولے کھاتی اڑن جھاڑو پر کسی نہ کسی طرح سوار رہ پانے کی وجہ سے ہیری سے بے حد متاثر تھے۔ اس لئے حسد اور غصے کی آگ میں جلتا ہوا میلفوائے ایک بار پھر ہیری کو خاندان کی غیر موجودگی کے طعنے مارنے لگا تھا۔

یہ سچ تھا کہ ہیری کرسمس کیلئے واپس بحریہ ٹاؤن نہیں جا رہا تھا۔ پروفیسر مک گونیگل پچھلے ہفتے ہی ان طلباء کی فہرست بنانے آئی تھیں جو اپنی چھٹیاں ہوگ (مسّا) میں گزارنا چاہتے تھے۔ ہیری نے ایک لمحہ بھی ضائع کئے بنا اس فہرست میں اپنا نام درج کروا دیا تھا۔ اور اسے اس بات پر رتی برابر بھی افسوس نہیں تھا۔ یہ شاید اس کا اب تک کا سب سے اچھا کرسمس ہونے والا تھا۔ رون اور اس کے بھائی بھی ہوگ (مسّا) میں رُک رہے تھے۔ کیونکہ ویزلی صاحب اور ان کی بیگم چارلی سے ملنے ازبکستان جا رہے تھے۔

جادوئی محلولات کی جماعت کے بعد جب وہ لوگ تہہ خانے سے باہر نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ راہداری میں ٹھیک ان کی نگاہوں کے سامنے صنوبر کا ایک بہت بڑا درخت ان کا راستہ روکے کھڑا تھا۔ درخت کے نیچے دو بھاری بھرکم پاؤں نکلے نظر آ رہے تھے۔ اور پھر گہری ہانپتی ہوئی سانسوں کی آواز نے انہیں صاف بتا دیا کہ درخت کے پیچھے ہیگرڈ کھڑا تھا۔

"سلام ہیگرڈ۔۔۔ کیا ہماری مدد کی ضرورت ہے۔۔۔؟" رون نے شاخوں میں سر گھسا کر دوسری طرف جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ ہم کر لیں گے۔۔۔ شکریہ رون۔۔۔"

"اب تم راستے سے ہٹو گے بھی۔۔۔" ان کے پیچھے سے ڈریکو میلفوائے کی ناگواری بھری آواز سنائی دی۔ "اور ویزلی تم۔۔۔ کچھ اضافی پیسے بٹورنے کی کوشش میں لگے ہو۔۔۔؟ لگتا ہے محکمہ (مسّا) چھوڑنے کے بعد تم بھی شکاری جانوروں کا رکھوالا بننے کے خواب دیکھ رہے ہو۔۔۔ ویسے بھی تمہارا خاندان جس ڈربے میں رہتا ہے اس کے مقابلے میں، ہیگرڈ کی جھونپڑی تو تمہیں محل ہی لگتی ہو گی۔۔۔"

ابھی غصے سے کانپتے ہوئے رون نے میلفوائے کی طرف چھلانگ لگائی ہی تھی۔ کہ ان کے پیچھے سیڑھیوں سے اوپر آتے ہوئے پروفیسر اسنیپ کا چہرہ نمودار ہوا۔

"ویزلی۔۔۔!"

رون نے فوراً میلفوائے کا دبوچا ہوا گریبان چھوڑ دیا۔

"اسے جان بوجھ کر غصہ دلایا گیا ہے پروفیسر اسنیپ۔۔۔" ہیگرڈ نے درخت کے پیچھے سے اپنا الجھی لٹوں سے بھرا بڑا سا چہرہ باہر نکالتے ہوئے کہا۔ "میلفوائے اس کے خاندان کی بے عزتی کر رہا تھا۔۔۔"

"چاہے کچھ بھی ہو۔۔۔ لڑنا جھگڑنا محکمہ (مسّا) کے قوانین کی خلاف ورزی ہے، ہیگرڈ۔۔۔" اسنیپ نے ریشمی لہجے میں کہا۔ "شیر دل کے پانچ نمبر کاٹے جاتے ہیں ویزلی۔۔۔ اور شکر کرو کہ یہ بہت چھوٹی سزا ہے۔۔۔ چلو اب تم سب یہاں سے چلتے بنو۔۔۔"

میلفوائے کریب اور گوئیل مکاری سے ہنستے ہوئے درخت کو ٹکریں مارتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ان کی اس حرکت سے فرش پر چاروں طرف صنوبر کے کانٹے بکھر گئے۔

"میں اسے دیکھ لوں گا۔۔۔" رون نے میلفوائے کی پیٹھ پیچھے اپنے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "ایک نہ ایک دن۔۔۔ میں اسے دیکھ لوں گا۔۔۔"

"مجھے تو ان دونوں ہی سے نفرت ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "میلفوائے اور اسنیپ دونوں سے۔۔۔"

"اوہ چھوڑو بھی۔۔۔دل چھوٹا نہ کرو۔۔۔کرسمس آنے ہی والی ہے۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔ "ایک بات بتائیں۔۔۔چلو ہمارے ساتھ ایک نظر دیوانِ خاص کا چکر لگانے چلو۔۔۔دل جھوم اٹھے گا۔۔۔"

تو وہ تینوں ہیگرڈ اور اس کے درخت کے پیچھے پیچھے دیوانِ خاص کی طرف چل دیئے۔ وہاں پروفیسر مک گونیگل اور پروفیسر فلٹ وک کرسمس کی سجاوٹ میں مصروف تھے۔

"آہا ہیگرڈ۔۔۔آخری درخت بھی لے آئے۔۔۔اسے وہاں کونے میں کھڑا کر دو۔۔۔"

دیوان کی سجاوٹ واقعی دیکھنے کے قابل تھی۔ چاروں طرف دیواروں پر سدا بہار اور امر بیل کی لڑیاں لٹکی ہوئی تھیں۔ اور پورے دیوان میں صنوبر کے لگ بھگ بارہ اونچے لمبے درخت رکھے ہوئے تھے۔ جن میں سے کچھ پر برف کی سفید قلمیں جھلملا رہی تھیں اور کچھ سینکڑوں موم بتیوں کی روشنی سے جگمگا رہے تھے۔

"تمہاری چھٹیاں شروع ہونے میں کتنے دن باقی ہیں۔۔۔؟" ہیگرڈ نے پوچھا۔

"صرف ایک۔۔۔" ہرمائنی بولی۔ "اور اس سے مجھے یاد آیا۔۔۔ہیری۔۔۔رون۔۔۔دوپہر کے کھانے سے پہلے ہمارے پاس آدھا گھنٹہ موجود ہے۔۔۔ہمیں اس وقت کتب خانے میں ہونا چاہئے۔۔۔"

"ارے ہاں۔۔۔! تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔" رون نے اپنی آنکھیں پروفیسر فلٹ وک سے ہٹاتے ہوئے کہا۔ جو اپنی چھڑی کی نوک سے سنہرے بلبلے نکالتے ہوئے انہیں نئے درخت کی شاخوں پر سجا رہے تھے۔

"کتب خانہ۔۔۔؟" ہیگرڈ نے ان کے پیچھے پیچھے دیوان سے باہر آتے ہوئے حیرت سے کہا۔

"چھٹیوں سے ٹھیک پہلے۔۔۔؟ پڑھائی میں کافی دل لگا رہے ہو۔۔۔؟"

"ارے۔۔۔! ہم لوگ پڑھ نہیں رہے۔۔۔" ہیری نے اس کی غلط فہمی دور کی۔ "جب سے تم نے نکولس فلے میل کا ذکر کیا ہے۔۔۔ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کون ہیں۔۔۔؟"

"تم کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" ہیگرڈ کو جیسے زور دار جھٹکا لگا تھا۔

"ہماری بات سنو۔۔۔ہم پہلے بھی تمہیں کہہ چکے ہیں۔۔۔انہیں بھول جاؤ۔۔۔تمہیں اس بات سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے کہ وہ کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے۔۔۔"

"ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ نکولس فلے میل کون ہیں۔۔۔بس۔۔۔"ہرمائنی بولی۔

"تو اگر تم چاہتے ہو کہ ہم بے کار محنت میں اپنا وقت ضائع نہ کریں تو یہ بات ہمیں تم خود بھی بتا سکتے ہو۔۔۔"ہیری نے بات آگے بڑھائی۔"ہم پہلے ہی سینکڑوں کتابیں چھان چکے ہیں اور ہمیں ان کا نام کہیں نہیں ملا۔۔۔چاہو تو ہمیں چھوٹا سا اشارہ ہی کر دو۔۔۔میں جانتا ہوں کہ میں نے ان کا نام کہیں تو پڑھا ہے۔۔۔"

"ہم کچھ نہیں بتائیں گے۔۔۔"ہیگرڈ نے ٹکا سا جواب دیا۔

"تب تو ہمیں انہیں خود ہی ڈھونڈنا پڑے گا۔۔۔"رون نے کہا۔اور ہکا بکا کھڑے ہیگرڈ کو وہیں چھوڑ کر وہ تینوں تیزی کے ساتھ کتب خانے کی طرف چل دیئے۔

جب سے ہیگرڈ کے منہ سے وہ نام پھسلا تھا۔اس وقت سے ہی وہ لوگ واقعی کتابوں میں نکولس فلے میل کا نام تلاش کرتے پھر رہے تھے۔کیونکہ اس کے علاوہ بھلا انہیں یہ کیسے پتہ چل سکتا تھا کہ اسنیپ کس چیز کو چرانے کی کوشش کر رہا تھا؟مصیبت یہ تھی کہ یہ سمجھنا مشکل تھا کہ کہاں سے شروع کیا جائے۔کیونکہ وہ یہ بات بالکل بھی نہیں جانتے تھے کہ فلے میل نے آخر ایسا کونسا کارنامہ انجام دیا تھا جس کے باعث ان کا نام کسی کتاب میں شامل کیا گیا ہو۔نہ تو ان کا ذکر "**بیسویں صدی کے عظیم جادوگر**" میں تھا اور نہ ہی "**ہمارے زمانے کے قابل ذکر نام**" میں۔ان کا نام "**دورِ جدید کی اہم جادوئی دریافتیں**" اور "**جادونگری کا جدید ارتقاء۔ایک مطالعہ**" نامی کتابوں سے بھی غائب تھا۔اور پھر ظاہر ہے کتب خانے کا لمبا چوڑا کمرہ اپنے آپ میں ایک بڑی مصیبت تھا۔وہاں لاکھوں کتابیں۔ہزاروں الماریاں اور سینکڑوں قطاریں موجود تھیں۔

ہرمائنی نے موضوعات اور عنوانات کی وہ فہرست باہر نکال لی۔جن کی چھان بین کا اس نے فیصلہ کیا تھا۔جبکہ رون کتابوں کی الماریوں کی ایک قطار کی طرف چل دیا۔اور بنا کسی ترتیب مختلف کتابیں الٹ پلٹ کرنے لگا۔ہیری ٹہلتا ہوا ممنوعہ حصے کی طرف جا نکلا۔کچھ وقت سے وہ اس بارے میں سوچنے لگا تھا کہ کہیں نکولس فلے میل کا نام یہاں موجود کسی کتاب میں تو نہیں چھپا ہوا۔بدقسمتی سے ان ممنوعہ کتابوں کے مطالعے کے لئے آپ کو کسی استاد کے دستخط شدہ اجازت نامے کی ضرورت پڑتی تھی۔اور وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ایسا کوئی اجازت نامہ اسے کبھی بھی نہیں ملنے والا تھا۔اس حصے میں موجود کتابوں میں طاقت ور کالے جادو کے ان موضوعات کی بھرمار تھی جنہیں محبڑ(مسّا) میں کبھی نہیں پڑھایا گیا تھا۔ان کتابوں کا مطالعہ صرف کالے جادو سے حفاظت کی اعلیٰ درجاتی جماعت کے طالب علم کر سکتے تھے۔

"تم یہاں کیا تلاش کر رہے ہو لڑکے۔۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔۔"ہیری نے کہا۔

کتب خانے کی کھڑوس ناظم بیگم پنس نے پروں سے بنی جھاڑو اس کی طرف لہرائی۔

"تو بہتر ہو گا تم یہاں سے چلتے بنو۔۔۔ چلو۔۔۔ نکلو۔۔۔"

کتب خانے سے باہر جاتے ہوئے ہیری نے سوچا کہ کاش وہ جلدی سے کوئی اچھا بہانہ گھڑ لیتا۔ وہ رون اور ہرمائنی پہلے ہی اس بات پر متفق ہو چکے تھے کہ بیگم پنس سے اس بارے میں پوچھنا مناسب نہیں ہو گا کہ فلے میل کے بارے میں انہیں معلومات کہاں سے مل سکتی ہیں۔ انہیں پورا یقین تھا کہ اس معاملے میں وہ ان کی رہنمائی تو کر سکتی ہیں۔ لیکن وہ یہ خطرہ مول نہیں لینا چاہتے تھے کہ اسنیپ کو اس بات کی بھنک بھی پڑے کہ وہ لوگ کیا کرتے پھر رہے ہیں۔

ہیری باہر راہداری میں کھڑا ہو کر انتظار کرنے لگا کہ کیا باقی دونوں کو کوئی کامیابی حاصل ہوئی یا نہیں۔ لیکن اسے خود بھی کچھ خاص امید نہیں تھی۔ وہ پچھلے دو ہفتوں سے اس جستجو میں لگے ہوئے تھے۔ لیکن چونکہ مختلف جماعتوں کے درمیانی وقفے میں انہیں بہت کم وقت مل پاتا تھا۔ اس لئے اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں تھی کہ ابھی تک انہیں کچھ نہیں ملا تھا۔ سچ تو یہی تھا کہ انہیں ایک مکمل اور تفصیلی چھان بین کی ضرورت تھی۔ جس میں بیگم پنس کسی دم چھلے کی طرح ان کے سر پر نہ کھڑی ہوں۔

پانچ منٹ بعد رون اور ہرمائنی بھی اس کے پاس پہنچ گئے۔ اسے دیکھتے ہی ان دونوں نے انکار میں سر ہلایا۔ وہ تینوں ایک ساتھ دوپہر کے کھانے کے لئے چل دیئے۔

"چھٹیوں میں جب میں گھر چلی جاؤں گی تو تم لوگ اپنی کوشش جاری رکھنا۔۔۔ رکھو گے نا۔۔۔؟" ہرمائنی نے کہا۔ "اگر تمہیں کچھ ملے تو الو بھیج کر مجھے بھی فوراً بتانا۔۔۔"

"اور تم بھی اپنے امی ابو سے پوچھ سکتی ہو کہ فلے میل کون ہیں۔۔۔" رون نے کہا۔ "ان سے پوچھنے میں تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔"

"بالکل بالکل۔۔۔ دانتوں کے ڈاکٹر سے تو فلے میل بھی نہیں بچ سکتے۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔

لیکن ایک بار جب چھٹیاں شروع ہوئیں تو رون اور ہیری کا وقت اتنا مزے سے بھرپور گزرنے لگا کہ وہ دونوں ہی فلے میل کے بارے میں بالکل بھول بیٹھے۔ ان کی خواب گاہ پر اب بس ان کی حکومت تھی۔ اور مشترکہ کمرہ بھی اب عام دنوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ خالی نظر آتا تھا۔ اس لئے اب وہ آتشدان کے بالکل نزدیک والی آرام کرسیوں پر بیٹھ سکتے تھے۔ وہ گھنٹوں وہاں بیٹھے ایسی اشیاء کھاتے رہتے جنہیں سیخ میں

پروئے وہ آتشدان کی آگ میں بھون سکیں۔ خمیری روٹی۔ میٹھے پھلکے۔ بڑھیا کے بال۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ایسے خیالی پلاؤ بھی پکاتے جاتے جن میں میلفوائے کو اسکول سے نکالے جانے کی خوشی کا تڑکا لگا ہوتا تھا۔ بھلے ہی اس پلاؤ کو کھانا ناممکن تھا۔ لیکن اس بارے میں بات کرنا بھی کافی مزیدار لگتا تھا۔

رون ہیری کو جادوئی شطرنج کھیلنا سکھا رہا تھا۔ یہ بالکل کوروں کی شطرنج جیسا کھیل تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اسے زندہ مہروں کے ساتھ کھیلا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے بالکل ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آپ سچ مچ کے میدان جنگ میں اپنے سپاہیوں کو لڑتے ہوئے آگے بڑھنے کی ہدایات جاری کر رہے ہوں۔ رون کی شطرنج کی بساط پرانی اور بار بار استعمال کئے جانے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ اس کے پاس موجود دوسری ہر چیز کی طرح یہ بساط بھی اس سے پہلے خاندان میں کسی اور شخص کی ملکیت تھی۔ شاید اس کے دادا کی۔ بہر حال شطرنج کے مہروں کے پرانے ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ رون انہیں اتنی اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اسے ان سے اپنی بات منوانے میں کبھی بھی مشکل پیش نہیں آتی تھی۔ ہیری سیمس فنی گن سے ادھار لئے ہوئے مہروں کے ساتھ کھیلتا تھا۔ جنہیں اس پر بالکل بھی بھروسہ نہیں تھا۔ ابھی اسے ٹھیک طرح سے شطرنج کا کھیل سمجھ بھی نہیں آیا تھا۔ اوپر سے وہ مہرے چیخ چیخ کر اسے مختلف مشورے دیا کرتے۔ جن سے وہ مزید الجھن کا شکار ہو جاتا تھا۔ "مجھے وہاں مت بھیجو۔۔۔ کیا تمہیں اس کا گھڑ سوار دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔ ساتھ والے پیادے کو وہاں بھیج دو۔۔۔ اس کو ہار جانے سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔"

کرسمس کے دن سے پہلے والی شام جب ہیری بستر پر گیا تو اس کے دماغ میں اگلے دن کے مزیدار پکوانوں اور موج مستی کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ کم از کم کرسمس کے تحائف ملنے کی امید تو بالکل بھی نہیں تھی۔ بہر حال اگلی صبح جب اس کی آنکھ عام دنوں کے مقابلے میں کچھ جلدی ہی کھل گئی تو سب سے پہلے جس چیز پر اس کی نگاہ پڑی۔ وہ اس کے بستر کے پیتانے پر رکھے لفافوں کا ایک چھوٹا سا ڈھیر تھا۔

ہیری چھلانگ مارتے ہوئے بستر سے باہر نکلا اور نہانے کا تولیہ لپیٹتے ہوئے اسے رون کی نیند میں ڈوبی آواز سنائی دی۔ "کرسمس مبارک"

"تمہیں بھی۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "ادھر دیکھو تو سہی مجھے تحفے ملے ہیں۔۔۔"

"تو اور کیا ملتا۔۔۔؟ شلغم۔۔۔۔؟" رون نے اپنے پیتانے پر رکھے ڈھیر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ جو ہیری کے ڈھیر سے کافی زیادہ بڑا تھا۔

ہیری نے ڈھیر پر سے سب سے اوپر والا لفافہ اُٹھایا۔ یہ موٹے بھورے کاغذ میں لپٹا تھا اور اس پر بھدی لکھائی میں "ہیری کے لیے ... ہیگرڈ کی طرف سے ..." لکھا ہوا تھا۔ اندر لکڑی کی ایک ناہموار بانسری تھی۔ ظاہر تھا اسے ہیگرڈ نے خود اپنے ہاتھوں سے چھیل کر بنایا تھا۔ ہیری نے اس میں پھونک ماری۔ اس سے نکلنے والی آواز کسی الو کی چیخ جیسی تھی۔

ایک دوسرے۔ بہت ہی چھوٹے لفافے سے ایک خط بر آمد ہوا۔

"ہمیں تمہارا پیغام مل گیا تھا اور ہم تمہارا کرسمس کا تحفہ ساتھ بھیج رہے ہیں۔۔۔ خالو ورنن اور خالہ پٹونیہ کی طرف سے۔۔۔" خط کے ساتھ پچاس پیسے کا سکہ ٹیپ سے چپکایا گیا تھا۔

"اتنی محبت۔۔۔" ہیری بولا۔

رون پچاس پیسے کے سکے سے کافی متاثر لگ رہا تھا۔ "عجیب۔۔۔" رون بولا۔ "اس کی شکل تو دیکھو۔۔۔ کیا اسی کو پیسہ کہتے ہیں۔۔۔؟"

"اسے تم رکھ لو۔۔۔" ہیری نے کہا۔ رون کا پرجوش چہرہ دیکھ کر اسے ہنسی آ رہی تھی۔ "ہمم۔۔۔ ہیگرڈ ہو گیا۔۔۔ میرے خالو خالہ ہو گئے۔۔۔ تو یہ باقی لفافے کس نے بھیجے ہیں۔۔۔؟"

"میرے خیال سے میں جانتا ہوں کہ وہ والا کس نے بھیجا ہے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے رون کے گال گلابی پڑ گئے تھے۔ وہ ایک پھولے ہوئے لفافے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ "میری امی نے۔۔۔ میں نے انہیں بتایا تھا کہ تمہیں تحائف ملنے کی کوئی خاص امید نہیں ہے۔۔۔ ارے نہیں۔۔۔" اس نے افسوس بھری آواز نکالی۔ "انہوں نے تمہارے لئے بھی ایک ویزلی سوئیٹر بنا دیا ہے۔۔۔"

ہیری لفافہ پھاڑ چکا تھا اور اس میں سے ہاتھ کی بنائی سے بنا ایک موٹا۔ ہری رنگت کا سوئیٹر اور گھر کے بنے پیڑوں کا بڑا ڈبہ باہر نکلا تھا۔

"ہر سال وہ ہم لوگوں کے لیے سوئیٹر بناتی ہیں۔۔۔" رون نے اپنا لفافہ کھولتے ہوئے کہا۔ "اور میرا ہمیشہ کلیجی رنگت کا ہی ہوتا ہے۔۔۔"

"تمہاری امی بہت اچھی ہیں۔۔۔" ہیری نے میٹھا پیڑا منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔ جو واقعی بہت ہی لذیز تھا۔

اس کا اگلا تحفہ بھی مٹھاس بھرا تھا۔ ہرمائنی نے چاکلیٹی مینڈکوں کا ایک بڑا ڈبہ بھیجا تھا۔

اب صرف ایک لفافہ باقی بچا تھا۔ ہیری نے اسے اُٹھایا اور ٹٹول کر دیکھا۔ وہ بہت ہی ہلکا تھا۔ ہیری نے اس کی پنی کھولی۔

چاندی جیسی رنگت والی ایک نرم و ملائم چیز لفافے سے پھسلتی ہوئی نیچے زمین پر جا گری۔ زمین پر تہہ بر تہہ پڑی وہ چیز ستاروں کی طرح جگمگا رہی تھی۔ رون نے دہشت بھری آہ بھری۔

"میں نے ان کے بارے میں سنا ہے۔۔۔" اس نے بالکل سرگوشی جیسی آواز میں کہا۔ بے خبری کے عالم میں اس نے ہرمائنی کی طرف سے بھیجا گیا ہر ذائقے کی گولیوں والا ڈبہ بھی نیچے گرا دیا تھا۔ "اگر یہ واقعی وہی ہے جو میں سوچ رہا ہوں۔۔۔ تو یہ بہت نایاب بھی ہے۔۔۔ اور بے انتہا قیمتی بھی۔۔۔"

"لیکن یہ ہے کیا۔۔۔؟"

ہیری نے چاندی جیسا چمکتا ہوا وہ کپڑا فرش سے اٹھا لیا۔ اسے چھونے سے بھی عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ جیسے بہتے پانی کو دھاگوں کے ساتھ پرو دیا گیا ہو۔

"یہ سلیمانی چادر ہے۔۔۔" رون کے چہرے سے عقیدت جھلک رہی تھی۔ "مجھے یقین ہے کہ یہ وہی ہے۔۔۔ اسے پہن کر دیکھو۔۔۔"

ہیری نے ہاتھ پھیلا کر چادر اپنے کاندھوں پر ڈال لی۔ اور رون حیرت سے چلا اٹھا۔

"بالکل وہی ہے۔۔۔ نیچے دیکھو۔۔۔"

ہیری نے نیچے اپنے پیروں کی طرف دیکھا لیکن وہ غائب ہو چکے تھے۔ وہ دوڑتا ہوا کمرے میں لگے آئینے کے سامنے پہنچ گیا۔ واقعی۔ وہ اپنے آپ کو آئینے میں دیکھ تو سکتا تھا۔ لیکن اس عکس میں بس ہوا میں تیرتا اس کا سر نظر آ رہا تھا۔ اس کا باقی جسم پوری طرح سے غائب تھا۔ اس نے چادر کھینچتے ہوئے اپنے سر کے اوپر ڈال لی۔ اور آئینے میں موجود اس کا عکس مکمل طور پر غائب ہو گیا۔

"اس کے ساتھ ایک خط بھی ہے۔۔۔" رون نے اچانک کہا۔ "یہ خط اس لفافے سے ہی گرا ہے۔۔۔"

ہیری نے چادر اتاری اور فرش پر گرا ہوا کاغذ کا ٹکڑا اُٹھالیا۔ اس پر چھوٹی گول لکھائی میں کچھ سطور لکھی ہوئی تھیں۔ اس لکھائی کو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

تمہارے والد اپنے انتقال سے پہلے اسے میرے پاس چھوڑ گئے تھے... اب
وقت آگیا ہے کہ یہ تمہیں لوٹا دی جائے...
اس کا درست استعمال کرنا.
کرسمس کی بہت بہت مبارکباد

اس کے نیچے کسی کا دستخط نہیں تھا۔ ہیری نے خط کو گھور کر دیکھا۔ رون چادر کی تعریفوں میں مصروف تھا۔

"ایسی ایک چادر کے لئے میں کچھ بھی قربان کر سکتا ہوں۔۔۔ کچھ بھی۔۔۔" اس نے کہا۔ "ارے۔۔۔ تمہیں کیا ہوا۔۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔۔" ہیری بولا۔ اسے بہت عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔ یہ چادر کس نے بھیجی تھی؟ اور کیا واقعی یہ چادر کبھی اس کے ابو کی ملکیت تھی؟

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہہ یا سوچ پاتا۔ خواب گاہ کا دروازہ دھڑام سے کھلا اور فریڈ اور جارج ویزلی دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ہیری نے فوراً اس چادر کو چھپا دیا۔ اسے ابھی یہ کسی اور کو دکھانے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔

"کرسمس مبارک ہو۔۔۔"

"ارے دیکھو تو سہی۔۔۔ ہیری کو بھی ویزلی سوئیٹر ملا ہے۔۔۔"

فریڈ اور جارج نے نیلے سوئیٹر پہنے ہوئے تھے۔ جن میں سے ایک پر پیلے رنگ سے بڑا سا 'ف' اور دوسرے پر 'ج' کڑھا ہوا تھا۔

"ہیری کا سوئیٹر ہمارے سوئیٹر سے زیادہ بہترین ہے۔۔۔" فریڈ نے ہیری کے سوئیٹر کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔ "امی تب کچھ زیادہ ہی محنت کرتی ہیں جب انہیں معلوم ہو کہ یہ چیز گھر والوں کے بجائے کسی اور شخص کو دینی ہے۔۔۔"

"تم نے ابھی تک اپنا سوئیٹر کیوں نہیں پہنا رون۔۔۔" جارج نے پوچھا۔ "چلو۔۔۔ پہنو اسے ۔۔۔ یہ خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ گرم بھی ہیں۔۔۔"

"مجھے نفرت ہے کلیجی رنگت سے۔۔۔" رون نے سوئیٹر میں اپنا سر ڈالتے ہوئے افسردہ آواز میں کہا۔

"تمہارے سوئیٹر پر کوئی حرف نہیں کڑھا ہوا۔۔۔" جارج نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "میرے خیال سے انہیں لگتا ہے کہ تم اپنا نام نہیں بھول سکتے۔۔۔ لیکن ہم بھی بے وقوف نہیں ہیں۔۔۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے نام جریڈ اور فارج ہیں۔۔۔"

"اتنا شور کیوں مچا ہوا ہے۔۔۔؟"

دروازے میں پرسی ویزلی اپنا سر اندر گھسائے انہیں غصے سے گھور رہا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ یہاں آنے سے پہلے وہ بھی اپنے تحائف کھولنے میں مصروف تھا۔ کیوں کہ اس کے ایک بازو پر پھولا ہوا ایک سوئیٹر لٹکا نظر آرہا تھا۔ جسے فریڈ نے فوراً جھپٹا مارتے ہوئے اچک لیا۔

"اوہو۔۔۔ 'ث' یعنی ثانوی مددگار۔۔۔ پہنو اسے پرسی۔۔۔ ہم سبھی اپنا سوئیٹر پہن چکے ہیں۔۔۔ یہاں تک کہ ہیری کو بھی ایک سوئیٹر ملا ہے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ مجھے نہیں پہننا۔۔۔" پرسی منمنایا۔ لیکن دونوں جڑواں بھائیوں نے زبردستی سوئیٹر اس کے گلے میں ڈال دیا۔ اس کھینچا تانی میں اسکا چشمہ کھسک کر ٹیڑھا ہو گیا۔

"اور آج تم ثانوی مددگاروں کے ساتھ بھی نہیں بیٹھو گے۔۔۔" جارج نے کہا۔ "کرسمس پر اپنے گھر والوں کو وقت دینا چاہیے۔۔۔"

"پھر وہ لوگ مینڈک کی طرح پھدکتے ہوئے پرسی کو کمرے سے باہر لے گئے۔ پرسی کے بازو ابھی تک ادھ پہنے سوئیٹر میں پھنسے ہوئے تھے۔

ہیری نے اپنی پوری زندگی میں کرسمس کا ایسا ناشتہ نہیں کھایا تھا۔ موٹی تازی بھنی ہوئی مرغابیاں۔ ابلے اور بھنے ہوئے آلوؤں کے پہاڑ۔ قیمہ بھرے سموسوں کی طشتریاں۔ مکھن میں ڈوبے مٹر کی کٹوریاں۔ گاڑھے شوربے اور سرخ گوندنی کی یخنی سے چھلکتے گہرائی والے کشتی نما چاندی کے پیالے۔ اور پوری میز پر ہر دو ہاتھ کی دوری پر جادوگروں کے پٹاخوں کے انبار رکھے ہوئے تھے۔ یہ شاندار پٹاخے **کوروں** کے عام سے پلاسٹک کے کھلونے یا کاغذ سے بنی ٹوپیاں نکالنے والے پٹاخوں کی طرح بالکل بھی نہیں تھے۔ جنہیں ڈرسلی گھرانہ عام طور پر خریدا کرتا تھا۔ ہیری نے فریڈ کے ساتھ مل کر ایک جادوئی پٹاخہ چلایا۔ جس نے نہ صرف گرجدار قسم کی آواز پیدا کی بلکہ جب وہ توپ کے گولے کی طرح تیز دھماکا کرتے ہوئے فضا میں پھٹا تو اس میں سے نکلنے والے نیلے رنگ کے بادلوں نے سبھی لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ دھماکے کے ساتھ پٹاخے کے اندر سے معاون امیر البحر کی ٹوپی اور کئی زندہ سفید رنگ کے چوہے بھی پھدک کر باہر نکلے۔ اونچے چبوترے والی میز پر ڈمبلڈور نے جادوگروں والی نوکیلی ٹوپی اتار کر پھولوں سے سجی ایک گول ٹوپی پہن رکھی تھی اور وہ اس چٹکلے پر دل کھول کر قہقہے لگا رہے تھے جو انہیں پروفیسر فلٹ وک نے ابھی ابھی پڑھ کر سنایا تھا۔

مرغابیوں کے فوراً بعد بھاپ اڑاتی کرسمس کھیر پیش کی گئی۔ پرسی کے پہلے ہی لقمے سے ایک چمکتا ہوا چاندی کا دینار برآمد ہوا۔ جس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹتے ٹوٹتے بچے۔ ہیری نے دیکھا کہ زیادہ شراب پینے کی وجہ سے ہیگرڈ کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا اور آخر کار خوشی سے جھومتے ہیگرڈ نے پروفیسر مک گونیگل کے گال پر بوسہ لے لیا۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بڑی حیرانگی ہوئی۔ کہ وہ غصہ ہونے کے بجائے شرماتے ہوئے ہنس رہی تھیں۔ ان کی پنکھ والی ٹوپی بھی تیڑھی ہو کر ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔

آخر کار جب ہیری میز سے اٹھا تو وہ پوری طرح سے پٹاخوں سے نکلنے والے تحائف کے بوجھ سے لدا ہوا تھا۔ جن میں کبھی نہ پھٹنے والے چمکدار غباروں کا ایک لفافہ۔ اپنے آپ مہاسے پیدا کرنے والا مرہم۔ اور اس کی اپنی شطرنج کے مہروں کی نئی نویلی بساط بھی شامل تھی۔ پھدکتے ہوئے سفید چوہے غائب ہو چکے تھے اور ہیری کے ذہن میں یہ خوفناک خیال آیا کہ شاید ان چوہوں کی قسمت میں بیگم نورس کا کھانا بننا ہی لکھا تھا۔

ہیری اور ویزلی بھائیوں نے دوپہر بہت شاندار طریقے سے گزاری۔ کافی دیر تک وہ میدان میں برف کے گولے بنا کر ایک دوسرے پر پھینکتے رہے۔ پھر اس کے بعد ٹھنڈے اور گیلے کپڑوں میں ہانپتے کانپتے ہوئے وہ شیرحل مشترکہ کمرے میں آتشدان کی دہکتی انگیٹھی کے سامنے لوٹ آئے۔ رون کے ہاتھوں بری طرح ہارنے کے بعد ہیری نے ہاتھ مارتے ہوئے اپنی نئی نویلی شطرنج کی مہریں فرش پر بکھیر دیں۔ اسے شک تھا کہ اگر پرسی نے اس کی مدد کرنے کی اتنی جی توڑ کوشش نہ کی ہوتی تو شاید وہ اتنی بری طرح سے نہیں ہارتا۔

سونے کے لئے بستر پر جانے سے پہلے مرغابی کے گوشت سے بھرے پراٹھے۔ شیر مال۔ لبِ شیریں اور کرسمس کیک پر مبنی کھانا کھانے کے بعد نیند سے بوجھل آنکھوں کے ساتھ سب کا پیٹ اتنا زیادہ بھر چکا تھا کہ ان کی کچھ اور کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی وہ وہیں بیٹھے بیٹھے پرسی کو پورے شیرحل مینار میں فریڈ اور جارج کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھتے رہے۔ انہوں نے اس کا ثانوی مددگار والا بلا چرا لیا تھا۔

ہیری کے لئے یہ کرسمس کا اب تک کا سب سے اچھا دن تھا۔ لیکن پورے دن اس کے دماغ میں کوئی اور چیز بھی گھوم رہی تھی۔ اور سونے کیلئے اپنے بستر پر آنے کے بعد ہی وہ ٹھیک طرح سے اس بارے میں سوچ پایا۔ سلیمانی چادر۔ اور اسے کس نے بھیجا تھا۔

رون۔ جس کا پیٹ مرغابیوں اور کیک سے بھرا ہوا تھا۔ اور جس کے پاس سلجھانے کے لئے کوئی گتھی بھی نہیں تھی۔ اپنی چارپائی کے پردے کھینچتے ہی ٹھک سے سو گیا۔ ہیری اپنے بستر کے کنارے پر جھکا اور اس کے نیچے سے سلیمانی چادر باہر نکال لی۔

اس کے ابو کی۔ یہ کبھی اس کے ابو کی تھی۔ اس نے اس کپڑے کو اپنے ہاتھ کی گرفت سے پھسل جانے دیا۔ ریشم سے بھی زیادہ ملائم۔ ہوا کے جھونکے کی طرح ہلکی۔ اس کا درست استعمال کرنا۔ اس خط میں یہ فقرہ بھی لکھا تھا۔

اس کے دل میں اسے ابھی اسی وقت پہن کر دیکھنے کی شدید خواہش اٹھی۔ وہ بستر سے نیچے اترا اور چادر کو اچھی طرح سے اوڑھ لیا۔ جب اس نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو وہاں اسے صرف چاندنی اور مختلف چیزوں کے سائے نظر آئے۔ یہ بہت ہی عجیب احساس تھا۔

اس کا درست استعمال کرنا

اچانک ہیری کی نیند پوری طرح سے اڑ گئی۔ اس چادر کو اوڑھے ہوئے پورا کبڑا (مسّا) اس کے سامنے کھلا پڑا تھا۔ وہاں سنسان تاریکی میں اکیلے کھڑے ہونے کے باوجود بھی اس کی رگوں میں جوش کا طوفان امڈنے لگا۔ وہ اسے اوڑھ کر کہیں بھی جا سکتا تھا۔ کہیں بھی۔ اور فلچ کو اس کے بارے میں کبھی بھی پتا نہیں چلتا۔

نیند میں ڈوبا رون جانے کیا بڑبڑایا۔ کیا ہیری کو اسے اٹھانا چاہیے۔؟ لیکن کسی چیز نے اس کے بڑھتے قدم روک لیے۔ اس کے ابو کی چادر۔ اسے محسوس ہوا کہ اس بار۔ پہلی بار۔ وہ اکیلا ہی اس کا استعمال کرنا چاہتا ہے۔

دبے پاؤں خواب گاہ سے باہر نکل کر وہ تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا۔ لمبے قدموں سے مشترکہ کمرے کو پار کرتے ہوئے وہ تصویر کے سوراخ کو پھلانگتا ہوا باہر نکل آیا۔

"کون ہے وہاں۔۔۔؟" موٹی عورت نیند میں منمنائی۔ ہیری کچھ نہیں بولا۔ پھر وہ تیز قدموں سے راہداری میں آگے کی طرف چل دیا۔

اسے کہاں جانا چاہیے۔؟ تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ رک کر اس نے سوچا۔ اور اچانک اس کے ذہن میں ایک اچھوتا خیال نمودار ہوا۔ کتب خانے کا ممنوعہ حصہ۔ جب تک وہ یہ پتہ نہیں لگا لیتا کہ فلے میل کون تھے۔ وہ جتنی دیر چاہے وہاں موجود کتابوں کا مطالعہ کر سکتا تھا۔ وہ اس طرف چل دیا۔ چلتے ہوئے اس نے چادر کو اور اچھی طرح سے اوڑھ لیا۔

کتب خانے میں گھپ اندھیرا اور خوفناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہیری نے ایک لالٹین جلالی تا کہ کتابوں کی قطاروں کے بیچ کا راستہ دیکھ سکے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے لالٹین ہوا میں خود ہی تیرتی پھر رہی ہو۔ اور حالانکہ ہیری اپنے ہاتھ کی گرفت میں لالٹین کو محسوس کر سکتا تھا۔ پھر بھی یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خود اس کے پورے جسم میں بھی جھرجھری سی دوڑ گئی۔

ممنوعہ حصہ کتب خانے کے بالکل پچھلے آخری کنارے پر واقع تھا۔ اس نے احتیاط کے ساتھ وہ رسی عبور کی جو یہاں موجود کتابوں کو بقیہ کتب خانے سے الگ کرتی تھی۔ کتابوں کی جلد پر لکھے نام پڑھنے کے لئے اس نے اپنی لالٹین بلند کر لی۔

کتابوں کے عنوانات سے اسے کچھ زیادہ مدد نہیں مل پائی۔ ان کے اکھڑتے ہوئے۔ رنگ اڑے سنہرے حروف ایسی زبانوں میں لکھے ہوئے تھے جو ہیری کے پلے نہیں پڑ رہی تھیں۔ کچھ کتابوں کا تو سرے سے کوئی عنوان تھا ہی نہیں۔ ایک کتاب پر بہت بڑا بد نما داغ لگا ہوا تھا جو نہ جانے کیوں خون کا دھبہ محسوس ہو رہا تھا۔ اسے دیکھتے ہی ہیری کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ شاید یہ اس کے دماغ کا وہم تھا۔ یا شاید نہیں۔ لیکن ان کتابوں سے کھسر پھسر کرنے کی دھیمی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جیسے وہ جانتی ہوں کہ یہاں کوئی ایسا شخص گھس آیا ہے جسے یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔

اسے کہیں سے تو شروعات کرنی ہی تھی۔ لالٹین کو احتیاط کے ساتھ نیچے فرش پر رکھتے ہوئے اس نے مچان میں سب سے نیچے والی قطار میں رکھی ہوئی کتابوں میں ہی کسی دلچسپ نظر آنے والی کتاب کی تلاش شروع کی۔ ایک بڑی سیاہ و سرمئی جلد والی کتاب پر اس کی نگاہیں ٹھہر گئیں۔ کتاب کچھ زیادہ ہی وزنی تھی لیکن تھوڑی مشکل کے ساتھ کھینچتے ہوئے اس نے اسے باہر نکال لیا۔ اپنے گھٹنوں پر اسے ٹکاتے ہوئے ہیری نے وہ کتاب کھول دی۔

ایک تیز اور دل دہلا دینے والی چیخ نے خاموشی توڑ ڈالی۔ کتاب چیخیں مار رہی تھی۔ ہیری نے فوراً ٹیخ کر اس کتاب کو دوبارہ بند کر دیا۔ لیکن اس کی چیخیں رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔ لگاتار۔ کان پھاڑ دینے والی آوازیں۔ ہیری ڈر کر کتاب سے دور پیچھے کی طرف کھسک گیا۔ اس کی ٹھوکر لگنے سے لالٹین الٹ گئی۔ اور اس کی دیا سلائی فوراً بجھ گئی۔ دہشت کے عالم میں اسے باہر راہداری میں کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ چیختی ہوئی کتاب کو واپس اس کی مچان میں ٹھونستے ہوئے وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ دروازے کے ٹھیک سامنے اس کا سامنا فلچ سے ہوا۔ جس کی زرد

آنکھیں سیدھے اس کے جسم کو پار کرتے ہوئے دوسری طرف دیکھ رہی تھیں۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ کسی کو دبوچنے کی آس میں آگے کی طرف پھیلائے ہوئے تھے۔ اس کے پھیلے ہوئے ہاتھوں کے نیچے سے جھکائی دیتے ہوئے ہیری باہر راہداری میں نکلا۔ اور تیز قدموں سے سرپٹ بھاگنے لگا۔ کتاب کی بھیانک چیخیں ابھی تک اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔

دم بھر کے لیے سانس لینے کی خاطر وہ ایک بہت بڑے آہنی زرہ بکتر کے سامنے رک گیا۔ کسی بھی طرح کتب خانے سے دور جانے کے چکر میں اس نے اس بات پر دھیان ہی نہیں دیا تھا کہ آخر وہ کس طرف چلا جا رہا تھا۔ شاید چاروں طرف پھیلے اندھیرے کی وجہ سے بھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں کھڑا ہے۔ اس نے ایک دفعہ باورچی خانوں کے نزدیک ایک آہنی زرہ بکتر دیکھا تو تھا۔ لیکن اگر وہ اس جگہ موجود تھا تو اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ پانچ منزل اوپر چڑھ آیا ہے۔

"آپ نے مجھ سے کہا تھا پروفیسر کہ اگر رات کے وقت کوئی باہر گھوم رہا ہو۔۔۔ تو میں سیدھا آپ کے پاس آؤں۔۔۔ کتب خانے کے ممنوعہ حصے میں کوئی موجود تھا۔۔۔"

ہیری کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ وہ جہاں کہیں بھی کھڑا تھا۔ فلچ کو یقیناً وہاں جلدی پہنچنے کا کوئی چور راستہ معلوم تھا کیونکہ اس کی دھیمی اور چکنی چپڑی آواز تیزی کے ساتھ قریب آتی جا رہی تھی۔ اور اسے جواب دینے والے کی آواز سنتے ہی اس کا خون خشک ہو گیا۔ وہ اسنیپ تھا۔

"ممنوعہ حصہ۔۔۔؟ وہ زیادہ دور نہیں گیا ہو گا۔۔۔ ہم ابھی بھی اسے پکڑ سکتے ہیں۔۔۔"

جب فلچ اور اسنیپ سامنے والے موڑ سے اس راہداری میں داخل ہوئے جہاں ہیری موجود تھا۔ تو ہیری اپنی جگہ پر کسی مجسمے کی طرح جم کر کھڑا ہو گیا۔ یہ سچ تھا کہ وہ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے لیکن راہداری اتنی تنگ تھی کہ اگر وہ لوگ زیادہ قریب آ جاتے تو سیدھے اس سے ٹکرا سکتے تھے۔ نظر سے چھپانا الگ بات ہے لیکن یہ چادر بھی اس کے جسم کی ٹھوس حالت ختم نہیں کر سکتی تھی۔

وہ جس قدر خاموشی اور احتیاط سے پیچھے کھسک سکتا تھا۔ کھسکنے لگا۔ اس کے الٹے ہاتھ پر ایک کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ یہ اس کی آخری امید تھی۔ سانس روکے۔ پیٹ پچکائے وہ اس دروازے سے اندر سرکنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کی پوری کوشش تھی کہ دروازہ ہلنے نہ پائے۔ اور آخر کار بنا انہیں کچھ پتہ چلے۔ وہ اس کمرے کے اندر گھسنے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ دونوں سیدھا اس کمرے کے سامنے سے گزرتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ان کے دور جاتے قدموں کی آواز سنتے ہوئے ہیری دیوار سے ٹیک لگائے گہری سانسیں لینے لگا۔ وہ بال بال بچا تھا۔ بالکل بال بال۔ جس کمرے میں وہ چھپا تھا۔ اس پر دھیان دینے میں اسے کچھ لمحات لگ گئے۔

شاید یہ ایک ایسا کمرہ جماعت تھا۔ جسے اب استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ دیواروں کے ساتھ اندھیرے میں ڈوبے۔ ایک دوسرے کے اوپر تلے رکھی کرسیوں اور میزوں کے ڈھیر لگے تھے۔ پاس ہی ردی کاغذ ڈالنے والی ایک بالٹی اوندھی پڑی تھی۔ لیکن سامنے والی دیوار کے ساتھ۔

اس کی طرف منہ کئے ہوئے۔ ایک ایسی چیز ٹکی تھی جو کمرے کے دوسرے سامان سے بالکل بھی میل نہیں کھاتی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے

حفاظت کی خاطر اسے کہیں اور سے لا کر یہاں رکھ دیا ہو۔

وہ ایک شاندار۔ دیو قامت آئینہ تھا۔ چھت جتنا اونچا۔ جس پر سونے کا منقش چوکھٹا لگا تھا اور وہ دو پنجوں پر کھڑا تھا۔ چوکھٹے میں اوپر کی طرف ایک تحریر کھدی ہوئی تھی:۔

دکھے نہ عکس یہاں تیرا۔ دکھے من کی مراد

اب چونکہ فلچ اور اسنیپ کی آوازیں آنا بالکل بند ہو چکی تھیں۔ اس لئے اس کا خوف کافی حد تک کم ہو چکا تھا۔ ہیری آئینے کے نزدیک چلا آیا۔ وہ اس میں اپنا عکس دیکھنا چاہتا تھا لیکن ایک بار پھر اسے آئینے میں کوئی عکس نظر نہیں آیا۔ اب وہ اس کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔

اپنی چیخ روکنے کے لئے اسے اپنے منہ پر اپنے ہاتھ رکھنے پڑے۔ وہ پھرکی کی طرح پیچھے گھوم گیا۔ اس کا دل جس بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔ ایسا تو اس وقت بھی نہیں ہوا تھا جب وہ کتاب چیخی تھی۔ کیونکہ آئینے میں وہ اکیلا نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے بہت سے لوگ کھڑے تھے۔

لیکن کمرہ تو بالکل خالی تھا۔ گہری سانسیں لیتے ہوئے وہ ایک بار پھر آہستگی کے ساتھ آئینے کی طرف مڑا۔

اس کا عکس اس میں صاف جھلک رہا تھا۔ ڈر سے سفید پڑا اور خوف سے سہما ہوا۔ اور وہیں ٹھیک اس کے پیچھے۔ کم از کم دس اور لوگوں کے عکس نظر آ رہے تھے۔ ہیری نے فوراً گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ لیکن ابھی بھی وہاں کوئی نہیں تھا۔ کیا وہ لوگ بھی اس کی طرح نگاہوں سے اوجھل تھے؟ کیا وہ نگاہوں سے اوجھل لوگوں سے بھرے ایک کمرے میں کھڑا تھا؟ اور کیا یہی اس آئینے کی خوبی تھی کہ بھلے ہی آپ نگاہوں سے اوجھل ہوں یا نہ ہوں لیکن یہ آئینہ آپ کا عکس ضرور دکھائے گا؟

اس نے دوبارہ آئینے میں دیکھا۔ اس کے عکس کے ٹھیک پیچھے کھڑی ایک عورت اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلا رہی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف پھیلایا۔ لیکن اس کا ہاتھ ہوا میں ہی جھول کر رہ گیا۔ اگر وہ عورت سچ مچ وہاں ہوتی تو یہ بات تو طے تھی کہ وہ اسے چھو لیتا کیونکہ وہ تمام عکس اس کے بالکل نزدیک کھڑے تھے۔ لیکن اس نے صرف ہوا کو محسوس کیا تھا۔ یعنی وہ عورت اور باقی تمام عکس صرف آئینے میں ہی موجود تھے۔

وہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت تھی۔ اس کے گہرے سرخ بال اور اس کی آنکھیں۔۔۔اس کی آنکھیں تو بالکل میری آنکھوں جیسی ہیں۔ آئینے کے مزید نزدیک جاتے ہوئے ہیری نے سوچا۔ وہی چمکیلی سبز آنکھیں۔ بالکل وہی بناوٹ۔ لیکن پھر اس نے محسوس کیا کہ وہ عورت رو رہی تھی۔ مسکراتے ہوئے۔ لیکن وہ رو رہی تھی۔ اس کے ساتھ کھڑے دبلے پتلے۔ لمبے۔ اور کالی زلفوں والے شخص نے دلاسہ دینے والے انداز میں اس عورت کے کندھوں کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا۔ اس آدمی نے عینک پہنی ہوئی تھی۔ اور ہیری کی طرح اس کے بال بھی بکھرے ہوئے۔ اور سر کے پیچھے کی طرف کانٹوں کی طرح کھڑے ہوئے تھے۔

ہیری اب آئینے کے اتنے نزدیک پہنچ چکا تھا کہ اس کی ناک خود اس کے اپنے عکس کی ناک سے ٹکرائے جا رہی تھی۔

"امی۔۔۔ابو۔۔۔؟" اس نے سرگوشی نما لہجے میں کہا۔

وہ بس اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے رہے۔۔۔اور پھر ہیری نے آئینے میں موجود باقی تمام لوگوں کے چہروں کی طرف غور سے

دیکھا۔ اور اسے اپنے جیسی سبز آنکھوں کی کئی جوڑیاں۔۔۔ اپنی ناک جیسی کئی ناکیں اور ایک چھوٹے قد والا بوڑھا آدمی نظر آیا جس کے گھٹنے بالکل ہیری کی طرح گانٹھ دار تھے۔ زندگی میں پہلی بار ہیری اپنے خاندان کو دیکھ رہا تھا۔

پوٹر خاندان نے ہیری کو مسکراتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ ہلائے۔ اور وہ اپنی بھوکی نگاہوں سے ان کی طرف دیکھتا ہی رہ گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ آئینے کی ٹھوس سطح پر یوں جمے ہوئے تھے جیسے اسے امید ہو کہ ابھی آئینے کی سطح چیرتے ہوئے وہ اندر ان لوگوں کے پاس پہنچ جائے گا۔ اس کے دل میں ایک عجیب سا کسک بھرا درد اٹھ رہا تھا۔ جس میں مزہ بھی تھا۔ اور درد بھری اداسی بھی۔

اسے یاد نہیں کہ وہ وہاں کتنی دیر تک کھڑا رہا تھا۔ عکس غائب نہیں ہوئے اور وہ ٹکٹکی لگائے انہیں گھورتا رہا۔ یہاں تک کہ کہیں دور سے آتی ایک تیز آواز اسے دوبارہ ہوش میں نہیں لے آئی۔ اب یہاں مزید رکنا ٹھیک نہیں تھا۔ اسے واپس بستر تک جانے کا رستہ ڈھونڈنا ہی پڑے گا۔ اس نے بمشکل اپنی ماں کے چہرے سے اپنی نگاہیں ہٹائیں اور سرگوشی میں بولا۔ "میں واپس آؤں گا۔۔۔" پھر وہ تیز قدموں کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تم مجھے بھی تو جگا سکتے تھے۔۔۔" رون شکایتی لہجے میں بولا۔

"تم آج رات ساتھ چل سکتے ہو۔۔۔ میں تو وہاں واپس جا رہا ہوں۔۔۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی وہ آئینہ دیکھو۔۔۔"

"میں بھی تمہارے امی ابو کو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔" رون نے تجسس بھرے انداز میں کہا۔

"اور میں تمہارے پورے خاندان کو۔۔۔ پورے ویزلی خاندان کو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ تم مجھے اپنے باقی بھائی اور باقی تمام لوگ دکھا سکتے ہو۔۔۔"

"ان سب سے تو تم کبھی بھی مل سکتے ہو۔۔۔" رون نے کہا۔ "بلکہ گرمیوں کی چھٹیوں میں میرے ساتھ میرے گھر چلے چلنا۔۔۔ خیر۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آئینہ صرف ایسے لوگوں کا عکس دکھاتا ہو جن کا انتقال ہو چکا ہے۔۔۔ شرم کی بات تو یہ ہے کہ وہ بڈھا فلے میل تمہیں وہاں بھی نہیں ملا۔۔۔ ارے یہ گوشت کے قتلے یا کوئی اور چیز تو چکھو نا۔۔۔ تم کچھ کھا کیوں نہیں رہے۔۔۔؟"

ہیری سے کچھ کھایا ہی نہیں جا رہا تھا۔ اس نے اپنے والدین کو دیکھا تھا اور آج رات دوبارہ انہیں دیکھنے والا تھا۔ فلے میل کے بارے میں

تو وہ بالکل بھول ہی چکا تھا۔ اور اب اس کی فکر تھی بھی کسے۔۔۔ کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ تین سر والا کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا تھا۔؟ اور اسنیپ اگر اسے چرا بھی لے تو بھلا کون سا پہاڑ گر جائے گا۔؟

"تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔؟" رون نے کہا۔ "تم تھوڑے عجیب سے لگ رہے ہو۔۔۔"

ہیری کو سب سے زیادہ ڈر اس بات کا تھا کہ شاید وہ اس آئینے والے کمرے کو دوبارہ نہیں ڈھونڈ پائے گا۔ سلیمانی چادر نے اس دفعہ رون کو بھی ڈھکا ہوا تھا اس لئے انہیں پچھلی رات کے مقابلے میں زیادہ دھیمی رفتار سے چلنا پڑ رہا تھا۔ انہوں نے کتب خانے کے مقام سے ان راستوں پر چلنے کی کوشش کا آغاز کیا جہاں سے کل رات ہیری گزرا تھا۔ اور تقریباً ایک گھنٹے تک تاریک راہداریوں میں اِدھر اُدھر بھٹکتے رہے۔

"ارے یار سردی کے مارے میری قلفی جم گئی ہے۔۔۔ چلو چھوڑو۔۔۔ واپس چلتے ہیں۔۔۔" رون بولا۔

"نہیں۔۔۔" ہیری پھنکارا۔ "مجھے یقین ہے کہ وہ یہیں کہیں ہے۔۔۔"

وہ ایک اونچے قد والی چڑیل کے بھوت کے پاس سے گزرے جو تیرتے ہوئے دوسری سمت میں جا رہی تھی۔ لیکن اس کے علاوہ انہیں کوئی اور نظر نہیں آیا۔ ابھی رون نے رونا ڈالا ہی تھا کہ اس کے پیر سردی سے سن پڑ رہے ہیں۔ کہ ہیری کی نظر اس بڑے آہنی زرہ بکتر پر پڑی۔

"یہ رہا۔۔۔ بس یہیں۔۔۔ بالکل۔۔۔"

انہوں نے دھکا دیتے ہوئے دروازہ چوپٹ کھول دیا۔ ہیری نے اپنے کندھوں پر اوڑھی ہوئی سلیمانی چادر اتاری اور دوڑتے ہوئے آئینے کے ٹھیک سامنے پہنچ گیا۔

وہ وہیں تھے۔ اس کے امی ابو اس پر نظر پڑتے ہی مسکرانے لگے۔

"دیکھا۔۔۔؟" ہیری نے سرگوشی کی۔

"مجھے تو یہاں کچھ نظر نہیں آ رہا۔۔۔"

"دیکھو۔۔۔! ان سب کی طرف دیکھو۔۔۔ اتنے سارے لوگ تو کھڑے ہیں۔۔۔"

"مجھے تو صرف تم نظر آ رہے ہو۔۔۔"

"صحیح سے دیکھو نا۔۔۔اچھا چلو جہاں میں کھڑا ہوں وہاں سے دیکھو۔۔۔"

ہیری ایک طرف ہٹ گیا۔ اور اب چونکہ آئینے کے سامنے رون کھڑا تھا اس لئے ہیری کو آئینے میں اپنے خاندان کے بجائے کیری کے چھاپے والا پاجامہ پہنے رون کا عکس نظر آرہا تھا۔

لیکن رون حیرانگی سے دم سادھے اپنے عکس کو گھور رہا تھا۔

"مجھے دیکھو تو سہی۔۔۔" اس نے کہا۔

"کیا تم بھی اپنے پورے خاندان کو اپنے چاروں طرف کھڑا دیکھ سکتے ہو۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔! میں تو بالکل اکیلا کھڑا ہوں۔۔۔ لیکن کچھ تو الگ ہے۔۔۔ میں عمر میں تھوڑا بڑا لگ رہا ہوں۔۔۔اور میں تو اعلی مددگار بن چکا ہوں۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟"

"میں نے بالکل ویسا بلا پہنا ہوا ہے جیسا بل پہنا کرتا تھا۔۔۔ ارے باپ رے۔۔۔ میں نے اپنے ہاتھ میں فریقی انعامی پیالہ پکڑا ہوا ہے۔۔۔۔ اور کوئیڈچ انعامی پیالہ بھی۔۔۔ میں تو کوئیڈچ کا کپتان بھی ہوں۔۔۔"

رون نے اس دلکش نظارے سے اپنی نگاہیں ہٹاتے ہوئے جوش کے ساتھ ہیری کی طرف دیکھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔ کہیں یہ آئینہ مستقبل تو نہیں دِکھاتا۔۔۔؟"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟ میرا سارا خاندان تو مر چکا ہے۔۔۔ مجھے ایک بار پھر سے دیکھنے دو۔۔۔"

"تم کل پوری رات یہی کرتے رہے ہو۔۔۔اب مجھے بھی تھوڑا اور وقت دو۔۔۔"

"تم نے صرف کوئیڈچ انعامی پیالہ پکڑا ہوا ہے۔۔۔ اس میں ایسی کون سی خاص بات ہے۔۔۔ میں اپنے والدین کو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

"مجھے دھکا مت دو۔۔۔"

باہر راہداری میں اچانک گونجنے والی ایک تیز آواز نے ان کے درمیان ہونے والی بحث کا گلا گھونٹ دیا۔ انہیں احساس ہی نہیں رہا تھا کہ وہ کتنی اونچی آوازوں میں باتیں کر رہے تھے۔

"جلدی۔۔۔" رون نے لپک کر دونوں کے اوپر سلیمانی چادر واپس ڈال لی۔ اور عین اسی وقت بیگم نورس کی تاریکی میں کنچوں کی مانند چمکتی دو آنکھیں دروازے سے اندر داخل ہوئیں۔ رون اور ہیری چپ چاپ کھڑے رہے۔ ان دونوں کے دماغ میں ایک ہی سوچ غوطے لگا رہی تھی۔ کیا یہ چادر بلیوں پر بھی کام کرتی ہو گی؟ وہیں کھڑے کھڑے جیسے ایک زمانہ بیت گیا۔ آخر کار بلی واپس پلٹی اور وہاں سے چلی گئی۔

"اب یہاں مزید رکنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔۔۔ ہو نہ ہو وہ فلچ کو خبردار کرنے کیلئے گئی ہے۔۔۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ اس نے ہماری آوازیں سن لی ہوں گی۔۔۔ چلو۔۔۔" اور پھر رون ہیری کو گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر لے گیا۔

اگلی صبح بھی قلعے کے چاروں طرف موجود برف نہیں پگھلی تھی۔

"شطرنج کھیلو گے ہیری۔۔۔؟" رون نے کہا۔

"نہیں۔۔۔"

"نیچے چلیں۔۔۔؟ ہیگرڈ سے ملاقات ہو جائے گی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔"

"میں جانتا ہوں تم کس بارے میں سوچ رہے ہو ہیری۔۔۔ اس آئینے کے بارے میں نا۔۔۔ آج رات وہاں واپس مت جانا۔۔۔"

"لیکن کیوں۔۔۔؟"

"پتہ نہیں۔۔۔ لیکن میرے دل میں کوئی بات کھٹک رہی ہے۔۔۔اور ویسے بھی۔۔۔ تم پہلے ہی کئی بار بال بال بچے ہو۔۔۔فلچ۔اسنیپ۔بیگم نورس چاروں طرف گھومتے پھرتے ہیں۔۔۔اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ لوگ تمہیں دیکھ نہیں سکتے۔۔۔؟مان لو وہ تم سے ٹکرا جائیں۔۔۔؟یا پھر تم خود کسی چیز سے ٹکرا جاؤ۔۔۔؟"

"تم ہرمائنی کی طرح بول رہے ہو۔۔۔"

"میں مذاق نہیں کر رہا ہیری۔۔۔مت جانا۔۔۔"

لیکن ہیری کے دل و دماغ میں صرف ایک ہی خیال سمایا ہوا تھا کہ بس کسی طرح اڑ کر وہ اس آئینے کے سامنے پہنچ جائے۔اور رون اسے ایسا کرنے سے بالکل نہیں روک سکتا تھا۔

تیسری رات اس نے اپنا راستہ پہلے کی بہ نسبت زیادہ آسانی کے ساتھ ڈھونڈ لیا۔وہ جانتا تھا کہ تیز قدموں سے چلنے کی وجہ سے ضرورت سے زیادہ آواز پیدا ہو رہی تھی۔لیکن راستے میں اس کا سامنا کسی اور انسان سے نہیں ہوا۔اور ایک بار پھر اس کے امی اور ابو اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔یہاں تک کہ اس کے ایک پڑدادا نے بھی اس کی طرف دیکھتے ہوئے خوشی سے سر ہلایا۔ہیری آلتی پالتی مار کر آئینے کے سامنے فرش پر بیٹھ گیا۔آج پوری رات اپنے خاندان کے ساتھ رہنے سے اسے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔کوئی بھی نہیں۔

سوائے۔۔۔

"تو ہیری۔۔۔پھر سے آ گئے۔۔۔"

ہیری کو یوں لگا جیسے اس کے جسم کا سارا خون منجمد ہو گیا ہو۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔دیوار کے پاس رکھی میزوں میں سے ایک پر کوئی اور نہیں بلکہ خود ایلبس ڈمبلڈور بیٹھے ہوئے تھے۔ہیری یقیناً ان کے پاس سے ہی گزرا ہو گا۔لیکن آئینے تک پہنچنے کیلئے وہ اتنا بے تاب تھا کہ اس نے ان کی طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا۔

"مم۔۔۔میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا جناب۔۔۔"

"عجیب بات ہے نا۔۔۔نگاہوں سے اوجھل ہو جانا ہماری اپنی نگاہوں کو کتنا اوجھل کر ڈالتا ہے۔۔۔"ڈمبلڈور نے کہا اور ہیری کو یہ دیکھ کر کچھ اطمینان ہوا کہ وہ مسکرا رہے تھے۔

"تو۔۔۔"ڈمبلڈور نے کہا اور پھسلتے ہوئے اپنی میز سے اتر کر خود بھی ہیری کے پاس فرش پر بیٹھ گئے۔"۔۔تو تم بھی ان سینکڑوں افراد کی فہرست میں شامل ہو ہی گئے جو **من کی مراد آئینے** کے سحر میں ایسے جکڑے کہ کسی کام کے نہیں رہے۔۔۔"

"مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کا یہ نام ہے جناب۔۔۔"

"لیکن مجھے امید ہے کہ اب تک تمہیں یہ احساس ہو گیا ہو گا کہ یہ کیا کرتا ہے۔۔۔؟"

"اس نے۔۔۔ اس نے مجھے میرا پورا خاندان دکھایا۔۔۔"

"اور تمہارے دوست رون کو اس نے اس کا عکس اعلیٰ مددگار کے روپ میں دکھایا۔۔۔"

"آپ یہ بات کس طرح جانتے ہیں۔۔۔؟"

"غائب ہونے کے لئے مجھے کسی چادر کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے نرمی سے کہا۔ "تو کیا اب تم درست اندازہ لگا سکتے ہو کہ **من کی مراد آئینہ** ہمیں کیا دِکھاتا ہے۔۔۔؟"

ہیری نے اپنا سر انکار میں ہلایا۔

"میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔۔۔ دنیا کا سب سے مطمئن آدمی ہی من کی مراد آئینے کا استعمال ایک عام آئینے کی طرح کر سکتا ہے۔۔۔ یعنی جب وہ اس میں دیکھے گا تو اسے اپنا عکس بالکل ویسا ہی دکھائی دے گا جو کہ اس کا اصلی روپ ہے۔۔۔ کیا اس سے تمہیں سمجھنے میں کچھ مدد ملی۔۔۔؟"

ہیری نے لمحہ بھر کے لئے کچھ سوچا پھر دھیمے لہجے میں بولا۔ "یہ ہمیں ہماری خواہشات دکھاتا ہے۔۔۔ چاہے ہماری خواہش جو بھی ہو۔۔۔"

"صحیح بھی اور غلط بھی۔۔۔" ڈمبلڈور نے اطمینان سے کہا۔ "یہ ہمیں ہمارے دل کی سب سے گہری۔ دبی ہوئی خواہش ہی دکھاتا ہے۔۔۔ نہ تو اس سے زیادہ اور نہ ہی اس سے کم۔۔۔ تم۔۔۔ جو اپنے خاندان سے کبھی نہیں ملے۔۔۔ انہیں اپنے چاروں طرف کھڑا دیکھتے ہو۔۔۔ رونلڈ ویزلی۔۔۔ جو ہمیشہ اپنے بھائیوں کے سائے تلے کہیں چھپ سا جاتا ہے۔۔۔ اپنے آپ کو تنہا کھڑا دیکھتا ہے۔۔۔ ان سب سے بہترین شخصیت کے طور پر۔۔۔ بہر حال۔۔۔ یہ آئینہ نہ تو ہمیں سچائی دکھاتا ہے اور نہ ہی ہمیں کوئی علم دے سکتا ہے۔۔۔ کئی لوگ اس کے

سامنے کھڑے ہونے کے بعد برباد ہو گئے۔۔۔ انہوں نے اس میں جو کچھ بھی دیکھا اس نے یا تو ان کا دماغ سنکا دیا۔۔۔ یا وہ یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو گئے کہ جو کچھ بھی یہ دکھا رہا ہے کیا وہ سچ ہے یا ممکن بھی ہے یا نہیں۔۔۔"

"اس آئینے کو کل ایک نئی جگہ پر پہنچا دیا جائے گا ہیری۔۔۔! اور میں یہ چاہوں گا کہ تم دوبارہ اس کی تلاش نہ کرو۔۔۔ اگر تمہارا کبھی اس سے دوبارہ سامنا ہو تو اس بار تم تیار رہنا۔۔۔ خوابوں کی دنیا میں ڈوب کر زندگی کو بھول جانا اچھی بات نہیں ہے۔۔۔ اب کیوں نہ تم اپنی اس شاندار سلیمانی چادر کو واپس اوڑھ لو اور واپس اپنے بستر کی طرف چل دو۔۔۔؟"

ہیری اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ "جناب۔۔۔! پروفیسر ڈمبلڈور۔۔۔ کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں۔۔۔؟"

"ظاہر ہے۔۔۔ وہ تو تم نے ابھی ابھی پوچھ لیا ہے۔۔۔" ڈمبلڈور مسکرائے۔ "بہر حال! تم مجھ سے ایک اور سوال پوچھ سکتے ہو۔۔۔"

"جب آپ آئینے میں دیکھتے ہیں تو آپ کو کیا نظر آتا ہے۔۔۔؟"

"مجھے۔۔۔؟ میں دیکھتا ہوں کہ میں نے ہاتھوں میں موٹے اونی موزے تھامے ہوئے ہیں۔۔۔"

ہیری انہیں دیکھتا ہی رہ گیا۔

"انسان کے پاس ہمیشہ موزے کم پڑ جاتے ہیں۔۔۔" ڈمبلڈور آہ بھر کر بولے۔ "ایک اور کرسمس آئی اور گزر گئی۔۔۔ لیکن کسی نے بھی مجھے ایک جوڑی موزوں کا تحفہ نہیں دیا۔۔۔ لوگوں کو مجھے کتابوں کا تحفہ دینے کا بڑا شوق ہے۔۔۔"

جب ہیری سونے کے لئے بستر میں گھسا تو اسے احساس ہوا کہ شاید ڈمبلڈور پوری طرح سے سچ نہیں بول رہے تھے۔ لیکن پھر اسکیبرز کو اپنے تکیے سے دور ہٹاتے ہوئے اس نے سوچا کہ یہ سوال تھا بھی تو بے حد ذاتی نوعیت کا۔۔۔

☆☆☆

تیرہواں باب

نکولس فلے میل

ڈمبلڈور نے ہیری کو اچھی طرح سے سمجھا دیا تھا کہ وہ دوبارہ **من کی مراد آئینے** کی تلاش میں بالکل نہ جائے۔ اس لئے کرسمس کی بقیہ چھٹیوں کے دوران تہہ کی ہوئی سلیمانی چادر اس کے صندوق کے سب سے نچلے حصے میں دبی پڑی رہی۔ لیکن ہیری چاہتا تھا کہ کاش اتنی ہی آسانی سے وہ آئینے میں نظر آنے والے منظر کو بھی فراموش کر پاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہو پایا۔ اسے ڈراؤنے خواب آنے لگے تھے۔ بار بار ان خوابوں میں اسے بس ایک ہی منظر نظر آتا تھا۔ کہ سبز روشنی کی شعاؤں میں اس کے والدین اچانک نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے تھے۔ جبکہ کوئی آدمی اونچی آواز میں قہقہے لگا رہا ہوتا تھا۔

جب ہیری نے رون کو ان خوابوں کے بارے میں بتایا تو اس نے فوراً کہا۔ "دیکھا۔۔۔ ڈمبلڈور ٹھیک کہہ رہے تھے۔۔۔ وہ آئینہ تمہیں پاگل کر سکتا ہے۔۔۔"

ہرمائنی اسکول شروع ہونے سے ایک دن پہلے ہی لوٹی تھی۔ اس نے ان واقعات کو ایک الگ نظریے سے ہی دیکھا تھا۔ ایک طرف تو وہ جان کر بھونچکا رہ گئی کہ ہیری لگاتار تین رات اپنے بستر سے باہر نکل کر پورے اسکول میں آوارہ گردی کرتا رہا تھا۔ (اللہ۔۔۔ اگر فلچ نے تمہیں

پکڑ لیا ہوتا تو۔۔۔؟) دوسری طرف اسے یہ مایوسی بھی تھی کہ اتنا جنجال اٹھایا تو کم از کم ہیری یہی پتہ لگا لیتا کہ نکولس فلے میل کون تھا۔

انہیں اب کتب خانے کی کسی کتاب میں فلے میل کا نام ملنے کی امید بالکل بھی نہیں تھی۔ ویسے ہیری کو ابھی تک یقین تھا کہ اس نے یہ نام کہیں پڑھا ضرور تھا۔ جب اسکول شروع ہوا تو دس منٹ کے وقفوں کے دوران ایک بار پھر وہ لوگ کتابیں چھاننے کے کام میں جت گئے۔ ہیری کو باقی دونوں سے بھی کم وقت ملتا تھا کیونکہ کوئیڈچ کی مشقیں دوبارہ شروع ہو چکی تھیں۔

ووڈ اس بار دستے سے پہلے سے بھی زیادہ محنت کروا رہا تھا۔ یہاں تک کہ برف باری کی جگہ لینے والی لگاتار تیز بارشیں بھی اس کے جوش اور ولولے کا کچھ نہیں بگاڑ پائی تھیں۔ ویزلی جڑواں بھائی شکایت کرتے نظر آتے تھے کہ ووڈ پورا پاگل ہو چکا ہے۔ لیکن اس معاملے میں ہیری ووڈ کے ساتھ تھا۔ اگر وہ جنگاکش (وحشی بلاؤ) کے خلاف اپنا اگلا مقابلہ جیتنے میں کامیاب ہو جاتے تو سات سال میں پہلی مرتبہ وہ فریقی انعامی مقابلے میں ناگ شکتی سے آگے نکل جاتے۔ جیتنے کی امید کے ساتھ کوئیڈچ کی کڑی مشقوں کا ہیری کو ایک اور فائدہ بھی تھا۔ تھکن سے چور بستر پر گرنے کے بعد وہ ایسا گھوڑے بیچ کر سوتا تھا کہ اب اسے آنے والے ڈراؤنے خوابوں کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہو چکی تھی۔

پھر ایک دن بارش اور کیچڑ سے لپ پت مشقوں کے بعد ووڈ نے دستے میں شامل تمام کھلاڑیوں کو ایک بہت بری خبر سنائی۔ ویزلی جڑواں بھائی کافی دیر سے ہوا میں غوطے مارتے ہوئے ایک دوسرے کو اڑن جھاڑو سے نیچے گرانے کی اداکاری کر رہے تھے۔ انہیں ڈانٹتے ہوئے ووڈ کا پارہ آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا تھا۔

"بند کر دو اپنی مستیاں۔۔۔" وہ چلایا۔ "ایسی ہی حرکتوں کی وجہ سے ہم یہ مقابلہ ہار جائیں گے۔۔۔ اس بار اسنیپ ثالثی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔۔۔ اور ان کی پوری کوشش ہو گی کہ کسی طرح شیردل کے نمبر کاٹ سکیں۔۔۔"

یہ سن کر جارج ویزلی سچ مچ اپنی اڑن جھاڑو سے نیچے گر گیا۔ "اسنیپ اور ثالثی۔۔۔؟" وہ کیچڑ اڑاتے منہ سے چلایا۔ "اس نے کب سے کوئیڈچ مقابلے کی ثالثی شروع کر دی۔۔۔؟ اگر ہم ناگ شکتی سے آگے نکلنے لگے تو وہ کبھی بھی انصاف سے کام نہیں لے گا۔۔۔"

باقی کھلاڑی بھی نیچے اتر آئے اور جارج کے ساتھ کھڑے ہو کر شکایت کرنے لگے۔

"یہ میری غلطی نہیں ہے۔۔۔" ووڈ نے کہا۔ "ہمیں تو صرف اس بات کا پورا دھیان رکھنا ہو گا کہ ہم صاف ستھرا کھیل کھیلیں۔۔۔ تاکہ اسنیپ کو ہمارے خلاف کوئی بہانہ نہ مل سکے۔۔۔"

یہ سب تو ٹھیک تھا۔ لیکن ہیری کے پاس اسنیپ کی موجودگی میں کوئیڈچ کھیلنے سے ہچکچانے کی ایک اور وجہ بھی تھی۔ دستے کے باقی کھلاڑی مشق کے بعد ہمیشہ کی طرح ایک دوسرے سے باتیں کرنے کیلئے میدان میں رُک گئے۔ لیکن ہیری وہاں سے سیدھا شیردل مشترکہ

کمرے کی طرف چل دیا۔ وہاں رون اور ہرمائنی شطرنج کی بازی کھیلنے میں مشغول تھے۔ شطرنج اکلوتی ایسی چیز تھی جس میں ہرمائنی ہمیشہ ہار جاتی تھی۔ ہیری اور رون دونوں کا ہی مشترکہ خیال تھا کہ کبھی کبھی اس کا ہارنا بھی بے حد ضروری تھا۔

جیسے ہی ہیری ان کے ساتھ جا کر بیٹھا۔ تو رون بولا۔ "ذرا ایک منٹ۔۔۔ مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔۔۔ میں سوچ رہا ہوں۔۔۔" اسی لمحے اس کی نگاہ ہیری کے چہرے پر پڑی۔ "ارے۔۔۔ تمہیں کیا ہوا۔۔۔؟ تمہاری حالت تو بہت خراب لگ رہی ہے۔۔۔"

کوئی دوسرا نہ سن لے اس لئے اپنی آواز دھیمی رکھتے ہوئے ہیری نے ان دونوں کو اسنیپ کے دماغ میں ثالث بننے کا کیڑا کاٹنے کی خبر سنائی۔

"تم کھیلنے سے منع کر دو۔۔۔" ہرمائنی نے فوراً کہا۔

"کہہ دو کہ تم بیمار ہو۔۔۔" رون بولا۔

"اپنی ٹانگ ٹوٹنے کی اداکاری کرو۔۔۔" ہرمائنی نے مشورہ دیا۔

"سچ میں اپنی ٹانگ توڑ لو۔۔۔" رون بولا۔

"میں ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "ہمارے پاس کوئی اضافی **متلاشی** نہیں ہے۔۔۔ اور اگر میں پیچھے ہٹا تو شیرحل کھیل ہی نہیں پائے گا۔۔۔"

اسی لمحے دھڑ کی آواز کے ساتھ مشترکہ کمرے میں داخل ہونے والے سوراخ سے نیول اندر کی طرف منہ کے بل زمین پر گرا۔ کوئی نہیں سمجھ پایا کہ وہ تصویر کے سوراخ سے اندر کیسے آیا ہو گا۔ کیونکہ اس کے دونوں پیر آپس میں بندھے ہوئے تھے۔ وہ ایک نظر میں ہی پہچان گئے کہ اس پر **قدم بندش ٹونے** کا استعمال کیا گیا تھا۔ یقیناً اس نے شیرحل مینار میں اوپر کی طرف آنے والا پورا راستہ پھدکتے ہوئے پار کیا ہو گا۔

ہرمائنی کے علاوہ باقی تمام لوگ اس پر ہنسنے لگے۔ وہ اچھل کر کھڑی ہوئی اور الٹ ٹونے کا شاندار استعمال کرتے ہی نیول کے دونوں پیر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ سر سے پاؤں تک کانپتا ہوا نیول اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا تھا۔۔۔؟" ہرمائنی نے اس سے پوچھا اور اسے ہیری اور رون کے پاس لے جا کر بٹھا دیا۔

"میلفوائے۔۔۔" نیول نے کانپتے ہوئے بتایا۔ "وہ مجھے کتب خانے کے باہر ملا تھا۔۔۔ اس نے کہا کہ وہ بہت دیر سے اس کی مشق کرنے کیلئے کسی کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔"

"پروفیسر مک گونیگل کے پاس جاؤ۔۔۔" ہرمائنی نے نیول کو اکسایا۔ "اس کی شکایت کرو۔۔۔"

نیول نے انکار میں سر ہلایا۔ "میں اپنے آپ کو مزید مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا۔۔۔" اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس کا سامنا کرنا چاہیے نیول۔۔۔" رون نے کہا۔

"اسے تو لوگوں کو اپنے قدموں تلے روندنے کی عادت پڑ چکی ہے لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے نا کہ تم خود جا کر اس کے سامنے لیٹ جاؤ تاکہ اس کا کام مزید آسان ہو جائے۔۔۔"

"مجھے یہ جتانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ سوال اگر بہادری کا ہے تو میں بالکل بھی شیرحل فریق میں رہنے کے لائق نہیں ہوں۔۔۔ میلفوائے یہ کام پہلے ہی کر چکا ہے۔۔۔" نیول نے روہانسے لہجے میں کہا۔

ہیری نے اپنے چوغے کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹٹولا اور ایک چاکلیٹی مینڈک باہر نکالا۔ یہ اس ڈبے کا آخری مینڈک تھا جو ہرمائنی نے اسے کرسمس پر دیا تھا۔ اس نے اسے نیول کی طرف بڑھا دیا۔ جسے دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ بس ابھی رونے ہی والا تھا۔

"میلفوائے بارہ دفعہ بھی پیدا ہو جائے تو تمہاری برابری نہیں کر سکتا۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"چھانٹتی ٹوپی نے تمہیں خود شیرحل کے لئے چنا تھا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ اور وہ میلفوائے کہاں ہے۔۔۔؟ بدبودار ناگ شکتی میں۔۔۔"

چاکلیٹی مینڈک کا کاغذ پھاڑتے ہوئے نیول کے چہرے پر مدھم سی مسکان لرزی۔ "شکریہ ہیری۔۔۔! میرے خیال سے اب مجھے بستر پر چلے جانا چاہئے۔۔۔ کیا تمہیں یہ تصویر چاہئے۔۔۔؟ تم تصاویر اکٹھی کرتے ہو نا۔۔۔؟"

جیسے ہی نیول وہاں سے جانے کے لئے مڑا۔ تو ہیری نے مشہور جادوگر والی تصویر پر نظر ڈالی۔

"ایک بار پھر ڈمبلڈور۔۔۔" اس نے کہا۔ "مجھے سب سے پہلی تصویر بھی انہی کی۔۔۔"

اس نے ایک گہری آہ بھری۔ اس کی نگاہیں تصویر پر گڑ سی گئی تھیں۔ پھر اس نے سر اٹھا کر رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

"وہ مجھے مل گئے۔۔۔" اس نے سرگوشی کی۔ "مجھے فلے میل مل گئے۔۔۔ میں نے تم لوگوں سے کہا تھا نا کہ میں نے ان کا نام پہلے بھی کہیں پڑھا ہے۔۔۔ میں نے ان کا نام یہاں آتے ہوئے ریل گاڑی میں پڑھا تھا۔۔۔ ذرا یہ سنو۔۔۔" دور جدید کے جانے مانے عظیم جادوگر، پروفیسر ڈمبلڈور خاص طور پر 1945 میں کالے جادوگر گرینڈل والڈ کو شکست دینے کے لئے مشہور ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ انہوں نے ڈریگن کے خون کے بارہ نئے استعمالات کا انکشاف کیا۔ اور اپنے ساتھی نکولس فلے میل کے ساتھ کیمیا کے میدان میں مایہ ناز کارکردگی بھی ان کا ایک کارنامہ ہے۔۔۔"

ہرمائنی اچھل کر اپنے پیروں پر کھڑی ہو گئی۔ جب انہیں اپنی پہلی جماعتی مشقوں کے لئے نمبر ملے تھے اس دن کے بعد آج پہلی مرتبہ وہ اتنی پرجوش لگ رہی تھی۔

"یہیں رکنا۔۔۔!" اس نے کہا اور لڑکیوں کی خواب گاہوں کی طرف جانے والی سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر چلی گئی۔ ابھی ہیری اور رون کو صرف اتنا ہی موقع مل پایا تھا کہ وہ ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ سکیں کہ وہ ہانپتی کانپتی واپس بھی آ گئی۔ اپنے بازوؤں کے گھیرے میں اس نے ایک بہت ہی پرانی بھاری بھرکم کتاب دبوچی ہوئی تھی۔

"میں نے کبھی اس میں دیکھنے کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔۔۔" اس نے جوش بھرے لہجے میں سرگوشی کی۔ "ہلکے پھلکے مطالعے کی نیت سے میں نے یہ کتاب کئی ہفتے پہلے کتب خانے سے جاری کروائی تھی۔۔۔"

"اسے ہلکا پھلکا کہتے ہیں۔۔۔؟" رون نے کہا۔ لیکن ہرمائنی نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے فہرست میں انگلی پھیرتے ہوئے ایک عنوان ڈھونڈا اور پھر پاگلوں کی طرح تیزی کے ساتھ کتاب کے صفحات پلٹنے شروع کر دیئے۔ وہ اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔

آخر کار اسے وہ مل ہی گیا جس کی اسے تلاش تھی۔ "میں جانتی تھی۔۔۔ میں جانتی تھی۔۔۔"

"کیا اب ہمیں بولنے کی اجازت ہے۔۔۔؟" رون نے منہ بنا کر کہا۔ ہرمائنی نے اسے نظر انداز کر دیا۔

"نکولس فلے میل۔۔۔!" وہ ڈرامائی انداز میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔ "تاریخ میں اب تک کے اکلوتے کیمیادان ہیں جنہوں نے پارس پتھر بنایا ہے۔۔۔"

پر اسرار لہجے میں کہی گئی اس بات کا شاید ویسا اثر نہیں ہوا۔ جیسی اسے امید تھی۔

"کیا بنایا ہے۔۔۔؟" ہیری اور رون۔ دونوں ایک ساتھ بولے۔

"کیا واقعی۔۔۔؟ حد ہے۔۔۔ کیا تم دونوں بالکل ہی ان پڑھ ہو۔۔۔؟ دیکھو۔۔۔! اسے پڑھو۔۔۔ یہاں سے۔۔۔"

اس نے کتاب ان دونوں کی طرف سرکا دی۔ ہیری اور رون نے پڑھنا شروع کیا۔

پارس پتھر بنانے کی ترکیب زمانۂ قدیم سے کیمیا کا مطالعہ کرنے والوں کی جستجو کا مرکز رہی ہے

ایک ایسا اچھوتا افسانوی پتھر جو حیرت انگیز قوتوں کا حامل ہے

یہ پتھر کسی بھی دھات کو خالص سونے میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے

اور اسی پتھر سے آبِ حیات بنایا جاتا ہے

جسے پینے والا ہمیشہ کے لئے امر ہو جاتا ہے

کئی صدیوں سے پارس پتھر کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں گردش کرتی رہی ہیں

لیکن زمانۂ حال میں ایسا اکلوتا پتھر صرف جناب نکولس فلے میل کی ملکیت میں پایا جاتا ہے

عظیم کیمیا دان اور غزل گائیکی کے دیوانے

فلے میل صاحب نے گزشتہ سال ہی اپنی چھ سو پینسٹھویں سالگرہ نہایت دھوم دھام سے منائی ہے اور دنیا کے جھمیلوں سے دور کوئٹہ کی حسین وادیوں میں وہ اپنی بیوی پرے نیل (عمر چھ سو اٹھاون سال) کے ہمراہ اطمینان بخش زندگی بسر کر رہے ہیں

"دیکھا۔۔۔؟" ہرمائنی بولی۔ "وہ کتا یقیناً فلے میل کے پارس پتھر کی حفاظت کر رہا ہے۔۔۔ میں دعویٰ

کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ انہوں نے ہی ڈمبلڈور سے اس کی حفاظت کیلئے کہا ہوگا کیونکہ وہ دونوں اچھے دوست بھی ہیں۔۔۔ اور وہ جانتے تھے کہ کوئی اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہے۔۔۔ اسی لئے وہ پتھر کو گرنگوٹس سے نکلوانا چاہتے تھے۔۔۔"

"ایک ایسا پتھر جو سونا بناتا ہو اور آپ کو کبھی مرنے نہ دے۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں ہے کہ اسنیپ اس کے پیچھے پڑا ہے۔۔۔ ہر کوئی یہی چاہے گا کہ ایسا پتھر اس کے قبضے میں ہو۔۔۔"

"اور کوئی حیرانگی نہیں کہ ہمیں فلے میل کا نام جادونگری کا جدید ارتقاء۔ ایک مطالعہ میں نہیں مل پایا۔۔۔" رون نے کہا۔ "اگر وہ چھ سو پینسٹھ سال کے ہیں تو انہیں زمانہِ جدید کا فرد تو نہیں کہا جا سکتا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

اگلی صبح کالے جادو سے تحفظ کے فن کی جماعت میں بھیڑیائی انسانوں کے کاٹے زخموں کے متعلق مختلف شفائی طریقے کاپیوں پر نقل کرتے وقت بھی ہیری اور رون آپس میں یہی گفتگو کر رہے تھے کہ اگر انہیں پارس پتھر مل جائے تو وہ اس کا کیا کریں گے۔ جب رون نے یہ کہا کہ وہ اپنا ذاتی کوئیڈچ دستہ خریدے گا تو ہیری کو یاد آیا کہ آنے والے مقابلے میں اسنیپ ثالثی کے فرائض انجام دینے والا تھا اور یہ مقابلہ زیادہ دور بھی نہیں تھا۔

"میں ضرور کھیلوں گا۔۔۔" اس نے رون اور ہرمائنی کو فیصلہ کن لہجے میں بتایا۔

"اگر میں نہیں کھیلا تو ناگ شکتی کے لوگ یہی سوچیں گے کہ میں اسنیپ کا سامنا کرنے سے ڈر رہا ہوں۔۔۔ میں انہیں بتا دوں گا۔۔۔ یہ مقابلہ جیت کر میں ان کے چہروں سے ان کی مسکان اڑا دوں گا۔۔۔"

"بشرطیکہ وہ لوگ تمہیں ہی میدان سے نہ اُڑا دیں۔۔۔" ہرمائنی بولی۔

بہر حال چاہے اس نے رون اور ہرمائنی سے جو بھی کہا ہو۔ جیسے جیسے مقابلے کا دن نزدیک آتا گیا ہیری کی گھبراہٹ بڑھتی چلی گئی۔ باقی دستے کی حالت بھی کچھ خاص تسلی بخش نہیں تھی۔ فریقی انعامی مقابلے کی دوڑ میں ناگ شکتی سے آگے نکلنے کا خیال تھا تو بہت ہی شاندار۔ پچھلے سات سال میں کوئی بھی ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔ لیکن ایک جانبدار ثالث کی موجودگی میں کیا انہیں ایسا کرنے دیا جائے گا؟

ہیری نہیں جانتا تھا کہ یہ اس کے دماغ کا وہم تھا یا کچھ اور۔ لیکن آج کل وہ جہاں بھی جاتا اسنیپ سے ٹکرا جاتا تھا۔ کئی بار تو اس کے دماغ میں یہ خیال بھی آیا کہ کہیں اسنیپ اسے پکڑنے کے چکر میں الٹا اس کا پیچھا تو نہیں کر رہا۔ جادوئی محلولات کی جماعت اب ایک طرح کی ہفتہ

وار ذہنی اذیت کی جماعت میں بدلتی جارہی تھی۔ اسنیپ ہیری کے ساتھ دحشت ناک برتاؤ پر اتر آیا تھا۔ کیا اسنیپ یہ جانتا تھا کہ انہیں پارس پتھر کے بارے میں پتہ چل گیا ہے۔ ؟ ہیری سمجھ نہیں پارہا تھا کہ بھلا اسنیپ کو اس بارے میں کیسے پتہ چل سکتا ہے۔ لیکن کئی بار اسے یہ خوفناک احساس ستاتا تھا کہ شاید اسنیپ سوچ تک پڑھ لینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اگلی سہ پہر جب کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے کے باہر رون اور ہرمائنی نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے الوداع کہا۔ تو ہیری ان کی آنکھوں میں صاف پڑھ سکتا تھا کہ اب انہیں اسے دوبارہ زندہ دیکھنے کی کوئی امید نہیں تھی۔ یہ دیکھ کر اس کا رہا سہا حوصلہ بھی ڈانواں ڈول ہو گیا۔ کوئیڈچ کی وردی پہنتے ہوئے یا اپنی نمبس 2000 جھاڑو اٹھاتے ہوئے ہیری نے ووڈ کی جوش بڑھانے والی تقریر کا ایک لفظ تک نہیں سنا۔

اس دوران رون اور ہرمائنی مقابلے کے میدان میں بلند احاطے پر دائروی شکل میں لگی ہوئی کرسیوں پر نیول کے بالکل ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ جو یہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ ان دونوں کے چہروں پر اتنی پریشانی اور ماتم کیوں جھلک رہا ہے۔ یا یہ دونوں مقابلے میں اپنی چھڑیاں ساتھ لے کر کیوں آئے تھے۔ ہیری کو اس بارے میں کانوں کان خبر نہیں ہوئی تھی کہ رون اور ہرمائنی پچھلے کچھ دنوں کے دوران چوری چھپے قدم بندش ٹونے کی مشق کر رہے تھے۔ انہیں اس کا خیال میلفوائے کی بدولت ملا تھا جس نے اس کا استعمال نیول پر کیا تھا۔ اگر اسنیپ ہیری کو چوٹ پہنچانے کی ذرا سی بھی کوشش کرتا تو وہ دونوں اس پر اس ٹونے کا استعمال کرنے کے لئے بالکل تیار تھے۔

"اب بھولنا مت! ہمیں کہنا ہے حرکت ختم شد ---" اپنی چھڑی آستین میں اوپر سرکا کر چھپاتے ہوئے رون کے کان میں ہرمائنی نے سرگوشی کی۔

"میں جانتا ہوں---" رون نے چیخ کر کہا۔ "کڑکڑ مت کرو دادی اماں---"

کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے میں ووڈ ہیری کو ایک طرف لے گیا۔

"میں تم پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہتا پوٹر---! لیکن آج ہمارے لیے **سنہری چڑیا** کو جلدی پکڑنا جتنا ضروری ہے--- اتنا پہلے کبھی نہیں تھا--- اس سے پہلے کہ اسنیپ جناکش اور بلاڈ کو زیادہ فائدہ پہنچا پائے--- کھیل ہی ختم کر دو---"

"پورا اسکول باہر پہنچ چکا ہے---" فریڈ ویزلی نے دروازے سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔ "یہاں تک کہ--- قسم سے--- ڈمبلڈور بھی یہ مقابلہ دیکھنے آئے ہیں---"

ہیری کے دل نے خوشی کے عالم میں الٹی قلابازی کھائی۔

"ڈمبلڈور۔۔۔؟" اس نے کہا اور دوڑ کر دروازے تک گیا تا کہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ فریڈ سچ کہہ رہا تھا۔ سفید ڈاڑھی پہچاننے میں کسی سے غلطی نہیں ہو سکتی تھی۔

یہ دیکھ کر ہیری بالکل مطمئن ہو گیا۔ اس کا دل چاہا کہ وہ زور دار قہقہہ لگا کر ہنس دے۔ اب وہ پوری طرح سے محفوظ تھا۔ ڈمبلڈور کی نگاہوں کے سامنے اسنیپ اسے نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

شاید اسی لئے جب دونوں دستے میدان میں اترے۔ تو اسنیپ بہت غصے میں ڈوبا نظر آ رہا تھا۔ رون نے بھی یہ بات فوراً محسوس کر لی۔

"میں نے اسنیپ کے چہرے پر اتنی کمینگی پہلی بار دیکھی ہے۔۔۔" اس نے ہرمائنی کو بتایا۔ "دیکھو۔۔۔! کھیل شروع بھی ہو گیا۔۔۔اُف۔۔۔۔"

پچھلی کرسی سے کسی نے رون کے سر پر تھپڑ جڑا تھا۔ وہ میلفوائے تھا۔

"اوہ معاف کرنا ویزلی۔۔۔! تم مجھے نظر نہیں آئے۔۔۔"

میلفوائے نے خباثت سے دانت نکالتے ہوئے کریب اور گوئیل کی طرف دیکھا۔

"کیا خیال ہے۔۔۔ اس بار پوٹر کتنی دیر تک اپنی اڑن جھاڑو پر ٹک پائے گا۔۔۔؟ کوئی شرط لگانا چاہتا ہے۔۔۔؟ کیا کہتے ہو ویزلی۔۔۔؟"

رون نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اسنیپ نے ابھی ابھی جناکش اوربلاژ کو صرف اس لئے ایک موقعے سے نوازا تھا۔ کیوں کہ جارج ویزلی نے ان کی طرف ایک **حملہ آور گولہ** دے مارا تھا۔ اپنی گود میں اپنے دونوں ہاتھ دبوچے ہوئے ہرمائنی ہیری پر ایک ٹک نگاہیں گاڑی بیٹھی تھی۔ جو کسی عقاب کی طرح میدان کے اوپر چاروں اطراف چکر کاٹتے ہوئے **سنہری چڑیا** کی تلاش میں مصروف تھا۔

کچھ منٹ بعد جب اسنیپ نے بنا کسی وجہ کے جناکش اوربلاژ کو ایک اور موقعے سے نوازا تو میلفوائے نے اونچی آواز میں کہا۔ "جانتے ہو میرے خیال سے شیر دل دستے کے کھلاڑیوں کو کیسے منتخب کیا جاتا ہے۔۔۔؟ وہ ایسے طلباء کو منتخب کرتے ہیں جن کے لیے انہیں افسوس محسوس ہوتا ہے۔۔۔ خود ہی دیکھ لو۔۔۔ وہاں پوٹر ہے۔۔۔ جس کے پاس والدین نہیں ہیں۔۔۔ پھر وہاں ویزلی ہیں۔۔۔۔ جن کے پاس پیسہ نہیں ہے۔۔۔ تمہیں بھی اس دستے میں شامل ہونا چاہیے لونگ باٹم۔۔۔ تمہارے پاس دماغ نہیں ہے۔۔۔"

غصے سے نیول کا چہرہ سرخ پڑ گیا لیکن وہ اپنی کرسی سے میلفوائے کی طرف گھوما۔

"تم بارہ دفعہ بھی پیدا ہو جاؤ تب بھی تم میری برابری نہیں کر سکتے میلفوائے۔۔۔" اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

میلفوائے ۔کریب اور گوئیل حلق پھاڑ آوازوں میں قہقہے لگانے لگے۔ لیکن کھیل پر اپنی نظریں جمائے رون نے نیول کی ہمت بڑھائی۔ "صحیح سبق سکھایا نیول۔۔۔"

"لونگ باٹم !اگر دماغ سونے کے ہوا کرتے تب تم ویزلی خاندان سے بھی زیادہ غریب ہوتے۔۔۔اور دیکھا جائے تو یہ بہت بڑی بات ہے۔۔۔"

ہیری کی فکر میں پہلے سے ہی رون کے دماغ کی رگیں پھٹی جا رہی تھیں۔

"اب اگر ایک اور لفظ منہ سے پھوٹا تو تم دیکھ لینا میلفوائے۔۔۔"

"رون۔۔۔!" ہرمائنی نے اچانک کہا۔ "ہیری۔۔۔!"

"کیا۔۔۔؟ کہاں۔۔۔؟"

ہیری نے اچانک ایک انتہائی زبردست غوطہ لگایا تھا۔ تماشائیوں نے زوردار آہ بھرتے ہوئے تالیوں کی آواز کے ساتھ اس کا حوصلہ بڑھایا۔ دانتوں میں انگلیاں دبائے ہرمائنی بے قراری سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ ہیری گولی کی رفتار سے زمین کی طرف اڑا چلا آ رہا تھا۔

"تمہاری قسمت اچھی ہے ویزلی۔۔۔! لگتا ہے پوٹر کو زمین پر گرا ہوا کوئی سکہ نظر آگیا ہے۔۔۔" میلفوائے بولا۔

رون کی برداشت نے جواب دے دیا۔ اس سے پہلے کہ میلفوائے کچھ سمجھ پاتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ رون نے جھپٹا مارتے ہوئے اسے زمین پر پٹخا اور اس کے اوپر بیٹھ کر اس پر مکے برسانا شروع کر دیئے۔ نیول لمحہ بھر کے لئے ہچکچایا۔ پھر وہ بھی اپنی کرسی سے پیچھے کودتے ہوئے اس کی مدد کے لئے لپکا۔

"چلو ہیری۔۔۔!" ہرمائنی چلائی۔ اس کی نگاہیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں جو تیزی سے اسنیپ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سامنے کا منظر اچھی طرح سے دیکھنے کے لئے وہ اپنی کرسی پر چڑھ گئی۔ اس نے یہ بھی

نہیں دیکھا کہ اس کی کرسی کے قدموں میں رون اور میلفوائے ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا ہیں۔ اور نہ ہی اسے گیند کی طرح گھومتے ہوئے مکوں سے ہاتھا پائی یا چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ جو دراصل نیول۔ کریب اور گوئیل تھے۔

اوپر ہوا میں اسنیپ اپنی جادوئی اڑن جھاڑو پر عین اس لمحے پلٹے جب سرخ رنگ کی کوئی چیز ان سے کچھ ہی انچ کی دوری پر سرسراتی ہوئی گزر گئی۔ اگلے ہی لمحے ہیری نے اپنا غوطہ مکمل کر لیا اور اس کا بازو جیت کے انداز میں ہوا میں لہرانے لگا۔ اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ **سنہری چڑیا** اس کے ہاتھ میں قید تھی۔

تماشائی دھماکے دار شور مچاتے ہوئے اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے۔ یہ تو کمال ہی ہو گیا تھا۔ کسی کو بھی یاد نہیں تھا کہ **سنہری چڑیا** کو اس سے پہلے کبھی اتنی جلدی پکڑا گیا ہو۔

خوشی سے اپنی کرسی پر چھلانگیں لگاتی ہوئی ہرمائنی نے اگلی قطار میں موجود پاروتی پٹیل کو گلے سے لگایا اور چلاتے ہوئے بولی۔

"رون۔۔۔رون۔۔۔! کہاں ہو تم۔۔۔؟ مقابلہ ختم ہو گیا ہے۔۔۔ ہیری جیت گیا ہے۔۔۔ ہم جیت گئے۔۔۔ شیر دل اب سب سے آگے ہے۔۔۔"

زمین سے ایک فٹ کی بلندی پر ہیری اپنی اڑن جھاڑو سے چھلانگ لگاتے ہوئے نیچے اتر آیا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس نے واقعی یہ کر دکھایا تھا۔ مقابلہ ختم ہو چکا تھا۔ یہ تو مشکل سے پانچ منٹ تک ہی چل پایا تھا۔ شیر دل کے طلباء خوشی سے نعرے مارتے ہوئے میدان کی طرف دوڑے چلے آ رہے تھے۔ عین اسی وقت اس نے اسنیپ کو اپنے برابر میں زمین پر اترتے ہوئے دیکھا۔ ان کا چہرہ سفید پڑا ہوا تھا اور ہونٹ سختی سے بھنچے ہوئے تھے۔ پھر ہیری کو محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہو۔ اس نے سر اٹھا کر ڈمبلڈور کے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔

"بہت خوب۔۔۔"ڈمبلڈور دھیمے لہجے میں بولے تا کہ صرف ہیری ہی سن پائے۔"یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا کہ تم اس آئینے کے بارے میں فکر مند ہونے کے بجائے۔۔۔ حقیقی دنیا میں مصروف ہو۔۔۔بے حد شاندار۔۔۔"

اسنیپ نے کڑواہٹ بھرے انداز میں میدان پر تھوک دیا۔

کچھ دیر بعد اپنی نمبس 2000 واپس اڑن جھاڑوؤں کی الماری میں رکھنے کے لئے ہیری کپڑے بدلنے والے کمرے سے اکیلا باہر نکلا۔ اسے یاد نہیں پڑ رہا تھا کہ آج سے پہلے اسے کبھی ایسی خوشی محسوس ہوئی ہو۔ اب اس نے سچ مچ کچھ ایسا کر دکھایا تھا جس پر وہ فخر کر سکتا تھا۔ اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ بس نام کی حد تک ہی مشہور تھا۔ اسے شام کی ہوا پہلے کبھی اتنی بھینی اور دلکش نہیں محسوس ہوئی تھی۔ بھیگی گھاس پر سستی سے چلتے ہوئے پچھلے ایک گھنٹے کی خوشنما دھندلی یادیں اس کے دماغ کے پردے پر ایک بار پھر نمودار ہو رہی تھیں۔شیر دل طلباء۔ جو اسے اپنے کندھوں پر اٹھانے کے لئے بے قراری سے اس کی طرف دوڑے چلے آ رہے تھے۔ اس سے تھوڑی دور۔ خوشی سے اوپر نیچے اچھلتے ہوئے رون اور ہرمائنی۔ رون کی ناک سے خون بہہ رہا تھا لیکن پھر بھی وہ خوشی سے چلا رہا تھا۔

ہیری جھاڑو کی الماری تک پہنچ چکا تھا۔ وہ لکڑی کے دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا اور نگاہیں اٹھا کر بڑا (مسّا) قلعے کی طرف دیکھنے لگا۔ ڈوبتے سورج کی روشنی میں قلعے کی کھڑکیاں لال خون جیسی دہک رہی تھیں۔شیر دل سب سے آگے تھا۔ اس نے کر دکھایا تھا۔ اس نے اسنیپ کے سامنے خود کو ثابت کر دیا تھا۔

اور اسنیپ کا ذکر آ ہی گیا ہے تو۔۔۔

قلعے کی سامنے والی سیڑھیوں سے ایک نقاب پوش شخص اترتا ہوا نظر آیا۔ اس کے تیز قدموں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اسے دیکھ سکے۔ آناً فاناً وہ شخص ممنوعہ جنگل کی طرف چلا گیا۔ یہ دیکھتے ہی ہیری کے دماغ سے فتح کا نشہ کافور ہو گیا۔ وہ اس شخص کو اس کی لنگڑی چال کی وجہ سے پہچان گیا تھا۔ اسنیپ۔۔۔ جب باقی سبھی لوگ اندر رات کے کھانے میں مشغول تھے تو اسنیپ چوروں کی طرح جنگل کی طرف کیوں جا رہا تھا۔ آخر یہ چل کیا رہا تھا۔؟

ہیری اچھل کر دوبارہ اپنی نمبس 2000 پر سوار ہو گیا۔ قلعے کے اوپر خاموشی سے اُڑتے ہوئے اس نے دیکھا کہ اسنیپ لگ بھگ دوڑتا ہوا جنگل میں داخل ہو رہا تھا۔ وہ اس کے پیچھا کرنے لگا۔

درخت اتنے گھنے تھے کہ وہ دیکھ نہیں پایا کہ اسنیپ اچانک کہاں غائب ہو گیا تھا۔ وہ دائروں میں گھومتے ہوئے نیچے کی طرف جانے لگا یہاں تک کہ اس کی اڑن جھاڑو درختوں کی اوپر والی شاخوں کو چھونے لگی۔ اور پھر اسے بھنبھناتی ہوئی آوازیں سنائی دیں۔ ہوا میں تیرتے ہوئے وہ ان آوازوں کی سمت بڑھا اور انتہائی خاموشی کے ساتھ سفیدے کے ایک بلند قامت درخت پر اتر گیا۔

اپنی اڑن جھاڑو کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے ہوئے اس نے احتیاط کے ساتھ درخت کی ایک شاخ پر اپنے قدم جمائے۔ اور پتوں کی اوٹ سے نیچے جھانکنے کی کوشش کرنے لگا۔

نیچے ایک سایہ دار کھلی جگہ پر اسنیپ کھڑا تھا۔ لیکن وہ اکیلا نہیں تھا۔ وہاں کوئیرل بھی موجود تھا۔ اندھیرے میں ہیری کوئیرل کے چہرے کے تاثرات تو نہیں دیکھ پایا لیکن وہ پہلے سے بھی زیادہ بری طرح سے ہکلا رہے تھے۔ ان کی باتیں سننے کے لئے ہیری نے اپنے کانوں کا پورا زور لگا دیا۔

"نن۔۔۔ نہیں جانتا کہ آپ نے مجھ سے ملنے کے لئے یہی ج ج۔۔ جگہ کیوں چنی۔۔۔ سیویرس۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ مجھے لگا ہماری ملاقات کو خفیہ رکھنے کے لئے یہی ٹھیک رہے گا۔۔۔" اسنیپ نے سرد لہجے میں کہا۔ "آخر طلباء کو پارس پتھر کے بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہئے۔۔۔"

ہیری آگے کی طرف جھکا۔ کوئیرل کچھ منمنا رہے تھے۔ لیکن اسنیپ نے ان کی بات کاٹ دی۔

"تم نے معلوم کیا کہ ہیگرڈ کے اس درندے کو چکما دینے کا کیا طریقہ ہے۔۔۔؟"

"مم۔۔۔ مگر سیویرس۔۔۔ مم میں۔۔۔"

"تم مجھے اپنا دشمن نہیں بنانا چاہو گے کوئیرل۔۔۔!" اسنیپ نے تلخی سے کہا اور ان کی طرف ایک قدم بڑھایا۔

"مم۔ میں نہیں جانتا کہ آپ کیا کہنا۔۔۔"

"تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔۔۔"

عین اسی لمحے ایک الو اونچی آواز میں چیخا۔ ہڑبڑایا ہوا ہیری درخت سے لگ بھگ گر ہی گیا۔ لیکن اس نے وقت رہتے خود کو سنبھال لیا۔ اس نے سنا اسنیپ کہہ رہے تھے۔ "تمہارے ٹچے جنتر منتر۔۔۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"

"مم۔۔۔ مگر۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔ نہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" اسنیپ نے ان کی بات کاٹ دی۔

"ہم جلد ہی ایک بار پھر ملیں گے۔۔۔ تب تک تم اچھی طرح سے سوچ بچار کر لو۔۔۔ اور یہ فیصلہ کر لینا کہ تمہاری وفاداری کس کے ساتھ ہے۔۔۔"

اس نے چوغے کو اپنے سر پر ڈالا اور وہاں سے چل دیا۔ اب اندھیرا پوری طرح پھیل چکا تھا۔ لیکن ہیری دیکھ سکتا تھا کہ کوئیرل ابھی تک وہاں ایسے خاموش کھڑے تھے۔ جیسے زمین نے ان کے قدم جکڑ لئے ہوں۔

"ہیری۔۔۔! کہاں تھے تم۔۔۔؟" ہرمائنی نے اس پر نظر پڑتے ہی پوچھا۔

"ہم جیت گئے۔۔۔ ہم جیت گئے۔۔۔ ہم جیت گئے۔۔۔" رون ہیری کی کمر تھپتھپاتے ہوئے چلایا۔ "اور میں نے میلفوائے کی آنکھ کالی کر دی ہے۔۔۔ نیول نے کریب اور گوئیل سے اکیلے بھڑنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ وہ اب ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہے۔۔۔ لیکن مادام پامفری کا کہنا ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ ناگ شکتی کو تو مزہ چکھا دیا۔۔۔ مشترکہ کمرے میں سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ ایک شاندار دعوت کا انتظام کیا گیا ہے۔۔۔ فریڈ اور جارج باورچی خانوں سے کیک اور کچھ چیزیں چرا لے آئے ہیں۔۔۔"

"چھوڑو یہ سب۔۔۔" ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ "چلو کوئی خالی کمرہ ڈھونڈتے ہیں۔۔۔ کچھ کرنے سے پہلے میری بات سن لو۔۔۔"

اپنے پیچھے دروازہ بند کرنے سے پہلے اس نے اچھی طرح تسلی کر لی کہ اندر کمرے میں شرارتی بدروح پیوس تو موجود نہیں۔ پھر اس نے

ان دونوں کو وہ سب کچھ بتایا جو اس نے ابھی ابھی دیکھا یا سنا تھا۔

"تو ہم بالکل صحیح تھے۔۔۔ وہ پارس پتھر ہی ہے۔۔۔ اور اسنیپ کو شش کر رہا ہے کہ کوئیرل اسے حاصل کرنے میں اس کی مدد کرے۔۔۔ اس نے پوچھا کہ کیا وہ جانتا ہے کہ گولو مولو کو کیسے پار کیا جا سکتا ہے۔۔۔ اور اس نے کوئیرل کے جنتر منتر کے بارے میں بھی کچھ کہا تھا۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ گولو مولو کے علاوہ بھی کچھ چیزیں پتھر کی حفاظت کر رہی ہیں۔۔۔ بہت سارے سحر ہوں شاید۔۔۔ اور یقیناً کوئیرل نے بھی کالے جادو کے توڑ کے لئے کچھ منتر پڑھے ہوں گے۔۔۔ اسنیپ انہی کا توڑ ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔"

"یعنی تم یہ کہنا چاہ رہے ہو۔۔۔" ہرمائنی نے چوکنے انداز میں کہا۔ "کہ پتھر اس وقت تک محفوظ ہے جب تک کوئیرل اسنیپ کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیک دیتے۔۔۔؟"

"پھر تو یہ پتھر اگلے منگل تک غائب ہو جائے گا۔۔۔" رون نے کہا۔

☆☆☆

چودھواں باب

افغانستان کا کانٹے دار شیخو

جتنا انہوں نے سوچا تھا کوئیرل اس سے کہیں زیادہ بہادر نکلے۔ اگرچہ آنے والے ہفتوں میں ان کا وزن تیزی سے گرتا چلا گیا اور ان کی رنگت بھی پہلے سے پیلی پڑ گئی تھی لیکن ایسا لگتا نہیں تھا کہ انہوں نے ہار مان لی ہو۔

ہر بار تیسری منزل کی راہداری سے گزرتے ہوئے ہیری۔ رون اور ہرمائنی دروازے پر کان لگا کر جانچ کرتے کہ گولو مولو ابھی بھی اندر غرا رہا تھا یا نہیں۔ اسنیپ ابھی تک اپنے اسی پرانے بدمزاج انداز میں اِدھر اُدھر گھومتے پھر رہے تھے جس کا مطلب یہی تھا کہ پارس پتھر ابھی تک محفوظ تھا۔ ان دنوں ہیری جب بھی کوئیرل کے نزدیک سے گزرتا تو ان کا حوصلہ بڑھانے کے لئے ان کی طرف مسکرا کر ضرور دیکھتا تھا۔ اور کوئیرل کی ہکلاہٹ کا مذاق اڑانے والے لوگوں کی رون ٹھیک ٹھاک بے عزتی کرنے لگا تھا۔

بہر حال ہرمائنی کے دماغ میں پارس پتھر کے علاوہ اور بھی بہت کچھ چل رہا تھا۔ اس نے اپنی دہرائی کے اوقات کار ترتیب دینے کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور ہر وقت اپنے پڑھائی کے پلندوں میں اہم مقامات پر رنگ برنگے نشانات لگانے میں مصروف رہتی تھی۔ اس کی ایسی حرکتوں سے ہیری اور رون کو کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن مصیبت یہ تھی کہ یہی سب کچھ کرنے کے لئے وہ ہر وقت ان کا خون بھی پیتی رہتی تھی۔

"ہرمائنی! امتحانات ابھی بہت دور ہیں۔۔۔"

"صرف دس ہفتے۔۔۔" ہرمائنی چیخ کر بولی۔ "اسے بہت دور نہیں کہتے۔۔۔ نکولس فلے میل کے لئے تو یہ وقت ایک سیکنڈ کے برابر ہے۔۔۔"

"مگر ہم لوگ چھ سو سال کے نہیں ہیں۔۔۔" رون نے اسے یاد دلایا۔ "اور ویسے بھی تم پڑھائی کے لئے اتنا جوکھم کیوں اٹھا رہی ہو۔۔۔ تمہیں تو پہلے سے ہی سب کچھ آتا ہے۔۔۔"

"پڑھائی کے لئے جوکھم۔۔۔؟ کہیں تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔۔۔؟ جانتے ہو نا کہ سال دوم میں جانے کے لیے ہمیں اس امتحان میں کامیاب ہونا ہو گا۔۔۔؟ یہ امتحانات ہمارے لئے بے حد اہمیت کے حامل ہیں۔۔۔ مجھے ایک مہینہ پہلے ہی پڑھنا شروع کر دینا چاہئے تھا۔۔۔ نجانے مجھے ہو کیا گیا تھا۔۔۔"

بد قسمتی سے تمام اساتذہ بھی ہرمائنی کی طرح ہی سوچ رہے تھے۔ انہوں نے ان پر مشق اور یاد کرنے کے لئے اتنے اسباق لاد دیئے کہ ایسٹر کی چھٹیاں اتنی زیادہ خوشگوار نہیں گزر پائیں جتنی کہ کرسمس کی چھٹیاں تھیں۔ ہرمائنی کے ساتھ بیٹھنے پر اس کی حرکتیں دیکھ کر انہیں چکر آنے لگتے تھے۔ وہ ہر وقت یا تو ڈریگن کے خون کے بارہ استعمالات یاد کر رہی ہوتی یا پھر چھڑی گھمانے کی مشق کر رہی ہوتی تھی۔ لیکن دل پر پتھر رکھ کر گہری جمائیاں مارتے ہوئے بھی ہیری اور رون کو اپنا زیادہ تر خالی وقت اس کے ساتھ کتب خانے میں ہی گزارنا پڑتا تاکہ وہ خود کو ملنے والا اضافی کام سمیٹنے کی کوشش کر سکیں۔

"میں یہ کبھی یاد نہیں کر پاؤں گا۔۔۔" ایک دوپہر رون اچانک اپنا پنکھ قلم پھینکتے ہوئے پھٹ پڑا اور حسرت بھری نگاہوں سے کتب خانے کی کھڑکیوں کے باہر جھانکنے لگا۔ کئی مہینوں بعد تو موسم ایسا دلکش اور سہانا ہوا تھا۔ آسمان صاف شفاف "تم مجھے یوں بھلا نہ پاؤ گے" جیسا نیلا نظر آ رہا تھا۔ اور نرم گرم ہوا موسم گرما کی آمد کی پیشگی خبر دے رہی تھی۔ ہیری 'ایک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور پھپھوندی' نامی کتاب میں 'ہمدرد عرقِ یونانی جڑی بوٹی' کے بارے میں معلومات ڈھونڈ رہا تھا۔ اس نے اس وقت تک کتاب سے سر نہیں اٹھایا جب تک اس نے رون کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا۔ "ہیگرڈ۔۔۔! تم کتب خانے میں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" اس آواز کے ساتھ ہیگرڈ نمودار ہوا۔ اس نے اپنی کمر کے پیچھے کچھ چھپا رکھا تھا۔ چھچھوندر کی کھال کے لمبے چوغے میں وہ کسی اور ہی دنیا کی مخلوق لگ رہا تھا۔

"بس یونہی دیکھ رہے تھے۔۔۔" اس نے کچھ ایسے کھسیانے لہجے میں کہا۔ جسے سنتے ہی ان لوگوں کا تجسس انگڑائیاں لیتے ہوئے بیدار ہو گیا۔ "اور تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" اچانک وہ انہیں شک بھری نگاہوں سے گھورنے لگا۔" کہیں ابھی تک نکولس فلے میل کے پیچھے تو نہیں پڑے ہوئے۔۔۔؟"

"اوہ۔۔۔ان کے بارے میں تو ہم نے صدیوں پہلے پتہ لگالیا تھا کہ وہ کون ہیں۔۔۔" رون نے اتراتے ہوئے کہا۔"اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے۔۔۔وہ ایک پارس پتھ۔۔۔"

"شش شش شش۔۔۔" ہیگرڈ نے فوراً چاروں طرف دیکھا کہ کہیں کوئی سن تو نہیں رہا تھا۔"اس کے بارے میں چلانا بند کرو۔۔۔ تمہیں ہو کیا گیا ہے۔۔۔؟"

"ویسے کچھ چیزیں ہیں جو ہم تم سے پوچھنا چاہتے ہیں۔۔۔"ہیری نے کہا۔"جیسے کہ گولو مولو کے علاوہ اور کون سی چیزیں پتھر کی حفاظت کر رہی ہیں۔۔۔؟"

"شش شش شش۔۔۔!"ہیگرڈ نے دوبارہ کہا۔"سنو۔۔۔! ہم سے بعد میں ملنے آنا۔۔۔ ہم وعدہ تو نہیں کرتے کہ تمہیں کچھ بتائیں گے۔۔۔ لیکن تم لوگ یہاں اودھم مت مچاؤ۔۔۔ طلباء کو یہ بات ہر گز معلوم نہیں ہونی چاہئے۔۔۔لوگ تو یہی سوچیں گے کہ تمہیں یہ سب ہم نے بتایا ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے تو بعد میں ملتے ہیں۔۔۔"ہیری نے کہا۔

ہیگرڈ الٹے پاؤں نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

"اس نے اپنی کمر کے پیچھے کیا چھپایا ہوا تھا۔۔۔؟"ہرمائنی نے سوچ میں ڈوبے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ اس کا اُس پتھر سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے۔۔۔؟"

"میں دیکھنے جا رہا ہوں کہ وہ کتب خانے کے کس حصے میں گیا تھا۔۔۔" رون کا دل پڑھائی سے بالکل اچاٹ ہو چکا تھا۔ ایک منٹ بعد وہ اپنے بازوؤں میں کتابوں کا ایک ڈھیر لئے واپس لوٹا اور انہیں نیچے میز پر پٹخ دیا۔

"ڈریگن۔۔۔" اس نے سرگوشی کی۔ "ہیگرڈ ڈریگن کے بارے میں معلومات ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔ یہ دیکھو۔۔۔

پاکستان اور بھارت کے ڈریگن کی اقسام : انڈے سے دوزخ کی آگ تک کا سفر۔ ڈریگن مالکان کے لئے رہنما کتاب"

"ہیگرڈ کو ہمیشہ سے ایک ڈریگن چاہیے تھا۔۔۔ اس نے یہ بات مجھے تب بتائی تھی جب میں اس سے پہلی بار ملا تھا۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"لیکن ایسا کرنا غیر قانونی ہے۔۔۔" رون نے کہا۔ "سب جانتے ہیں کہ 1709ء میں ہونے والے جادوگروں کے اجتماع میں ڈریگن کی پرورش کرنے پر قانونی طور پر پابندی لگادی گئی تھی۔۔۔ ذرا سوچو اگر **کورے** ہمارے گھر کے پچھلے باغیچے میں ایک ڈریگن بندھا دیکھیں تو انہیں کیسا لگے گا۔۔۔ اور ویسے بھی ڈریگن کو پالتو بنانا ناممکن ہے۔۔۔ یہ تو بہت ہی خطرناک کام ہے۔۔۔ ازبکستان میں ان جنگلی ڈریگن جتھوں کو قابو کرنے کے چکر میں چارلی کے چہرے کا جو حال ہوا ہے وہ دیکھنا چاہیے تمہیں۔۔۔"

"لیکن پاکستان میں تو جنگلی ڈریگن نہیں ہوتے۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔

"کیوں نہیں ہوتے۔۔۔" رون نے کہا۔ "خضدار کے ہرے اور چمن کے کالے ڈریگن۔۔۔ اور وزارتِ جادوگری کو انہیں چھپانے کے لیے بہت زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے۔۔۔ اتنا تو تمہیں میں بھی بتا سکتا ہوں۔۔۔ روزانہ کی بنیادوں پر انہیں کئی **کوروں** پر سحر پھونکنے پڑتے ہیں تاکہ وہ انہیں دیکھنے کے بارے میں بھول جائیں۔۔۔"

"اگر صورتحال اتنی ہی پیچیدہ ہے تو آخر ہیگرڈ کرنا کیا چاہتا ہے۔۔۔؟" ہرمائنی بولی۔

ایک گھنٹے بعد جب انہوں نے شکاری جانوروں کے رکھوالے کی جھونپڑی کا دروازہ کھٹکھٹایا تو انہیں یہ دیکھ کر بے حد عجیب لگا کہ جھونپڑی کی تمام کھڑکیوں پر پردے تنے ہوئے تھے۔ انہیں اندر آنے کی اجازت دینے سے پہلے ہیگرڈ نے آواز لگائی۔ "کون ہے۔۔۔؟" اور ان کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے جھٹ سے دروازہ بند کر دیا۔

اندر غضب کا حبس چھایا ہوا تھا۔ حالانکہ آج کا دن کافی گرم تھا۔ اس کے باوجود آتش دان میں آگ دہک رہی تھی۔ ہیگرڈ نے ان کے لیے چائے بنائی اور ان سے نیولے کے گوشت بھرے پراٹھوں کے بارے میں پوچھا۔ لیکن انہوں نے اسے اس زحمت کے لئے منع کر دیا۔

"تو۔۔۔ تم لوگ ہم سے کچھ پوچھنا چاہتے تھے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ اس نے سوچا گھما پھرا کر پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ "ہم سوچ رہے ہیں کہ کیا تم ہمیں بتا سکتے ہو کہ گولومولو کے علاوہ پارس پتھر کی حفاظت اور کون کر رہا ہے۔۔۔؟"

ہیگرڈ نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔ "بالکل نہیں۔۔۔! ہم بالکل نہیں بتا سکتے۔۔۔" اس نے کہا۔ "پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم خود بھی نہیں جانتے۔۔۔ دوسری بات۔۔۔ تم لوگ پہلے ہی ضرورت سے زیادہ جان چکے ہو۔۔۔ اس لئے اگر ہم بتا بھی سکتے تو بھی تمہیں کچھ نہیں بتاتے۔۔۔ وہ پتھر یہاں پر ایک بہت ہی اہم وجہ سے لایا گیا ہے۔۔۔ اسے گرنگوٹس سے لگ بھگ چرا ہی لیا گیا تھا۔۔۔ اور ہمیں لگتا ہے کہ تم اس بارے میں بھی پہلے سے اندازہ لگا چکے ہو گے۔۔۔ ہمیں تو ابھی تک یہ سمجھ نہیں آیا کہ تم گولو مولو کے بارے میں کس طرح جانتے ہو۔۔۔"

"اوہ اب رہنے بھی دو ہیگرڈ۔۔۔ تم بھلے ہی ہمیں کچھ نہ بتانا چاہو۔۔۔ لیکن جانتے تم سب کچھ ہو۔۔۔ یہاں جو کچھ بھی ہوتا ہے تمہیں اس کی پوری خبر ہوتی ہے۔۔۔" ہرمائنی شہد سے میٹھے مکھن میں لپٹے لہجے میں بولی۔ ہیگرڈ کی ڈاڑھی پھڑ پھڑانے لگی اور وہ سمجھ گئے کہ وہ مسکرا رہا تھا۔ "ہم تو بس یہ سوچ رہے تھے کہ حفاظت پر کون کون مامور ہے۔۔۔؟" ہرمائنی نے بات آگے بڑھائی۔ "ہم نے سوچا کہ اپنی مدد کے لئے ڈمبلڈور کو تمہارے علاوہ بھلا اور کون بھروسے کے قابل لگا ہو گا۔۔۔؟"

ان آخری الفاظ کو سن کر تو ہیگرڈ کا سینہ فخر سے پھول کر کپا ہو گیا۔ ہیری اور رون نے مسکراتے ہوئے ہرمائنی کی طرف دیکھا۔

"اچھا ٹھیک ہے! ہمیں نہیں لگتا کہ تم لوگوں کو یہ بتانے سے کوئی نقصان ہو سکتا ہے۔۔۔ دیکھو! انہوں نے گولو مولو کو مجھ سے ادھار لیا۔۔۔ پھر کچھ اساتذہ نے سحر کئے۔۔۔ پروفیسر اسپراؤٹ۔۔۔ پروفیسر فلٹ وک۔۔۔ پروفیسر مک گونیگل۔۔۔" اس نے اپنی انگلیوں پر نام گنتے ہوئے کہا۔ "پروفیسر کوئیرل۔۔۔ اور ڈمبلڈور نے خود بھی کچھ کیا ہے۔۔۔ رکو ذرا۔۔۔ شاید ہم کسی کا نام بھول گئے۔۔۔ ارے ہاں۔۔۔ پروفیسر اسنیپ۔۔۔"

"اسنیپ۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔! تم لوگوں کے دماغ میں ابھی تک وہ خرافات تو نہیں ابل رہی۔۔۔؟ دیکھو اسنیپ نے پتھر کی حفاظت کرنے میں مدد کی ہے تو بھلا وہ اسے چرانے کی کوشش کیوں کریں گے۔۔۔؟"

ہیری جانتا تھا کہ رون اور ہرمائنی بھی وہی سوچ رہے ہوں گے جو اس وقت وہ سوچ رہا تھا۔ اگر پتھر کے حفاظتی انتظامات میں اسنیپ شامل تھا تو اس کے لئے یہ معلوم کرنا بہت آسان رہا ہو گا کہ باقی اساتذہ نے اس کی حفاظت کس طرح کی ہے اور شاید کوئیرل کے سحر اور گولو مولو کو پار کرنے کے طریقے کو چھوڑ کر وہ شروع سے ہی باقی ہر چیز جانتا تھا۔

"تم وہ اکلوتے انسان ہو نا ہیگرڈ جسے یہ معلوم ہے کہ گولو مولو کو کس طرح پار کیا جا سکتا ہے۔۔۔؟" ہیری نے فکر مندی سے پوچھا۔ "اور تم یہ بات کسی کو بتاؤ گے تو نہیں نا۔۔۔؟ کسی استاد کو بھی نہیں۔۔۔؟"

"ہمارے اور ڈمبلڈور کے علاوہ کسی کے فرشتوں کو بھی اس بات کی خبر نہیں ہے۔۔۔"ہیگرڈ نے فخر سے کہا۔

"چلو شکر ہے۔۔۔"ہیری نے باقی دونوں سے سرگوشی کی۔

"ہیگرڈ کیا ہم کھڑکی کھول سکتے ہیں۔۔۔؟ گرمی سے میرا جسم ابل رہا ہے۔۔۔"

"معاف کرنا۔۔۔ نہیں کھول سکتے ہیری۔۔۔"ہیگرڈ نے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ یہ کہتے ہوئے ہیگرڈ نے کنکھیوں سے آتش دان کی طرف دیکھا تھا۔ ہیری نے بھی فوراً اس طرف دیکھا۔

"ہیگرڈ۔۔۔! وہ کیا ہے۔۔۔؟"

لیکن سچ تو یہ تھا کہ وہ پہلے سے جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی۔ آگ کے بیچوں بیچ کیتلی کے بالکل نیچے ایک بڑا سیاہ رنگ کا انڈا موجود تھا۔

"آہ۔۔۔" ہیگرڈ نے گھبراہٹ میں اپنی ڈاڑھی سے کھیلتے ہوئے کہا۔"وہ تو۔۔۔ار۔۔۔"

"تمہیں یہ کہاں سے ملا ہیگرڈ۔۔۔؟" رون نے انڈے کو ٹھیک سے دیکھنے کے لئے آگ کے نزدیک جا کر اکڑوں بیٹھتے ہوئے کہا۔"یہ تو بہت مہنگا ہو گا۔۔۔"

"ہم نے اسے جیتا ہے۔۔۔"ہیگرڈ بولا۔"کل رات ہم نیچے گاؤں کی طرف جام پینے گئے تھے۔۔۔ وہاں ایک اجنبی کے ساتھ تاش کے پتوں کی بازی سج گئی۔۔۔ ہمیں لگتا ہے کہ اس سے چھٹکارا پا کر وہ کافی خوش تھا۔۔۔ اس بات کا تو ہمیں پکا یقین ہے۔۔۔"

"لیکن جب بچہ انڈے سے باہر آئے گا تب تم کیا کرو گے۔۔۔؟"ہرمائنی نے کہا۔

"ہم اس بارے میں کچھ کتابیں پڑھ رہے ہیں۔۔۔"ہیگرڈ نے کہا اور اپنے تکیے کے نیچے سے ایک بڑی سی کتاب نکالی۔ "اسے ہم کتب خانے سے لائے ہیں۔۔۔"**روحانی تسکین اور منافع کیلئے ڈریگن کی پرورش**"یہ تھوڑی پرانی ضرور ہے لیکن اس میں سب کچھ موجود ہے۔۔۔ انڈے کو آگ میں رکھو کیونکہ اس کی ماں اس پر آگ کی پھونک مارتی ہے۔۔۔ اور جب یہ انڈا پھوڑ کر باہر نکل آئے تو ہر آدھے گھنٹے بعد اسے ایک بالٹی روح افزاء میں چوزے کا خون ملا کر

پلاؤ۔۔۔اور یہ دیکھو۔۔۔الگ الگ انڈوں کو کیسے پہچانا جائے۔۔۔ ہمارے پاس جو ڈریگن ہے وہ افغانستان کی کانٹے دار نسل ہے۔۔۔انتہائی کمیاب اور قیمتی۔۔۔"

وہ اپنے آپ سے بہت خوش دکھائی دے رہا تھا لیکن ہرمائنی اتنی خوش نہیں تھی۔

"ہیگرڈ۔۔۔! تم لکڑی کے گھر میں رہتے ہو۔۔۔"اس نے کہا۔

لیکن ہیگرڈ اس کی بات نہیں سن رہا تھا۔ وہ تو پھونکیں مار کر آگ بھڑکاتے ہوئے خوشی سے گنگنائے جا رہا تھا۔

تو اب انہیں پریشان رہنے کیلئے ایک اور وجہ مل چکی تھی۔ اگر کسی کو یہ پتہ چل گیا کہ ہیگرڈ نے اپنی جھونپڑی میں ایک غیر قانونی ڈریگن چھپا رکھا ہے تو نہ جانے اس کا کیا ہو گا۔

"کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ پر سکون زندگی کیسی ہوتی ہو گی۔۔۔"رون نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

ان کی ہر دوسری شام اسکول میں لگاتار ملنے والے کام سے ایک جنگ سی لڑتے ہوئے گزر جاتی تھی۔ ہرمائنی نے اب ہیری اور رون کے لئے بھی دہرائی کے اوقات کار ترتیب دینے شروع کر دیئے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ لگ بھگ پورے پاگل ہو چکے تھے۔

پھر ایک صبح ناشتے کے وقت ہیری کیلئے ہیڈوگ۔ ہیگرڈ کا ایک اور خط لائی۔ اس نے صرف ایک سطر لکھی تھی:

"وہ باہر نکل رہا ہے ..."

رون جڑی بوٹی کے علم کی جماعت چھوڑ کر سیدھا نیچے جھونپڑی کی طرف جانا چاہتا تھا۔ لیکن ہرمائنی اس کیلئے بالکل تیار نہیں ہوئی۔

"ہرمائنی۔۔۔! ہمیں زندگی میں کتنی بار ڈریگن کی پیدائش دیکھنے کا موقع ملے گا۔۔۔؟"

"ابھی مختلف مضامین کی ہماری کئی جماعتیں باقی ہیں۔۔۔ ہم مصیبت میں پڑ سکتے ہیں۔۔۔ لیکن اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ ہیگرڈ کیا کرتا پھر رہا ہے تو وہ ہم سے بھی زیادہ بڑی مصیبت میں پڑ سکتا ہے۔۔۔"

"چپ ہو جاؤ تم دونوں۔۔۔"ہیری نے سرگوشی کی۔

کچھ قدم دور ہی میلفوائے کھڑا تھا۔ اور بالکل خاموشی سے دم سادھے ان لوگوں کی باتیں سن رہا تھا۔ نہ جانے اس نے کیا کچھ سن لیا تھا؟

ہیری کو میلفوائے کے چہرے پر موجود تاثرات ایک آنکھ نہیں بھائے۔

جڑی بوٹی کے علم کی جماعت تک جانے والے پورے راستے رون اور ہرمائنی آپس میں بحث کرتے رہے۔ اور آخر کار ہرمائنی جماعتوں کے وقفے کے دوران ان دونوں کے ساتھ نیچے ہیگرڈ کے پاس جانے کے لئے رضامند ہو گئی۔ جماعت کے اختتام پر جیسے ہی قلعے میں آدھی چھٹی کے گھنٹے کی گونج سنائی دی تو ان تینوں نے فوراً اپنی کھرپیاں نیچے پھینکیں اور تیز رفتاری سے میدانوں سے ہوتے ہوئے جنگل کے کنارے پہنچ گئے۔ جہاں ہیگرڈ نے سرخ چہرے اور جوش بھرے انداز میں ان کا استقبال کیا۔

"وہ تقریباً باہر آچکا ہے۔۔۔" اس نے انہیں اندر داخل ہوتے وقت بتایا۔

انڈا میز پر رکھا ہوا تھا۔ اس میں گہری دراڑیں پڑی ہوئی تھیں۔ اور اس کے اندر کوئی چیز حرکت کر رہی تھی۔ جس سے عجیب کھٹ پھٹ کی آوازیں باہر تک سنائی دے رہی تھیں۔

ان سبھی نے اپنی کرسیاں میز کے نزدیک کھینچ لیں اور سانس روک کر اسے دیکھنے لگے۔

اچانک ایک ہلکے دھماکے کی آواز کے ساتھ انڈے کا خول دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا۔ ان کی نگاہوں کے سامنے ڈریگن کا ننھا سا بچہ میز پر کھڑے ہونے کی کوشش میں ادھر ادھر لہرا رہا تھا۔ اسے خوبصورت تو بالکل نہیں کہا جا سکتا تھا۔ ہیری نے سوچا۔ وہ تو کسی مڑی تڑی سیاہ چھتری جیسا لگ رہا تھا۔ اس کے بل دار پر والے بازو اس کے دبلے پتلے سیاہ جسم کے مقابلے میں دوگنا بڑے تھے۔ اور اس کی چوڑے نتھنے والی لمبی خم دار ناک تھی۔ ماتھے پر دو ننھے سینگ ابھرے تھے اور اس کی زرد آنکھوں کے ڈیلے باہر نکلے ہوئے تھے۔

اس نے ہلکی سی چھینک ماری اور اس کی خم در ناک سے اکا دکا چنگاریاں باہر نکلیں۔

"کتنا پیارا لگ رہا ہے نا۔۔۔؟" ہیگرڈ بدبدایا۔ پیار سے ڈریگن کا سر سہلانے کی خاطر جیسے ہی اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ ڈریگن نے کھٹ اس کی انگلیاں چبا ڈالیں۔ اس کے تیز نوکیلے دانت صاف نظر آ رہے تھے۔

"واہ۔۔۔ دیکھو تو سہی۔۔۔! یہ اپنی ممی کو پہچانتا ہے۔۔۔" ہیگرڈ نے خوش ہو کر کہا۔

"ہیگرڈ۔۔۔! افغانستان کے کانٹے دار ڈریگن کی نشوونما کتنی تیزی کے ساتھ ہوتی ہے۔۔۔؟" ہرمائنی نے کہا۔

ہیگرڈ جواب دینے ہی والا تھا کہ اچانک اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ وہ اچھل کر اپنے قدموں پر کھڑا ہوا اور کھڑکی کی طرف لپکا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟"

"پردوں کی درز میں سے کوئی اندر جھانک رہا تھا۔۔۔ایک بچہ ہے۔۔۔وہ اسکول کی طرف واپس بھاگ رہا ہے۔۔۔"

ہیری نے لپک کر دروازہ کھولا اور باہر کی طرف جھانکا۔ اتنی دور ہونے کے باوجود بھی اسے پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی۔

میلفوائے نے ڈریگن دیکھ لیا تھا۔

اگلے پورے ہفتے کے دوران میلفوائے کے چہرے پر تھرکتی مسکراہٹ میں کچھ ایسی بات تھی جسے دیکھ کر ہیری۔ رون اور ہرمائنی پریشان ہو جاتے تھے۔ انہوں نے اپنا زیادہ تر وقت ہیگرڈ کی اندھیری جھونپڑی میں گزارا تاکہ اسے حالات کی سنگینی سمجھا سکیں۔

"اسے جانے دو۔۔۔"ہیری نے منت کرتے ہوئے کہا۔ "اسے آزاد کر دو۔۔۔"

"ہم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔"ہیگرڈ نے کہا"ابھی یہ بہت چھوٹا ہے۔۔۔یہ مر جائے گا۔۔۔"

انہوں نے ڈریگن کی طرف دیکھا۔ صرف ایک ہفتہ میں ہی وہ تین گنا بڑا ہو چکا تھا۔ اس کے نتھنوں سے ہر وقت دھواں نکلتا رہتا تھا۔ ہیگرڈ اب شکاری جانوروں کی رکھوالی کا فریضہ بھی انجام نہیں دے پا رہا تھا کیونکہ اب وہ ہر وقت اس ڈریگن کو سنبھالنے میں مصروف رہتا تھا۔ پورے فرش پر روح افزاء کی خالی بوتلیں اور مرغ کے پنکھ پھیلے ہوئے تھے۔

"ہم نے اسے شیخو کے نام سے بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔"ہیگرڈ نے پیار بھری آنکھوں سے ڈریگن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "وہ اب ہمیں پہچاننے بھی لگا ہے۔۔۔دیکھو۔۔۔شیخو شیخو۔۔۔ممی کہاں ہے۔۔۔؟"

"اس کا تو دماغ چل گیا ہے۔۔۔" رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔

"ہیگرڈ۔۔۔"ہیری نے اونچی آواز میں کہا" شیخو کو مزید پندرہ دن رکھو گے تو یہ تمہارے گھر جتنا بڑا ہو جائے گا۔۔

اور میلفوائے کسی بھی وقت ڈمبلڈور کے پاس جا کر انہیں سب بتا سکتا ہے۔۔۔"

ہیگرڈ نے یہ سن کر پریشانی کے عالم میں اپنے ہونٹ چبا ڈالے۔

"ہم۔۔۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم اسے ہمیشہ کیلئے نہیں رکھ سکتے ۔۔۔ لیکن اسے کسی کوڑے دان میں بھی تو نہیں پھینک سکتے نا۔۔۔"

ہیری اچانک رون کی طرف مڑا۔

"چارلی۔۔۔" اس نے کہا۔

"لو تمہارا دماغ بھی چل گیا۔۔۔" رون نے منہ بنا کر کہا۔ "میں رون ہوں۔۔۔ یاد ہے نا۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔! چارلی۔۔۔ تمہارا بھائی چارلی۔۔۔! ازبکستان میں ڈریگن کی پڑھائی کر رہا ہے نا۔۔۔ ہم شیخو کو اس کے پاس بھیج سکتے ہیں۔۔۔ چارلی اس کی دیکھ بھال کر سکتا ہے اور پھر وقت آنے پر اسے جنگل کے قدرتی ماحول میں واپس چھوڑ سکتا ہے۔۔۔"

"بہت خوب۔۔۔" رون نے کہا۔ "اس بارے میں کیا خیال ہے، ہیگرڈ۔۔۔؟"

اور آخر کار کافی سمجھانے پر، ہیگرڈ اس بات پر راضی ہو گیا کہ وہ لوگ چارلی کے پاس الو بھیج کر اس بارے میں پوچھ سکتے ہیں۔

اگلا ہفتہ بھی کسی نہ کسی طرح بیت ہی گیا۔ بدھ کی رات ہرمائنی اور ہیری مشترکہ کمرے میں اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ باقی سبھی لوگ کافی دیر پہلے بستروں پر جا چکے تھے۔ جیسے ہی دیوار پر لگے گھڑیال نے بارہ بجائے تصویر کا سوراخ ایک دھماکے کے ساتھ کھلا۔ اور ہیری کی سلیمانی چادر کے نیچے سے رون کا تھکا ہوا چہرہ نمودار ہوا۔ وہ نیچے ہیگرڈ کی جھونپڑی میں گیا تھا تاکہ شیخو کو کھانا کھلانے میں ہیگرڈ کی مدد کر سکے۔ جواب صندوق بھر بھر کر مرے ہوئے چوہے کھا رہا تھا۔

"اس نے مجھے کاٹ لیا۔۔۔" رون نے کہا اور انہیں اپنا ہاتھ دکھایا جو خون سے لتھڑے رومال میں لپٹا ہوا تھا۔ "اب میں ایک ہفتے تک پنکھ قلم نہیں پکڑ پاؤں گا۔۔۔ اور میں تمہیں بتا دوں کہ میں نے آج تک

اس منحوس ڈریگن سے خطرناک جانور نہیں دیکھا۔۔۔لیکن جس انداز میں ہیگرڈ اس کے بارے میں باتیں کرتا ہے۔۔۔اسے سن کر تمہیں لگے گا جیسے وہ خرگوش کا کوئی ننھا منا نازک سا بچہ ہو۔۔۔جب اس ذلیل نے مجھے کاٹا تو ہیگرڈ نے الٹا مجھے ہی ڈانٹا کہ میں نے اسے ڈرا دیا ہے۔۔۔اور جب میں وہاں سے واپس آرہا تھا تو وہ اس مردود کو لوریاں سنا رہا تھا۔۔۔"

اسی لمحے اندھیرے میں ڈوبی کھڑکی پر دستک کی سی آواز سنائی دی۔

"یہ تو ہیڈوگ ہے۔۔۔"ہیری نے کہا اور جلدی سے کھڑکی کھول کر اسے اندر بلا لیا۔"چارلی کا جواب لے کر آئی ہو گی۔۔۔"

وہ تینوں سر سے سر جوڑ کر خط کی تحریر پڑھنے لگے۔

پیارے رون!

تم کیسے ہو... ؟ خط لکھنے کیلئے شکریہ...مجھے افغانستان کے کانٹے دار ڈریگن کو رکھنے میں بے حد خوشی ہوگی...لیکن اسے یہاں تک لانا آسان کام نہیں ہوگا... میری رائے میں بہتر ہوگا کہ تم اسے میرے دوستوں کے ساتھ بھیج دو جو مجھ سے ملنے کیلئے اگلے ہفتے آرہے ہیں... مشکل یہ ہے کہ انہیں ایک غیر قانونی ڈریگن لے جاتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھنا چاہیے...

کیا تم ہفتے والے روز آدھی رات کے وقت اس کانٹے دار ڈریگن کو سب سے اونچے مینار پر پہنچا سکتے ہو...؟ وہ لوگ تم سے وہیں مل سکتے ہیں اور گھپ اندھیرے میں اسے وہاں سے لے جانے میں کافی آسانی رہے گی...

مجھے اس خط کا جواب جلد از جلد بھیجنا...

محبت کے ساتھ

چارلی

خط پڑھتے ہی انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"ہمارے پاس سلیمانی چادر ہے۔۔۔"ہیری نے کہا۔

"اس کام میں کوئی مشکل ہونی تو نہیں چاہیے۔۔۔میرے خیال سے سلیمانی چادر اتنی بڑی تو ہے کہ وہ ہم میں سے دو لوگوں اور شیخو کو ڈھانپ لے۔۔۔"

وہ دونوں فوراً اس کی بات مان گئے۔ ان کا پچھلا ہفتہ جتنا اذیت ناک گزرا تھا۔ شیخو اور میلفوائے سے جان چھڑانے کے لئے اب وہ کچھ بھی کرنے کے لئے تیار تھے۔ کچھ بھی۔

لیکن ایک مصیبت کھڑی ہو گئی۔ رون کے جس ہاتھ پر ڈریگن نے کاٹا تھا اگلی صبح تک وہ ہاتھ سوج کر کپا ہو چکا تھا۔ وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ کیا مادام پومفری کے پاس جانا ٹھیک رہے گا۔ کہیں وہ ڈریگن کے کاٹنے کے نشان کو پہچان تو نہیں جائیں گی؟ بہر حال دوپہر تک اس کے پاس کوئی راستہ باقی نہیں بچا۔ زخم کا رنگ گہرا سبز ہو چکا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ شیخو کے دانت زہریلے تھے۔

دن کے اختتام پر ہیری اور ہرمائنی بھاگتے ہوئے ہسپتال کی عمارت میں پہنچے جہاں انہیں رون بستر میں ملا۔ اس کی حالت خاصی خراب تھی۔

"بات صرف میرے ہاتھ کی نہیں ہے۔۔۔" اس نے سرگوشی میں کہا۔

"حالانکہ محسوس تو یوں ہو رہا ہے جیسے یہ ٹوٹ کر گرنے ہی والا ہے۔۔۔ میلفوائے نے مادام پومفری سے بہانہ کیا کہ وہ مجھ سے ایک کتاب لینا چاہتا ہے تاکہ وہ اندر آسکے اور میرا مذاق اڑا سکے۔۔۔ اس نے مجھے دھمکیاں بھی دیں کہ وہ مادام پومفری کو بتا دے گا کہ مجھے سچ مچ کس نے کاٹا ہے۔۔۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ مجھے کتے نے کاٹا ہے لیکن میرے خیال سے انہیں میری اس بات پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔ مجھے اسے کوئیڈچ کے مقابلے میں نہیں مارنا چاہئے تھا۔۔۔ وہ اسی کا بدلہ لے رہا ہے۔۔۔"

ہیری اور ہرمائنی نے رون کو تسلی دینے کی کوشش کی۔

"ہفتے کو آدھی رات کے بعد یہ ساری مصیبت ختم ہو جائے گی۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ لیکن اس کی بات سن کر رون کو بالکل بھی تسلی نہیں ہوئی۔ الٹا وہ اپنے بستر سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا رنگ اڑا ہوا تھا اور دہشت سے اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔

"ہفتے کو آدھی رات کے بعد۔۔۔" اس نے پھٹی آواز میں کہا۔ "ارے نہیں۔۔۔! مجھے ابھی ابھی یاد آیا۔۔۔ چارلی کا خط اسی کتاب میں تھا جو میلفوائے بہانے سے لے گیا ہے۔۔۔ اسے یقیناً پتہ چل جائے گا کہ ہم شیخو سے پیچھا چھڑانے کیلئے کیا کرنے والے ہیں۔۔۔"

ہیری اور ہرمائنی کا دل دھک سے رہ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کہہ پاتے اسی لمحے وہاں مادام پومفری آ گئیں۔ انہوں نے ان دونوں کو یہ کہہ کر بھگا دیا کہ رون کو گہری نیند کی سخت ضرورت ہے۔

"منصوبہ بدلنے کیلئے اب بہت دیر ہو چکی ہے۔۔۔" ہیری نے ہرمائنی سے کہا۔ "ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم چارلی کے پاس ایک اور الو بھیج سکیں۔۔۔ اور شاید شیخو سے پیچھا چھڑانے کے لئے یہ ہمارا اکلوتا موقع ہو گا۔۔۔ ہمیں یہ خطرہ مول لینا ہی ہو گا۔۔۔ اور پھر ہمارے پاس سلیمانی چادر بھی تو ہے۔۔۔ میلفوائے اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔"

جب وہ ہیگرڈ کو منصوبے سے آگاہ کرنے کیلئے اس کی جھونپڑی پر پہنچے تو انہیں اس کا کتا فینگ دروازے کے باہر بندھا ہوا ملا۔ اس کی دم پر مرہم پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ہیگرڈ نے ان سے بات کرنے کیلئے ایک کھڑکی کھولی۔

"ہم تمہیں اندر نہیں بلا سکتے۔۔۔" وہ بری طرح ہانپتے ہوئے بولا۔ "ناربٹ اس وقت سخت غصے میں ہے۔۔۔ ویسے ایسا کچھ نہیں ہے کہ ہم اسے سنبھال نہ سکیں۔۔۔"

جب ہیری نے اسے چارلی کے خط کے بارے میں بتایا تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ویسے اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی تھی کہ اسی لمحے شیخو نے اس کی ٹانگ پر اپنے دانت گاڑ دیئے تھے۔

"آہ۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ اس نے صرف میرے جوتے پر کاٹا ہے۔۔۔ یونہی کھیل رہا ہے۔۔۔ آخر وہ ایک چھوٹا بچہ ہی تو ہے۔۔۔"

عین اسی وقت چھوٹے بچے نے اپنی دم گھما کر دیوار پر دے ماری جس سے کھڑکیاں تک ہل کر رہ گئیں۔ ہیری اور ہرمائنی یہ سوچتے ہوئے واپس قلعے کی طرف چل دیئے کہ کیا ہفتے کا دن تھوڑا جلدی نہیں آ سکتا۔

اگر وہ اس بات پر بے حد پریشان نہیں ہوتے کہ ابھی کتنا کچھ کرنا باقی تھا تو شیخو سے جدائی کے وقت انہیں ہیگرڈ کی حالت دیکھ کر یقیناً افسوس ہوتا۔ وہ رات بے حد اندھیری اور بادلوں کی اوٹ میں چھپی ہوئی تھی۔ ہیگرڈ کی جھونپڑی تک پہنچنے میں بھی انہیں تھوڑی دیر ہو گئی۔ کیوں کہ داخلی دیوان میں پیوس نامی بدروح دیوار پر گلی ڈنڈا کھیلنے کی مشق کر رہی تھی۔ جب تک وہ وہاں سے چلا نہیں گیا انہیں ایک کونے میں چھپے رہنا پڑا۔

ہیگرڈ شیخو کو ایک بڑے جنگلے نما بکسے میں بند کر کے تیار بیٹھا تھا۔

"اس کے سفر کے لیے بہت سے چوہے اور روح افزاء کی بوتلیں اندر رکھ دی ہیں۔۔۔" ہیگرڈ نے روتی ہوئی آواز میں

کہا۔ "اور ہم نے اس کا نرم بھالو بھی اس کے ساتھ رکھ دیا ہے تا کہ وہ اکیلا پن محسوس نہ کرے۔۔۔"

اسی وقت ہیری کو بکسے کے اندر سے کپڑا چیرنے جیسی آواز سنائی دی۔ شاید نرم بھالو کا سر اس کے تن سے جدا کر دیا گیا تھا۔

جب ہیری اور ہرمائنی نے بکسے کو سلیمانی چادر سے اچھی طرح ڈھانپ لیا اور خود بھی چادر کے نیچے کھڑے ہو گئے تو ہیگرڈ ہچکیاں لیتے ہوئے بولا۔ "الوداع شیخو۔۔۔ ممی تمہیں کبھی نہیں بھولے گی۔۔۔"

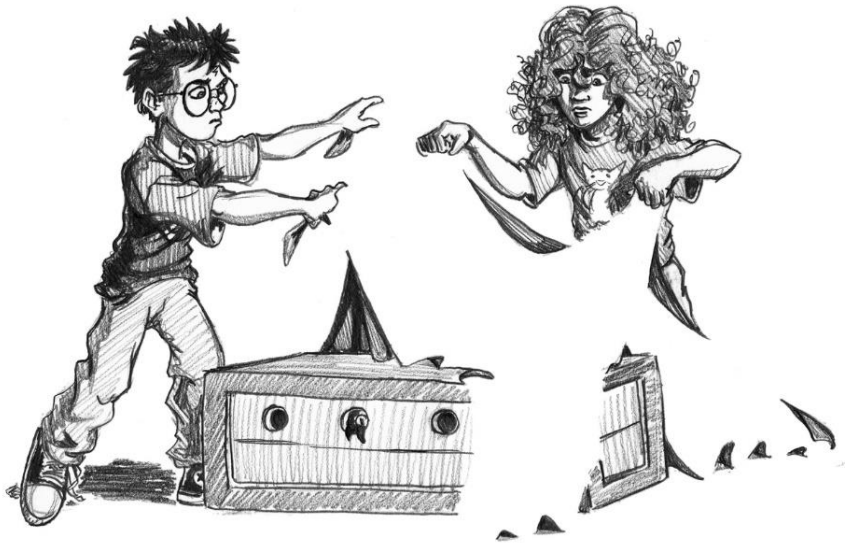

اس بکسے کو وہ اوپر قلعے تک کس طرح لے گئے انہیں کبھی کچھ سمجھ نہیں آیا۔ داخلی دیوان میں شیخو کے بکسے کو سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھاتے ہوئے ایک کے بعد ایک اندھیری راہداری پار کرتے ہوئے آدھی رات کا وقت تیزی سے قریب آتا چلا گیا۔ ایک سیڑھی اور بس ایک سیڑھی اور۔ یہاں تک کہ ہیری کا ایک چور راستے استعمال کرنے کے باوجود یہ کام اتنا آسان نہیں تھا۔

"بس پہنچ گئے۔۔۔" سب سے اونچے مینار کے نیچے موجود راہداری میں پہنچتے ہی ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔

اسی وقت ان کے سامنے اچانک ہونے والی ہلچل نے دونوں کے ہاتھوں سے طوطے اُڑا دیئے۔ بکسا ان کے ہاتھوں سے چھوٹ ہی گیا تھا۔ حالانکہ انہیں کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ تو سلیمانی چادر کے نیچے چھپے ہوئے تھے۔

پھر بھی وہ دونوں راہداری کی تاریکی میں ایک طرف دبک گئے۔ ان کی نگاہیں خود سے دس فٹ کے فاصلے پر موجود دو سایوں پر گڑی ہوئی تھیں۔ ایک لالٹین کی روشنی نے اچانک پورا منظر واضح کر دیا۔ جوڑے کی شکل میں جالی سے بندھے بال۔ اور چار سوتی کپڑے سے بنے چوغے میں ملبوس پروفیسر مک گونیگل نے میلفوائے کو کان سے پکڑا ہوا تھا۔

"تمہیں سزا ملے گی لڑکے۔۔۔" وہ کڑک دار آواز میں چلائیں۔ "تمہاری اس حرکت کے لئے ناگ شکتی

کے بیس نمبر کاٹے جائیں گے۔۔۔آدھی رات کو مسٹر گشتی۔۔۔تمہاری اتنی جرأت۔۔۔"

"آپ سمجھ نہیں رہی ہیں پروفیسر۔۔۔ ہیری پوٹر آنے والا ہے۔۔۔اس کے پاس ایک ڈریگن ہے۔۔۔"

"کیا بکواس ہے۔۔۔ تم اس طرح کا جھوٹ کیسے بول سکتے ہو۔۔۔ چلو میلفوائے ۔۔۔ میں اسی وقت تمہارے بارے میں پروفیسر اسنیپ سے بات کروں گی۔۔۔"

اس کے بعد مینار کے اوپر جانے والی بل کھاتی ڈھلوان سیڑھیاں چڑھنا بھی انہیں دُنیا کا سب سے آسان کام محسوس ہوا۔ مینار کے اوپر رات کی ٹھنڈی ہوا میں پہنچتے ہی انہوں نے سلیمانی چادر اتار کر ایک طرف پھینک دی۔ کھلی فضا میں کھل کر سانس لینے کا احساس ہی الگ تھا۔ ہرمائنی نے تو خوشی میں رقص کے سے انداز میں جھومنا شروع کر دیا۔

"میلفوائے کو سزا ملی ہے۔۔۔دل کر رہا ہے گنگناؤں۔۔۔"

"اس وقت ایسا کرنا ٹھیک نہیں رہے گا۔۔۔"ہیری نے اسے مشورہ دیا۔

میلفوائے پر ہنستے ہوئے وہ دونوں انتظار کرنے لگے۔

شیخو نے اپنے بکسے میں دھما چوکڑی مچا رکھی تھی۔ لگ بھگ دس منٹ بعد چار جادوئی اڑن جھاڑو اندھیرے میں ہوا میں تیرتے ہوئے نیچے کی طرف اتر آئے۔

چارلی کے دوست خوش مزاج تھے۔ انہوں نے ہیری اور ہرمائنی کو رسیوں سے بنا ہوا وہ جھولا دکھایا جس کی مدد سے وہ شیخو کے بکسے کو ایک ساتھ ہوا میں اٹھانے والے تھے۔ پھر ان سب نے مضبوطی کے ساتھ شیخو کا بکسا ان رسیوں سے باندھ دیا۔ ہیری اور ہرمائنی نے باقی سب سے ہاتھ ملائے اور ان کا شکریہ ادا کیا۔

آخر کار شیخو جا رہا تھا۔۔۔ جا رہا تھا۔۔۔ اور چلا گیا۔

وہ بل کھاتی سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگے۔ ان کے دماغ بھی اتنا ہلکا پھلکا محسوس کر رہے تھے جتنا کہ ان کے ہاتھ۔ جنہوں نے اب کسی شیخو کو نہیں تھاما ہوا تھا۔ اب کوئی ڈریگن نہیں تھا۔ اور تو اور میلفوائے کو بھی سزا مل چکی تھی۔ اب بھلا کون ان کی خوشی برباد کر سکتا تھا۔؟

اس کا جواب سیڑھیوں کے نیچے ان کا انتظار کر رہا تھا۔ جیسے ہی انہوں نے راہداری میں قدم رکھا۔ فلچ کا چہرہ اچانک اندھیرے سے باہر نکل کر ان کے سامنے آ گیا۔

"اوہو۔۔۔ اوہو۔۔۔ یہ تو بڑا مسئلہ ہو گیا۔۔۔" اس نے مکار لہجے میں سرگوشی کی۔

اپنی سلیمانی چادر تو وہ مینار کے اوپر ہی چھوڑ آئے تھے۔

☆☆☆

پندرہواں باب

ممنوعہ جنگل

اس سے برا اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

فلچ انہیں نیچے پہلی منزل پر پروفیسر مک گونیگل کی مطالعہ گاہ میں لے آیا جہاں وہ ایک طرف بیٹھ گئے اور ایک دوسرے سے بنا کچھ بولے انتظار کرنے لگے۔ ہرمائنی خوف کے مارے کانپ رہی تھی۔ لمبی من گھڑت کہانیاں۔ جھوٹی گواہیاں دینے کے لئے ممکنہ دوست اور مختلف بہانے ہیری کے دماغ میں ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے۔ لیکن ہر بہانہ پچھلے بہانے سے کمزور لگ رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس مرتبہ وہ اس مصیبت سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔ وہ بہت برے پھنسے تھے۔ ان سے اتنی بڑی حماقت کیسے ہو گئی کہ وہ سلیمانی چادر کو بھول گئے؟ پروفیسر مک گونیگل۔ بستر سے باہر ہونے اور اندھیری رات میں اسکول میں گھومنے کے بارے میں کوئی بہانہ برداشت نہیں کریں گی۔ سب سے اونچے فلکیاتی مینار پر جانے کی بات تو چھوڑ ہی دیں۔ جہاں جماعت کے علاوہ جانا منع تھا۔ اگر اس میں ننھے ڈریگن شینخو اور سلیمانی چادر کا سلسلہ بھی جوڑ دیں تو پھر یقیناً اگلی صبح انہیں اپنے اپنے صندوق اُٹھا کر واپس گھر جانا پڑے گا۔

اگر ہیری کو ایسا لگ رہا تھا کہ اس سے برا کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا؟ تو وہ بالکل غلط تھا۔ جیسے ہی پروفیسر مک گونیگل کمرے میں داخل ہوئیں

ان سے پہلے کمرے میں نیول نمودار ہوا۔

ان دونوں پر نظر پڑتے ہی نیول پھٹ پڑا۔ "ہیری۔۔۔ میں کب سے تمہیں خبردار کرنے کے لئے ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔ میں نے میلفوائے کو کہتے سنا تھا کہ وہ تمہیں پکڑوانے والا ہے۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا کہ تمہارے پاس ڈریگ۔۔۔"

ہیری نے نیول کو چپ کروانے کی خاطر پاگلوں کی طرح اپنا سر ہلانے کی کوشش کی۔ لیکن پروفیسر مک گونیگل نے اس کی یہ حرکت دیکھ لی۔ جب وہ ان تینوں کے سروں پر تن کر کھڑی ہوئیں تو لگا جیسے وہ شیخو سے بھی زیادہ بھیانک آگ اگلنے والی ہیں۔

"مجھے آپ لوگوں سے یہ امید ہر گز نہیں تھی۔۔۔ فلچ کا کہنا ہے کہ آپ لوگ فلکیاتی مینار پر چڑھے ہوئے تھے۔۔۔ رات کے ایک بج چکے ہیں۔۔۔ آپ کو اپنی صفائی میں کچھ کہنا ہے۔۔۔"

یہ پہلی بار تھا جب ہرمائنی کسی استاد کے سوال کا جواب نہیں دے پائی۔ وہ بس پتھر کا مجسمہ بنی سر جھکائے اپنی چپلوں کو گھور رہی تھی۔

"میرے خیال سے میں اندازہ لگا سکتی ہوں کہ کیا ہوا ہوگا۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔ "ساری بات سمجھنے کیلئے زیادہ دماغ لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آپ نے ڈریکو میلفوائے کو ڈریگن کے بارے میں ایک جھوٹی۔۔۔ من گھڑت کہانی سنادی تاکہ وہ بستر سے باہر نکلے اور مصیبت میں پھنس جائے۔۔۔ میں اسے پہلے ہی پکڑ چکی ہوں۔۔۔ اور مجھے لگتا ہے کہ یہ دیکھ کر تو آپ کو مزہ ہی آگیا ہوگا کہ لانگ باٹم نے بھی وہ کہانی سنی اور اس پر یقین کر لیا۔۔۔"

ہیری نے نیول کی آنکھوں کی طرف دیکھا اور نگاہوں نگاہوں میں اسے بتانے کی کوشش کی کہ یہ سچ نہیں تھا۔ کیونکہ نیول ہکا بکا کھڑا تھا جیسے اسے چوٹ پہنچی ہو۔ بے چارہ! ہمیشہ غلطیاں کرنے والا نیول۔ ہیری سمجھ سکتا تھا کہ انہیں خبردار کرنے کیلئے گھپ اندھیرے میں انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ کن حالات سے گزرا ہوگا۔

"مجھے بہت مایوسی ہوئی ہے۔۔۔!" پروفیسر مک گونیگل نے کہا۔ "ایک ہی رات میں چار طلباء بستر سے باہر۔۔۔ میں نے اس طرح کا واقعہ پہلے کبھی نہیں سنا۔۔۔ اور آپ گرینجر صاحبہ! مجھے لگا تھا کہ کم از کم آپ تو سمجھدار ہوں گی۔۔۔ جہاں تک آپ کا سوال ہے پوٹر۔۔۔! میں نے سوچا تھا کہ آپ کے لیے شیرحل اس سے زیادہ معنی رکھتا ہوگا۔۔۔ آپ تینوں کو سزا دی جائے گی۔۔۔ جی ہاں لانگ باٹم۔۔۔ آپ کو بھی۔۔۔ وجہ چاہے جو بھی ہو۔۔۔ آپ کو رات کے وقت اسکول میں گھومنے کی اجازت بالکل نہیں ہے۔۔۔ خاص طور پر ان دنوں۔

یہ بہت خطرناک ہے۔۔۔شیرحل کے پچاس نمبر کاٹے جائیں گے۔۔۔"

"پچاس۔۔۔؟" ہیری کے منہ سے سسکاری نکل گئی۔ اس طرح تو ان کی برتری ختم ہو جائے گی۔ وہ برتری جو اس نے پچھلا کوئیڈچ مقابلہ جیت کر حاصل کی تھی۔

"پچاس نمبر ہر ایک کے۔۔۔" پروفیسر مک گونیگل نے اپنی لمبی نوکیلی ناک سے گہری سانسیں بھرتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر۔۔۔معاف کر دیں۔۔۔آپ ایسا نہیں کر سکتیں۔۔۔"

"پوٹر۔۔۔! مجھے مت بتاؤ کہ میں کیا کر سکتی ہوں اور کیا نہیں۔۔۔ اب آپ سب اپنے بستروں پر جائیں۔۔۔مجھے پہلے کبھی شیرحل کے طلباء کی وجہ سے اتنی شرمساری نہیں ہوئی ہے۔۔۔"

اکٹھے ڈیڑھ سو نمبر کم ہو گئے تھے۔ اس طرح شیرحل سب سے آخری درجے پر جا گرا تھا۔چیل گھاٹ اور جنا کش اور جلاؤ سے بھی نیچے۔ ایک ہی رات میں انہوں نے شیرحل کے فریقی انعامی پیالہ جیتنے کی تمام امیدیں خاک میں ملا دی تھیں۔ ہیری کو لگ رہا تھا جیسے اس کے جسم سے جان ہی نکل گئی ہے۔ اس غلطی کو وہ لوگ کس طرح سدھار پائیں گے۔؟

ساری رات ہیری سو نہیں پایا۔ کئی گھنٹوں تک اسے تکیے میں سر دیئے نیول کے سسکنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ اسے تسلی دینے کے لئے ہیری کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے۔ وہ نیول کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اس کی طرح نیول بھی صبح ہونے کا سوچ کر خوفزدہ تھا۔ کیا ہو گا جب شیرحل کے باقی طلباء کو ان کے کرتوت کا پتہ چلے گا؟

دیوانِ خاص میں لگی شیشے کی بڑی ریت گھڑیاں۔ جن میں فریقین کو ملنے والے نمبر ظاہر ہوتے تھے۔ اگلی صبح ان کے پاس سے گزرتے ہوئے شیرحل کے طلباء کو پہلے تو یہ لگا جیسے کہیں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔ کل سے آج تک کے دوران۔ اچانک ان کے ڈیڑھ سو نمبر کس طرح کم ہو گئے؟ اور پھر اصل کہانی لوگوں تک پہنچنا شروع ہو گئی۔ ہیری پوٹر۔ مشہور ہیری پوٹر۔ دو کوئیڈچ مقابلوں کے فاتح نے سال اول کے دو احمق طلباء کے ساتھ مل کر یہ سارے نمبر گنوا دیئے تھے۔

اسکول کا سب سے زیادہ مقبول اور پسندیدہ شاگرد ہیری اچانک نفرت کی گہری کھائیوں میں جا گرا۔ یہاں تک کہ چیل گھاٹ اور جنا گش اور ہفلپف کے طلباء بھی اس کے خلاف ہو گئے۔ کیونکہ سبھی لوگ یہ چاہتے تھے کہ ناگ شکتی فریقی انعامی پیالہ نہ جیت پائے۔ ہیری جہاں بھی جاتا۔ لوگ اس کی طرف انگلیاں اُٹھا کر نہ صرف اشارے کرتے بلکہ اس کی بے عزتی کرتے ہوئے اپنی آواز کو دھیما کرنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ دوسری طرف ناگ شکتی کے طلباء اس کے پاس سے گزرتے ہوئے تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہوئے اس کو داد دیتے تھے۔ "شکریہ پوٹر۔۔۔ تم نے ہمیں برتری دلوادی۔۔۔"

صرف رون ہی ایک ایسا فرد تھا جس نے ہیری کا بھرپور ساتھ دیا۔

"کچھ ہی ہفتوں میں سب اس بات کو بھول جائیں گے۔۔۔ فریڈ اور جارج نے بھی یہاں رہتے ہوئے کئی بار نمبر گنوائے ہیں اور لوگ پھر بھی انہیں پسند کرتے ہیں۔۔۔"

"لیکن انہوں نے ایک ہی جھٹکے میں ڈیڑھ سو نمبر تو کبھی نہیں گنوائے ہوں گے نا۔۔۔؟" ہیری نے غمگین لہجے میں کہا۔

"ہاں۔۔۔! ایسا تو انہوں نے بھی کبھی نہیں کیا۔۔۔" رون نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

نقصان کی تلافی کرنے کیلئے اب بہت دیر ہو چکی تھی لیکن ہیری نے خود سے قسم کھائی کہ وہ آگے سے ان چیزوں میں کبھی ٹانگ نہیں اڑائے گا جن سے اس کا کوئی لینا دینا نہ ہو۔ اب ادھر ادھر چھپ کر جاسوسی کا سلسلہ ہمیشہ کیلئے بند۔ اسے خود سے اتنی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کہ وہ ووڈ کے پاس گیا اور کوئیڈچ دستے سے الگ ہو جانے کی پیشکش کی۔

"علیحدگی۔۔۔؟" ووڈ گرجتے ہوئے بولا۔ "اور اس سے کیا فائدہ ہوگا۔۔۔؟ اگر ہم کوئیڈچ مقابلہ بھی نہ جیت پائے تو تم ان نمبروں کو دوبارہ حاصل کرنے کا سوچ بھی کیسے سکتے ہو۔۔۔؟"

لیکن کوئیڈچ کے کھیل کا لطف بھی غارت ہو کر رہ گیا تھا۔ مشقوں کے دوران شیرول کے باقی تمام کھلاڑی ہیری سے بات تک کرنا پسند نہیں کرتے اور اگر انہیں مجبوری میں اسے مخاطب بھی کرنا پڑتا تو وہ اسے "**متلاشی**" کہہ کر پکارتے تھے۔

ہرمائنی اور نیول بھی لوگوں کے طعنے برداشت کر رہے تھے۔ لیکن ان کی حالت ہیری جتنی خراب نہیں تھی کیونکہ وہ پہلے ہی کچھ خاص مشہور نہیں تھے۔۔ ہرمائنی نے بھی جماعتوں کے دوران لوگوں کی نگاہوں میں آنے کا سلسلہ ختم کر دیا تھا۔۔۔ وہ بس سر جھکائے خاموشی کے ساتھ اپنا کام کرتی رہتی تھی۔

بس یہ سوچ کر ہی ہیری تھوڑا خوش ہو جاتا تھا کہ امتحانات اب زیادہ دور نہیں تھے۔۔۔ پڑھائی کے بوجھ تلے دب کر اس اذیت کو بھول

جانا آسان تھا۔ وہ۔ رون اور ہرمائنی اکٹھے ہی رہتے تھے۔ پیچیدہ جادوئی محلولات کے اجزاء کے نام یاد کرتے ہوئے۔ یا سحر اور منتروں کو دل لگا کر یاد کرتے ہوئے۔ یا پھر جادوئی دریافتوں اور بونوں کی بغاوت کی تاریخوں کو رٹا لگاتے ہوئے۔ وہ دیر رات تک دل لگا کر پڑھتے رہتے۔

پھر امتحانات کے آغاز سے صرف ایک ہفتہ پہلے "دوسروں کے معاملے میں ٹانگ نہ اڑانے والی ہیری کی قسم" کو ایک بڑے امتحان کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک دوپہر کتب خانے سے اکیلے واپس لوٹتے وقت ہیری نے سامنے والے کمرہ جماعت میں سے کسی کی سسکیوں بھری آواز سنی۔ نزدیک جانے پر اسے کوئیرل کی آواز سنائی دی۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ دوبارہ نہیں۔۔۔ رحم کرو۔۔۔"

شاید کوئی انہیں دھمکا رہا تھا۔ ہیری دروازے کے اور نزدیک جا کر سننے لگا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" اس نے کوئیرل کی روتی ہوئی آواز سنی۔

اگلے ہی لمحے کوئیرل اپنی پگڑی سیدھی کرتے ہوئے تیز قدموں سے باہر نکلے۔ ان کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ رو دیں گے۔ وہ تیز قدموں سے چلتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ ہیری کو یقین تھا کہ کوئیرل نے اسے دیکھا تک نہیں ہو گا۔ اس نے تب تک انتظار کیا جب تک کوئیرل کے قدموں کی آواز سنائی دینا بالکل بند نہیں ہو گئی۔ اس کے بعد اس نے کمرہ جماعت کے اندر جھانکا۔ وہ بالکل خالی تھا۔ لیکن دوسری طرف کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ ہیری ابھی اس کی طرف آدھے راستے تک ہی بڑھا تھا کہ اچانک اسے یاد آ گیا کہ اس نے دوسروں کے معاملے میں ٹانگ نہ اڑانے کی قسم کھا رکھی ہے۔

بہر حال وہ بارہ پارس پتھروں کی شرط لگا سکتا تھا کہ ابھی ابھی اسنیپ اس کمرے سے باہر گیا ہو گا۔ اور جو کچھ ہیری نے ابھی ابھی سنا تھا اس کے بعد تو اسنیپ کی چال میں ایک نیا الہڑ پن آ گیا ہو گا۔ شاید کوئیرل نے آخر کار ہار مان لی تھی۔

ہیری الٹے پاؤں کتب خانے واپس لوٹ گیا جہاں ایک کونے میں ہرمائنی۔ رون سے علم فلکیات پر مشتمل پہیلیاں پوچھ رہی تھی۔ ہیری نے انہیں بتایا کہ ابھی ابھی وہ کیا سن کر آ رہا تھا۔

"تو اسنیپ نے آخر انہیں توڑ ہی لیا۔۔۔" رون نے کہا۔ "اگر کوئیرل نے انہیں بتا دیا ہے کہ ان کے کیے ہوئے کالے جادو سے محفوظ رکھنے والے منتر کا توڑ کیا ہے تو۔۔۔"

"تم شاید بھول گئے ہو کہ گولو مولو ابھی بھی وہیں ہے۔۔۔" ہرمائنی بولی۔

"کیا پتہ اسنیپ نے ہیگرڈ سے پوچھنے کے بجائے کسی اور طریقے سے پتہ چلالیا ہو کہ اسے کیسے پار کیا جاسکتا ہے۔۔۔" رون نے ان کے چاروں اطراف سجی ہزاروں کتابوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "شرط لگا سکتا ہوں کہ یہاں کوئی ایسی کتاب ضرور ہوگی جس میں بتایا گیا ہو کہ تین سروں والے خونخوار کتے کو کس طرح پار کیا جاسکتا ہے۔۔۔ تو اب ہم کیا کریں گے ہیری۔۔۔؟"

رون کی آنکھوں میں ایک دفعہ پھر مہم جوئی کی چمک ابھر آئی تھی لیکن ہیری کے جواب دینے سے پہلے ہی ہرمائنی بیچ میں کود پڑی۔

"ڈمبلڈور کے پاس جاؤ۔۔۔ ہمیں یہ کام بہت پہلے کرلینا چاہیے تھا۔۔۔ اس دفعہ اگر ہم نے خود سے کچھ بھی کرنے کی کوشش کی تو یہ لوگ ہمیں دھکے دے کر اسکول سے باہر نکال دیں گے۔۔۔"

"لیکن ہمارے پاس کوئی ثبوت بھی تو نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "کوئیرل اتنے خوفزدہ ہیں کہ وہ ہمارے حق میں بالکل نہیں بولیں گے۔۔۔ اور اسنیپ کو تو صرف اتنا کہنا ہوگا کہ انہیں کیا معلوم کہ بدھو دیوزاد بھوتوں کے جشن والے دن کبڑا (مسّا) میں کیسے گھسا تھا۔۔۔ اور اس دن تو وہ تیسری منزل کے آس پاس گئے ہی نہیں تھے۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے لوگ کس پر بھروسہ کریں گے۔۔۔ ان پر یا ہم پر۔۔۔؟ اور یہ بات بھی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ ہم ان سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔ ڈمبلڈور تو یہی سوچیں گے کہ ہم نے انہیں نکلوانے کیلئے یہ ساری کہانی گھڑی ہے۔۔۔ اس معاملے میں فلچ بھی ہماری کوئی مدد نہیں کرے گا۔۔۔ چاہے اس کی زندگی ہی کیوں نہ داؤ پر لگ جائے کیونکہ اسنیپ کے ساتھ اس کی گہری دوستی ہے۔۔۔ اور وہ تو یہی چاہے گا کہ جتنے زیادہ طالب علموں کو اسکول سے نکال دیا جائے اتنا ہی اچھا ہے۔۔۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں پارس پتھر یا گولو مولو کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہونا چاہئے۔۔۔ صرف اس ایک بات کو سمجھانے کے لئے ہی نہ جانے ہمیں کتنی وضاحتیں دینا پڑیں گی۔۔۔"

ہرمائنی اس کی باتوں سے متفق لگ رہی تھی لیکن رون ابھی بھی ماننے کو تیار نہیں تھا۔

"اگر ہم تھوڑی بہت کوشش کریں تو۔۔۔"

"بالکل نہیں۔۔۔!" ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ "ہم پہلے جتنی کوششیں کرچکے ہیں اتنی بہت ہیں۔۔۔"

اس نے مشتری کا نقشہ اپنی طرف کھینچا اور اس کے چاندوں کے نام یاد کرنے لگا۔

اگلی صبح ناشتے کی میز پر ہیری۔ ہرمائنی اور نیول کو رقعے موصول ہوئے۔ سبھی میں ایک ہی بات لکھی ہوئی تھی۔

آپ کی سزا آج رات گیارہ بجے شروع ہو گی۔۔۔

داخلی دیوان میں فلچ سے ملیں۔۔۔

پروفیسر مک گونیگل

نمبر گنوانے کی ہنگامہ خیزی میں ہیری سزا کے بارے میں بھول ہی بیٹھا تھا۔ بوجھل دل کے ساتھ اس نے سوچا کہ شاید ہرمائنی اس بارے میں احتجاج کرے گی کہ اس طرح تو امتحانات کی تیاری کے سلسلے میں ان کی ایک پوری رات ضائع ہو جائے گی لیکن اس نے تو ایک لفظ تک نہیں کہا۔ ہیری کی طرح شاید وہ بھی یہی سوچ رہی تھی کہ ان کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے۔

رات گیارہ بجے انہوں نے مشترکہ فریقی کمرے میں رون کو خدا حافظ کہا اور نیول کے ساتھ نچلی منزل پر موجود داخلی دیوان میں پہنچ گئے۔ فلچ وہاں پہلے سے ہی موجود تھا۔ اس کے ساتھ میلفوائے بھی کھڑا تھا۔ ہیری بھول ہی گیا تھا کہ میلفوائے کو بھی سزا ملی تھی۔

"میرے پیچھے آؤ۔۔۔" فلچ نے ایک لالٹین جلائی اور انہیں باہر لے گیا۔

"شرط لگا سکتا ہوں کہ آج کے بعد تم لوگ دوبارہ اسکول کے قوانین توڑتے وقت کم از کم دو بار ضرور سوچو گے۔۔۔ کیوں۔۔۔؟" اس نے ان کی طرف خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"اور ہاں۔۔۔ مجھ سے پوچھو تو کڑی محنت اور دردناک اذیت بہترین استاد ثابت ہوتے ہیں۔۔۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اب سزا کے پرانے طریقوں کا استعمال ترک کر دیا گیا ہے۔۔۔ تم جیسے مجرموں کو کچھ دنوں کیلئے کلائیوں سے زنجیریں باندھ کر چھت سے الٹا لٹکا دیا جاتا تھا۔۔۔ میرے دفتر میں آج بھی ان دنوں کی یادگار زنجیریں رکھی ہوئی ہیں۔۔۔ میں روزانہ ان میں اچھی طرح سے تیل ڈالتا ہوں تاکہ ضرورت پڑنے پر ان کا فوری استعمال کیا جا سکے۔۔۔ ٹھیک ہے چلو اب۔۔۔ اور ہاں کہیں بھاگنے کے بارے میں تو سوچنا بھی مت۔۔۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اس کا انجام اس سے بھی زیادہ بھیانک ثابت ہو گا۔۔۔"

وہ تیز قدموں کے ساتھ تاریک میدانوں کے پار چل دیئے۔ نیول مستقل سسکیاں بھر رہا تھا۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ نہ جانے انہیں کون سی سزا ملنے والی تھی۔ ضرور وہ کوئی بہت ہیبت ناک قسم کی سزا ہی ہو گی ورنہ فلچ اتنا خوش نظر نہیں آتا۔

چاند پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ لیکن اس کے سامنے تیرتی بادلوں کی ٹولیوں کی وجہ سے بار بار گھپ اندھیرا چھا جاتا تھا۔

ہیری کو سامنے اندھیرے میں ہیگرڈ کی جھونپڑی کی روشن کھڑکیاں نظر آئیں۔ پھر اچانک کہیں دور سے کسی کے چلانے کی آواز سنائی دی۔

"کیا یہ تم ہو فلچ۔۔۔؟ جلدی آؤ۔۔۔ ہم چاہتے ہیں کہ جلد از جلد اس کام کو شروع کر دیں۔۔۔"

ہیری کا دل بڑا ہو گیا۔ اگر انہیں ہیگرڈ کے ساتھ کوئی کام سر انجام دینا تھا تو وہ کام اتنا برا نہیں ہو سکتا۔ اس کے چہرے سے جھلکنے والے اطمینان کو فلچ نے فوراً تاڑ لیا اور طنزیہ لہجے میں بولا۔ "شاید تم سوچ رہے ہو کہ تم اس احمق کے ساتھ مزے کرنے جا رہے ہو۔۔۔؟ دوبارہ سوچ لو لڑکے۔۔۔! تم جنگل کے اندر جانے والے ہو اور مجھے نہیں لگتا کہ تم میں سے کوئی صحیح سلامت واپس آ پائے گا۔۔۔"

یہ سن کر نیول نے ایک دہشت بھری آہ بھری۔ اور میلفوائے چلتے چلتے رُک گیا۔

"جنگل۔۔۔؟" میلفوائے نے دہرایا۔ اس کا انداز اتنا پر سکون نہیں تھا جتنا عام طور پر نظر آتا تھا۔ "ہم رات کے وقت وہاں اندر نہیں جا سکتے۔۔۔ وہاں ہر طرح کے جانور بستے ہیں۔۔۔ اور میں نے سنا ہے کہ وہاں بھیڑیائی انسان بھی موجود ہیں۔۔۔"

نیول نے دہشت سے ہیری کے چوغے کی آستین دبوچ لی اور اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی جیسے کسی نے اس کا گلا دبا دیا ہو۔

"وہ تو تمہارا مسئلہ ہے۔۔۔ کیوں۔۔۔؟" فلچ نے کہا۔ خوشی کے مارے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ "ان بھیڑیائی انسانوں کے بارے میں تب سوچنا تھا نا جب اس مصیبت میں کودے تھے۔۔۔ کیوں۔۔۔؟"

تیز قدموں سے چلتا ہوا ہیگرڈ تاریکی سے ان کے سامنے نمودار ہوا۔ فینگ اس کے ٹھیک پیچھے تھا۔ اپنے ہاتھوں میں اس نے ایک بہت بڑی کمان تھامی ہوئی تھی۔ اور اس کے کندھے پر تیروں سے بھرا ایک ترکش لٹک رہا تھا۔

"چلو وقت ہو گیا ہے۔۔۔" اس نے کہا۔ "ہمیں یہاں انتظار کرتے ہوئے آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے۔۔۔ تم ٹھیک تو ہو ہیری۔۔۔ ہرمائنی۔۔۔؟"

"میں تمہاری جگہ ہوتا تو ان سے اتنی دوستی نہیں جتاتا ہیگرڈ۔۔۔" فلچ نے سرد لہجے میں کہا۔ "یہ مت بھولو کہ انہیں یہاں سزا دینے کیلئے لایا گیا ہے۔۔۔"

"اسی لئے تمہیں اتنی دیر ہو گئی۔۔۔ کیوں۔۔۔؟" ہیگرڈ نے فلچ کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان پر رعب جھاڑتے پھر رہے تھے۔۔۔؟ یہ تمہارا کام نہیں ہے۔۔۔ تم نے اپنا کام کر دیا ہے اب انہیں ہمارے حوالے کر دو۔۔۔"

"میں صبح واپس آؤں گا۔۔۔" فلچ نے کہا۔ "ان کے بچے کھچے ٹکڑے سمیٹنے۔۔۔"

اس نے مکار لہجے میں اپنی بات مکمل کی۔ پھر وہ واپس مڑا اور قلعے کی طرف چل دیا۔ رفتہ رفتہ اس کی لالٹین کی روشنی اندھیرے میں کہیں کھو گئی۔

میلفوائے ہیگرڈ کی طرف مڑا۔ "میں اس جنگل میں نہیں جاؤں گا۔۔۔" اس نے کہا۔

ہیری کو اس کی دہشت میں ڈوبی آواز سن کر بے حد خوشی محسوس ہوئی۔

"اگر تمہیں ہوگ (مسّا) میں رُکنا ہے تو یہ کام تو کرنا ہی پڑے گا۔۔۔" ہیگرڈ نے غصے سے کہا۔ "تم نے غلطی کی ہے تو اب اس غلطی کا جرمانہ بھی بھرنا پڑے گا۔۔۔"

"لیکن یہ تو نوکروں کا کام ہے۔۔۔ یہ طلباء کا کام نہیں ہے۔۔۔ مجھے لگا تھا کہ سزا کے طور پر ہمیں کچھ سطور لکھنی پڑیں گی یا پھر ایسا ہی کچھ اور۔۔۔ اگر میرے بابا کو پتہ چلا کہ میں یہ کر رہا ہوں تو وہ۔۔۔"

"تم سے کہیں گے کہ ہوگ (مسّا) میں ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔" ہیگرڈ غرایا۔

"سطور لکھنا۔۔۔ اس سے کسی کو کیا سبق مل سکتا ہے۔۔۔؟ کوئی ڈھنگ کا کام کرنا ہے تو کرو۔۔۔ ورنہ ہوگ (مسّا) چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔۔۔ اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے بابا بھی تمہیں اسکول سے باہر نکلتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں تو قلعے میں واپس لوٹ جاؤ اور اپنا سامان اکٹھا کر لو۔۔۔ چلو نکلو۔۔۔!"

میلفوائے اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔

پہلے تو اس نے ہیگرڈ کو غصیلی نگاہوں سے گھورا لیکن پھر اس نے اپنا سر زمین کی طرف جھکا لیا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔ "اب دھیان سے سنو! کیونکہ آج رات ہم جو کام کرنے جا رہے ہیں۔ وہ خطرناک ہے۔۔۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ تم میں سے کوئی کسی قسم کا جوکھم اٹھائے۔۔۔ اس لئے ہمارے پیچھے پیچھے آؤ۔۔۔"

وہ انہیں جنگل کے آخری کنارے تک لے گیا۔ اپنی لالٹین اونچی اُٹھا کر اس نے انہیں ایک تنگ اور بل دار پگڈنڈی دکھائی جو بل کھاتی ہوئی۔ گھنے درختوں کے درمیان کہیں گم ہو گئی تھی۔ جنگل کی طرف دیکھتے ہوئے سرد ہوا کے ہلکے جھونکے ان کے بال اڑا رہے تھے۔

"وہاں دیکھو۔۔۔"ہیگرڈ نے کہا۔"زمین پر پڑی وہ چمکدار چیز دیکھ رہے ہو۔۔۔؟ چاندی جیسی۔۔۔؟ یہ یک سنگھے کا خون ہے۔۔۔ یہیں کہیں ایک ایسا یک سنگھا موجود ہے جسے کسی چیز نے بری طرح زخمی کر دیا ہے۔۔۔ ایک ہفتے میں ایسا دوسری مرتبہ ہوا ہے۔۔۔ پچھلے بدھ ہمیں ایک مرا ہوا یک سنگھا ملا تھا۔۔۔ ہمیں اسی مظلوم جانور کو تلاش کرنا ہے۔۔۔ شاید ہم اسے اس اذیت سے چھٹکارہ دلوا سکیں۔۔۔"

"لیکن جس چیز نے اس یک سنگھے کو زخمی کیا ہے۔۔۔ اگر اس نے ہمیں پہلے ڈھونڈ لیا تو۔۔۔؟"میلفوائے نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔ وہ چاہ کر بھی اپنی آواز میں جھلکتے خوف کو چھپا نہیں پایا۔

"اگر تم ہمارے یا فینگ کے ساتھ رہو گے تو جنگل میں رہنے والی کوئی بھی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔۔۔"ہیگرڈ نے کہا۔"اور پگڈنڈی پر ہی رہنا۔۔۔ ٹھیک ہے تو اب ہم دو ٹولیوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔۔۔ اور الگ الگ سمتوں میں اس خون کی لکیر کے پیچھے چلتے ہیں۔۔۔ یہاں چاروں طرف خون پھیلا ہوا ہے۔۔۔ لگتا ہے وہ بے چارہ کم از کم کل رات سے اِدھر اُدھر بھٹکتا پھر رہا ہے۔۔۔"

"مجھے فینگ چاہیے۔۔۔"فینگ کے لمبے نوکیلے دانتوں کو گھورتے ہوئے میلفوائے تیزی سے بولا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔! لیکن ہم تمہیں یہ بتا دیں کہ یہ ایک نمبر کا بزدل ہے۔۔۔"ہیگرڈ نے کہا۔"تو ہم۔ ہیری اور ہرمائنی ایک سمت میں جائیں گے۔۔۔ اور ڈریکو نیول اور فینگ دوسری سمت میں۔۔۔ اور ہم میں سے کسی کو یک

سنگھا مل جائے تو وہ ہوا میں سبز چنگاریاں چھوڑے گا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟ اب اپنی چھڑیاں باہر نکالو اور ایک دفعہ مشق کر لو۔۔۔ ہاں بالکل اس طرح۔۔۔اور اگر کوئی مصیبت میں پھنس جائے تو وہ سرخ چنگاریاں چھوڑے۔۔۔اور ہم لوگ تمہیں ڈھونڈ لیں گے۔۔۔ ہوشیار رہنا۔۔۔ چلو اب۔۔۔"

جنگل تاریکی اور خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔ تھوڑے فاصلے کے بعد ہی وہ پگڈنڈی کے اس حصے تک پہنچ گئے جہاں سے دو راستے نکلتے تھے۔ ہیری۔ ہرمائنی اور ہیگرڈ الٹے ہاتھ والے راستے پر چل دیئے جبکہ میلفوائے۔ نیول اور فینگ سیدھے ہاتھ والے راستے پر مڑ گئے۔

زمین پر نظریں جمائے وہ خاموشی سے چلنے لگے۔ ہر تھوڑی دیر بعد درختوں کی شاخوں سے چھن کر آتی ہوئی چاندنی کی روشنی میں انہیں زمین پر پڑے خشک پتوں پر ٹپکے ہوئے چاندی جیسے نیلے خون کے دھبے نظر آ رہے تھے۔

ہیری نے دیکھا کہ ہیگرڈ بہت پریشان لگ رہا تھا۔

"کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی بھیڑیائی انسان یک سنگھوں کو ہلاک کر رہا ہو۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔

"وہ اتنے پھرتیلے نہیں ہوتے۔۔۔" ہیگرڈ نے جواب دیا۔ "یک سنگھے کو پکڑنا آسان نہیں ہے۔۔۔ وہ ایک انتہائی طاقتور جادوئی مخلوق ہے۔۔۔ ہم نے آج سے پہلے ان کے زخمی ہونے کے بارے میں کبھی نہیں سنا۔۔۔"

وہ لوگ زمین پر گرے ایک پھپھوندی لگے تنے کے پاس سے گزرے۔ ہیری کو بہتے ہوئے پانی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ کہیں پاس ہی یقیناً کوئی چشمہ بہہ رہا تھا۔ بل دار پگڈنڈی پر ابھی بھی اِدھر اُدھر زخمی یک سنگھے کے خون کے دھبے نظر آ رہے تھے۔

"تم ٹھیک ہو ہرمائنی۔۔۔؟" ہیگرڈ نے سرگوشی کی۔ "فکر مت کرو۔۔۔ اگر وہ اتنی بری طرح سے زخمی ہے تو وہ زیادہ دور نہیں گیا ہو گا۔۔۔ اور ہم اسے۔۔۔ اس درخت کے پیچھے چھپ جاؤ۔۔۔ جلدی۔۔۔"

ہیگرڈ نے ہیری اور ہرمائنی کو دبوچا اور انہیں رستے سے ہٹا کر شاہ بلوط کے ایک اونچے درخت کے پیچھے چھپا دیا۔ اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر اس نے اسے کمان پر تان لیا اور نشانہ لینے کے لئے چوکنا ہو گیا۔ وہ تینوں کان لگا کر سننے لگے۔ قریب گرے سوکھے پتوں کے اوپر سے کوئی چیز پھسلتی ہوئی چلے جا رہی تھی۔ آواز کچھ اس طرح کی سی تھی جیسے کوئی لمبا چوغہ زمین پر گھسٹ رہا ہو۔ ہیگرڈ آنکھیں میچے اندھیری پگڈنڈی والے راستے پر کسی چیز کو گھور رہا تھا۔ لیکن کچھ ہی لمحات بعد وہ آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔

"ہم جانتے تھے۔۔۔" وہ بڑبڑایا۔ "یہاں کوئی ایسی چیز موجود ہے جسے یہاں نہیں ہونا چاہئے۔۔۔"

"کوئی بھیڑیائی انسان۔۔۔؟" ہیری نے تکا لگایا۔

"نہ تو وہ کوئی بھیڑیائی انسان تھا اور نہ ہی کوئی یک سنگھا۔۔۔"ہیگرڈ نے افسردہ آواز میں کہا۔"ٹھیک ہے۔۔۔اب میرے پیچھے آؤ لیکن ذرا سنبھل کر۔۔۔"

وہ لوگ اور زیادہ دھیمی رفتار سے چلنے لگے۔ ہلکی سی ہلکی آواز سننے کیلئے بھی ان کے کان کھڑے ہوئے تھے۔ اچانک سامنے موجود خالی احاطے میں کوئی چیز حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"کون ہے وہاں۔۔۔؟"ہیگرڈ نے آواز لگائی۔"سامنے آؤ۔۔۔ہمارے پاس ہتھیار ہے۔۔۔"

اور پھر خالی احاطے میں کوئی نمودار ہوا۔ لیکن کیا وہ کوئی آدمی تھا یا ایک گھوڑا۔؟ کمر تک تو وہ آدمی ہی تھا جس کے سرخ بال اور ڈاڑھی تھی۔ لیکن کمر سے نیچے اس کا دھڑ بالکل گھوڑے جیسا تھا۔ چمکدار سرخ کھال اور سرخ بال والی لمبی دم۔ حیرت سے ہیری اور ہرمائنی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"اوہ تو یہ تم ہو رونن۔۔۔"ہیگرڈ نے سکون کی سانس لیتے ہوئے کہا۔"کیسے ہو۔۔۔؟" وہ آگے بڑھا اور گرم جوشی کے ساتھ قنطور سے ہاتھ ملایا۔

"شام بخیر ہیگرڈ۔۔۔"رونن نے کہا۔ اس کی آواز گہری اور کسی حد تک افسوس سے بھری ہوئی تھی۔"کیا تم مجھ پر تیر چلانے والے تھے۔۔۔"

"ہوشیار رہنا پڑتا ہے رونن۔۔۔"ہیگرڈ نے اپنی کمان کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔"اس جنگل میں کوئی خطرناک چیز کھلی گھوم رہی ہے۔۔۔ارے ہاں۔۔۔! ان سے ملو۔۔۔! یہ ہیں ہیری پوٹر اور ہرمائنی گرینجر۔۔۔اسکول کے طالب علم۔۔۔اور تم دونوں۔۔۔یہ رونن ہیں۔۔۔ایک قنطور۔۔۔"

"اتنا تو ہم بھی سمجھ چکے ہیں۔۔۔"ہرمائنی نے گھبرائے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"شام بخیر۔۔۔"رونن نے کہا۔"تو تم لوگ طلباء ہو۔۔۔؟ اور اسکول میں تو تم لوگ بہت کچھ سیکھتے ہو گے۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔۔"

"تھوڑا بہت۔۔۔"ہرمائنی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تھوڑا بہت۔۔۔! چلو اتنا بھی بہت ہے۔۔۔" رونن نے آہ بھری اور اپنا سر پیچھے کی طرف کرتے ہوئے آسمان کی طرف گھورا۔

"مریخ آج رات بہت زیادہ چمک رہا ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔" ہیگرڈ نے بھی اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

"سنو۔۔۔! ہمیں خوشی ہوئی کہ تم سے ملاقات ہو گئی رونن۔۔۔! دراصل ایک یک سنگھاز خمی ہو گیا ہے۔۔۔ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے۔۔۔؟"

رونن نے فوراً جواب نہیں دیا۔ بلکہ وہ بنا پلکیں جھپکائے اوپر آسمان کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے دوبارہ آہ بھری۔

"ہمیشہ معصوم لوگ ہی پہلے شکار ہوتے ہیں۔۔۔" اس نے کہا۔ "صدیوں سے ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔۔۔ یہی اب ہو رہا ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔" ہیگرڈ بولا۔ "لیکن کیا تم نے کچھ دیکھا ہے رونن۔۔۔؟ کوئی غیر معمولی چیز۔۔۔؟"

"مریخ آج رات بہت زیادہ چمک رہا ہے۔۔۔" رونن نے پھر وہی بات دہرائی۔ ہیگرڈ اس کی طرف بے چینی کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔ "غیر معمولی چمکدار۔۔۔"

"ہاں۔۔۔! لیکن ہمارا مطلب یہاں نیچے زمین پر کسی غیر معمولی چیز سے تھا۔۔۔" ہیگرڈ نے کہا۔ "تو تم نے کوئی عجیب چیز نہیں دیکھی۔۔۔؟"

ایک بار پھر رونن نے جواب دینے میں تھوڑا وقت لیا۔ آخر کار اس نے کہا۔ "جنگل میں بہت سے گہرے راز چھپے ہوئے ہیں۔۔۔"

رونن کے پیچھے درختوں میں اچانک ہونے والی ہلچل کی وجہ سے ہیگرڈ نے ایک بار پھر اپنی کمان تان لی۔ لیکن یہ ایک دوسرا قنطور تھا۔ کالے بال۔ کٹیلا جسم اور رونن سے تھوڑا زیادہ وحشی۔

"سلام بین۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔؟" ہیگرڈ نے کہا۔

"شام بخیر ہیگرڈ۔۔۔! مجھے امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہو گے۔۔۔؟"

"ٹھیک ہی ہوں۔۔۔ دیکھو۔۔۔! ابھی ہم رونن سے پوچھ ہی رہے تھے کہ کیا اس نے یہاں پر حال ہی میں کوئی عجیب اور غیر معمولی چیز دیکھی ہے۔۔۔۔؟ ایک یک سنگھا زخمی ہوگیا ہے۔۔۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو۔۔۔؟"

بین ہلکی رفتار سے چلتے ہوئے رونن کے قریب کھڑا ہو گیا۔ اور اوپر آسمان کی طرف دیکھا۔

لیکن اس نے بھی بس اتنا ہی کہا۔ "مریخ آج رات کچھ زیادہ ہی چمک رہا ہے۔۔۔"

"ہم یہ سن چکے ہیں۔۔۔" ہیگرڈ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "خیر اگر تم دونوں میں سے کسی کو بھی کچھ دکھائی دے تو براہ کرم مجھے خبر کر دینا۔۔۔ ٹھیک ہے نا۔۔۔؟ تو اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔۔"

ہیری اور ہرمائنی اس خالی جگہ سے، ہیگرڈ کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ وہ بار بار مڑ کر پیچھے رونن اور بین کی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ درختوں کی اوٹ میں گم نہیں ہو گئے۔

"کبھی بھی۔۔۔ کبھی بھی کسی قنطور سے سیدھے اور صاف جواب کی امید نہیں رکھنا۔۔۔" ہیگرڈ نے جھنجھلاہٹ بھری آواز میں کہا۔ "علم نجوم کے ماہر لیکن انتہائی بدتمیز۔۔۔ چاند سے نیچے زمین کی کسی بھی چیز میں تو انہیں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے۔۔۔"

"کیا یہاں ان جیسے اور بھی موجود ہیں۔۔۔؟" ہرمائنی نے پوچھا۔

"ہاں تھوڑے بہت۔۔۔ زیادہ تر وہ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔۔۔ لیکن ہمارے بلانے پر وہ فوراً آجاتے ہیں۔۔۔ قنطور کافی گہرے اور ذہین ہوتے ہیں۔۔۔ انہیں بہت کچھ معلوم ہوتا ہے۔۔۔ لیکن وہ زیادہ کچھ بتاتے نہیں ہیں۔۔۔"

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ جس کی آواز ہم نے پہلے سنی تھی۔۔۔ وہ بھی ایک قنطور ہی تھا۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔

"کیا تمہیں وہ آواز گھوڑے کے ٹاپوں جیسی لگی تھی۔۔۔؟ نہیں۔۔۔ اگر ہم سے پوچھا جائے تو وہ وہی تھا جو یک

سنگھوں کو ہلاک کر رہا ہے۔۔۔ اس طرح کی آواز ہم نے اس جنگل میں پہلے کبھی نہیں سنی۔۔۔"

وہ لوگ گھنے۔ تاریک درختوں کے بیچ چلتے رہے۔ گھبرایا ہوا ہیری بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہا تھا۔ اسے ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا جیسے کوئی انہیں چھپ کر دیکھ رہا تھا۔ شکر ہے کہ کم از کم ہیگرڈ اور اس کی کمان ان کے ساتھ تھے۔ ابھی انہوں نے راستے پر ایک موڑ کاٹا ہی تھا کہ ہرمائنی نے ہیگرڈ کا بازو دبوچ لیا۔

"ہیگرڈ۔۔۔! دیکھو سرخ چنگاریاں۔۔۔! باقی لوگ کسی مصیبت میں ہیں۔۔۔"

"تم دونوں یہیں رکو۔۔۔" ہیگرڈ چلایا۔ "پگڈنڈی پر ہی رہنا۔۔۔ ہم ابھی تم لوگوں کے پاس واپس آتے ہیں۔۔۔"

ڈرے سہمے۔ وہ دونوں وہیں کھڑے ابڑ کھابڑ اگی جھاڑیوں میں ہیگرڈ کے بھاگتے قدموں کی آواز سنتے رہ گئے۔ یہاں تک کہ ان کے چاروں طرف موجود پتوں کی سرسراہٹ کے علاوہ ہر قسم کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ لوگ زخمی ہو گئے ہوں۔۔۔؟" ہرمائنی نے سرگوشی کی۔

"اگر میلفوائے زخمی ہوا ہے تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔۔۔ لیکن اگر نیول کو کچھ ہو گیا۔۔۔ ہماری غلطی کی وجہ سے وہ آج یہاں پر ہے۔۔۔"

وقت سرکتا گیا۔ ان کے کان پوری طرح چوکنے تھے۔ ہیری ہوا کی ہر سرسراہٹ۔ چٹختی ہوئی ٹہنیوں کی مدھم سے مدھم آواز بھی سن سکتا تھا۔ آخر ہو کیا رہا تھا۔؟ کہاں تھے باقی لوگ۔؟

آخر کار پتوں اور سوکھی ٹہنیوں کے چرمرانے کی ایک زور دار آواز نے ہیگرڈ کے واپس لوٹنے کی خبر دی۔ میلفوائے۔ نیول اور فینگ اس کے ساتھ تھے۔ ہیگرڈ آگ بگولا نظر آ رہا تھا۔ ہوا کچھ یوں تھا کہ راستے پر چلتے ہوئے میلفوائے نے مذاق مذاق میں نیول کو اچانک دبے پاؤں پیچھے سے دبوچ لیا۔ ڈر کے مارے نیول گھبرا گیا اور اس نے ہوا میں سرخ چنگاریاں چھوڑ دیں۔

"اب اگر ہماری قسمت اچھی ہوئی تو تم دونوں کی اس اچھل کود کے بعد شاید ہی ہم کوئی سراغ لگانے میں کامیاب ہو پائیں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اب ہم ٹولیاں تبدیل کر لیتے ہیں۔۔۔ نیول تم ہمارے اور ہرمائنی کے ساتھ رکو گے اور ہیری۔ تم فینگ اور اس بے وقوف کے ساتھ جاؤ گے۔۔۔ ہمیں افسوس ہے۔۔۔" ہیگرڈ نے ہیری سے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ "جہاں تک ہمارا خیال ہے کہ تمہیں ڈرانے کیلئے اسے زیادہ محنت کرنا ہو گی اور ہمیں آج ہی ہر حال میں یہ کام مکمل کرنا ہے۔۔۔"

تو اس طرح ہیری۔ میلفوائے اور فینگ کے ساتھ گھنے جنگل میں مزید اندر کی طرف چل دیا۔ لگ بھگ آدھے گھنٹے تک وہ جنگل میں مزید آگے کی طرف چلتے رہے۔ یہاں تک کہ گھنے درختوں کی وجہ سے چلنے کا راستہ تک نظر آنا بند ہو گیا۔ ہیری کو لگا کہ خون کی لکیر بھی اب زیادہ موٹی ہو چکی تھی۔ ایک درخت کی جڑوں پر تو خون کے تازہ چھینٹے کچھ اس طرح پڑے نظر آئے۔ جیسے درد سے تڑپتے بے چارے جانور نے یہاں وہاں اپنا سر پٹخا ہو۔ ہیری کو شاہ بلوط کے ایک پرانے درخت کی آپس میں لپٹی آڑھی ترچھی شاخوں کے پرے ایک خالی احاطہ نظر آیا۔

"وہ دیکھو۔۔۔"میلفوائے کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے ایک بازو پھیلاتے ہوئے وہ بڑبڑایا۔

زمین پر سفید سی کوئی چیز پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہی تھی۔ وہ دھیمی رفتار سے چلتے ہوئے اس کے بالکل نزدیک پہنچ گئے۔

وہ واقعی ایک یک سنگھا ہی تھا۔ جو کہ مر چکا تھا۔ ہیری نے آج سے پہلے اتنا خوبصورت لیکن اداس منظر پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مرنے کے بعد زمین پر گرنے کی وجہ سے اس کی لمبی سڈول ٹانگیں عجیب انداز میں پسری ہوئی تھیں۔ اس کے خوبصورت چمکیلے موتیوں سے سفید ایال زمین پر پھیلے ہوئے خشک پتوں پر بکھرے پڑے تھے۔

ہیری نے اس کی طرف ایک قدم بڑھایا ہی تھا کہ اسی وقت سرسراہٹ کی سی آواز سن کر وہ جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔ کھلے احاطے کے کنارے لگی جھاڑیوں میں اچانک ہلچل ہوئی۔ اور پھر۔ اندھیرے کی اوٹ سے۔ ایک جسم زمین پر رینگتا ہوا باہر نکلا۔ جس نے اپنا چہرہ کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس کا انداز بالکل کسی گھات لگائے ہوئے شکاری درندے جیسا تھا۔ دہشت زدہ ہیری۔ میلفوائے اور فینگ اپنی جگہ پر مجسمے کی طرح ساکت کھڑے رہ گئے۔ ڈھکے ہوئے چہرے والا وہ جسم یک سنگھے تک پہنچا اور جانور کے پہلو میں لگے ہوئے زخم پر اپنا سر جھکا کر اس کا خون پینا شروع کر دیا۔

"نہیں۔۔ں۔ں۔ں۔۔۔"

میلفوائے کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ پلٹ کر بھاگ گیا۔ فینگ نے بھی بالکل ایسا ہی کیا۔ ڈھکے ہوئے سر والے جسم نے اپنا سر اُٹھایا اور سیدھا ہیری کی طرف دیکھا۔ سامنے کی طرف اس چہرے سے یک سنگھے کا خون بوندوں کی شکل میں زمین پر ٹپک رہا تھا۔

وہ جسم اٹھ کر کھڑا ہوا اور تیزی سے ہیری کی طرف بڑھنے لگا۔ جو ڈر کے مارے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا۔

اسی وقت اس کے ماتھے میں درد کی ایک ایسی تیز لہر اُٹھی۔ جو آج سے پہلے کبھی نہیں اٹھی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے ماتھے کے زخم میں آگ بھڑک اٹھی ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اور لڑکھڑاتے قدموں سے وہ پیچھے کی طرف ہٹ گیا۔ عین اسی لمحے اسے اپنے عقب میں تیز ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اور پھر کسی چیز نے ہیری کے اوپر سے چھلانگ لگاتے ہوئے اس جسم پر حملہ کر دیا۔

ہیری کے سر میں اٹھنے والا درد اتنا شدید تھا کہ وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا۔ اس کے حواس بحال ہونے میں ایک دو منٹ لگے۔ آخر جب اس نے سر اوپر اُٹھا کر دیکھا تو وہ جسم غائب ہو چکا تھا اور ایک قنطور اس کے نزدیک کھڑا تھا۔ وہ رونن یا بین نہیں تھا۔ یہ والا قنطور قدرے جوان لگ رہا تھا۔ اس کے بال سنہری مائل سفید تھے اور نچلا دھڑ زرد رنگت کا تھا۔

"تم ٹھیک تو ہو۔۔۔؟" قنطور نے ہیری کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے لئے سہارا دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔! شکریہ۔۔۔ وہ کیا چیز تھی۔۔۔؟"

قنطور نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ غور سے ہیری کی طرف دیکھنے لگا۔ اُس کی آنکھیں حیران کن حد تک نیلی تھیں۔ بالکل نیلم کی طرح۔ لمحہ بھر کے لئے اس کی نگاہیں ہیری کے ماتھے پر سرخ خون کی طرح چمکتے ہوئے نشان پر ٹھہر سی گئیں۔

"تم پوٹر ہو لڑکے۔۔۔" وہ بولا۔ "بہتر ہو گا کہ تم ہیگرڈ کے پاس واپس لوٹ جاؤ۔۔۔ جنگل اس وقت بالکل محفوظ نہیں ہے۔۔۔ خاص طور پر تمہارے لئے۔۔۔! کیا تم سواری کر سکتے ہو۔۔۔؟ اس طرح تم جلدی واپس پہنچ جاؤ گے۔۔۔"

"میرا نام فرینز ہے۔۔۔" قنطور نے اپنے اگلے پیروں کے بل زمین پر جھکتے ہوئے کہا تا کہ ہیری اسکی پیٹھ پر چڑھ سکے۔

اچانک خالی احاطے کے دوسری طرف سے مزید ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ درختوں کی اوٹ سے رونن اور بین نمودار ہوئے۔ پسینے سے شرابور وہ دونوں بری طرح ہانپ رہے تھے۔

" فرینز۔۔۔" بین دہاڑا۔ "یہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔؟ تم نے اپنی پیٹھ پر ایک انسان بٹھایا ہوا ہے۔۔۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔۔۔؟ کیا تم کوئی عام خچر ہو۔۔۔؟"

"تمہیں اندازہ بھی ہے کہ یہ کون ہے۔۔۔؟" فرینز نے کہا۔ "یہ پوٹر لڑکا ہے۔۔۔ جتنی جلدی یہ اس جنگل سے باہر چلا جائے اتنا ہی اس کیلئے اچھا ہو گا۔۔۔"

"تم اسے کیا بتا رہے تھے۔۔۔؟" بین غرایا۔ "یاد رکھو فرینز۔۔۔! ہم نے قدرت سے چھیڑ چھاڑ نہ کرنے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔۔۔ کیا ہم یہ بات پہلے سے نہیں جان چکے کہ سیاروں کی چال کس جانب اشارہ کر رہی ہے۔۔۔؟"

رونن بے چینی کے عالم میں اپنے کھر سے زمین کی مٹی کھودتے ہوئے اداس لہجے میں بولا۔ "مجھے یقین ہے کہ فرینز نے سوچا ہو گا کہ وہ جو بھی کر رہا ہے کسی کے بھلے کے لئے کر رہا ہے۔۔۔"

بین نے غصے سے دولتی جھاڑی۔ "بھلے کے لئے۔۔۔۔ ہمارا اس سے کیا واسطہ۔۔۔؟ قنطور کا کام بس پیشن گوئیوں پر نظر رکھنا ہے نا کہ جنگل میں بھٹکتے انسانوں کے پیچھے گدھوں کی طرح دوڑتے پھرنا۔۔۔"

یہ سنتے ہی فرینز غصے میں اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو گیا۔ خود کو گرنے سے بچانے کے لئے ہیری کو اس کے کندھے دبوچنے پڑے۔

"کیا تمہیں یہ یک سنگھا نظر نہیں آ رہا۔۔۔؟" فرینز بین پر چلایا۔ "کیا تم نہیں جانتے کہ اسے کیوں ہلاک کیا گیا ہے۔۔۔؟ یا سیاروں نے تمہیں اس راز میں شامل نہیں کیا ہے۔۔۔؟ میں اس جنگل میں چھپی اس چیز کے خلاف بغاوت کرتا ہوں۔۔۔ ہاں۔۔۔! چاہے اس کے لیے مجھے انسانوں کا ساتھ ہی کیوں نہ دینا پڑے۔۔۔"

یہ کہہ کر فرینز وہاں سے الٹے قدموں دوڑ پڑا۔ جہاں تک ممکن تھا ہیری پوری طاقت سے اس کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔ گھنے درختوں سے گزرتے ہوئے رونن اور بین پیچھے وہیں دور کھڑے رہ گئے۔

ہیری کو ان کے درمیان ہونے والی بات چیت کا سر پیر تک سمجھ نہیں آیا تھا۔

"بین اتنے غصے میں کیوں تھا۔۔۔؟" اس نے سوال کیا۔ "اور ویسے وہ چیز تھی کیا جس سے تم نے مجھے بچایا تھا۔۔۔؟"

فرینز نے اپنی رفتار اتنی دھیمی کر لی جیسے وہ لوگ پیدل ٹہل رہے ہوں۔ ساتھ ہی اس نے ہیری کو خبردار کیا کہ وہ اپنا سر جھکا کر رکھے کیونکہ کئی شاخیں بہت نیچی اور خطرناک انداز میں لٹک رہی تھیں۔ لیکن اس نے ہیری کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ خاموشی کے ساتھ اتنی دیر تک درختوں کے درمیان چلتے رہے کہ ہیری نے سوچا شاید فرینز اب اس سے مزید بات نہیں کرنا چاہتا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ لوگ نسبتاً زیادہ گھنے درختوں کے درمیان سے گزر رہے تھے تو اچانک فرینز رک گیا۔

"ہیری پوٹر۔۔۔ کیا تم جانتے ہو کہ یک سنگھے کے خون کا استعمال کس چیز کے لئے کیا جاتا ہے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ وہ یہ عجیب سوال سن کر چونک گیا تھا۔

"ہم جادوئی محلولات کی جماعت میں صرف ان کے سینگ اور دم کے بال استعمال کرتے ہیں۔۔۔"

"ایسا اس لئے ہے کیوں کہ کسی یک سنگھے کو مارنا بہت بڑے گناہ کا کام ہے۔۔۔" فرینز بولا۔ "جس کے پاس کھونے کیلئے کچھ نہیں اور پانے کیلئے سب کچھ ہے۔۔۔ صرف وہی ایسا گناہ کر سکتا ہے۔۔۔ یک سنگھے کا خون آپ کو زندہ رکھے گا چاہے آپ موت سے ایک انچ ہی دور کیوں نہ ہوں۔۔۔ لیکن اس کام کی بھیانک قیمت چکانی پڑتی ہے۔۔۔ اپنی زندگی بچانے کیلئے تم نے ایک معصوم اور بے کس جانور کو ہلاک کیا ہے۔۔۔ لیکن تمہارے ہونٹوں سے اس مظلوم کا خون لگتے ہی سزا کے طور پر تم زندہ تو رہو گے۔۔۔ لیکن ادھورے۔۔۔ آدھی زندگی جو خود کسی بددعا سے کم نہیں ہو گی۔۔۔"

ہیری پتھرائی ہوئی نگاہوں سے فرینز کے سر کے پچھلے حصے کو گھورتا رہ گیا۔ جو چاندنی کی روشنی میں چمک رہا تھا۔

"لیکن کون احمق اس حد تک بے تاب ہو گا۔۔۔؟" وہ خود کو اپنے ذہن میں آنے والے خیال کو بلند آواز سے کہنے سے روک نہیں پایا۔ "اگر آپ کی زندگی ہی بددعا میں بدل جائے تو ایسی زندگی سے تو موت بہتر ہو گی۔۔۔؟"

"بالکل ٹھیک۔۔۔" فرینز نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر تمہیں صرف اس وقت تک زندہ رہنا ہو۔۔۔ جس کے بعد تم کچھ اور پینے والے ہو۔۔۔ کوئی ایسی چیز جو تم کو ایک بار پھر پوری طرح طاقتور اور ناقابل تسخیر بنا دے۔۔۔ کوئی ایسی چیز جسے پینے کے بعد تم کبھی نہ مرو۔۔۔ پوٹر میاں۔۔۔! کیا تمہیں پتہ ہے کہ اس وقت اسکول میں کیا چیز چھپی ہوئی ہے۔۔۔؟"

"ظاہر ہے۔۔۔ پارس پتھر۔۔۔ آب حیات کا سرچشمہ۔۔۔ لیکن میں سمجھ نہیں پا رہا کہ آخر کون۔۔۔"

"کیا تم کسی ایسے انسان کو نہیں جانتے جس نے ایک بار پھر طاقتور بننے کیلئے کئی سال انتظار کیا ہو۔۔۔ جو کسی خاص موقعے کے انتظار میں زندگی کے ساتھ ندیدوں کی طرح چپکا ہوا ہے۔۔۔؟"

ایسا لگا جیسے کسی لوہے کے ہاتھ نے ہیری کا دل دبوچ لیا ہو۔ درختوں کی سرسراہٹ کے ساتھ اس کے کانوں میں ایک بار پھر وہی باتیں گونجنے لگیں جو ہیگرڈ نے اسے اس رات بتائی تھیں جب وہ پہلی بار ملے تھے۔ "کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے۔۔۔ لیکن ہمیں یہ بات بکواس لگتی ہے۔۔۔ ہمیں نہیں لگتا کہ اس میں اتنی انسانیت بھی باقی بچی تھی کہ وہ مر جاتا۔۔۔"

"تم یہ کہنا چاہتے ہو۔۔۔" ہیری ہکلایا۔ "کہ وہ رد الموت۔۔۔"

"ہیری۔۔۔ ہیری۔۔۔! تم ٹھیک تو ہو۔۔۔؟"

ہرمائنی پگڈنڈی پر دوڑتی ہوئی ان کی طرف چلی آ رہی تھی۔ ہانپتا کانپتا ہیگرڈ اس کے ٹھیک پیچھے تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔" ہیری نے جواب دیا۔ اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ "یک سنگھا مر چکا ہے، ہیگرڈ۔۔۔ وہ وہاں پیچھے کی طرف ایک خالی احاطے میں پڑا ہے۔۔۔"

ہیگرڈ بھاگتا ہوا ایک سنگھے کو دیکھنے چلا گیا تو فرینز بڑبڑایا۔ "میں تمہیں یہیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔ اب تم بالکل محفوظ ہو۔۔۔"

ہیری سرک کر اس کی پیٹھ سے نیچے اتر گیا۔

"خوش رہو ہیری پوٹر۔۔۔" فرینز نے کہا۔ "کئی بار قنطور بھی سیاروں کی چال پڑھنے میں غلطی کر دیتے ہیں۔۔۔

مجھے امید ہے آج بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہو گا۔۔۔"

وہ مڑا اور ٹاپیں بھرتا ہوا جنگل کی گہرائیوں میں گم ہو گیا۔ لیکن اپنے پیچھے وہ خوف سے کانپتے ہیری کو چھوڑ گیا۔

اندھیرے میں ڈوبے مشترکہ کمرے میں ان کی واپسی کا انتظار کرتے کرتے رون گہری نیند سو گیا تھا۔ جب ہیری نے اسے جھنجھوڑ کر جگایا تو وہ اونچی آواز میں کوئیڈچ میں ہونے والی بے ایمانی کے بارے میں کچھ چلایا۔ لیکن کچھ ہی لمحات بعد جب ہیری اور ہرمائنی نے اسے جنگل میں ہونے والے واقعات کے بارے میں بتایا تو اس کی آنکھوں سے نیند اڑن چھو ہو گئی۔

ہیری سے نیچے نہیں بیٹھا جا رہا تھا۔ وہ آتش دان کے سامنے اِدھر سے اُدھر ٹہلنے لگا۔ وہ ابھی تک کانپ رہا تھا۔

"تو اسنیپ ردالموت کیلئے پتھر چرانا چاہتا ہے۔۔۔اور ردالموت جنگل میں انتظار کر رہا ہے۔۔۔اور نہ جانے کب سے ہم یہ سوچ رہے تھے کہ اسنیپ صرف امیر بننے کیلئے۔۔۔"

"اس کا نام لینا بند کرو۔۔۔"رون نے دہشت زدہ سرگوشی کی۔ جیسے اسے ڈر ہو کہ کہیں ردالموت ان کی باتیں نہ سن رہا ہو۔

ہیری اپنی ہی دھن میں مگن تھا۔

"فرینز نے مجھے بچایا لیکن اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔۔۔بین آگ بگولا ہو رہا تھا۔۔۔وہ سیاروں کی پیشن گوئی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی باتیں کر رہا تھا۔۔۔ سیاروں نے انہیں یہی بتایا ہو گا کہ ردالموت واپس لوٹنے والا ہے۔۔۔بین کو لگتا ہے کہ فرینز کو ردالموت کو مجھے مارنے سے نہیں روکنا چاہیے تھا۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید یہ بھی سیاروں کا لکھا ہوا تھا۔۔۔"

"تم اس کا نام لینا بند کرو گے۔۔۔"رون پھنکارا۔

"تو اب مجھے صرف انتظار کرنا ہے کہ کب اسنیپ وہ پتھر چرا لے۔۔۔"ہیری روانی سے بولتا چلا گیا۔

"پھر ردالموت واپس آجائے گا اور مجھے ختم کر دے گا۔۔۔شاید تب جا کر بین کے کلیجے کو ٹھنڈک ملے گی۔۔۔"

ہرمائنی بے حد خوفزدہ لگ رہی تھی۔ لیکن جب وہ بولی تو اس کا لہجہ تسلی بھرا تھا۔

"ہیری۔۔۔! سب کہتے ہیں کہ **تم۔جانتے۔ہو۔کون** صرف ایک آدمی سے ڈرتا ہے۔۔۔ڈمبلڈور سے۔۔۔جب تک ڈمبلڈور آس پاس ہیں تو **تم۔جانتے۔ہو۔کون** تمہیں چھو بھی نہیں سکتا۔۔۔ویسے بھی۔۔۔! کون کہتا ہے کہ قنطور ہمیشہ صحیح ہی کہتے ہیں۔۔۔؟ مجھے تو یہ علم نجوم جیسی ہی کوئی چیز لگتی ہے۔۔۔اور پروفیسر مک گونیگل کہتی ہیں کہ یہ جادو کی ایک بہت ہی مبہم اور غیر تسلی بخش شاخ ہے۔۔۔"

پو پھوٹنے تک ان کی باتیں جاری رہیں۔ آخر کار تھکے ہارے وہ اپنے بستروں پر جا گرے۔بول بول کر ان کے حلق میں خراشیں پڑ چکی تھیں۔لیکن رات کی ہنگامہ خیزیاں تھیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔

جب ہیری نے اوڑھنے کے لئے اپنی چادر اوپر کھینچی۔ تو اسے اس کے نیچے نفاست کے ساتھ تہہ کی ہوئی اپنی سلیمانی چادر ملی۔ جس پر ایک رقعہ ٹنکا ہوا تھا۔

"کیا پتہ ضرورت پڑے..."

☆☆☆

سولہواں باب

چور دروازے کے پار

آنے والے کئی سال ہیری کبھی بھی ٹھیک طرح سے یاد نہیں کر پائے گا کہ اس سال اس نے اپنے امتحانات کس طرح سے دیئے تھے۔ کیونکہ ہر لمحہ اسے یہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ کسی بھی وقت دروازہ توڑ کر ردالموت دھڑ دھڑاتا ہوا اندر داخل ہو جائے گا۔ لیکن دن گزرتے گئے اور شکر خدا کا کہ مقفل دروازے کے پیچھے گولو مولو بھی ابھی تک زندہ اور صحیح سلامت تھا۔

چبھتی جلتی گرمی کا موسم آ چکا تھا۔ خاص طور پر اس بڑے کمرہِ جماعت میں تو سخت گرمی محسوس ہوتی تھی۔ جہاں ان سے لکھائی کا امتحان لیا جاتا تھا۔ امتحانات میں انہیں خصوصی نئے جادوئی پنکھ قلم دیئے گئے تھے۔ جن پر **قفلِ نقل منتر**(نقل سے روکنے والے منتر) پڑھے گئے تھے۔

ان کے عملی امتحانات بھی ہوئے۔ پروفیسر فلٹ وک نے انہیں ایک ایک کر کے اپنے کمرہِ جماعت میں یہ دیکھنے کے لیے بلوایا کہ کیا وہ ایک انناس کو میز پر کتھک ناچ نچوا سکتے ہیں۔ پروفیسر مک گونیگل نے انہیں ایک چوہے کو پان دان میں تبدیل کرنے کا عملی امتحان دیا۔ پاندان کی نفاست اور خوبصورتی کے اعتبار سے انہیں نمبر دیئے گئے۔ لیکن جن کے پاندان پر مونچھیں نظر آئیں ان کے نمبر کاٹ لئے گئے۔ صحیح معنوں میں

ان کے ہوش پروفیسر اسنیپ نے اڑائے۔ پورے امتحان کے دوران وہ ان کے سروں پر سوار رہے۔ خوف کی وجہ سے وہ سب یہی بھول گئے کہ **بھلکڑ محلول** (بھلا دینے والا محلول) بنانے کا نسخہ کیا ہے۔

ہیری نے اپنی طرف سے اچھی کارکردگی کے مظاہرے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ اس نے اپنے ماتھے میں اٹھنے والی درد کی بھیانک لہروں کو نظر انداز کرنے کی بھی ہر ممکن کوشش کی۔ جو اسے جنگل سے لوٹنے کے بعد سے مسلسل پریشان کر رہی تھیں۔ نیول کو لگتا تھا کہ شاید ہیری امتحانات کے خوف کی وجہ سے راتوں کو سو نہیں پا رہا۔ جبکہ سچائی یہ تھی کہ ایک بار پھر وہی پرانا ڈراؤنا خواب ہیری کی راتوں کی نیند اڑانے لگا تھا۔ لیکن اب کی بار یہ خواب پہلے سے زیادہ ڈراؤنا محسوس ہوتا تھا کیوں کہ اب اس خواب میں اسے ایک خون ٹپکاتا۔ ڈھکا ہوا چہرہ بھی نظر آتا تھا۔

رون اور ہرمائنی پارس پتھر کے بارے میں ہیری جتنے فکر مند نہیں تھے۔ شاید ایسا اس لئے بھی تھا کہ انہوں نے وہ نہیں دیکھا تھا جو ہیری دیکھ چکا تھا یا پھر شاید اس لئے کیوں کہ ان کے ماتھے پر موجود کسی زخم کے نشان میں شدید جلن نہیں ہوتی تھی۔ ردالموت کا سوچ کر ڈر تو وہ بھی جاتے تھے۔ لیکن وہ ان کے خوابوں میں نہیں آتا تھا۔ اور ویسے بھی وہ پڑھائی میں اتنے مصروف رہتے تھے کہ دن بھر انہیں اس بارے میں فکر مند ہونے کا زیادہ وقت ہی نہیں ملتا تھا کہ اسنیپ یا کوئی اور کیا کرنے کے چکر میں ہے!

ان کا سب سے آخری امتحان جادوئی تاریخ کا تھا۔ ایک گھنٹے تک خود بخود گھونٹا لگانے والی کڑاھیاں ایجاد کرنے والے پاگل بوڑھے جادوگروں کے بارے میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات دینے کے بعد وہ پورے ایک ہفتے کے لئے آزاد ہو گئے۔ ٹھیک ایک ہفتے بعد ان کے نتائج کا اعلان کیا جانا تھا۔ امتحان کے اختتام پر جب پروفیسر بینز کے بھوت نے ان سے پنکھ قلم نیچے رکھنے اور اپنے چرمئی کاغذ تہہ کر کے واپس لوٹانے کیلئے کہا تو باقی تمام لوگوں کی طرح ہیری بھی خود کو خوشی کا اظہار کرنے سے نہیں روک پایا۔

"میں نے جتنا سوچا تھا یہ تو اس سے بہت زیادہ آسان تھا۔۔۔" دھوپ سے چمکتے میدانوں کی طرف جاتی ہوئی بھیڑ میں شامل ہوتے ہوئے ہرمائنی بولی۔ "میں بیکار میں ہی بھیڑیائی انسانوں کے 1637 میں مروجہ اصول و ضوابط اور بونوں کی بغاوت کے بارے میں پڑھ پڑھ کر ہلکان ہوئی۔۔۔"

ہرمائنی کو ہمیشہ امتحان دینے کے بعد اپنے پرچے کے بارے میں ایسی باتیں کرنا اچھا لگتا تھا۔ لیکن اس بار یہ سنتے ہی رون نے شور مچا دیا کہ یہ سب سن کر اس کی طبیعت بگڑ رہی ہے۔ تو پھر وہ لوگ نیچے جھیل کی طرف چل دیئے اور کاہلی کے ساتھ ایک بڑے گھنے درخت کی چھاؤں

تلے پسر گئے۔ ویزلی جڑواں بھائی اور لی جارڈن ایک دیو قامت آبی گھونگھے کی سونڈوں پر گدگدی کرنے میں مصروف تھے۔ جو دھوپ سینکنے کی خاطر اوپر گرم اتھلے پانی میں ابھر آیا تھا۔

"جان چھوٹی پڑھائی سے۔۔۔" رون نے گھاس پر اپنی ٹانگیں پسارتے ہوئے خوشی بھرے لہجے میں کہا۔ "تمہیں بھی خوش نظر آنے کا پورا حق ہے ہیری۔۔۔ یہ پتہ چلنے میں ابھی پورا ایک ہفتہ باقی ہے کہ ہم نے امتحانات میں کیا گل کھلائے ہیں۔۔۔ ابھی سے پریشان ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔"

ہیری مستقل اپنا ماتھا مسل رہا تھا۔ "کاش مجھے معلوم ہوتا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔۔۔" وہ غصے سے چلایا۔ "میرا زخم کا نشان مسلسل جل رہا ہے۔۔۔ ایسا پہلے بھی ہوا ہے۔۔۔ لیکن اب تو یہ جلن ختم ہی نہیں ہوتی۔۔۔"

"مادام پومفری کے پاس جاؤ۔۔۔" ہرمائنی نے مشورہ دیا۔

"میں بیمار نہیں ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "پتہ نہیں کیوں لیکن مجھے لگتا ہے جیسے یہ کوئی خطرے کی گھنٹی ہو۔۔۔ جس کا مطلب ہے خطرہ کہیں قریب ہی موجود ہے۔۔۔"

رون پر اس بات کا کچھ خاص اثر نہیں ہوا۔ گرمی بھی تو بلا کی پڑ رہی تھی۔

"ہیری۔۔۔ ٹھنڈ رکھ بھائی۔۔۔ ہرمائنی نے بالکل ٹھیک کہا تھا جب تک ڈمبلڈور آس پاس ہیں تب تک پتھر بالکل محفوظ ہے۔۔۔ ویسے بھی ہمارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اسنیپ نے گولو مولو کو عبور کرنے کا طریقہ ڈھونڈ لیا ہوگا۔۔۔ وہ ایک بار اپنی ٹانگ ادھڑوا چکا ہے۔۔۔ اس لئے جلد بازی میں وہ اب دوبارہ ایسی کوئی کوشش بالکل نہیں کرے گا۔۔۔ اور رہ گئی بات ہیگرڈ کی کہ وہ کبھی ڈمبلڈور کو دھوکا دے گا تو ایسا تو اسی وقت ممکن ہے جب نیول پاکستان کے قومی دستے میں شامل ہو کر کوئیڈچ کھیلنا شروع کر دے۔۔۔"

ہیری نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلایا۔ لیکن دماغ کے کسی کونے میں ایک خیال اسے لگاتار پریشان کر رہا تھا۔ جیسے کوئی خاص کام۔ جو وہ کرنا بھول گیا ہو۔ جب اس نے اپنی اس کیفیت کا ذکر ہرمائنی سے کیا تو وہ بولی۔ "یہ تو بس امتحانات کی وجہ سے ہونے والا تناؤ ہے۔۔۔ کل رات ہی آدھی رات کے وقت اچانک آنکھ کھلنے پر میں تبدیلیِ ہیئت کا مضمون دہرانے بیٹھ گئی۔۔۔ کافی دیر کے بعد مجھے احساس ہوا کہ اس مضمون کا امتحان تو ہم پہلے ہی دے چکے ہیں۔۔۔"

ہیری کو یقین تھا کہ اسے پریشان کرنے والے خیال کا پڑھائی سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔ تبھی اس کی نظر ایک الو پر پڑی جو نیلے آسمان

میں پر پھڑ پھڑاتے ہوئے اسکول کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ اس کے منہ میں ایک خط دبا ہوا تھا۔ صرف ہیگرڈ ہی وہ اکلوتا شخص تھا جس نے آج تک اسے کبھی بھی خط بھیجے تھے۔ ہیگرڈ کبھی بھی ڈمبلڈور کو دھوکا نہیں دے گا۔ ہیگرڈ کبھی کسی کو یہ نہیں بتائے گا کہ گولومولو کو کس طرح عبور کیا جاسکتا ہے۔ کبھی نہیں۔ لیکن۔۔۔

ہیری اچانک اچھل کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔

"اب تم کہاں چلے۔۔۔؟" رون نے سستی بھرے انداز میں پوچھا۔

"مجھے ابھی ابھی ایک خیال آیا ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔ اس کی رنگت سفید پڑ چکی تھی۔ "ہمیں چل کر ہیگرڈ سے ملنا ہوگا۔۔۔ ابھی اسی وقت۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟" ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے پوچھا کیونکہ ہیری کے ساتھ چلنے کیلئے اسے بہت تیز چلنا پڑ رہا تھا۔

"کیا تمہیں نہیں لگتا کہ یہ تھوڑی عجیب بات ہے۔۔۔" ہیری نے گھاس کی پھسلواں ڈھلوان سطح پر تیزی سے چڑھتے ہوئے کہا۔ "ہیگرڈ کی سب سے بڑی تمنا ایک ڈریگن کی پرورش تھی۔۔۔ اور نہ جانے کہاں سے ایک اجنبی نمودار ہو جاتا ہے۔۔۔ جو اپنی جیب میں ڈریگن کا انڈا لئے گھوم رہا ہے۔۔۔؟ اگر ایسا کرنا واقعی جادوگروں کے قانون کی خلاف ورزی ہے تو کتنے لوگ اپنی جیبوں میں ڈریگن کے انڈے لئے اِدھر اُدھر گھومتے ہوں گے۔۔۔؟ عجیب نہیں لگتا کہ اسے ہیگرڈ سے ہی ٹکرانا تھا۔۔۔؟ یہ میں پہلے کیوں نہیں سمجھ پایا۔۔۔؟"

"پتہ نہیں کیا کہے جا رہے ہو۔۔۔؟" رون نے کہا۔ لیکن تیز قدموں سے میدان کے پار جنگل کی طرف دوڑتے ہوئے ہیری نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

ہیگرڈ اپنے گھر کے باہر ایک آرام کرسی میں دھنسا بیٹھا تھا۔ اس کی پتلون کے پائنچے اور بازو اوپر چڑھے ہوئے تھے۔ اور وہ اپنی کرسی کے سامنے دھرے ایک بڑے کٹورے میں مٹر چھیل رہا تھا۔

"خوش آمدید۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "امتحانات ختم ہو گئے۔۔۔؟ اب آج تو شربت پینے کیلئے وقت ہونا چاہئے۔۔۔؟"

"بالکل ہے۔۔۔" رون نے کہا۔ لیکن ہیری نے اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔

"نہیں۔۔۔! ہم ذرا جلدی میں ہیں۔۔۔ ہیگرڈ! مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔ تمہیں وہ رات یاد ہے جب تم

نے جوئے میں شیخو کو جیتا تھا۔۔۔؟ جس اجنبی کے ساتھ تم نے تاش کھیلی تھی اس کی شکل کیسی تھی۔۔۔؟"

"خدا جانے۔۔۔" ہیگرڈ نے تعجب بھرے انداز میں جواب دیا۔ "نے پورے وقت اپنا چوغہ کبھی اتارا ہی نہیں۔۔۔"

ان تینوں کے چہرے پر ابھر آنے والی دہشت کو دیکھتے ہی اس نے اپنی تیوریاں چڑھالیں۔

"یہ کوئی اتنی عجیب بات بھی نہیں ہے۔۔۔سانڈ کی آنکھ ۔۔۔یعنی گاؤں کے شراب خانے میں۔۔۔بہت سے عجیب قسم کے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔۔۔ شاید وہ ڈریگن کا کوئی بیوپاری ہو۔۔۔ہے کہ نہیں۔۔۔؟ لیکن ہم نے اس کا چہرہ بالکل نہیں دیکھا کیونکہ اس نے اپنا چہرہ ایک چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔"

ہیری مٹر کے کٹورے کے پاس نیچے زمین پر ہی بیٹھ گیا۔

"تمہاری اس سے کس بارے میں باتیں ہوئی تھیں ہیگرڈ۔۔۔؟ کیا تم نے کبڑا مسّا کا ذکر بھی کیا تھا۔۔۔؟"

"ہوسکتا ہے۔۔۔" ہیگرڈ نے سوچتے ہوئے کہا۔ دماغ پر زور دینے کی کوشش میں اس کی بھنوئیں پھڑک رہی تھیں۔ "ہاں۔۔۔اس نے پوچھا تھا کہ ہم کیا کرتے ہیں۔۔۔اور ہم نے اسے بتایا تھا کہ ہم یہاں شکاری درندوں کی دیکھ بھال پر مامور ہیں۔۔۔ پھر اس نے ہم سے تھوڑی بہت معلومات لیں کہ ہم کس قسم کے جانوروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔۔۔ہم نے اسے بتایا۔۔۔اور ہم نے یہ بھی بتایا کہ ہم ہمیشہ سے ہی ایک ڈریگن پالنا چاہتے ہیں۔۔۔اور پھر۔۔۔ہمیں ٹھیک طرح سے زیادہ کچھ یاد نہیں ہے کیونکہ وہ ہمیں لگاتار خرید خرید کر شربت پلائے جارہا تھا۔۔۔ چلو دیکھتے ہیں۔۔۔ارے ہاں۔۔۔ پھر اس نے کہا کہ اس کے پاس ڈریگن کا انڈا ہے اور اگر ہم چاہیں تو اس کیلئے تاش کی ایک بازی لگا سکتے ہیں۔۔۔ لیکن وہ چاہتا تھا کہ ہم اسے یقین

دلوائیں کہ ہم اس انڈے کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں۔۔۔ ظاہر سی بات ہے اپنے عزیز ڈریگن کو کوئی اس طرح کسی یتیم خانے میں تو نہیں دے سکتا نا۔۔۔ تو ہم نے اسے بتایا کہ گولو مولو کے بعد کسی ڈریگن کو سنبھالنا تو چٹکیوں کی بات ہے۔۔۔"

"اور کیا۔۔۔ کیا اس نے گولو مولو میں دلچسپی ظاہر کی تھی۔۔۔؟" ہیری نے پوچھا۔ وہ ہر ممکن طریقے سے اپنی آواز کو پر سکون رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

"بالکل۔۔۔ ظاہر سی بات ہے۔۔۔ بھلے ہی تم محبڑا مسّا میں رہتے ہو لیکن کیا کبھی کسی تین سروں والے کتے کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔۔۔؟ تو ہم نے اسے بتایا کہ اگر آپ اسے مطمئن کرنے کا ہنر جانتے ہیں تو گولو مولو تو بالکل حلوہ ہے حلوہ۔۔۔ بس ایک بار اس کے سامنے موسیقی کا کوئی سر چھیڑ دو اور وہ فوراً گہری نیند سو جائے گا۔۔۔"

ہیگرڈ کے چہرے پر اچانک دہشت پھیل گئی۔ "ہمیں تمہیں یہ نہیں بتانا چاہئے تھا۔۔۔" وہ ہکلایا۔ "بھول جاؤ ہم نے ایسا کچھ کہا ہے۔۔۔ ارے۔۔۔ کہاں چل دیئے تم لوگ۔۔۔؟"

ہیری۔ رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے سے تب تک کچھ نہیں کہا جب تک ان کے بھاگتے قدم داخلی دیوان میں پہنچ کر ایک جھٹکے کے ساتھ رک نہیں گئے۔ جہاں میدانوں کے مقابلے میں کافی خاموشی اور ٹھنڈک چھائی ہوئی تھی۔

"ہمیں ڈمبلڈور کے پاس جانا چاہئے۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "ہیگرڈ نے اس اجنبی کو بتا دیا ہے کہ گولو مولو کو کس طرح پار کیا جا سکتا ہے۔۔۔ اور چوغے کے نیچے یا تو اسنیپ تھا یا پھر ردالموت۔۔۔ ایک بار ہیگرڈ کو شراب کے نشے میں دھت کرنے کے بعد یہ کام بے حد آسان رہا ہو گا۔۔۔ اب تو بس یہی امید کرتا ہوں کہ ڈمبلڈور ہمارا یقین کر لیں۔۔۔ اگر بین مخالفت نہ کرے تو ہو سکتا ہے کہ فرینز بھی ہمارے حق میں گواہی دے پائے۔۔۔ یہ ڈمبلڈور کا دفتر کس طرف ہے۔۔۔؟"

انہوں نے چاروں طرف اس طرح دیکھا جیسے انہیں امید ہو کہ اچانک درست سمت کی طرف اشارہ کرتا ہوا کوئی تختۂ رہنمائی نمودار ہو گا۔ ان لوگوں کو یہ کبھی نہیں بتایا گیا تھا کہ ڈمبلڈور کہاں رہتے تھے۔ اور نہ ہی وہ ایسے کسی طالب علم کو جانتے تھے جسے سزا کے طور پر ان کے پاس بھیجا گیا ہو۔

"ہمیں صرف۔۔۔" ہیری نے بولنا شروع ہی کیا تھا کہ اچانک دیوان کے پار ایک آواز گونجی۔

"تم تینوں اندر کیا کر رہے ہو۔۔۔؟"

یہ پروفیسر مک گونیگل تھیں۔ جنہوں نے اپنے ہاتھوں میں بہت سی کتابیں تھامی ہوئی تھیں۔

"ہم پروفیسر ڈمبلڈور سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔" ہرمائنی نے بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ کم از کم ہیری اور رون کو تو ایسا ہی محسوس ہوا تھا۔

"پروفیسر ڈمبلڈور سے ملنا چاہتے ہو۔۔۔؟" پروفیسر مک گونیگل نے اس انداز میں ان کی بات دہرائی جیسے ایسا کرنا کوئی بہت بڑا جرم ہو۔ "کیوں۔۔۔؟"

ہیری نے تھوک نگلا۔ اب کیا کریں۔؟

"وہ تو راز کی بات ہے۔۔۔" کہنے کو تو اس نے کہہ دیا لیکن اسے فوراً ہی احساس ہو گیا کہ اسے یہ نہیں کہنا چاہئے تھا کیونکہ یہ سنتے ہی پروفیسر مک گونیگل کے نتھنے پھڑکنے لگے تھے۔

"پروفیسر ڈمبلڈور دس منٹ پہلے جا چکے ہیں۔۔۔" انہوں نے سرد لہجے میں کہا۔ "انہیں وزارتِ جادو گری سے بذریعہ الو فوری بلاوا آیا تھا۔۔۔ اور وہ بنا تاخیر کیے اُڑ کر کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔۔۔"

"وہ جا چکے ہیں۔۔۔؟" ہیری کی رنگت فق پڑ گئی۔ "اس وقت۔۔۔؟"

"پوٹر! پروفیسر ڈمبلڈور ایک انتہائی عظیم جادو گر ہیں۔۔۔ کئی لوگ ان کے وقت کے طالب رہتے ہیں۔۔۔"

"لیکن۔۔۔ یہ کام بھی انتہائی اہم ہے۔۔۔"

"تم جو کہنا چاہتے ہو۔۔۔ کیا وہ بات وزارتِ جادو گری سے بھی زیادہ اہم ہے پوٹر۔۔۔؟"

"دیکھئے پروفیسر۔۔۔" ہیری نے اشاروں اشاروں میں بتانے کی کوشش کی۔ "وہ بات پارس پتھر کے بارے میں ہے۔۔۔"

پروفیسر مک گونیگل کو اس کے منہ سے جو بھی الفاظ سننے کی امید تھی۔ کم از کم یہ وہ الفاظ تو بالکل نہیں تھے۔ ان کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی کتابیں دھڑام سے فرش پر جا گریں۔ لیکن انہوں نے انہیں اٹھایا نہیں۔

"تمہیں اس بارے میں کیسے پتہ چلا۔۔۔؟" انہوں نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کہا۔

"پروفیسر۔۔۔! مجھے لگتا ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ اسن۔۔۔ کہ کوئی اس پتھر کو چرانے کی کوشش کرنے والا ہے۔۔۔ مجھے پروفیسر ڈمبلڈور سے بات کرنی ہی ہو گی۔۔۔"

انہوں نے اسے صدمے اور شک کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ گھورا۔

"پروفیسر ڈمبلڈور کل واپس لوٹ آئیں گے۔۔۔" آخر کار انہوں نے سخت لہجے میں کہنا شروع کیا۔ "میں نہیں جانتی کہ تمہیں پتھر کے بارے میں کیسے پتہ چلا۔۔۔ لیکن فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اسے کوئی نہیں چرا سکتا۔۔۔ اس کی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔۔۔"

"لیکن پروفیسر۔۔۔"

"پوٹر! میں جانتی ہوں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔" انہوں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ پھر وہ جھکیں اور اپنی گری ہوئی کتابیں سمیٹنے لگیں۔ "فی الحال میں تمہیں یہی مشورہ دے سکتی ہوں کہ تم لوگ باہر جاؤ اور نرم گرم دھوپ کے مزے اٹھاؤ۔۔۔"

لیکن انہوں نے ایسا بالکل نہیں کیا۔

"یہ آج رات ہی ہوگا۔۔۔" یہ یقین کر لینے کے بعد کہ پروفیسر مک گونیگل اتنی دور پہنچ چکی ہوں گی کہ ان کی باتیں نہ سن پائیں۔ ہیری نے باقی دونوں سے سرگوشی کی۔ "اسنیپ آج رات چور دروازے سے اندر جائے گا۔۔۔ اس نے ہر وہ چیز معلوم کر لی ہے جس کی اسے ضرورت تھی۔۔۔ اور اب تو اس نے ڈمبلڈور کو بھی رستے سے ہٹا دیا ہے۔۔۔ وہ خط بھی اسی نے بھیجا ہوگا اور میں پورے یقین کے ساتھ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ جب ڈمبلڈور وزارت پہنچیں گے تو وہ لوگ اچانک انہیں وہاں دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔۔۔۔"

"لیکن ہم کر بھی کیا۔۔۔" ہرمائنی ایک گہری سانس کھینچتے ہوئے اچانک خاموش ہو گئی۔ ہیری اور رون فوراً پیچھے کی طرف پلٹے۔

وہاں اسنیپ کھڑے تھے۔

"سلام دوپہر۔۔۔" انہوں نے نرم لہجے میں کہا۔

وہ لوگ انہیں گھورتے ہی رہ گئے۔

"اتنے سہانے موسم میں آپ لوگوں کو اندر نہیں ہونا چاہئے۔۔۔" چہرے پر عجیب مکار مسکراہٹ سجائے انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"ہم۔۔۔"ہیری نے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن وہ بالکل بھی نہیں جانتا تھا کہ اسے آگے کیا کہنا تھا۔

"تمہیں تو خاص طور پر محتاط رہنا چاہئے۔۔۔" اسنیپ نے کہا۔ "یوں چوروں کی طرح مشکوک انداز میں گھوموگے۔۔۔۔ تو لوگ تو یہی سمجھیں گے کہ تم پھر کسی چکر میں پڑے ہوئے ہو۔۔۔ اور شیر دل اب مزید نمبر گنوانے کی حالت میں نہیں ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

ہیری کا چہرہ شرم سے سرخ پڑ گیا۔ وہ تینوں فوراً باہر جانے کے لئے مڑ گئے۔ لیکن پروفیسر اسنیپ نے انہیں واپس بلا لیا۔

"دھیان رہے پوٹر۔۔۔ اگر دوبارہ رات کے وقت باہر گھومتے ہوئے پکڑے گئے تو میں خود تمہیں اسکول سے باہر نکلوا کر ہی دم لوں گا۔۔۔ امید کرتا ہوں کہ تمہارا دن اچھا گزرے۔۔۔" یہ کہہ کر وہ عملے کے کمرے کی طرف چل دیئے۔

باہر پتھر کی سیڑھیوں پر پہنچتے ہی ہیری ان دونوں کی طرف مڑا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔! تو اب ہمیں یہ کرنا ہے۔۔۔" اس نے تیزی کے ساتھ سرگوشی کی۔ "کہ ہم میں سے کسی ایک کو اسنیپ پر نظر رکھنا ہوگی۔۔۔ انتظامی عملے کے مشترکہ کمرے کے باہر انتظار کرو۔۔۔ اور اگر وہ کہیں باہر نکلے تو اس کا پیچھا کرو۔۔۔ اس کام کے لیے ہرمائنی۔۔۔ تم زیادہ موزوں رہو گی۔۔۔"

"میں ہی کیوں۔۔۔؟"

"اوہو ظاہر ہے۔۔۔" رون بولا۔ "تم پروفیسر فلٹ وک کا انتظار کرنے کا ڈھونگ کر سکتی ہو۔۔۔" اس نے اونچی آواز میں اس کی نقل اتاری۔ "اوہ پروفیسر فلٹ وک۔۔۔۔! میں تو پریشان ہو گئی ہوں۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں نے سوال نمبر چودہ کے جز 'ب' کا جواب غلط لکھ دیا ہے۔۔۔"

"اوہ بس بھی کرو۔۔۔" ہرمائنی بولی۔ لیکن وہ وہاں جانے اور اسنیپ پر نظر رکھنے کیلئے تیار ہو گئی۔

"اور ہم لوگ اگر تیسری منزل کی راہداری کے باہر رہیں تو بہتر رہے گا۔۔۔" ہیری نے رون سے کہا۔ "چلو آؤ۔۔۔"

مگر منصوبے کا یہ حصہ بری طرح ناکام ہو کر رہ گیا۔ جیسے ہی وہ لوگ اس دروازے تک پہنچے جو گولومولو کو اسکول کے بقیہ حصے سے الگ کرتا تھا۔ ایک بار پھر ان کا سامنا پروفیسر مک گونیگل سے ہو گیا۔ اور اس بار تو وہ غصے سے پاگل ہی ہو گئیں۔

"میرے خیال سے تمہیں لگتا ہے کہ تم لوگ اتنے بڑے تیس مار خان ہو کہ تمہارے سامنے ہمارے کئے گئے جادوئی انتظامات کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔۔۔" انہوں نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا۔ "بے وقوفی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔۔۔ اگر اب مجھے پتہ چلا کہ تم لوگ دوبارہ اس جگہ کے آس پاس بھی پھٹکے ہو تو میں شیرحل کے پچاس نمبر کاٹ لوں گی۔۔۔ ہاں ویزلی میرے اپنے فریق کے پچاس نمبر۔۔۔۔"

ہیری اور رون واپس مشترکہ فریقی کمرے میں پہنچ گئے۔ ابھی ہیری نے اتنا ہی کہا تھا کہ "کم از کم ہرمائنی تو اسنیپ کے پیچھے دم چھلے کی طرح لگی ہوئی ہو گی۔۔۔" اسی وقت دیوار پر بنے سوراخ پر لگی موٹی عورت کی تصویر جھولتے ہوئے کھلی اور ہرمائنی اندر کمرے میں داخل ہوئی۔

"مجھے افسوس ہے ہیری۔۔۔" وہ روہانسے لہجے میں بولی۔ "اسنیپ باہر نکل آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ میں وہاں کیا کر رہی ہوں۔۔۔ تو جب میں نے انہیں بتایا کہ میں فلٹ وک کا انتظار کر رہی ہوں تو وہ خود انہیں بلانے واپس اندر چلے گئے۔۔۔ میں بڑی مشکل سے پیچھا چھڑا کر ابھی لوٹ پائی ہوں۔۔۔ لیکن میں نہیں جانتی کہ اس دوران اسنیپ کہاں چلے گئے۔۔۔"

"تو یہ بات ہے۔۔۔ کیوں۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا اور اس کی آنکھیں غیر معمولی انداز میں چمک رہی تھیں۔ باقی دونوں نے گھبرائی ہوئی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"میں آج رات یہاں سے باہر جاؤں گا اور اس پتھر کو خود پہلے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔۔۔"

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔" رون نے کہا۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔" ہرمائنی بولی۔ "یاد ہے نا مک گونیگل اور اسنیپ نے کیا کہا ہے۔۔۔؟ تمہیں اسکول سے نکال دیا جائے گا۔۔۔"

"تو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔؟" ہیری چلایا۔ "کیا تمہیں سمجھ نہیں آرہا۔۔۔؟ اگر اسنیپ نے اس پتھر کو چرا لیا تو ردالموت لوٹ آئے گا۔۔۔ کیا تم نہیں جانتی کہ پچھلی مرتبہ جب اس نے اقتدار پر قبضہ جمانے کی کوشش کی تھی تو لوگوں کا کیا حشر ہوا تھا۔۔۔؟ پھر کوئی کمبڑا (مسّا) رہے گا ہی نہیں جہاں سے کسی کو نکالا جا سکے۔۔۔ وہ یا تو اسے ملیامیٹ کر دے گا یا پھر اسے کالے جادو کے اسکول میں تبدیل کر دے گا۔۔۔ تمہیں نظر نہیں آرہا کہ پھر ان نمبروں کے ملنے یا گنوانے کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔۔۔؟ کیا تمہیں واقعی ایسا لگتا

ہے کہ اگر شیر دل فریقی انعامی پیالہ جیت گیا تو وہ تمہیں یا تمہارے خاندان کو چھوڑ دے گا۔۔۔؟ اگر مجھے پتھر تک پہنچنے سے پہلے پکڑ بھی لیا گیا تو زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا۔۔۔ مجھے ڈرسلی خاندان کے پاس جانا پڑے گا اور وہاں بیٹھ کر انتظار کرنا ہوگا کہ ردالموت آئے اور مجھے ڈھونڈ لے۔۔۔ آج نہیں تو کل تو مجھے موت کا سامنا کرنا ہی ہوگا۔۔۔ کیوں کہ میں کبھی بھی کالی طاقتوں کے سامنے سر نہیں جھکاؤں گا۔۔۔ میں آج رات چور دروازے کے پار جا رہا ہوں اور تم دونوں چاہے جو بھی کہو۔۔۔! میں رُکنے والا نہیں ہوں۔۔۔! یاد ہے نا ردالموت نے میرے والدین کو مارا تھا۔۔۔؟"

اس نے سلگتی ہوئی نگاہوں سے انہیں گھورا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہیری۔۔۔" ہرمائنی منمناتی ہوئی آواز میں بولی۔

"میں اپنی سلیمانی چادر کا استعمال کروں گا۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "میری قسمت اچھی تھی کہ یہ مجھے واپس مل گئی۔۔۔"

"لیکن کیا یہ ہم تینوں کو چھپا لے گی۔۔۔؟" رون نے پوچھا۔

"ہم تینوں کو۔۔۔؟"

"چھوڑو بھی۔۔۔! تم یہ کیسے سوچ سکتے ہو کہ ہم تمہیں اکیلا جانے دیں گے۔۔۔؟"

"بالکل بھی نہیں۔۔۔!" ہرمائنی نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "تم سوچ بھی کیسے سکتے ہو کہ ہمارے بغیر تم اس پتھر تک پہنچ جاؤ گے۔۔۔؟ بہتر ہوگا کہ میں اب چلوں اور ایک بار پھر اپنی کتابوں کو اچھی طرح سے چھان لوں۔۔۔ شاید ان میں کوئی کام کی چیز مل جائے۔۔۔"

"لیکن اگر ہم پکڑے گئے تو تم دونوں کو بھی اسکول سے نکال دیا جائے گا۔۔۔"

"میرے ساتھ ایسا کچھ کرنے سے پہلے انہیں دس دفعہ سوچنا پڑے گا۔۔۔" ہرمائنی نے گھمبیر لہجے میں کہا۔ "پروفیسر فلٹ وک نے مجھے چوری سے بتایا ہے کہ ان کے امتحان میں مجھے ایک سو بارہ فیصد نمبر ملے ہیں۔۔۔ ایسے نتیجے کے بعد یہ لوگ مجھے باہر نہیں نکال سکتے۔۔۔"

رات کے کھانے کے بعد وہ تینوں تناؤ کے عالم میں مشترکہ فریقی کمرے میں سب سے الگ تھلگ بیٹھ گئے۔ کسی نے ان پر دھیان دیا بھی نہیں۔ ویسے بھی شیر حل کے کسی بھی طالب علم کو ہیری سے بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اور یہ پہلی رات تھی جب اس بات سے وہ بالکل بھی پریشان نہیں ہوا۔ ہرمائنی اپنے لکھے ہوئے پلندوں کو الٹ پلٹ رہی تھی اسے امید تھی کہ اپنے سیکھے ہوئے جادوئی سحر میں سے کوئی ایک تو اس کے کام آ ہی جائے گا۔ آنے والی مہم کی سوچ میں ڈوبے ہیری اور رون بھی بالکل خاموش بیٹھے تھے۔

ایک کے بعد ایک لوگ سونے کیلئے بستروں پر جانے لگے اور دھیرے دھیرے کمرہ بالکل خالی ہو گیا۔

جیسے ہی سب سے آخر میں لی جارڈن بھی انگڑائیاں اور جمائیاں لیتا ہوا وہاں سے چلا گیا تو رون نے سرگوشی کی۔ "بہتر ہو گا کہ تم سلیمانی چادر لے آؤ۔۔۔" ہیری نے دوڑتے ہوئے اوپر جاتا زینہ پار کیا اور تاریکی میں ڈوبی ہوئی اپنی خواب گاہ میں داخل ہو گیا۔ سامان سے سلیمانی چادر نکالتے ہوئے اس کی نظر اس بانسری پر پڑی جو ہیگرڈ نے اسے کرسمس پر دی تھی۔ گولومولو پر استعمال کی خاطر اس نے اسے بھی اپنی جیب میں ٹھونس لیا۔ اس وقت گانا گانے کے لئے اس میں ذرا سی بھی ہمت نہیں تھی۔

پھر وہ دوڑتا ہوا واپس نیچے مشترکہ فریقی کمرے میں پہنچ گیا۔

"ہمیں سلیمانی چادر کو یہیں اوڑھ لینا چاہیے تاکہ واضح ہو جائے کہ یہ ہم تینوں کو اچھی طرح سے ڈھانپ سکتی ہے یا نہیں۔۔۔ اگر فلچ نے ہم میں سے کسی ایک کے بھی پاؤں کو اپنے آپ گھومتے ہوئے دیکھ لیا تو۔۔۔"

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" کمرے کے کونے سے ایک آواز سنائی دی۔ اور ایک آرام کرسی کے پیچھے سے نیول نمودار ہوا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں اپنا مینڈک ٹریور دبوچا ہوا تھا جس نے شاید ابھی ابھی آزاد ہونے کی ایک اور ناکام کوشش کی تھی۔

"کچھ نہیں نیول۔۔۔! کچھ نہیں۔۔۔!" ہیری نے جلدی سے کہا اور تیزی کے ساتھ سلیمانی چادر کو اپنی کمر کے پیچھے چھپا لیا۔

رنگے ہاتھوں پکڑے جانے پر ان کے شرمندگی میں ڈوبے چہروں کو نیول غور سے گھور رہا تھا۔

"تم پھر باہر جا رہے ہو۔۔۔؟" اس نے کہا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں تو۔۔۔" ہرمائنی بولی۔ "ہم کہیں نہیں جا رہے۔۔۔ تم جا کر سو کیوں نہیں جاتے نیول۔۔۔"

ہیری نے دروازے کے پاس رکھے ہوئے پرانے بڑے گھڑیال کی طرف دیکھا۔ برباد کرنے کے لئے اب ان کے پاس وقت بالکل بھی نہیں تھا۔ اب تک تو اسنیپ گولومولو کو لوری دے کر سلا بھی چکا ہو گا۔

"تم باہر نہیں جا سکتے۔۔۔"نیول نے کہا۔"تم پھر پکڑے جاؤ گے اور شیر دل مزید مشکل میں پڑ جائے گا۔۔۔"

"تم سمجھ نہیں رہے۔۔۔ایسا کرنا بے حد ضروری ہے۔۔۔"ہیری نے کہا۔

لیکن نیول تو جیسے کچھ کر دکھانے کے لئے تلا بیٹھا تھا۔

"میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا۔۔۔"اس نے کہا اور تیز قدموں سے چلتا ہوا تصویر کے سوراخ کے سامنے جم کر کھڑا ہو گیا۔"میں۔۔۔میں تم سے مقابلہ کروں گا۔۔۔"

"نیول۔۔۔"رون غصے سے دہاڑا۔"سوراخ سے دور ہٹ جاؤ۔۔۔احمقانہ حرکتیں مت کرو۔۔۔"

"مجھے احمق مت کہو۔۔۔"نیول بولا۔"مجھے نہیں لگتا کہ تم لوگوں کو مزید کوئی قانون توڑنا چاہئے۔۔۔اور تم ہی نے تو مجھ سے کہا تھا کہ مجھے لوگوں کا سامنا کرنا چاہیے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔! مگر ہم لوگوں کا نہیں۔۔۔!" رون نے تلملا کر کہا۔"نیول تم سمجھ نہیں رہے ہو کہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔؟"

جیسے ہی اس نے ایک قدم آگے بڑھایا تو نیول نے اپنے مینڈک ٹریور کو نیچے گرا دیا جو پھدکتے ہوئے فوراً نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

"تو آگے بڑھو۔۔۔اور مجھے مارنے کی کوشش کرو۔۔۔"نیول نے اپنی بھینچی ہوئی مٹھیاں تانتے ہوئے آواز لگائی۔"میں تیار ہوں۔۔۔"

ہیری ہرمائنی کی طرف مڑا۔

"کچھ کرو۔۔۔"اس نے بے چارگی کے ساتھ کہا۔

ہرمائنی آگے کی طرف بڑھی۔

"نیول۔۔۔" وہ بولی۔"مجھے سچ مچ۔۔۔سچ مچ اس بات پر بے حد افسوس ہے۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی چھڑی ہوا میں بلند کی۔

" صمم – بکم - -"نیول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے اونچی آواز میں کہا۔

نیول کے بازو اس کے جسم سے چپک گئے۔ اس کی ٹانگیں آپس میں لپٹ گئیں۔ اس کا پورا جسم اکڑ گیا۔ اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے وہ ایک مرتبہ لہرایا اور پھر دھڑام کی آواز کے ساتھ کسی لکڑی کے تختے کی طرح منہ کے بل فرش پر جا گرا۔

ہرمائنی نے بھاگ کر اسے سیدھا کیا۔ نیول کے دونوں جبڑے ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے تھے اس لئے وہ بول نہیں سکتا تھا۔ پورے جسم میں صرف اس کی آنکھوں کے ڈیلے حرکت کر پا رہے تھے۔ جو اس وقت خوف کے عالم میں ان کے چہروں پر جمے ہوئے تھے۔

"یہ تم نے اس کے ساتھ کیا کر دیا ہے۔۔۔؟"ہیری نے سرگوشی میں پوچھا۔

"یہ مکمل جسم جکڑ ٹونا ہے۔۔۔"ہرمائنی نے افسردگی سے کہا۔"اوہ نیول۔۔۔ مجھے بے حد افسوس ہے۔۔۔"

"اور کوئی چارہ نہیں تھا نیول۔۔۔! سمجھانے کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔"ہیری نے کہا۔

"تم بعد میں سمجھ جاؤ گے نیول۔۔۔"رون نے کہا۔ اور اس کے اوپر سے پھلانگتے ہوئے ان تینوں نے سلیمانی چادر اوڑھ لی۔

مہم کی شروعات میں ہی نیول کو اس طرح اکڑی ہوئی حالت میں فرش پر پڑا چھوڑ دینا کوئی بہت اچھا شگن نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اتنا زیادہ گھبرائے ہوئے تھے کہ ہر مجسمے کا سایہ انہیں فلچ جیسا لگ رہا تھا۔ ہوا کے ہر جھونکے کی آواز پر انہیں ایسا محسوس ہوتا جیسے پیوس اڑتا ہوا ان کی طرف آ رہا ہو۔

پہلے زینے پر قدم رکھتے ہی انہوں نے دیکھا کہ زینے پر اوپر کی طرف بیگم نورس دبکی بیٹھی تھیں۔

"ارے یار بس ایک بار اسے لات مارنے دو۔۔۔ بس ایک بار۔۔۔"رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی۔ لیکن ہیری نے ناں میں سر ہلاتے ہوئے اسے روک دیا۔ جیسے ہی انہوں نے محتاط انداز میں پھلانگتے ہوئے اسے پار کیا اس نے اپنی لالٹین جیسی زرد آنکھیں ان کی طرف موڑتے ہوئے ان پر جما دیں۔ لیکن کچھ کیا نہیں۔

تیسری منزل کے زینے سے اوپر پہنچنے تک راستے میں انہیں کوئی اور نہیں ملا۔ لیکن وہاں بیچ راستے میں پیوس نامی شرارتی بدروح کھینچا تانی کرتے ہوئے قالین کو ڈھیلا کرنے میں مصروف تھی تاکہ لوگ اس میں الجھ کر گر پڑیں۔

جیسے ہی ان لوگوں نے اس کی طرف قدم بڑھائے اس نے اچانک آواز لگائی۔"کون ہے۔۔۔؟" اس نے اپنی مکاری سے بھری سیاہ پتلیوں کو غور کرنے والے انداز میں سکیڑ لیا۔"بھلے ہی میں تمہیں دیکھ نہیں سکتا۔۔۔ لیکن میں اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔

کہ تم یہیں ہو۔۔۔ کیا تم چھلاوہ ہو یا کوئی بھتنا یا پھر کوئی ننھا درندہ صفت طالب علم۔۔۔؟"

وہ ہوا میں اوپر کی طرف بلند ہوا اور وہیں تیرتے ہوئے ٹھیک اسی طرف گھورنے لگا جہاں وہ کھڑے تھے۔

"فلچ کو بلانا چاہیے۔۔۔ ہاں اگر کوئی چھچھوندر غائب حالت میں یہاں وہاں گھوم رہا ہے تو مجھے ایسا ہی کرنا چاہیے۔۔۔"

ہیری کے دماغ میں اچانک ایک اچھوتا خیال ابھرا۔

"پیوس۔۔۔" اس نے گھوڑے جیسی ہنہناہٹ میں سرگوشی کی۔ "خونی نواب کو غائب حالت میں گھومنے کے لئے کوئی وضاحت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

پیوس کو اتنی بری طرح سے حیرت بھرا جھٹکا لگا کہ وہ ہوا میں لٹکی ہوئی حالت سے نیچے گر پڑا۔ لیکن وقت رہتے ہوئے اس نے خود کو سنبھال لیا اور زینے سے ایک فٹ نیچے ہوا میں تیرنے لگا۔

"معافی چاہتا ہوں۔۔۔ خونخوارِ عالم۔۔۔ نواب صاحب۔۔۔" اس نے خوشامدی لہجے میں کہا۔

"غلطی میری ہے۔۔۔ بالکل غلطی میری ہی ہے۔۔۔ میں آپ کو دیکھ ہی نہیں پایا۔۔۔ ظاہر ہے میں آپ کو دیکھ نہیں پایا۔۔۔ آپ غائب حالت میں جو رہتے ہیں۔۔۔ بوڑھے پیوس کے اس چھوٹے سے مذاق کو معاف کر دیجئے حضور۔۔۔"

"مجھے یہاں پر کچھ کام ہے پیوس۔۔۔" ہیری پھٹے بانس جیسی آواز میں غرایا۔ "آج رات اس جگہ سے دور ہی رہو تو بہتر ہے۔۔۔"

"میں ایسا ہی کروں گا حضور۔۔۔ بالکل ایسا ہی کروں گا۔۔۔" پیوس نے ایک بار پھر ہوا میں بلند ہوتے ہوئے کہا۔ "امید ہے کہ آپ کا کام کامیابی سے مکمل ہو۔۔۔ میں آپ کو پریشان نہیں کروں گا۔۔۔"

اور پھر اس نے وہاں سے دوڑ لگا دی۔

"بہت خوب ہیری۔۔۔" رون نے سرگوشی کی۔

اور اگلی کچھ ساعتوں میں وہ لوگ وہاں پہنچ گئے۔ تیسری منزل کی راہداری کے بالکل سامنے۔ دروازہ پہلے ہی تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔

"لو دیکھ لو۔۔۔"ہیری نے آہستگی کے ساتھ کہا۔"اسنیپ پہلے ہی گولو مولو کو عبور کر چکا ہے۔۔۔"

کھلے دروازے کو دیکھ کر اچانک ان تینوں کو احساس ہوا کہ وہ کتنے بڑے خطرے کا سامنا کرنے جا رہے تھے۔ سلیمانی چادر کے نیچے ہی ہیری ان دونوں کی طرف مڑا۔

"اگر تم واپس جانا چاہو تو مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔۔۔"اس نے کہا۔"چاہو تو سلیمانی چادر اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔۔اب مجھے اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔"

"بے وقوفوں جیسی باتیں مت کرو۔۔۔"رون نے کہا۔

"ہم ساتھ آ رہے ہیں۔۔۔"ہرمائنی بولی۔

ہیری نے آگے بڑھ کر دروازہ چوپٹ کھول دیا۔

چرچراہٹ کے ساتھ دروازہ کھلتے ہی دھیمی غراہٹ کی آواز نے ان کے کانوں کا استقبال کیا۔ تین سروں والے کتے کی تینوں ناکیں انہیں سونگھنے کی کوشش میں ان کی طرف مڑ چکی تھیں۔ حالانکہ وہ انہیں دیکھ نہیں سکتا تھا۔

"وہ اس کے پیروں کے پاس کیا پڑا ہے۔۔۔؟"ہرمائنی نے سرگوشی کی۔

"بربط جیسی کوئی چیز لگتی ہے۔۔۔"رون نے کہا۔"یقیناً اسے اسنیپ نے وہاں چھوڑا ہو گا۔۔۔"

"جیسے ہی موسیقی بجنا بند ہوتی ہو گی یہ جاگ جاتا ہو گا۔۔۔"ہیری نے کہا۔

"تو چلو شروع کرتے ہیں۔۔۔"

اس نے ہیگرڈ کی دی ہوئی بانسری کو اپنے ہونٹوں سے لگایا اور اس میں پھونک ماری۔

سچ کہا جائے تو اس سے نکلنے والی دھن انتہائی بے سری تھی۔ لیکن موسیقی کی پہلی ہی تان سے درندے کی آنکھیں بوجھل ہونے لگیں۔ ہیری کی سانسیں اٹک گئی تھیں۔ رفتہ رفتہ درندے کی غراہٹیں دھیمی ہوتی چلی گئیں۔ وہ اپنے پنجوں پر لڑکھڑایا اور گھٹنوں کے بل نیچے جھک گیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ گہری نیند میں زمین پر لوٹیں مار رہا تھا۔

"بجاتے رہنا۔۔۔"سلیمانی چادر سے باہر نکل کر دبے پاؤں چور دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے رون نے ہیری کو خبردار کیا۔ اس کے دیو ہیکل سروں کی طرف بڑھتے ہوئے وہ کتے کی گرم بدبودار سانس اچھی طرح سے محسوس کر سکتے تھے۔

"میرے خیال سے ہم یہ دروازہ کھینچ کر کھول سکتے ہیں۔۔۔" رون نے کتے کے دوسری طرف جھانکتے ہوئے کہا۔ "تم پہلے جانا چاہو گی ہرمائنی۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔! میں کیوں پہلے جاؤں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" رون نے اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔ اور احتیاط کے ساتھ کتے کے پاؤں پھلانگتا ہوا دوسری طرف چلا گیا۔ پھر وہ نیچے کی طرف جھکا اور چور دروازے کے کنڈے کا چھلا پکڑ کر اوپر کی طرف کھینچا۔ دروازہ اوپر کی طرف جھولتے ہوئے کھل گیا۔

"تمہیں کیا نظر آرہا ہے۔۔۔؟" ہرمائنی نے دلچسپی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔! صرف اندھیرا۔۔۔ نیچے اترنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔ ہمیں سیدھا نیچے کودنا پڑے گا۔۔۔"

ہیری ابھی تک بانسری بجا رہا تھا۔ اس نے رون کی توجہ پانے کیلئے اپنا ہاتھ ہلایا اور خود اپنی طرف اشارہ کیا۔

"تم پہلے جانا چاہتے ہو۔۔۔؟ کیا واقعی۔۔۔؟" رون نے کہا۔

"میں بالکل نہیں جانتا کہ یہ جگہ کتنی گہرائی تک جا رہی ہے۔۔۔ خیر بانسری ہرمائنی کو دے دو تاکہ وہ اسے سلائے رکھے۔۔۔"

ہیری نے بانسری اسے تھما دی۔ لمحے بھر کی اس خاموشی کے دوران کتا اپنی جگہ پر کسمسایا اور اس کے منہ سے ہلکی غراہٹ نکلی مگر جونہی ہرمائنی نے بانسری کو بجانا شروع کیا تو وہ پھر ایک بار گہری نیند میں ٹُن ہو گیا۔

ہیری اسے پھلانگتا ہوا آگے بڑھا اور چور دروازے کی اندھیری گہرائی میں جھانکنے لگا۔ وہاں زمین کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

وہ نیچے جھک کر دہانے کے اندر کچھ اس طرح کودا کہ اب وہ اپنی انگلیوں کے سہارے دہانے سے نیچے لٹکا ہوا تھا۔ اس نے اوپر رون کی طرف دیکھا اور بولا۔ "اگر مجھے کچھ ہو جائے تو میرے پیچھے مت آنا۔۔۔ سیدھے الو خانے جانا اور ہیڈ وگ کو ڈمبلڈور کے پاس بھیج دینا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟"

"ٹھیک ہے۔۔۔" رون نے کہا۔

"امید ہے کہ ایک منٹ بعد پھر ملاقات ہو گی۔۔۔"

اور یہ کہہ کر ہیری نے دہانے سے اپنی انگلیاں چھوڑ دیں۔ نیچے۔ اور نیچے گرتے ہوئے ٹھنڈی نم ہوا کے جھونکے اس کے چہرے سے ٹکرا رہے تھے۔ اور پھر۔

دھم کی عجیب سی آواز کے ساتھ وہ نیچے کسی نرم سی چیز پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی وہ فوراً اُٹھ کر بیٹھ گیا اور ٹٹول کر چاروں طرف محسوس کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ کیوں کہ اس کی آنکھیں ابھی تک اندھیرے سے آشنا نہیں ہوئی تھیں۔ اسے ایسا لگا جیسے وہ کسی پودے پر بیٹھا ہوا ہو۔

"سب ٹھیک ہے۔۔۔"

اس نے اوپر تاریک اندھیرے میں کسی ڈاک ٹکٹ کی طرح چمکتے۔ کھلے ہوئے چور دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے آواز لگائی۔

"یہاں نیچے کودنے کے لئے نرم جگہ موجود ہے۔۔۔ کود جاؤ۔۔۔"

رون تو یہ سنتے ہی کود گیا۔ وہ عجیب بے ڈھنگے انداز میں ہیری کے بالکل قریب آ کر گرا۔

"یہ کیا چیز ہے۔۔۔؟" یہ اس کا پہلا جملہ تھا۔

"پتہ نہیں ۔۔۔ کسی طرح کا پودا لگتا ہے۔۔۔ شاید یہ یہاں اسی لئے ہے تاکہ نیچے گرنے پر چوٹ نہ لگے۔۔۔ چلو آجاؤ ہرمائنی۔۔۔"

بانسری کی بھدی سی آواز یکدم تھمی۔ اور اگلے ہی لمحے کتا زوردار آواز میں بھونکا۔ لیکن ہرمائنی پہلے ہی کود چکی تھی۔ وہ ہیری کے دوسری طرف گری تھی۔

"ہم لوگ یقیناً اسکول سے میلوں نیچے موجود ہیں۔۔۔" وہ بولی۔

"وہ تو ہماری خوش قسمتی تھی کہ یہ پودا یہاں موجود ہے۔۔۔" رون نے کہا۔

"خوش قسمتی۔۔۔؟" ہرمائنی چیخی۔ "تم دونوں ذرا ایک نظر اپنی طرف تو دیکھو۔۔۔"

وہ اچھل کر کھڑی ہوئی اور ہاتھ پیر مارتی ہوئی ایک سیلن زدہ دیوار کی طرف بڑھنے لگی۔ اسے ہاتھ پاؤں اس لئے مارنے پڑ رہے تھے کیوں کہ جس لمحے وہ نیچے گری تھی اسی لمحے سے درخت کی ریشم جیسی نرم شاخیں اس کے ٹخنوں کے چاروں طرف سانپ کی طرح بل کھاتے ہوئے اپنی گرفت جمانے لگی تھیں۔ جہاں تک ہیری اور رون کا سوال تھا ان کے پیر پہلے ہی بڑی ریشمی بیلوں میں کس کر بندھ چکے تھے اور انہیں اس بات کا احساس تک نہیں ہوا تھا۔

پودا اس پر اپنی پکڑ مضبوط کر پائے اس سے پہلے ہی ہرمائنی نے اپنے آپ کو چھڑا لیا۔ اب وہ دہشت بھری نظروں سے یہ دیکھ رہی تھی کہ کس طرح وہ دونوں لڑکے پودے کے چنگل سے بچنے کیلئے جھٹپٹا رہے تھے۔ لیکن وہ جتنا زیادہ ہاتھ پاؤں مارتے پودا اتنی ہی تیزی سے ان پر اپنی گرفت مضبوط کرتا چلا گیا۔

"ہلنا بند کرو۔۔۔" ہرمائنی نے انہیں ہدایت کی۔ "میں جانتی ہوں کہ یہ کیا ہے۔۔۔ یہ شیطانی پھندا پودا ہے۔۔۔"

"ارے واہ۔۔۔! بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم اس کا نام جان گئے۔۔۔ خوشی کے مارے کہیں میں رو نہ پڑوں۔۔۔" رون نے چڑتے ہوئے کہا۔ وہ پیچھے کی طرف زور لگاتے ہوئے بھرپور کوشش کر رہا تھا کہ پودا اس کی گردن پر شکنجہ نہ کس سکے۔

"چپ کرو۔۔۔ میں یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ اسے کیسے مارا جاتا ہے۔۔۔" ہرمائنی بولی۔

"تو ذرا جلدی کرو گی۔۔۔ میں اب سانس بھی نہیں لے پا رہا۔۔۔" ہیری نے اپنے سینے پر پھندا کستے ہوئے پودے سے کشتی لڑتے ہوئے ہانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

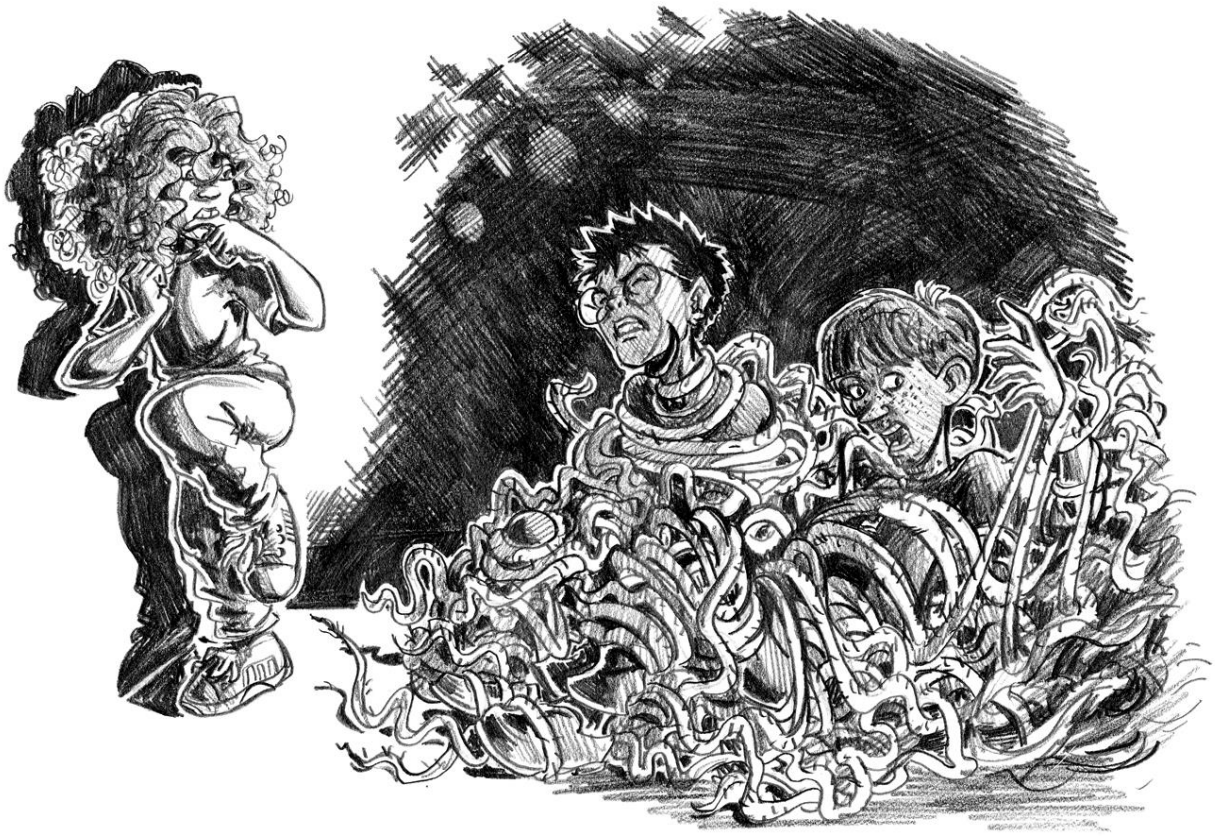

آہ!!!
ہرمائنی!!!
بچاؤ!!!
بچاؤ!!!
آہ!!!

"شیطانی پھندا۔۔۔ شیطانی پھندا۔۔۔ پروفیسر اسپراؤٹ نے کیا کہا تھا۔۔۔؟ یہ اندھیرے اور سیلن کو پسند کرتا ہے۔۔۔"

"تو پھر آگ جلاؤ۔۔۔" ہیری نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔

"ہاں۔۔۔! بالکل۔۔۔ لیکن یہاں کوئی لکڑی نہیں ہے۔۔۔" ہرمائنی اپنے ہاتھ ملتے ہوئے چلائی۔

"کیا تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔؟" رون پوری طاقت سے چلایا۔ "تم چڑیل نہیں ہو کیا۔۔۔؟"

"اوہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ بالکل۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔

اس نے جھٹکے سے اپنی چھڑی باہر نکالی۔ اسے لہرایا۔ اور کچھ بدبدائی۔ اور پودے کے اوپر اسی طرح کے نیلے شعلے پھینکے جن کا استعمال اس نے اسنیپ پر کیا تھا۔ اور کچھ ہی لمحات میں دونوں لڑکوں نے پودے کی گرفت ڈھیلی پڑتی ہوئی محسوس کی۔ روشنی اور گرماہٹ محسوس کرتے ہی پودا سکڑنے لگا تھا۔ سر پٹختی اور تڑپتی ہوئی شاخیں ان کے جسموں سے دور ہٹ گئیں اور وہ دونوں خود کو آزاد کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

"ہرمائنی۔۔۔! ہماری خوش قسمتی ہے کہ تم جڑی بوٹیوں کی جماعت میں توجہ دیتی ہو۔۔۔" سیلن زدہ دیوار کے پاس اس کے نزدیک کھڑے ہو کر ہیری نے اپنے چہرے سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔" رون نے کہا۔ "اور خوش قسمتی سے ہیری مصیبت کی گھڑی میں بھی اپنے ہوش نہیں کھوتا۔۔۔ یہاں کوئی لکڑی نہیں ہے۔۔۔ قسم سے۔۔۔"

"اس طرف۔۔۔" ہیری نے ایک پتھریلی راہداری کی طرف اشارہ کیا جو آگے بڑھنے کا اکلوتا راستہ لگ رہی تھی۔

اپنے قدموں کی چاپ کے علاوہ انہیں صرف دیواروں پر نیچے ٹپکتے ہوئے پانی کی ٹپ ٹپ کرتی آواز سنائی دے رہی تھی۔ راہداری کا ڈھلوانی راستہ انہیں مزید گہرائی میں لے گیا۔

ہیری کے دماغ میں گرنگوٹس کی یاد تازہ ہو گئی۔ ان ڈریگنوں کا خیال آتے ہی اس کا دل زوردار انداز میں دھڑکا۔ جو جادوگروں کے بینک میں تجوریوں کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ اگر ان کا سامنا کسی ڈریگن سے ہو گیا تو۔۔۔ ایک بڑا جوان ڈریگن۔ یہاں تو ننھے شیخو ہی نے ان کی ناک میں دم کر دیا تھا۔

"کیا تمہیں کچھ سنائی دے رہا ہے۔۔۔؟" رون نے سرگوشی کی۔

ہیری نے سنا۔ آگے اوپر کہیں سے سرسراہٹ اور چھنچھناہٹ کی ہلکی ہلکی آوازیں آرہی تھیں۔

"کہیں یہ کوئی بھوت تو نہیں۔۔۔؟"

"پتہ نہیں۔۔۔ مجھے تو یہ پروں کی پھڑپھڑاہٹ جیسی آواز لگ رہی ہے۔۔۔"

"آگے روشنی ہے۔۔۔ مجھے کوئی چیز ہلتی ہوئی نظر آرہی ہے۔۔۔"

جیسے ہی وہ لوگ راہداری کے کنارے تک پہنچے ان کی نگاہوں کے سامنے تیز روشنی سے بھرا ایک کمرہ نمودار ہوا۔ جس کی چھت بہت اونچی اور محراب دار تھی۔

کمرہ جگنوؤں کی طرح چمکتے ہوئے سینکڑوں ننھے پرندوں سے بھرا ہوا تھا۔ جو پنکھ پھڑپھڑاتے ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے کمرے میں چاروں طرف اُڑ رہے تھے۔ کمرے کے دوسری جانب ایک بھاری بھرکم دروازہ نظر آرہا تھا۔

"کیا خیال ہے۔۔۔ اگر ہم نے اس کمرے کو پار کرنے کی کوشش کی تو کیا یہ ہم پر حملہ کر دیں گے۔۔۔؟" رون نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"ویسے یہ اتنے خطرناک لگ تو نہیں رہے۔۔۔ لیکن اگر ان سب نے ایک ساتھ حملہ کیا تو شاید۔۔۔ خیر۔۔۔ میں دوڑ لگاتا ہوں۔۔۔"

اس نے ایک گہری سانس لی۔ دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو ڈھانپا اور کمرہ پار کرنے کیلئے دوڑ لگا دی۔

اسے امید تھی کہ کسی بھی لمحے تیز چونچیں اور نوکیلے پنجے اسے نوچ ڈالیں گے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ وہ دروازے تک صحیح سلامت پہنچ گیا۔ لیکن جیسے ہی اس نے دروازے پر لگے دستے کو اپنی طرف کھینچا۔ تو اس پر تالا لگا ہوا تھا۔

باقی دونوں بھی اس کے پاس پہنچ چکے تھے۔

انہوں نے دروازے کے ساتھ کھینچا تانی کی اسے دھکا دیا۔ لیکن وہ کھل کر نہیں دیا۔ یہاں تک کہ ہرمائنی کے ان قفل سحر سے بھی وہ دروازہ ٹس سے مس تک نہیں ہوا۔

"اب کیا کریں۔۔۔؟" رون نے کہا۔

"یہ پرندے۔۔۔! یہ یہاں صرف سجاوٹ کیلئے تو نہیں ہو سکتے۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔

انہوں نے اوپر بلندی پر اُڑتے ہوئے پرندوں کی طرف دیکھا۔ وہ چمک رہے تھے۔ لیکن وہ چمک کیوں رہے تھے۔؟

"یہ پرندے نہیں ہیں۔۔۔" ہیری نے اچانک کہا۔

"یہ چابیاں ہیں۔۔۔ پنکھ لگی چابیاں۔۔۔ دھیان سے دیکھو۔۔۔! تو اس کا مطلب یہ ہوا۔۔۔" اس نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔ جبکہ باقی دونوں آنکھیں سکیڑے چابیوں کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ "ہاں۔۔۔ وہ دیکھو۔۔۔ جادوئی اڑن جھاڑو ئیں۔۔۔ ہمیں چابی کو پکڑ کر دروازہ کھولنا ہو گا۔۔۔"

"لیکن یہاں تو سینکڑوں چابیاں موجود ہیں۔۔۔"

رون نے دروازے پر بنے تالے کو غور سے دیکھا۔

"ہمیں ایک بڑی۔۔۔ پرانے زمانے کی۔۔۔ شاید چاندی کی۔۔۔ اس تالے جیسی چابی کو ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔"

ان تینوں نے ایک ایک جادوئی اڑن جھاڑو اُٹھالی اور چابیوں کے بادل کے عین درمیان ہوا میں بلند ہو گئے۔

انہوں نے جھپٹ کر کئی چابیوں کو پکڑنے کی کوشش کی۔ لیکن جادوئی چابیاں گولی کی رفتار سے ان سے دور بھاگ جاتیں یا اتنی تیزی کے ساتھ غوطہ لگاتیں کہ ان میں سے کسی ایک کو بھی پکڑنا انتہائی مشکل لگ رہا تھا۔

ہیری سو سال میں سب سے کم عمر متلاشی یونہی نہیں تھا۔ اس میں ایسی چیزیں دیکھنے کی صلاحیت موجود تھی جو دوسروں کو نظر نہیں آتی تھیں۔ ایک منٹ تک ان گنت پنکھوں کی قوسِ قزح کو غور سے دیکھنے کے بعد اس کی نگاہوں نے چاندی کی ایک بڑی چابی کو تاڑ لیا۔ جس کا ایک پنکھ کچھ اس انداز میں مڑا ہوا تھا۔ جیسے اسے پہلے بھی کسی نے پکڑا ہو اور چابی کے سوراخ میں بڑی بے دردی کے ساتھ گھسیڑا ہو۔

"وہ والی۔۔۔" اس نے دونوں کو آواز لگائی۔ "وہ بڑی والی۔۔۔ وہ وہاں۔۔۔ نہیں وہاں۔۔۔ چمکیلے نیلے پنکھوں والی۔۔۔ جس کا ایک طرف کا پنکھ مڑا ہوا ہے۔۔۔"

رون پھرتی کے ساتھ اس سمت بڑھا جس طرف ہیری اشارہ کر رہا تھا۔

لیکن چھت سے ٹکرا کر وہ اپنی اڑن جھاڑو سے نیچے گرتے گرتے بچا۔

"ہمیں اسے مسل کر گھیرنا ہوگا۔۔۔" ہیری نے آواز لگائی۔ اس کی آنکھیں مڑے ہوئے پنکھ والی چابی پر گڑی ہوئی تھیں۔ "رون تم اس پر اوپر کی طرف سے جھپٹو۔۔۔ ہرمائنی نیچے کی طرف رہو اور اسے نیچے آنے سے روکو۔۔۔ اور میں اسے پکڑنے کی کوشش کروں گا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اب۔۔۔"

رون نے غوطہ لگایا۔ ہرمائنی راکٹ کی رفتار سے اوپر کی طرف بڑھی۔ چابی نے ان دونوں کو چکمہ دیا اور ہیری اس کے ٹھیک پیچھے چل دیا۔ وہ تیزی کے ساتھ دیوار کی طرف اُڑی۔ ہیری نے آگے کی طرف غچہ مارا۔ اور مسلنے کی بھیانک آواز کے ساتھ اسے دیوار کے ساتھ دبا کر دبوچ لیا۔ رون اور ہرمائنی کے خوشی میں لگائے گئے نعروں کی آواز سے اونچی چھت والا کمرہ گونج اٹھا۔

وہ لوگ فوراً نیچے زمین پر اتر آئے اور ہیری دروازے کی طرف بھاگا۔ چابی اس کے ہاتھ میں بری طرح پھڑ پھڑا رہی تھی۔ اس نے چابی کو تالے کے سوراخ میں ڈالا اور گھمایا۔ اس نے کام دکھا دیا۔ جیسے ہی کھٹاک کی آواز کے ساتھ تالہ کھلا چابی ایک بار پھر ہوا میں اڑ گئی۔ اس کی حالت بے حد خراب لگ رہی تھی کیوں کہ اب تک اسے دو دفعہ پکڑا جا چکا تھا۔

"تیار ہو۔۔۔؟" ہیری نے دروازے کے دستے پر اپنا ہاتھ جماتے ہوئے باقی دونوں سے پوچھا۔ انہوں نے ہاں میں سر ہلایا تو اس نے کھینچ کر دروازہ کھول دیا۔

اگلا کمرہ اتنا تاریک تھا کہ وہ کچھ دیکھ ہی نہیں پا رہے تھے۔ لیکن جیسے ہی انہوں نے اس کمرے میں قدم رکھے۔ کمرے میں اچانک پھیلنے والی چکاچوند روشنی نے ان کی آنکھوں کے سامنے ایک عجیب منظر پیش کیا۔

وہ لوگ شطرنج کی ایک بہت بڑی عظیم الشان بساط کے کنارے پر شطرنج کے کالے مہروں کے بالکل پیچھے کھڑے تھے۔ جو سبھی ان سے کئی فٹ اونچے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں کالے پتھر تراش کر بنایا گیا ہو۔ ان کے سامنے کمرے کے دوسری طرف سفید مہروں کی قطار ان کی طرف منہ کیے کھڑی تھی۔ جنہیں دیکھ کر ہیری۔ رون اور ہرمائنی لمحے بھر کے لئے کانپ اٹھے۔ اونچے سفید مہروں کے چہرے نہیں تھے۔

"اب ہم کیا کریں گے۔۔۔؟" ہیری نے سرگوشی کی۔

"وہ تو صاف ظاہر ہے۔۔۔ کیوں۔۔۔؟" رون بولا۔ "اس کمرے کے پار جانے کے لئے ہمیں بازی کھیلنی پڑے گی۔۔۔"

سفید مہروں کے ٹھیک پیچھے وہ ایک دوسرا دروازہ دیکھ سکتے تھے۔

"کیسی بازی۔۔۔؟" ہرمائنی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میرے خیال سے ہمیں شطرنج کے مہرے بننا پڑے گا۔۔۔" رون نے کہا۔

وہ چل کر ایک کالے گھڑ سوار کے پاس گیا اور گھڑ سوار کے گھوڑے کو چھونے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ اسی لمحے پتھر میں جان پڑ گئی گھوڑے نے ہنہنا کر زمین پر ٹاپیں ماریں۔ اور گھڑ سوار نے اپنا خود سے ڈھکا ہوا چہرہ نیچے جھکا کر رون کی طرف دیکھا۔

"کیا ہمیں۔۔۔ پار جانے کیلئے آپ کے ساتھ شامل ہونا پڑے گا۔۔۔؟"

کالے گھڑ سوار نے ہاں میں سر ہلایا۔ رون باقی دونوں کی طرف مڑا۔

"اس کے لئے تھوڑی سوچ بچار کرنا ہوگی۔۔۔" اس نے کہا۔ "میرے خیال سے ہمیں تین کالے مہروں کی جگہ لینا ہوگی۔۔۔"

ہیری اور ہرمائنی خاموشی سے کھڑے رون کو سوچ میں ڈوبا دیکھتے رہے۔ آخر کار اس نے کہا۔ "اب۔۔۔ برا مت ماننا لیکن تم دونوں کو ہی اتنی اچھی شطرنج نہیں آتی۔۔۔"

"ہم برا مان بھی نہیں رہے۔۔۔" ہیری نے جلدی سے کہا۔ "بس ہمیں اتنا بتا دو کہ ہمیں کرنا کیا ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔! ہیری تم اس ہاتھی کی جگہ لے لو اور ہرمائنی تم اس رخ کی جگہ پر چلی جاؤ۔۔۔"

"اور تم۔۔۔؟"

"میں گھڑ سوار بنوں گا۔۔۔" رون نے کہا۔

شاید شطرنج کے مہرے ان کی باتیں سن رہے تھے۔ کیوں کہ یہ الفاظ سنتے ہی کالے مہروں میں سے ایک گھڑ سوار۔ ایک ہاتھی اور ایک رخ سفید مہروں کی طرف اپنی پیٹھ کرتے ہوئے شطرنج کی بساط سے نیچے اتر گئے۔ اور اپنے پیچھے وہ تین مطلوبہ خانے خالی چھوڑ گئے جنہیں رون۔ ہیری اور ہرمائنی نے پُر کر دیا۔

"شطرنج میں پہلی چال ہمیشہ سفید مہروں کی طرف سے چلی جاتی ہے۔۔۔" رون نے بساط پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔ "ہاں وہ دیکھو۔۔۔"

ایک سفید پیادہ دو گھر آگے بڑھ آیا تھا۔

رون نے کالے مہروں کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔ مہرے چپ چاپ وہاں چلتے جاتے جہاں وہ انہیں بھیجتا تھا۔ ہیری کے گھٹنے کانپ رہے تھے اگر انہیں شکست ہو گئی تو پھر کیا ہو گا؟

"ہیری۔۔۔! سیدھے ہاتھ پر چار گھر ترچھے چلو۔۔۔"

انہیں پہلا اصلی جھٹکا اس وقت لگا جب ان کا دوسرا گھڑ سوار رانی کی زد میں آیا۔ سفید رانی آگے بڑھی اور اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بری طرح سے فرش پر پٹخ دیا۔ پھر اسے گھسیٹتی ہوئی بساط سے باہر پھینک آئی۔ جہاں وہ بنا ہلے جلے منہ کے بل بالکل ساکت پڑا رہا۔

"میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔۔۔" رون نے کہا۔ وہ خود بھی تھوڑا ہڑبڑایا ہوا لگ رہا تھا۔ "اس سے تم ہاتھی کو مار سکتی ہو ہرمائنی۔۔۔! چلو آگے بڑھو۔۔۔"

ہر بار جب بھی ان کا کوئی مہرہ پٹ جاتا تو سفید مہرے ذرا سا بھی رحم نہیں کھاتے۔ جلد ہی دیوار کے ساتھ لنگڑے بے ہوش کالے مہروں کا ڈھیر لگ گیا۔ ہیری اور ہرمائنی کو بھی رون نے دو بار بال بال بچایا تھا۔ وہ خود اکیلا پوری بساط پر کودتا پھر رہا تھا اور اس نے لگ بھگ اتنے ہی سفید مہروں کو کھیل سے باہر نکالا تھا جتنے کالے مہرے باہر ہو چکے تھے۔

اچانک وہ بڑبڑایا۔ "ہم تقریباً کھیل کے اختتام تک پہنچ چکے ہیں۔۔۔ مجھے سوچنے دو۔۔۔ مجھے ذرا سوچنے دو۔۔۔"

سفید رانی اپنا سپاٹ چہرہ اس کی طرف موڑ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"ہاں۔۔۔" رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ "یہی آخری راستہ ہے۔۔۔ مجھے کھیل سے باہر ہونا پڑے گا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔" ہیری اور ہرمائنی ایک ساتھ چلائے۔

"یہ شطرنج ہے۔۔۔" رون چیخ کر بولا۔ "کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا بھی پڑتا ہے۔۔۔ میں اپنی چال چلوں گا اور وہ مجھے پیٹ دے گی۔۔۔ اس کے بعد تم بادشاہ کو شہ مات دے سکتے ہو ہیری۔۔۔"

"لیکن۔۔۔"

"تم اسنیپ کو روکنا چاہتے ہو یا نہیں۔۔۔؟"

"رون۔۔۔!"

"دیکھو۔۔۔! اگر تم جلدی نہیں کرو گے تو سمجھو پتھر تو گیا ہاتھ سے۔۔۔"

اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

"تیار۔۔۔؟" رون نے آواز لگائی۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا لیکن اس پر استقامت جھلک رہی تھی۔

"یہ میں چلا۔۔۔ اور ہاں جیتنے کے بعد یہاں فضول وقت ضائع مت کرنا۔۔۔"

وہ آگے بڑھا اور سفید رانی نے اس پر جھپٹا مارا۔ اس نے رون کے سر پر اپنا پتھریلا ہاتھ اس شدت کے ساتھ گھما کر مارا۔ کہ وہ فرش پر جا گرا۔ ہرمائنی چلائی لیکن اپنے خانے سے باہر نہیں نکلی۔ سفید رانی نے رون کو گھسیٹتے ہوئے ایک طرف پھینک دیا۔ لگ رہا تھا جیسے وہ بیہوش ہو گیا ہو۔

کانپتا ہوا ہیری الٹے ہاتھ تین گھر آگے بڑھا۔

سفید بادشاہ نے اپنا تاج اتارا اور ہیری کے قدموں میں ڈال دیا۔ وہ جیت گئے تھے۔ شطرنج کے مہرے سر جھکاتے ہوئے الگ ہٹ گئے۔ انہوں نے آگے جانے والے دروازے کا راستہ کھلا چھوڑ دیا تھا۔ رون کی طرف ایک بار فکر مندی سے دیکھنے کے بعد ہیری اور ہرمائنی بھاگتے ہوئے دروازے سے گزر کر دوسری راہداری میں داخل ہو گئے۔

"اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔؟"

"اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔" ہیری نے جیسے خود کو تسلی دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "تمہیں کیا لگتا ہے آگے کیا ہو گا۔۔۔؟"

"ہم نے پروفیسر اسپراؤٹ کے جادوئی حصار کو پار کر لیا ہے یعنی شیطانی پھندا پودا۔۔۔ پروفیسر فلٹ وک نے چابیوں پر سحر پھونکا ہو گا۔۔۔ پروفیسر مک گونیگل نے شطرنج کے مہروں کو زندہ کرنے کیلئے ان کی ہئیت بدلی ہو گی۔۔۔ تو اب کوئیرل کا جادو بچتا ہے اور اسنیپ کا۔۔۔"

وہ ایک اور دروازے کے سامنے پہنچ چکے تھے۔

"سب ٹھیک ہے۔۔۔؟" ہیری نے سرگوشی کی۔

"چلو آگے بڑھو۔۔۔"

ہیری نے دروازے کو دھکا دے کر کھول دیا۔

ایک ناگوار سی بدبو کا جھونکا ان کے نتھنوں میں سما گیا۔ جس کی وجہ سے ان دونوں کو اپنے چوغوں کے دامن اٹھا کر اپنی ناک ڈھکنی پڑی۔ بدبو کی چبھن سے ان کی آنکھوں میں پانی اتر آیا۔

انہوں نے دیکھا ان کے سامنے فرش پر ایک دیو ہیکل "بدھو دیوزاد" چاروں خانے چت پڑا تھا۔ وہ اس بدھو دیوزاد سے بھی لمبا چوڑا تھا جس سے انہوں نے پنگا لیا تھا۔ اس کے سر پر خون بھرا ایک گومڑ چمک رہا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں۔

"مجھے خوشی ہے کہ ہمیں اس سے نہیں لڑنا پڑا۔۔۔" ہیری نے احتیاط کے ساتھ اس کے لمبے چوڑے پیروں کو پھلانگتے ہوئے کہا۔ "جلدی چلو۔۔۔ مجھ سے تو سانس تک نہیں لیا جا رہا۔۔۔"

اس نے اگلا دروازہ کھینچ کر کھولا۔ ان دونوں میں ہی یہ ہمت نہیں ہو پا رہی تھی کہ جھانک کر دیکھ سکیں کہ آگے کیا مصیبت کھڑی تھی۔ لیکن اس کمرے کے اندر کوئی خاص ڈراؤنی چیز نہیں تھی۔ صرف ایک بڑی میز۔ جس پر سات الگ الگ جسامت کی بوتلیں ایک قطار میں رکھی ہوئی تھیں۔

"اسنیپ کا جادو۔۔۔" ہیری نے کہا۔

"لیکن ہمیں کرنا کیا ہوگا۔۔۔؟"

ان کے دہلیز پار کرتے ہی ان کے پیچھے والے دروازے کے سامنے آگ جلنے لگی۔ اور یہ کوئی عام سی آگ نہیں تھی بلکہ جامنی رنگت کی آگ تھی۔ اسی لمحے آگے جانے والے دروازے کے سامنے بھی کالی خوفناک آگ کے شعلے بھڑک اُٹھے۔ وہ اس کمرے میں پھنس چکے تھے۔

"دیکھو۔۔۔!" ہرمائنی نے بوتلوں کے پاس رکھا ایک تہہ کیا ہوا رقعہ اُٹھایا۔

اسے خود بھی پڑھنے کے لئے ہیری اس کے کندھوں کے اوپر سے جھانکنے لگا۔

خطرہ تمہارے سامنے ہے ۔۔۔ جبکہ پیچھے ہے حفاظت

ڈھونڈ سکو تو ڈھونڈلو ۔۔۔ ہم میں سے دو کرتی ہیں اعانت (مدد)

ساتوں میں سے ایک لے جائے تمہیں آگے

ایک ہے ایسی۔ پینے والا فوراً پیچھے بھاگے

دو میں ہے صرف روح افزاء۔ میٹھا میٹھا مزہ

تین میں ایسا جام ہے جو طاری کردے وقتِ نزاع

اب چن بھی لو اگر نہیں یہاں سدا رہنے کی خواہش

چار سراغ کافی ہیں یا اور بھی ہے فرمائش

پہلا سراغ زہر کا ہے جو ڈھونڈنا ہے حد مشکل

الٹے ہاتھ پہ روح افزاء کے جائے ہمیشہ مل

دوسرا سراغ آخر دونوں طرف۔ اک جیسا ہونا انہیں نہیں قبول

آگے جانے کے لئے ان کی مدد۔ سوچنا بھی ہے فضول

تیسرا سراغ جسامت کا۔ سب کی اوپر نیچے

سب سے چھوٹی اور سب سے بڑی ۔ کبھی قبر میں نہ تمہیں کھینچے

چوتھا سراغ آخر سے پہلے جاؤ دونوں طرف

ذائقہ ہے یکساں دونوں کا ۔چاہے دیکھنے میں آگ اور برف

ہرمائنی نے ایک گہری آہ بھری اور ہیری یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ مسکرا رہی تھی۔ اس وقت ہنسنے کے بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"بہت خوب۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ "یہ جادو نہیں ہے۔۔۔ یہ تو منطق ہے۔۔۔ ایک پہیلی۔۔۔ کئی عظیم جادوگر بھی منطق کے معاملے میں ٹھن ٹھن گوپال ہوتے ہیں۔۔۔ وہ تو یہاں پوری زندگی پھنسے رہ جاتے۔۔۔"

"لیکن ہم بھی تو پھنس چکے ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"بالکل نہیں۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ "ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے۔۔۔ وہ یہاں اس کاغذ پر صاف لکھی ہے۔۔۔ سات بوتلیں۔۔۔ تین میں زہر۔۔۔ دو میں روح افزاء۔۔۔ ایک ہمیں کالی آگ سے بحفاظت پار کرادے گی۔۔۔ اور ایک ہمیں جامنی آگ سے واپس لے جائے گی۔۔۔"

"لیکن ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ ہمیں کون سی بوتل پینی ہے۔۔۔؟"

"مجھے سوچنے کے لئے ایک منٹ دو۔۔۔"

ہرمائنی نے رقعے کو کئی مرتبہ پڑھا۔ پھر وہ بوتلوں کی قطار کے سامنے ٹہلتے ہوئے انگلی سے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے منہ ہی منہ میں نہ جانے کیا بڑبڑانے لگی۔ آخر کار اس نے سب سمجھ میں آجانے والے انداز میں تالی بجائی۔

"سمجھ گئی۔۔۔" وہ بولی۔ "سب سے چھوٹی بوتل ہمیں کالی آگ کے پار لے جائے گی۔۔۔ پتھر کی طرف۔۔۔"

ہیری نے چھوٹی بوتل کی طرف غور سے دیکھا۔

"یہ تو ہم میں سے ایک کے لئے کافی ہوگی۔۔۔ مشکل سے ایک ہی گھونٹ بچا ہے۔۔۔"

ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"جامنی آگ سے واپس کون سی بوتل لے جائے گی۔۔۔؟"

ہرمائنی نے سیدھے ہاتھ کے آخر میں رکھی ایک گول بوتل کی طرف اشارہ کیا۔

"اسے تم پی لو۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "نہیں سنو۔۔۔! واپس جاؤ اور رون کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔۔ اڑنے والی چابیوں کے کمرے میں رکھی جادوئی اڑن جھاڑوؤں کی مدد سے چور دروازے اور گولو مولو کے پار نکل جاؤ۔۔۔ سیدھے الو خانے جانا اور ہیڈوگ کو ڈمبلڈور کے پاس بھیج دینا۔۔۔ ہمیں ان کی ضرورت ہے۔۔۔ میں اسنیپ کو کچھ وقت تک تو شاید روک لوں لیکن سچ تو یہی ہے کہ اس کا اور میرا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔۔۔"

"لیکن ہیری۔۔۔ اگر تم-جانتے-ہو-کون بھی اس کے ساتھ ہوا تو۔۔۔؟"

"دیکھو قسمت ایک بار پہلے بھی تو میرا ساتھ دے چکی ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟" ہیری نے اپنے ماتھے پر موجود زخم

کے نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "کیا پتہ آج پھر سے میری قسمت جاگ جائے۔۔۔"

جذبات کی شدت سے ہرمائنی کے ہونٹ کپکپا اُٹھے۔ وہ اچانک ہیری کی طرف لپکی اور اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لے لیا۔

"ہرمائنی۔۔۔"

"ہیری۔۔۔! تم جانتے ہو۔۔۔ تم ایک عظیم جادوگر ہو۔۔۔"

"تم سے تو کم ہی ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا۔ شکر ہرمائنی اس سے الگ ہو گئی تھی۔ شرم سے اس کے کان تک سرخ پڑ گئے تھے۔

"میں۔۔۔؟" ہرمائنی بولی۔ "کتابیں اور ذہانت۔۔۔! دُنیا میں کچھ چیزوں کی اہمیت ان سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔۔۔ جیسے دوستی اور بہادری۔۔۔ اوہ ہیری۔۔۔ اپنا دھیان رکھنا۔۔۔"

"پہلے تم پیو۔۔۔!" ہیری نے کہا۔ "تمہیں پورا بھروسہ تو ہے نا کہ کس بوتل میں کیا ہے۔۔۔؟"

"بالکل۔۔۔" ہرمائنی نے کہا۔ اس نے کونے میں رکھی گول بوتل سے ایک بڑا گھونٹ بھرا اور لمبی جھرجھری لی۔

"زہر تو نہیں ہے۔۔۔؟" ہیری نے پریشانی سے کہا۔

"نہیں۔۔۔ لیکن اس کی تاثیر برف جیسی ہے۔۔۔"

"جلدی جاؤ۔۔۔! اس سے پہلے کہ اس کا اثر ختم ہو جائے۔۔۔"

"خدا تمہیں کامیاب کرے۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔"

"جاؤ بھی۔۔۔"

ہرمائنی مڑی اور سیدھی جامنی آگ کے شعلوں سے ہوتی ہوئی دوسری طرف چلی گئی۔

ہیری نے ایک گہری سانس بھری اور سب سے چھوٹی بوتل کو اُٹھا کر کالی آگ کے شعلوں کا سامنا کرنے کیلئے مڑ گیا۔

"تو ٹھیک ہے۔۔۔! میں آرہا ہوں۔۔۔" اس نے کہا اور چھوٹی بوتل کا ڈھکن اتار کر اس میں موجود محلول ایک ہی گھونٹ میں حلق سے نیچے اتار لیا۔

سچ مچ ایسا ہی لگا جیسے وہ برف نگل رہا ہو۔ اس نے بوتل نیچے رکھی اور آگے کی طرف چل دیا۔ ہمت کے ساتھ آگ میں قدم رکھتے ہی اس نے دیکھا کہ کالی آگ کے شعلے اس کے جسم کو چوم رہے تھے لیکن اسے بالکل بھی جلن محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ کچھ لمحات تک تو اسے کالی آگ کے بادلوں کے علاوہ کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ لیکن پھر وہ دوسری طرف پہنچ گیا۔ آخری کمرے میں۔

وہاں کوئی پہلے سے موجود تھا۔ لیکن وہ اسنیپ نہیں تھا۔ وہ تو ردالموت بھی نہیں تھا۔

☆☆☆

ستر ہواں باب

دو چہروں والا آدمی

وہ کوئیرل تھا۔!

"آپ۔۔۔"ہیری کی سانس اٹک گئی۔

کوئیرل اسے دیکھ کر مسکرایا۔لیکن آج اس کا چہرہ پریشانی سے بالکل نہیں پھڑک رہا تھا۔

"ہاں میں۔۔۔" اس نے مطمئن لہجے میں کہا۔"پوٹر میں یہی سوچ رہا تھا کہ کیا یہاں تم سے ملاقات ہو پائے گی۔۔۔"

"لیکن مجھے لگا کہ۔۔۔اسنیپ۔۔۔"

"سیویرس۔۔۔"کوئیرل ہنس دیا اور اس کی ہنسی میں کپکپاہٹ بوکھلاہٹ

کا نام و نشان تک نہیں تھا بلکہ آج اس کی ہنسی بر فیلی اور سفاک تھی۔ "ہاں۔۔۔! سیویرس اسی طرح کا انسان لگتا ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ ہر وقت کسی خرانٹ چمگادڑ کی طرح چاروں طرف منڈلاتا رہتا ہے اور یہ میرے لئے بہت فائدہ مند بھی رہا۔۔۔ اس کے سامنے کون۔۔۔ بب بب بیچارے۔۔۔ ہہ ہہ ہکلاتے۔۔۔ پپ پپ پروفیسر۔۔۔ کک کک کوئیرل پر شک کر پاتا۔۔۔؟"

ہیری کو یہ بات ہضم نہیں ہو پائی۔ یہ سچ نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ "لیکن اسنیپ نے مجھے مارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔"

"نہیں نہیں نہیں۔۔۔ تمہیں مارنے کی کوشش میں نے کی تھی۔۔۔ وہ تو جب تمہاری دوست گرینجر کوئیڈچ مقابلے کے دوران اسنیپ کے کپڑوں میں آگ لگانے کیلئے تیزی سے دوڑی چلی جا رہی تھی تو بدحواسی میں اس نے مجھے ٹکر مار کے نشست سے نیچے گرا دیا تھا۔۔۔ اسی نے تمہارے اوپر جما ہوا میری آنکھوں کا ارتکاز توڑ دیا تھا۔۔۔ بس کچھ لمحات اور مل جاتے تو تمہیں اس اڑن جھاڑو سے نیچے گرا ہی دیتا۔۔۔ اور ایسا تو میں بہت پہلے ہی کر چکا ہوتا اگر وہ اسنیپ کا بچہ تمہیں بچانے کی خاطر الٹ بد دعا نہیں پڑھ رہا ہوتا۔۔۔"

"اسنیپ مجھے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔؟"

"اور نہیں تو کیا۔۔۔" کوئیرل نے سرد لہجے میں کہا۔ "تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس نے اگلے مقابلے میں ثالثی کی پیشکش کیوں کی تھی۔۔۔؟ وہ پورا بندوبست کرنا چاہتا تھا کہ میں دوبارہ ایسی حرکت نہ کروں۔۔۔ بے وقوف۔۔۔ اسے اتنا جوکھم اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔۔۔ ڈمبلڈور کی نگاہوں کے سامنے میں ویسے بھی ایسا کچھ کبھی نہیں کر پاتا۔۔۔ باقی تمام اساتذہ کو بھی یہی لگا کہ اسنیپ شیرجل کو جیتنے سے روکنا چاہتا ہے۔۔۔ بے چارہ سب کی نگاہوں میں برا بن گیا۔۔۔ اور کیا فائدہ ہوا اتنے ڈرامے کا۔۔۔ کیونکہ آج رات تو تمہیں میرے ہاتھوں مرنا ہی ہے۔۔۔"

کوئیرل نے اپنی انگلیوں سے چٹکی بجائی۔ ہوا سے رسیاں نمودار ہوئیں اور ہیری کے پورے جسم پر کس کر لپٹ گئیں۔

"تم ہر چیز میں اتنی ٹانگ اڑاتے ہو پوٹر! تمہارا مرجانا ہی ٹھیک رہے گا۔۔۔ بھوتوں کے جشن والے دن بھی تم پورے اسکول میں منڈلاتے پھر رہے تھے۔۔۔ مجھے لگا کہ جب میں یہ دیکھنے گیا تھا کہ پتھر کی حفاظت کون کر رہا ہے۔۔۔ شاید تم نے مجھے دیکھ لیا تھا۔۔۔"

"تو کیا بدھو دیوزاد کو بھی آپ نے اندر گھسایا تھا۔۔۔؟"

"بالکل۔۔۔! بدھو دیوزادوں کے ساتھ تو میرا ایک خاص رشتہ ہے۔۔۔ تم نے وہاں پیچھے اس کمرے میں موجود بدھو دیوزاد کا حال تو دیکھا ہی ہوگا۔۔۔؟ بدقسمتی سے۔۔۔ جب باقی تمام لوگ اس بدھو دیوزاد کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔ تو اسنیپ۔۔۔ جسے پہلے سے ہی مجھ پر شک تھا۔۔۔ مجھے رنگے ہاتھوں پکڑنے سیدھا تیسری منزل پہنچ گیا۔۔۔ اور دیکھو تو بھلا۔۔۔ نہ صرف میرا بدھو دیوزاد تمہیں جان سے مارنے میں ناکام رہا بلکہ اس تین سروں والے کتے نے بھی اسنیپ کی ٹانگ ٹھیک طرح سے نہیں بھنبھوڑی۔۔۔"

"اب چپ چاپ انتظار کرو پوٹر۔۔۔! مجھے ذرا اس دلچسپ آئینے کا معائنہ کرنے دو۔۔۔"

تب جا کر ہیری کو احساس ہوا کہ کوئیرل کے پیچھے کیا چیز کھڑی تھی۔ وہ **من کی مراد آئینہ** تھا۔

"یہ آئینہ پتھر تلاش کرنے کی چابی ہے۔۔۔" کوئیرل آئینے کے چوکھٹے کو ٹھونکتے ہوئے بڑبڑایا۔ "ڈمبلڈور سے مجھے اسی طرح کی چالاکی کی امید تھی۔۔۔ لیکن اس وقت وہ کراچی میں ہیں۔۔۔ اور جب تک وہ واپس لوٹیں گے تب تک میں یہاں سے بہت دور جا چکا ہوں گا۔۔۔"

ہیری کے ذہن میں بس یہی خیال آیا کہ اسے کسی طرح کوئیرل کو باتوں میں الجھا لینا چاہیے تاکہ وہ آئینے پر دھیان نہ دے پائے۔

"میں نے تمہیں اور اسنیپ کو جنگل میں دیکھا تھا۔۔۔" وہ اچانک بول پڑا۔

"ہاں۔۔۔" کوئیرل نے غائب دماغی کے ساتھ کہا۔ اور آئینے کے پچھلے حصے کے معائنے کے لئے دوسری طرف چل دیا۔ "اس وقت تک اسے مجھ پر شک ہو چکا تھا۔۔۔ وہ صرف یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ میں کتنا کچھ جانتا ہوں۔۔۔ شاید اسے شروع سے ہی مجھ پر شک تھا۔۔۔ اس نے مجھے ڈرانے دھمکانے کی کوشش بھی کی تھی۔۔۔ جیسے آقا رد الموت کے میرے ساتھ ہوتے ہوئے وہ ایسا کر پائے گا۔۔۔"

کوئیرل آئینے کے پچھلے حصے سے نکل کر واپس سامنے کی طرف کھڑا ہو گیا۔ اور بھوکی نگاہوں سے آئینے کی سطح پر جھلکتے اپنے عکس کو

گھورنے لگا۔

"مجھے پتھر نظر آ رہا ہے۔۔۔ میں اسے اپنے آقا کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔۔۔ لیکن پتھر ہے کہاں۔۔۔؟"

ہیری نے خود کو رسیوں کی گرفت سے آزاد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ان کی گرفت ڈھیلی نہیں پڑی۔ اسے کوئیرل کو روکنا ہی ہو گا تاکہ وہ آئینے پر اپنا پورا دھیان نہ جما سکے۔

"لیکن مجھے ہمیشہ ایسا لگتا تھا کہ اسنیپ مجھ سے شدید نفرت کرتا تھا۔۔۔"

"اوہ ہاں۔۔۔ وہ تو وہ کرتا ہے۔۔۔" کوئیرل نے لاپروائی سے کہا۔ "خدا کی قسم وہ تو تم سے تمہاری سوچ سے بھی زیادہ نفرت کرتا ہے۔۔۔ کیا تم نہیں جانتے کہ وہ مکبڑا (مسٹر) میں تمہارے والد کے ساتھ پڑھتا تھا۔۔۔؟ ان دونوں کو ایک دوسرے سے شدید نفرت تھی۔۔۔ لیکن اس نے ایسا کبھی نہیں چاہا کہ تم مر جاؤ۔۔۔"

"لیکن کچھ دن پہلے میں نے آپ کو سسکیاں بھرتے ہوئے سنا تھا۔۔۔ مجھے لگا شاید اسنیپ آپ کو ڈرا دھمکا رہا ہے۔۔۔"

پہلی بار کوئیرل کے چہرے پر خوف کی لہر پھیلتی ہوئی نظر آئی۔

"بعض اوقات۔۔۔ مجھے اپنے آقا کے احکامات کی تکمیل میں کافی دشواری پیش آتی ہے۔۔۔ وہ ایک عظیم جادوگر ہیں اور میں ایک کمزور انسان۔۔۔"

"یعنی۔۔۔ آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ اس دن کمرۂ جماعت میں وہ آپ کے ساتھ موجود تھا۔۔۔؟" ہیری بھونچکا رہ گیا تھا۔

"وہ ہر جگہ میرے ساتھ ہی رہتے ہیں۔۔۔" کوئیرل نے اطمینان سے جواب دیا۔ "میں ان سے دنیا کی سیر کے دوران ملا تھا۔۔۔ تب میں ایک نالائق نوجوان تھا۔۔۔ اچھائی اور برائی کے بارے میں کافی احمقانہ خیالات کا مالک۔۔۔ آقا ردالموت نے مجھے دکھایا کہ میں کتنا غلط تھا۔۔۔ اچھائی یا برائی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔۔۔ طاقت ہی سب کچھ ہے۔۔۔ جو ان کمزور لوگوں کے پاس نہیں ہوتی جو اسے حاصل کرنے سے ڈرتے ہیں۔۔۔ تب سے میں نے ان کی وفاداری کا حلف اٹھایا ہے۔۔۔ لیکن کئی بار میں ان کو مایوس بھی کر دیتا ہوں جس کی سزا دینے کا

انہیں پورا حق حاصل ہے۔۔۔ "کوئیرل نے اچانک جھرجھری بھری۔ "وہ غلطیوں کو آسانی سے معاف نہیں کرتے۔۔۔ گرنگوٹس سے پتھر چرانے میں ناکامی پر وہ مجھ سے بے حد ناراض تھے۔۔۔ انہوں نے مجھے سزا بھی دی۔۔۔

اور فیصلہ کیا کہ انہیں مجھ پر نزدیک سے نظر رکھنا ہوگی۔۔۔"

کوئیرل کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ہیری کے دماغ میں **اگڑم بگڑم گلی** کے اپنے پہلے سفر کی یادیں تازہ ہو گئیں۔ وہ اتنا بے وقوف کیسے ہو سکتا ہے۔؟ اس نے کوئیرل کو اس دن وہیں تو دیکھا تھا۔ رستی کڑھائی میں اس سے ہاتھ بھی ملایا تھا۔

کوئیرل نے غصے سے گالی دیتے ہوئے فرش پہ تھوکا۔

"میں سمجھ نہیں پا رہا۔۔۔ کیا پتھر آئینے کے اندر ہے۔۔۔؟ کیا مجھے اس آئینے کو توڑنا ہوگا۔۔۔؟"

ہیری کا دماغ تیزی سے دوڑ رہا تھا۔

میں اس وقت دنیا میں کسی بھی چیز سے زیادہ یہ چاہتا ہوں کہ میں کوئیرل سے پہلے پتھر تک پہنچ جاؤں۔ یعنی اگر میں آئینے میں دیکھوں گا تو میں اپنے آپ کو اسے حاصل کرتا ہوا دیکھوں گا۔ اس کا مطلب ہے کہ میں دیکھ لوں گا کہ وہ پتھر کہاں چھپا ہوا ہے۔ لیکن میں اسے کس طرح دیکھوں کہ کوئیرل کو بھی میرے ارادوں کا پتہ نہ چل سکے۔؟

اس نے الٹے ہاتھ کی طرف کھسکنے کی کوشش کی تاکہ کوئیرل کی نظروں میں آئے بغیر آئینے کے سامنے پہنچ سکے۔ لیکن اس کے ٹخنوں پر کسی ہوئی رسیوں کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ اپنی اس کوشش میں وہ اٹک کر فرش پر جا گرا۔ کوئیرل نے اسے مکمل نظر انداز کر دیا۔ وہ ابھی تک خود سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

"یہ آئینہ کیا کرتا ہے۔۔۔؟ یہ کیسے کام کرتا ہے۔۔۔؟ مدد کریں میرے آقا۔۔۔"

اور پھر واقعی ہیری کے ہوش اُڑ گئے جب ایک آواز نے اس کی بڑبڑاہٹ کا جواب دیا۔ وہ آواز خود کوئیرل کے اندر سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"لڑکے کو استعمال کرو۔۔۔ لڑکے کو استعمال کرو۔۔۔"

کوئیرل ہیری کی طرف مڑا۔

"ہاں پوٹر۔۔۔ اِدھر آؤ۔۔۔" اس نے ایک بار تالی بجائی اور ہیری کے جسم پر جکڑی ہوئی رسیاں کھل کر نیچے گر گئیں۔۔ ہیری آہستگی

کے ساتھ اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔

"اِدھر آؤ۔۔۔" کوئیرل نے ایک بار پھر کہا۔ "آئینے میں دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا دیکھا۔۔۔"

ہیری چلتے ہوئے اس کے قریب پہنچ گیا۔

"مجھے جھوٹ بولنا ہو گا۔۔۔" اس نے بے تابی سے سوچا۔ "میں دیکھوں گا ضرور۔۔۔ لیکن جو بھی دیکھوں گا اس کے بارے میں جھوٹ ہی کہوں گا۔۔۔ ہاں یہی کرنا ہو گا۔۔۔"

کوئیرل اس کے بالکل پیچھے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ سانس لینے پر ہیری ایک عجیب سی بدبو محسوس کر سکتا تھا جو شاید کوئیرل کی پگڑی سے آ رہی تھی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کریں۔ آئینے کے سامنے کھڑا ہوا اور اپنی آنکھیں دوبارہ کھول دیں۔

آئینے میں اسے اپنا عکس نظر آیا۔ جو پہلی نظر میں تو رنگ اڑا۔ سہما سا نظر آیا۔ لیکن اگلے ہی لمحے وہ عکس اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔ اس نے اپنا ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا اور خون جیسی سرخ رنگت کا ایک پتھر باہر نکالا۔ پھر اس نے آنکھ مارتے ہوئے وہ پتھر واپس اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اور اس کے ایسا کرتے ہی۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کی اصلی جیب میں بھی کوئی بھاری چیز گری تھی۔ نہ جانے کیسے۔ حیرت انگیز طور پر۔ اسے پتھر مل چکا تھا۔

"تو۔۔۔؟ تم نے کیا دیکھا۔۔۔؟" کوئیرل نے بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

ہیری نے ہمت جٹاتے ہوئے کہا۔

"میں نے خود کو ڈمبلڈور سے ہاتھ ملاتے ہوئے دیکھا۔۔۔" اس نے کہانی گڑھی۔ "میں نے۔۔۔ میں نے شیرِدل کیلئے فریقی انعامی پیالہ جیت لیا ہے۔۔۔"

کوئیرل نے ایک بار پھر گالی دی۔

"ہٹو رستے سے۔۔۔" اس نے کہا۔

جب ہیری ایک طرف ہٹا تو اس نے پارس پتھر کے وزن کو اپنی ران پر محسوس کیا۔ کیا اسے یہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنی چاہئے۔؟

لیکن ابھی وہ مشکل سے پانچ قدم ہی پیچھے ہٹ پایا ہو گا کہ ایک اونچی آواز سنائی دی۔ حالانکہ کوئیرل کے ہونٹ بالکل خاموش تھے۔

"وہ جھوٹ بولتا ہے۔۔۔وہ جھوٹ بولتا ہے۔۔۔"

"پوٹر! یہاں واپس آؤ۔۔۔" کوئیرل اونچی آواز میں چلایا۔" مجھے سچ بتاؤ۔۔۔ابھی ابھی تم نے کیا دیکھا ہے۔۔۔؟"

اونچی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"مجھے اس سے بات کرنے دو۔۔۔آمنے سامنے۔۔۔"

"آقا۔۔۔! ابھی آپ میں اتنی طاقت نہیں ہے۔۔۔"

"اس کام کے لئے میرے پاس کافی طاقت ہے۔۔۔"

ہیری نے محسوس کیا جیسے زمین سے شیطانی پھندہ پودے کی جڑیں نکل کر اس کی ٹانگوں میں لپٹتی ہوئی اسے اندر کھینچ رہی ہوں۔ وہ اپنے پٹھے تک نہیں ہلا پا رہا تھا۔ فالج مارے ہوئے کسی بے بس شخص کی طرح وہ بس دیکھتا ہی رہ گیا۔ کوئیرل اپنے ہاتھ اونچے کر کے اپنی پگڑی کھولنے لگا۔ یہ کیا ہو رہا تھا؟ پگڑی کھل کر زمین پر گر گئی۔ اس کے بنا کوئیرل کا سر بہت چھوٹا لگ رہا تھا۔ پھر کوئیرل اپنی جگہ پر آہستگی سے گھوم گیا۔

ہیری کی چیخ نکل جاتی لیکن آواز اس کا ساتھ چھوڑ چکی تھی۔ کوئیرل کے سر کے پچھلے حصے پر جہاں بال ہونے چاہئے تھے وہاں ایک چہرہ تھا۔ ہیری نے اپنی پوری زندگی میں اس سے زیادہ بھیانک چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ چاک کی طرح سفید۔ گھورتی ہوئی سرخ آنکھیں۔ اور نتھنوں کی جگہ دو سوراخ۔ جیسے کوئی سانپ ہو۔

"ہیری پوٹر۔۔۔" اس چہرے نے سرگوشی کی۔

ہیری نے ایک قدم پیچھے ہٹنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے پیر ہلنے سے انکاری تھے۔

"دیکھا۔۔۔! میں کیا سے کیا ہو گیا ہوں۔۔۔؟" چہرے نے کہا۔"صرف ایک ہیولا۔۔۔ دھوئیں جیسا غبار۔۔۔ مجھے جسم صرف اس وقت ملتا ہے جب میں کسی اور کے جسم میں رہتا ہوں۔۔۔ لیکن ہمیشہ مجھے ایسے لوگ مل ہی جاتے ہیں جو مجھے اپنے دل و دماغ میں جگہ دینے کی خواہش رکھتے ہیں۔۔ پچھلے کچھ ہفتوں کے دوران یک سنگھے کے خون نے مجھے کافی طاقت بخشی ہے۔۔۔ تم نے جنگل میں وفادار کوئیرل کو میرے لیے یک سنگھے کا

خون پیتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔اور اب ایک بار میں آبِ حیات پی لوں تو دوبارہ اپنا جسم حاصل کرنے سے مجھے کوئی نہیں روک پائے گا۔۔۔ تو اب۔۔۔ تم اپنی جیب میں رکھا ہوا پارس پتھر مجھے کیوں نہیں دے دیتے۔۔۔؟"

تو وہ جانتا تھا۔ ہیری کے پیروں میں اچانک ایک بار پھر سے جان پڑ گئی۔ وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑا گیا۔

"بے وقوفی مت کرو۔۔۔" چہرے نے پھنکار ماری۔ "بہتر یہی ہوگا کہ تم اپنی جان بچاؤ اور میرے ساتھ شامل ہو جاؤ۔۔۔ ورنہ تمہارا بھی وہی حال ہوگا جو تمہارے ماں باپ کا ہوا تھا۔۔۔ وہ لوگ مجھ سے رحم کی بھیک مانگتے مانگتے مر گئے۔۔۔"

"جھوٹے۔۔۔" ہیری اچانک چلایا۔

کوئیرل اس کی طرف پیٹھ کیے الٹا چل رہا تھا تاکہ ردالموت ہیری کو لگاتار دیکھ سکے۔ شیطانی چہرہ اب مسکرا رہا تھا۔

"تم نے تو میرا دل چھو لیا۔۔۔" اس نے سرگوشی کی۔ "میں ہمیشہ بہادری کی قدر کرتا ہوں۔۔۔ہاں لڑکے۔۔۔! تمہارے ماں باپ واقعی بہادر تھے۔۔۔ میں نے پہلے تمہارے باپ کو مارا۔۔۔اور وہ بہادری سے لڑتا ہوا موت کے گھاٹ اتر گیا۔۔۔ لیکن تمہاری ماں فضول میں ہی ماری گئی۔۔۔وہ تمہاری حفاظت کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اب پتھر مجھے دے دو تاکہ تمہاری ماں کی موت بے کار نہ جائے۔۔۔"

"کبھی نہیں۔۔۔" ہیری لمبے قدموں سے شعلوں بھرے دروازے کی طرف لپکا۔ لیکن ردالموت اونچی آواز میں چلایا۔ "پکڑو اسے۔۔۔" اور اگلے ہی لمحے ہیری نے اپنی کلائی پر کوئیرل کے ہاتھ کی گرفت محسوس کی۔ آناً فاناً ہیری کے زخم کے نشان میں سوئی چبھنے جیسے تیز درد کی لہر اٹھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا سر دو ٹکڑوں میں پھٹ جائے گا۔ اپنی پوری طاقت سے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے وہ درد سے چلا اٹھا۔ لیکن اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیوں کہ عین اسی لمحے کوئیرل نے بھی اسے چھوڑ دیا تھا۔ اس کے سر کا درد کم ہوتا چلا گیا۔ اس نے چاروں طرف تیزی سے نظر گھماتے ہوئے دیکھنے کی کوشش کی کہ کوئیرل اچانک کہاں چلا گیا تھا۔ اور اس نے دیکھا کہ درد کی شدت سے وہ گھٹنوں کے بل جھکا ہوا اپنی انگلیوں کو گھورے جا رہا تھا۔ اس کی انگلیوں پر بڑے بڑے آبلے پڑے ہوئے تھے۔

"اسے پکڑو۔۔۔اسے پکڑو۔۔۔" ردالموت دوبارہ چلایا۔ اور کوئیرل نے چھلانگ لگاتے ہوئے ہیری کو زمین پر گرا دیا اور اس کے سینے پر چڑھ کے بیٹھ گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ ہیری کی گردن پر کسے ہوئے تھے۔ ہیری کے زخم کا نشان ایک بار پھر درد سے جل اٹھا۔ اس کی نگاہوں تلے اندھیرا چھا گیا۔ لیکن پھر بھی وہ کوئیرل کو بھی درد سے تڑپتا ہوا دیکھ سکتا تھا۔

"آقا میں اسے پکڑ نہیں پا رہا۔۔۔ میرے ہاتھ۔۔۔ میرے ہاتھ۔۔۔"

اور پھر کوئیرل نے ہیری کو اپنے گھٹنوں تلے دبا کر زمین سے اٹھنے کے قابل تو نہ چھوڑا لیکن اس نے اس کی گردن ضرور چھوڑ دی۔ اب وہ ناقابل یقین۔ خوفزدہ نگاہوں سے اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو گھور رہا تھا۔ ہیری دیکھ سکتا تھا کہ اس کی ہتھیلیاں جل چکی تھیں۔ جلی ہوئی کھال کے نیچے لال۔ چمکدار کچا گوشت جھلک رہا تھا۔

"تو پھر اسے مار ڈالو نالائق۔۔۔اور قصہ ختم کرو۔۔۔" ردالموت حلق کے بل چلایا۔

کوئیرل نے مارنے والی بد دعا پڑھنے کے لیے اپنا ہاتھ اُٹھایا۔ لیکن نہ جانے کیا خیال آنے پر ہیری پھرتی سے اوپر کی طرف اٹھا اور اس نے کوئیرل کے چہرے کو اپنی ہاتھوں کی گرفت میں لے لیا۔

"آآآآآہ۔۔۔"

کوئیرل اس کے اوپر سے لڑھک کر ایک طرف گر گیا۔ اس کے چہرے پر بھی جیسے آگ لگ گئی تھی۔ اور تب ہیری سمجھ گیا کہ کوئیرل اس کی ننگی کھال کو نہیں چھو سکتا تھا۔ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے خود بھی جہنم جیسی آگ میں جلنا ہو گا۔ بچنے کے لئے یہی اس کی آخری امید تھی کہ وہ کوئیرل کو اپنی گرفت سے نہ نکلنے دے۔ اسے اتنا درد پہنچائے کہ وہ کوئی بد دعا پڑھنے کے قابل ہی نہ رہے۔

ہیری اچھل کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ اور کوئیرل کے بازوؤں کو اپنی گرفت میں لئے لٹک گیا۔ درد سے چلاتے ہوئے کوئیرل نے ہیری کو خود سے دور دھکیلنے کی پوری کوشش کی۔ ہیری کے سر کا درد بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ صرف کوئیرل کی بھیانک چیخیں اور ردالموت کی غصے بھری چلانے کی آوازیں سن سکتا تھا۔ "مار ڈالو۔۔۔اسے مار ڈالو۔۔۔" ایک اور آواز بھی تھی۔ جو شاید ہیری کے اپنے ذہن کی سوچ تھی۔ "ہیری۔۔۔ہیری۔۔۔"

اس نے محسوس کیا کہ کوئیرل کے بازوؤں کو کسی نے اس کی گرفت سے چھڑا لیا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ وہ اندھیرے میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔ نیچے۔ نیچے۔ اور نیچے۔

اس کے ٹھیک اوپر کوئی سنہری چیز چمک رہی تھی۔ سنہری گیند۔۔۔؟ اس نے اسے پکڑنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے ہاتھ منوں وزنی ہو رہے تھے۔

اس نے پلکیں جھپکائیں۔ یہ سنہری گیند تو بالکل نہیں تھی۔ یہ تو چشمہ تھا۔ کتنی عجیب بات تھی۔

اس نے ایک بار پھر پلکیں جھپکائیں۔ ایلبس ڈمبلڈور کا مسکراتا ہوا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے تیرتا ہوا نمودار ہوا۔

"سلام دوپہر ہیری۔۔۔" ڈمبلڈور بولے۔

ہیری حیرت سے انہیں گھور تا رہ گیا۔ پھر اسے یاد آیا۔ "جناب۔۔۔! وہ پتھر۔۔۔ وہ کوئیرل تھا۔۔۔ اسے پتھر مل گیا ہے۔۔۔ جناب جلدی کچھ کریں۔۔۔"

"آرام سے ہیری۔۔۔ تم وقت میں تھوڑا پیچھے چل رہے ہو۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ "پتھر کوئیرل کے پاس نہیں ہے۔۔۔"

"پھر کس کے پاس ہے جناب۔۔۔؟ میں۔۔۔"

"ہیری! براہ کرم پر سکون ہو جاؤ۔۔۔! ورنہ مادام پومفری مجھے دھکے دے کر یہاں سے باہر نکلوا دیں گی۔۔۔"

ہیری نے تھوک نگلا اور اپنے چاروں طرف دیکھا۔ اسے احساس ہوا کہ شاید وہ ہسپتال میں تھا۔ وہ ایک آرام دہ بستر پر لیٹا ہوا تھا جس پر سفید سوتی چادر بچھی ہوئی تھی۔ اس کے بستر کے ساتھ دھری تپائی پر مٹھائیوں کا اتنا بڑا ڈھیر رکھا ہوا تھا جیسے مٹھائی کی آدھی دکان ہی اٹھ کر وہاں چلی آئی ہو۔

"تمہارے دوستوں اور خیر خواہوں کی طرف سے نذرانے۔۔۔" ڈمبلڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔"تمہارے اور پروفیسر کوئیرل کے درمیان تہہ خانے میں جو کچھ بھی ہوا۔۔۔وہ پوری طرح سے ایک راز ہے۔۔۔اس لئے ظاہر سی بات ہے پورا اسکول ایک ایک بات جانتا ہے۔۔۔میرے خیال سے تمہارے دوست فریڈ اور جارج ویزلی نے تمہارے لئے تحفتاً غسل خانے کی کرسی بھجوائی تھی۔۔۔اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں محسوس ہوا ہوگا کہ اس سے تمہیں بڑی راحت ملے گی۔۔۔ لیکن مادام پومفری کے مطابق شاید وہ کرسی ہسپتال کے ماحول کیلئے نامناسب چیز تھی اس لئے انہوں نے اسے ضبط کر لیا۔۔۔"

"میں یہاں کب سے ہوں۔۔۔؟"

"تین دن سے۔۔۔رونالڈ ویزلی اور محترمہ گرینجر تمہارے ہوش میں آنے پر کافی خوش ہوں گے۔۔۔وہ دونوں انتہائی فکر مند تھے۔۔۔"

"لیکن جناب۔۔۔وہ پتھر۔۔۔"

"ہوں۔۔۔ تو تمہارا دھیان بھٹکانا مشکل ہے۔۔۔ چلو ٹھیک ہے۔۔۔وہ پتھر۔۔۔پروفیسر کوئیرل اسے تم سے چھیننے میں کامیاب نہیں ہوئے۔۔۔میں عین وقت پر انہیں روکنے کیلئے وہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔حالانکہ کہنا مجھے یہ چاہیے کہ تم اپنے طور پر بھی یہ کام کافی عمدگی سے سرانجام دے رہے تھے۔۔۔"

"آپ وہاں پہنچ گئے تھے۔۔۔ تو آپ کو ہرمائنی کا الو مل گیا تھا۔۔۔؟"

"ہم بلند فضا میں بیچ راستے میں ہی ایک دوسرے سے ٹکرا گئے تھے۔۔۔کراچی پہنچتے ہی مجھے احساس ہو گیا تھا کہ میری اصل جگہ وہیں تھی جہاں سے میں ابھی ابھی آیا ہوں۔۔۔ بہرحال میں بالکل درست لمحے میں واپس پہنچ کر کوئیرل سے تمہارا پیچھا چھڑانے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔"

"تو وہ آپ تھے۔۔۔"

"مجھے ڈر تھا کہ کہیں مجھے زیادہ دیر نہ ہو گئی ہو۔۔۔"

"آپ کو لگ بھگ دیر ہو ہی گئی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر اور اگر آپ نہ آتے تو میں اسے پتھر سے دور نہیں رکھ پاتا۔۔۔"

"پتھر سے نہیں میرے بچے۔۔۔ بلکہ خود سے۔۔۔ اس کوشش میں تم نے لگ بھگ اپنی جان گنوا ہی دی تھی۔۔۔ وہاں ایک بھیانک لمحے کے لئے مجھے بھی ایسا لگا تھا کہ شاید تم نہیں رہے۔۔۔ جہاں تک پتھر کا سوال ہے تو اسے ہمیشہ کیلئے تباہ کر دیا گیا ہے۔۔۔"

"تباہ کر دیا گیا۔۔۔؟" ہیری نے ہکا بکا نظر آتے ہوئے کہا۔ "لیکن آپ کے دوست۔۔۔ نکولس فلے میل۔۔۔"

"اوہو تو تم نکولس کے بارے میں بھی جانتے ہو۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ ان کے لہجے سے خوشی جھلک رہی تھی۔ "تو تم نے اس کام کے لئے پہلے مکمل تحقیق کی تھی۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ خیر۔۔۔ نکولس اور میں نے اس معاملے پر گفتگو کی ہے۔۔۔ اور ہم اسی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ایسا کرنا ہی ٹھیک رہے گا۔۔۔"

"لیکن اس کا مطلب ہے کہ وہ اور ان کی بیوی اب مر جائیں گے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"ان کے پاس اتنا آبِ حیات موجود ہے کہ وہ اپنے معاملات سہولت کے ساتھ نپٹا سکیں اور پھر۔۔۔ ہاں وہ مر جائیں گے۔۔۔"

ہیری کے چہرے پر پھیلی ہوئی حیرت دیکھ کر ڈمبلڈور مسکرا دیئے۔

"مجھے یقین ہے کہ تمہارے جیسے کم عمر بچے کو یہ ایک انوکھا فیصلہ لگ رہا ہوگا۔۔۔ لیکن نکولس اور پرے نیل کے لیے یہ ایک مصروف تھکا دینے والے دن کے بعد آرام دہ بستر پر جانے کی طرح ہے۔۔۔ آخر کار ایک پر سکون اور منظم دماغ۔۔۔ موت سے ڈرنے کے بجائے۔۔۔ اسے ایک نئی دلچسپ مہم سمجھ کر اس کا سامنا کرتا ہے۔۔۔ جانتے ہو اصل میں اس پتھر کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔۔۔ انسان کو سب سے زیادہ چاہت مال و دولت یا زندگی کی ہوتی ہے۔۔۔ اور اگر چننا پڑے تو انسان انہی دونوں چیزوں کا انتخاب سب سے پہلے کرتا ہے۔۔۔ لیکن یہی سب سے بڑا مسئلہ بھی ہے کہ انسان ہمیشہ اسی چیز کا انتخاب کرتا ہے جو اسے سب سے زیادہ نقصان پہنچا سکتی ہے۔۔۔"

ہیری وہیں لیٹا ہوا تھا اس کے پاس کہنے کے لئے الفاظ ہی نہیں تھے۔ ڈمبلڈور گنگناتے ہوئے چھت پر نگاہیں جمائے مسکرا رہے تھے۔

"جناب۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔

"میں سوچ رہا تھا جناب۔۔۔ بھلے ہی پتھر تباہ کر دیا گیا ہو۔۔۔ لیکن وال۔۔۔ میرا مطلب ہے **تم۔جانتے۔ہو۔کون** ۔۔۔"

"اسے ردالموت کہہ کر بلاؤ ہیری۔۔۔ چیزوں کو ہمیشہ ان کے درست نام سے پکارنا چاہئے۔۔۔ نام کا ڈر اس چیز کے ڈر کو بڑھا دیتا ہے۔۔۔"

"جی اچھا جناب۔۔۔" ہیری بولا۔ "ردالموت واپس لوٹ آنے کے لئے دوسرے طریقے آزمائے گا۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ میرا مطلب ہے کہ وہ ابھی بھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوا ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟"

"نہیں ہیری۔۔۔! وہ ختم نہیں ہوا ہے۔۔۔ وہ ابھی بھی یہیں کہیں موجود ہے شاید دیمک کی طرح کسی اور جسم کی تلاش میں۔۔۔ اور چونکہ صحیح معنوں میں ابھی اسے زندہ نہیں کہا جا سکتا۔۔۔ اس لئے اسے مارا بھی نہیں جا سکتا۔۔۔ لیکن اپنے پیچھے وہ کوئیرل کو مرتا چھوڑ گیا۔۔۔ وہ اپنے خاص وفاداروں کے لئے بھی بس اتنی ہی رحم دلی کا مظاہرہ کرتا ہے جتنی کہ اپنے دشمنوں کے لئے۔۔۔ بہر حال ہیری۔۔۔ بھلے ہی ابھی تم صرف اس کی واپسی کو کچھ عرصے کے لیے ٹالنے میں کامیاب ہو پائے ہو۔۔۔ لیکن اس سے لوگوں کو اگلی بار ایک ایسی لڑائی میں اس کا سامنا کرنے کی ہمت ملے گی جس میں یقینی ہار نظر آ رہی ہو۔۔۔ اور اگر اس کی واپسی کو بار بار اسی طرح ٹالا جاتا رہا۔۔۔ تو شاید وہ کبھی بھی پہلے جیسی طاقت حاصل نہیں کر پائے گا۔۔۔"

ہیری نے ہاں میں سر ہلایا۔ لیکن اسے فوراً رکنا پڑا کیوں کہ ایسا کرتے ہی اس کے سر میں درد کی شدید لہر اٹھی تھی۔ پھر اس نے کہا۔ "جناب۔۔۔ کچھ اور چیزیں بھی ہیں۔۔۔ جو میں جاننا چاہتا ہوں۔۔۔ میں پوری سچائی کے ساتھ کچھ باتوں کا جواب چاہتا ہوں۔۔۔"

"سچائی۔۔۔" ڈمبلڈور نے آہ بھری۔ "ایک دلکش لیکن نہایت کڑوی چیز ہے۔۔۔ اس لئے سچ کا سامنا کرتے ہوئے بہت احتیاط برتنے کی ضرورت پڑتی ہے۔۔۔ بہر حال میں کوشش کروں گا کہ تمہارے تمام سوالوں کا جواب دوں۔۔۔ لیکن اگر کسی ٹھوس وجہ کی بنیاد پر میں ایسا نہ کر پاؤں تو اس کے لئے میں تم سے پیشگی معذرت چاہتا ہوں۔۔۔ لیکن ایک بات تو طے ہے میں تم سے جھوٹ نہیں بولوں گا۔۔۔"

"ٹھیک۔۔۔ ردالموت نے کہا تھا کہ اس نے میری ماں کو صرف اس لیے مارا تھا۔۔۔ کیونکہ انہوں نے اسے مجھے مارنے سے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ لیکن آخر وہ مجھے مارنا ہی کیوں چاہتا تھا۔۔۔؟"

ڈمبلڈور نے ایک بار پھر آہ بھری۔ اور اس بار ان کا انداز مزید دلگرفتہ تھا۔

"افسوس۔۔۔ تمہارے پہلے ہی سوال کا آج میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔۔۔ آج نہیں۔۔۔ ابھی نہیں۔۔

لیکن ایک دن تمہیں اس کا جواب مل جائے گا۔۔۔ ابھی اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دو ہیری۔۔۔! میں جانتا ہوں کہ یہ سن کر تم چڑ جاتے ہو گے۔۔۔ لیکن جب تم بڑے ہو جاؤ گے۔۔۔ جب تم اس بات کو برداشت کرنے کے قابل ہو جاؤ گے تو تم سب جان جاؤ گے۔۔۔"

اور ہیری سمجھ گیا کہ اب مزید بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

"لیکن کوئیرل مجھے کیوں نہیں چھو پایا۔۔۔؟"

"تمہاری ماں نے تمہیں بچانے کیلئے اپنی جان دی تھی۔۔۔ اگر کوئی ایک ایسی چیز ہے جسے ردالموت نہیں سمجھ سکتا تو وہ 'محبت' ہے۔۔۔ اسے احساس ہی نہیں تھا کہ محبت جب اتنی طاقتور اور گہری ہو جائے۔۔۔ جتنی تمہاری ماں کی تمہارے ساتھ تھی۔۔۔ تو یہ اپنی گہری چھاپ چھوڑ جاتی ہے۔۔۔ زخم کے کسی نشان کی صورت میں نہیں۔۔۔ یہ چھاپ نظر نہیں آتی۔۔۔ اگر کسی نے ہمیں اتنی شدت سے چاہا ہو۔۔۔ کہ بھلے ہی پیار کرنے والا وہ انسان اپنی جان سے ہی کیوں نہ گزر جائے۔۔۔ اس کی محبت ایک حفاظتی ہالے کی صورت ہمارے ارد گرد باقی رہتی ہے۔۔۔ تمہارے روم روم میں تمہاری والدہ کا پیار سمایا ہوا ہے۔۔۔ نفرت اور لالچ میں ڈوبا ہوا کوئیرل۔۔۔ جو اپنی روح تک ردالموت کے ساتھ بانٹ چکا تھا۔۔۔ تمہیں اسی وجہ سے نہیں چھو پایا۔۔۔ ایسے پاکیزہ ہالے کی حفاظت میں محفوظ انسان کو بری سوچ کے ساتھ چھونا جہنم کی آگ میں جلنے کے لئے کافی ہے۔۔۔"

ڈمبلڈور اچانک بڑی دلچسپی کے ساتھ کھڑکی کی چوکھٹ پر بیٹھی ایک چڑیا کو دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔ جس سے ہیری کو چادر کے کونے سے اپنی آنسوؤں سے بھیگی آنکھیں پونچھنے کا موقع مل گیا۔ جب ہیری دوبارہ کچھ بول پانے کے قابل ہوا تو اس نے کہا۔ "اور وہ سلیمانی چادر۔۔۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ مجھے کس نے بھیجی تھی۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔! تمہارے والد اسے میرے پاس چھوڑ گئے تھے۔۔۔ اور میں نے سوچا کہ شاید تمہیں بھی وہ اچھی لگے۔۔۔" ڈمبلڈور کی آنکھوں میں شرارت چمکی۔ "بڑی کارآمد چیز ہے۔۔۔ تمہارے ابو۔۔۔ یہاں قیام کے دوران اسے چوری چھپے باورچی خانے کی سیر اور وہاں سے کھانا چرانے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔۔۔"

"ایک بات اور بھی ہے۔۔۔"

"بے جھجک کہو۔۔۔"

"کوئیرل نے کہا تھا کہ اسنیپ۔۔۔"

"پروفیسر اسنیپ ہیری۔۔۔"

"جی۔۔۔! کوئیرل نے کہا تھا کہ وہ مجھ سے اس لئے نفرت کرتے ہیں کیونکہ وہ میرے ابو سے بھی نفرت کرتے تھے۔۔۔ کیا یہ سچ ہے۔۔۔؟"

"دیکھو۔۔۔! کہنا تو یہ چاہیے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے چڑتے تھے۔۔۔ کچھ حد تک بالکل اسی طرح۔۔۔ جیسے تم اور میلفوائے ایک دوسرے سے چڑتے ہو۔۔۔ اور پھر تمہارے والد نے ایک ایسا کام کیا جسے اسنیپ کبھی معاف نہیں کر پائے۔۔۔"

"وہ کیا۔۔۔؟"

"انہوں نے ان کی جان بچائی تھی۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔!" ڈمبلڈور نے خوابناک انداز میں کہا۔

"عجیب بات ہے۔۔۔! لوگوں کے دماغ بھی کس طرح سے چلتے ہیں۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟ پروفیسر اسنیپ سے تمہارے والد کا قرض دار بنے رہنا برداشت نہیں ہو پایا۔۔۔ مجھے لگتا ہے اس سال تمہاری حفاظت کرنے میں انہوں نے اپنی جان بھی اسی لئے لڑا دی تاکہ وہ تمہارے والد کا قرض اتار سکیں۔۔۔ اور ایک بار پھر سکون سے تمہارے والد کی یادوں سے نفرت کر سکیں۔۔۔"

ہیری نے اس عجیب بات کو سمجھنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن اس سے ایک بار پھر اس کے سر میں درد کی لہریں اٹھنے لگیں۔ تو اس نے اپنی یہ کوشش ترک کر دی۔

"اور جناب ایک اور بات بھی ہے۔۔۔"

"بس ایک اور۔۔۔؟"

"میں نے وہ پتھر آئینے سے باہر کس طرح نکال لیا۔۔۔؟"

"آہا۔۔۔ مجھے خوشی ہوئی کہ تم نے مجھ سے یہ سوال پوچھا۔۔۔ وہ میری اب تک کی ایک بہترین سوچ تھی۔۔۔ اور تم سے سچ کہوں تو یہ واقعی کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔۔۔ دیکھو۔۔۔ میں نے سوچا کہ ہر وہ انسان جو اس پتھر کو ڈھونڈنا چاہتا ہے۔۔۔ وہ آئینے میں اسے ڈھونڈ تو لے گا۔۔۔ لیکن اسے حاصل صرف وہی انسان کر سکتا تھا جو خود اس کا استعمال نہ کرنا چاہتا ہو۔۔۔ کیوں کہ اگر وہ اسے استعمال کرنا چاہے گا تو وہ آئینے میں ہمیشہ خود کو سونا بناتے یا آب حیات پیتے ہوئے دیکھتا رہے گا۔۔۔ میرا دماغ کئی بار خود مجھے بھی حیران کر دیتا ہے۔۔۔ بس اب بہت سوال ہو چکے۔۔۔ میں مشورہ دوں گا کہ اب تم ان مٹھائیوں پر ٹوٹ پڑو۔۔۔ آہا۔۔۔ کرنانی کی ہر ذائقے والی گولیاں۔۔۔ بد قسمتی سے جوانی میں ایک دفعہ میں نے الٹی کے ذائقے والی ایک گولی کھالی تھی۔۔۔ اور تب سے ان میں میری دلچسپی ختم ہو کر رہ گئی ہے۔۔۔ لیکن میرے خیال سے ایک گولی آزما لینے میں کوئی حرج تو نہیں ہو گا۔۔۔؟"

وہ مسکرائے۔ اور ایک سنہری بھوری گولی اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ اگلے ہی لمحے انہوں نے برا سا منہ بنایا اور بولے۔

"افسوس۔۔۔ کان کا میل۔۔۔"

ہسپتال کی آیا مادام پومفری ایک نفیس لیکن انتہائی سخت گیر طبیعت والی خاتون تھیں۔

"صرف پانچ منٹ۔۔۔" ہیری نے درخواست کی۔

"بالکل نہیں۔۔۔"

"آپ نے پروفیسر ڈمبلڈور کو آنے دیا تھا۔۔۔"

"ظاہر ہے۔۔۔ وہ منتظم اعلی ہیں۔۔۔ ان کی بات الگ ہے۔۔۔ اور تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔۔۔"

"میں آرام ہی تو کر رہا ہوں۔۔۔ دیکھئے۔۔۔ لیٹا ہوا چپ چاپ ساری کڑوی دوائیاں پی تو رہا ہوں۔۔۔ مان جایئے نامادام پومفری۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔" وہ بولیں۔ "لیکن صرف پانچ منٹ۔۔۔"

اور پھر انہوں نے رون اور ہرمائنی کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔

"ہیری۔۔۔"

ہرمائنی ایک بار پھر اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لینے کے لئے تیار لگ رہی تھی۔ لیکن شکر ہے کہ اس نے خود کو روک لیا۔ کیونکہ اس کا سر ابھی تک دُکھ رہا تھا۔

"اوہ ہیری ہمیں تو لگا تھا کہ تم زندہ نہیں بچو گے۔۔۔ ڈمبلڈور اتنے پریشان تھے۔۔۔"

"پورا اسکول اس بارے میں باتیں کر رہا ہے۔۔۔" رون نے کہا۔ "ویسے وہاں اصل میں ہوا کیا تھا۔۔۔؟"

یہ ان خاص الخاص مواقع میں سے ایک موقعہ تھا جب سچی کہانی۔ اڑائی جانے والی افواہوں سے زیادہ عجیب و غریب اور حیران کن ہوا کرتی ہے۔ ہیری نے انہیں کوئیرل۔ آئینے۔ پتھر اور ردالموت کے بارے میں سب کچھ بتایا۔ رون اور ہرمائنی انتہائی دلچسپی کے ساتھ اس کی کہانی سنتے رہے۔ وہ بالکل درست مقامات پر حیران ہوئے۔ اور جب ہیری نے انہیں بتایا کہ کوئیرل کی پگڑی کے نیچے کیا تھا تو ہرمائنی کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی۔

"تو پتھر تباہ ہو چکا ہے۔۔۔؟" رون نے آخر میں کہا۔ "اور اب فلے میل بس یونہی مر جائیں گے۔۔۔؟"

"یہی میں نے بھی کہا تھا۔۔۔ لیکن ڈمبلڈور کا کہنا ہے کہ۔۔۔ کیا کہا تھا انہوں نے۔۔۔؟ ہاں یاد آیا۔۔۔ ایک پر سکون اور منظم دماغ۔۔۔ موت سے ڈرنے کے بجائے۔۔۔ اسے ایک نئی دلچسپ مہم سمجھ کر اس کا سامنا کرتا ہے۔۔۔"

"میں ہمیشہ سے کہتا تھا کہ وہ تھوڑے کھسکے ہوئے ہیں۔۔۔" رون نے کہا۔ وہ کافی متاثر نظر آ رہا تھا کہ اس کا دیوتا کتنا پاگل ہے۔

"تو تم دونوں کے ساتھ کیا ہوا۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔

"میں صحیح سلامت واپس پہنچ گئی۔۔۔" ہرمائنی بولی۔ "سب سے پہلے میں رون کو ہوش میں لائی۔۔۔ اس میں تھوڑا وقت لگ گیا۔۔۔ اور ابھی ہم لوگ ڈمبلڈور سے رابطہ کرنے کیلئے الوخانے کی طرف بھاگ ہی رہے تھے کہ وہ ہمیں داخلی دیوان میں مل گئے۔۔۔ وہ پہلے سے ہی جانتے تھے۔۔۔ انہوں نے صرف اتنا ہی کہا۔۔۔ 'ہیری اس کے پیچھے گیا ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔؟' اور پھر بھاگتے ہوئے تیسری منزل کی طرف چلے گئے۔۔۔"

"کیا تمہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ خود تم سے یہ کام کروانا چاہتے تھے۔۔۔؟" رون نے کہا۔ "تمہیں تمہارے ابو کی سلیمانی چادر بھیجنا اور باقی سب چیزیں۔۔۔؟"

"ارے۔۔۔ اگر انہوں نے ایسا کیا ہے تو۔۔۔" ہرمائنی پھٹ پڑی۔ "میرا مطلب ہے کہ۔۔۔ یہ تو بہت ہی خطرناک حرکت تھی۔۔۔ تم مر بھی سکتے تھے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔! ایسا نہیں ہے۔۔۔" ہیری نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "ڈمبلڈور تھوڑے عجیب ضرور ہیں۔۔۔ لیکن میرے خیال سے وہ مجھے ایک موقع دینا چاہتے تھے۔۔۔ مجھے لگتا ہے وہ یہاں ہونے والی لگ بھگ ہر چیز کے بارے میں پہلے سے جانتے ہیں۔۔۔ میرے خیال سے انہیں کافی حد تک اندازہ تھا کہ ہم کوشش ضرور کریں گے۔۔۔ اور ہمیں روکنے کے بجائے انہوں نے ہمیں اتنا کچھ سکھا دیا جس سے ہمیں مدد مل پائی۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ میرا یہ جان پانا کہ وہ آئینہ کس طرح کام کر سکتا ہے۔۔۔ ایک حادثہ تھا۔۔۔ لگتا تو یوں ہے جیسے وہ بھی یہی سوچتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو مجھے ردالموت کا سامنا کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ کہنا ڈمبلڈور تھوڑے سے کھسکے ہوئے ہیں۔۔۔" رون نے فخر سے کہا۔ "سنو۔۔۔! اب شرافت سے کل شام ہونے والی سال کی آخری ضیافت کے لئے تیار ہو جاؤ۔۔۔ نمبروں کے حساب سے تو ناگ شکتی جیت چکے ہیں۔۔۔ تم آخری کوئیڈچ مقابلہ نہیں کھیل پائے اور تمہارے بغیر تو چیل گھات نے ہمیں کچا چبا لیا۔۔۔ لیکن کم از کم کھانا اچھا ملے گا۔۔۔"

عین اسی وقت مادام پومفری دندناتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئیں۔

"تم لوگوں کو لگ بھگ پندرہ منٹ ہو چکے ہیں۔۔۔ چلو نکلو یہاں سے۔۔۔" انہوں نے سختی سے کہا۔

رات بھر گہری نیند لینے کے بعد ہیری جب اگلی صبح بیدار ہوا تو اسے اپنے اندر کافی بہتری محسوس ہوئی۔

"میں ضیافت میں جانا چاہتا ہوں۔۔۔" اس نے مادام پومفری سے کہا۔ وہ وہاں بیٹھی ہوئی اس کے مٹھائی کے بہت سے ڈبوں کو سلیقے سے رکھ رہی تھیں۔ "میں جا سکتا ہوں نا۔۔۔؟"

"پروفیسر ڈمبلڈور کہتے ہیں کہ تمہیں جانے کی اجازت دے دینی چاہئے۔۔۔" انہوں نے اس انداز میں ناک سکیڑتے ہوئے کہا۔ جیسے ان کے خیال میں پروفیسر ڈمبلڈور کو بھلا کیا معلوم کہ یہ ضیافتیں کتنی خطرناک ہو سکتی تھیں۔ "اور تم سے کوئی اور بھی ملنے آیا ہے۔۔۔"

"ارے واہ۔۔۔ کون ہے۔۔۔؟" ہیری نے کہا۔

ابھی وہ پوچھ ہی رہا تھا کہ ہیگرڈ دروازے سے اندر داخل ہوتا ہوا نظر آیا۔ ہمیشہ کی طرح کمرے کے اندر ہیگرڈ اتنا لمبا چوڑا نظر آ رہا تھا کہ بندہ سوچ میں پڑ جائے کہ کیا اسے اندر آنے کی اجازت دینا ٹھیک تھا۔ وہ آکر سیدھا ہیری کے برابر میں بیٹھ گیا۔ اس کی طرف ایک بار دیکھتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"یہ۔۔۔ سب۔۔۔ ہماری۔۔۔ غلطی۔۔۔ ہے۔۔۔" وہ اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپائے سسکیاں بھرے جا رہا تھا۔ "ہم نے ہی اس شیطان کے بچے کو بتایا تھا کہ گولومولو کو کس طرح پار کیا جا سکتا ہے۔۔۔ یہی وہ اکلوتی چیز تھی جو وہ نہیں جانتا تھا اور ہم نے اسے بتا دیا۔۔۔ تم مر بھی سکتے تھے۔۔۔ اور یہ سب صرف ایک ڈریگن کے انڈے کے لیے۔۔۔ ہم آئندہ کبھی بھی شراب نہیں پئیں گے۔۔۔ ہمیں یہاں سے دھکے دے کر نکال دینا چاہیے تاکہ ساری زندگی **کوروں** کی طرح بسر کریں۔۔۔"

"ہیگرڈ۔۔۔" ہیری نے کہا۔ ہیگرڈ کو دکھ اور پچھتاوے کی وجہ سے روتے ہوئے اس بری طرح سے ہلتے دیکھ کر وہ سکتے میں آ گیا تھا۔ اس کے بڑے بڑے آنسو اس کی ڈاڑھی بھگو رہے تھے۔ "ہیگرڈ۔۔۔ اس نے پھر بھی کسی نہ کسی طرح پتہ لگا ہی لینا تھا۔۔۔ ہم ردالموت کی بات کر رہے ہیں۔۔۔ اگر تم نے اسے نہیں بھی بتایا ہوتا تو بھی اس نے پتہ لگا لینا تھا۔۔۔"

"تم مر بھی سکتے تھے ہیری۔۔۔" ہیگرڈ نے ہچکی لیتے ہوئے کہا۔ "اور اس کا نام مت لو۔۔۔"

"ردالموت۔۔۔" ہیری اونچی آواز میں چلایا۔ اور ہیگرڈ کو حیرت کا اتنا شدید دھچکا لگا کہ اس نے رونا بند کر دیا۔ "میں اس سے مل چکا ہوں اور میں اسے اس کے نام سے بلاؤں گا۔۔۔ اب مسکرا بھی دو ہیگرڈ۔۔۔! ہم نے پارس پتھر بچا لیا ہے۔۔۔ اسے تباہ کر دیا گیا ہے۔۔۔ اب وہ اس کا استعمال نہیں کر سکتا۔۔۔ چاکلیٹی مینڈک کھاؤ گے۔؟

میرے پاس بہت سارے ہیں۔۔۔"

ہیگرڈ نے اپنے ہاتھ کے پچھلے حصے سے اپنی ناک پونچھی۔ "اس سے ہمیں یاد آیا۔۔۔ ہم تمہارے لئے ایک تحفہ لائے ہیں۔۔۔"

"کہیں نیولے کے گوشت بھرے پراٹھے تو نہیں لے آئے۔۔۔؟" ہیری نے دلچسپی سے پوچھا۔ اور آخر کار یہ بات سن کر ہیگرڈ تھوڑے سے دانت دکھاتے ہوئے مسکرا دیا۔

"نہیں۔۔۔! ڈمبلڈور نے یہ کام کرنے کیلئے ہمیں کل پورے دن کی چھٹی دی تھی۔۔۔ ویسے انہیں ایسا کرنے کے بجائے ہمیں نوکری سے نکال دینا چاہئے تھا۔۔۔ خیر۔۔۔ ہم تمہارے لیے یہ لائے ہیں۔۔۔"

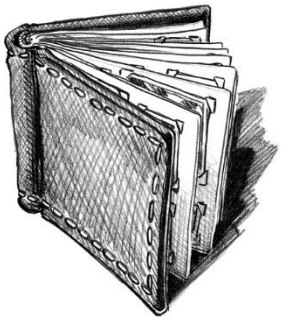

وہ ایک خوبصورت۔ چمڑے کی جلد والی کتاب تھی۔ ہیری نے تجسس کے ساتھ اسے کھول کر دیکھا۔ پوری کتاب جادوگروں کی تصاویر سے بھری پڑی تھی۔ مسکراتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے اس کے امی اور ابو کی تصاویر۔

"ہم نے تمہارے امی ابو کے اسکول کے سارے پرانے دوستوں کے پاس الو بھیجے اور ان سے تصاویر منگوائیں۔۔۔ ہم جانتے تھے کہ تمہارے پاس ایک بھی نہیں ہے۔۔۔ تحفہ پسند آیا۔۔۔"

ہیری کچھ بول نہیں پایا۔ لیکن ہیگرڈ اس کی بات سمجھ گیا۔

اس رات سال کی آخری ضیافت میں ہیری اکیلا ہی نیچے گیا۔ مادام پومفری نے اسے بے کار کی باتوں کے لئے روکا ہوا تھا۔ وہ چاہتی تھیں کہ ضیافت میں جانے سے پہلے اس کا ایک آخری طبی معائنہ کر لیا جائے۔ اس لئے جب وہ دعوت میں پہنچا تو دیوانِ خاص پہلے ہی بھر چکا تھا۔ دیوان کے ناگ شکتی کی ہری اور سفید رنگت سے سجے در و دیوار چیخ چیخ کر ناگ شکتی کے لگاتار ساتویں سال فریقی انعامی پیالہ جیتنے کا احوال سنا رہے تھے۔ چبوترے پر اساتذہ کی اونچی میز کے عین پیچھے دیوار پر ایک وسیع و عریض علم لہرا رہا تھا۔ جس پر ناگ شکتی کا علامتی سانپ بنا ہوا تھا۔

ہیری کے اندر داخل ہوتے ہی اک دم خاموشی چھا گئی اور پھر سبھی نے ایک ساتھ اونچی آوازوں میں بولنا شروع کر دیا۔۔۔ وہ رون اور

ہرمائنی کے بیچ میں ایک خالی نشست پر بیٹھ گیا۔ اور اس بات کو نظر انداز کرنے کی ہر ممکن کوشش کی کہ لوگ اسے دیکھنے کے لئے اپنی نشستوں سے کھڑے ہو رہے تھے۔

خوش قسمتی سے کچھ ہی لمحات میں ڈمبلڈور وہاں پہنچ گئے۔ جس سے چہ مگوئیاں دم توڑ گئیں۔

"ایک اور سال گزر گیا۔۔۔" ڈمبلڈور کی آواز سے خوشی جھلک رہی تھی۔ "لیکن اس سے پہلے کہ ہم اس لذیذ ضیافت کا لطف اڑائیں۔۔۔ کیوں نہ پہلے کچھ دیر ایک بوڑھے آدمی کی کڑکڑ سن لی جائے۔۔۔ یہ سال بھی کیا سال تھا۔۔۔ امید ہے کہ آپ کے خالی دماغ اب پہلے سے زیادہ بھر چکے ہوں گے۔۔۔ آپ کے سامنے پوری گرمیوں کی چھٹیاں پڑی ہیں تاکہ آپ اگلا سال شروع ہونے سے پہلے انہیں ایک بار پھر خالی اور تیار کر سکیں۔۔۔"

"اور اب ۔۔۔! میرے خیال سے فریقی انعامی مقابلے کے پیالے کو اس کے اصل حقدار تک پہنچانے کا وقت آن پہنچا ہے۔۔۔ اور نمبروں کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے۔۔۔ شیردل تین سو بارہ نمبروں کے ساتھ چوتھے مقام پر۔۔۔ جناکش اور ہلاؤ تین سو باون نمبروں کے ساتھ تیسرے مقام پر۔۔۔ چیل گھاٹ کے نمبر ہیں چار سو چھپن۔۔۔ اور ناگ شکتی کے ہیں چار سو بہتر۔۔۔"

ناگ شکتی کی میز سے تالیاں پیٹنے اور پیر پٹخنے کا طوفان برپا ہو گیا۔ ہیری نے دیکھا کہ ڈریکو میلفوائے اپنے پیالے کو میز پر دھماد ھم بجا رہا تھا۔ یہ منظر دیکھتے ہی اس کی طبیعت پھر سے خراب ہونے لگی۔

"ہاں ہاں۔۔۔! شاباش ناگ شکتی ۔۔۔!" ڈمبلڈور نے کہا۔ "بہر حال۔۔۔ حال میں ہونے والے واقعات کو بھی دھیان میں رکھنا ہو گا۔۔۔"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ ناگ شکتی کے طلباء کی مسکراہٹیں پھیکی پڑنے لگیں۔

"ہاں تو۔۔۔" ڈمبلڈور بولے۔ "مجھے کچھ آخری لمحات کے نمبر دینے ہیں۔۔۔ ذرا دیکھنے دو۔۔۔ ہاں۔۔۔"

"سب سے پہلے جناب رونالڈ ویزلی کیلئے۔۔۔"

رون کا چہرہ شرم سے جامنی پڑ گیا۔ وہ اس مولی کی طرح نظر آ رہا تھا جو سورج کی تپش سے جل گئی ہو۔

"۔۔۔کبڑا مسّا کی کئی سالہ تاریخ میں کھیلی گئی شطرنج کی بہترین بازی کے لئے۔۔۔ میں شیر دل فریق کو پچاس نمبر دیتا ہوں۔۔۔"

شیر دل میز پر بجنے والی تالیوں کی گونج نے جادوئی چھت کو اڑا کر رکھ دیا۔ یہاں تک کہ اس پر ٹمٹماتے ستارے بھی لرز اٹھے۔ پرسی ویزلی کو فخریہ انداز میں دوسرے ثانوی مددگاروں کو بتاتے ہوئے سنا جا سکتا تھا۔ "جانتے ہو وہ میرا بھائی ہے۔۔۔ میرا سب سے چھوٹا بھائی۔۔۔ اس نے مک گونیگل کی بچھائی ہوئی دیو ہیکل جادوئی شطرنج کی بساط کو عبور کیا ہے۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

"دوسرے نمبر پر۔۔۔ محترمہ ہرمائنی گرینجر کے لئے۔۔۔ بھڑکتی آگ کے شعلے اپنے ٹھنڈے دماغ سے بجھا دینے پر میں شیر دل فریق کو پچاس نمبر دیتا ہوں۔۔۔"

ہرمائنی نے یہ سن کر اپنا چہرہ اپنے بازوؤں پر رکھتے ہوئے سر نیچے جھکا لیا۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ رو رہی تھی۔ شیر دل طالب علم تو خوشی سے پاگل ہو چکے تھے۔ انہیں سو نمبروں کی برتری جو مل گئی تھی۔

"تیسرے نمبر پر۔۔۔ جناب ہیری پوٹر کیلئے۔۔۔" ڈمبلڈور نے کہا۔ کمرے میں قبرستان جیسی خاموشی چھا گئی۔ "جوانمردی اور قابلِ تعریف ہمت کے مظاہرے کے لئے۔۔۔ میں شیر دل کو ساٹھ نمبر دیتا ہوں۔۔۔"

کان پھاڑ دینے والے شور و غل میں۔ جو لوگ اپنے حلق کا زور لگاتے ہوئے بھی حساب کر سکتے تھے۔ وہ جان گئے کہ شیر دل کے پاس اب چار سو بہتر نمبر تھے۔ ٹھیک اتنے ہی جتنے ناگ شکتی کے پاس تھے۔ فریقی انعامی پیالے کے لئے اب دونوں فریق برابر کے دعویدار تھے۔ کاش ڈمبلڈور ہیری کو مزید ایک نمبر اور دے دیتے۔

ڈمبلڈور نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کیا تو کمرے میں دھیرے دھیرے خاموشی ہوتی چلی گئی۔

"ہمت کی کئی اقسام ہیں۔۔۔" ڈمبلڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اپنے دشمنوں کا سامنا کرنے کیلئے یقیناً بے انتہا ہمت کی ضرورت پڑتی ہے۔۔۔ لیکن اپنے دوستوں کا سامنا کرنے کیلئے بھی اتنی ہی ہمت درکار ہوتی ہے۔۔۔ اسی لئے میں جناب نیول لانگ باٹم کو دس نمبر دیتا ہوں۔۔۔"

شیر دل کی میز سے بلند ہونے والے شور کی آواز اتنی بلند تھی کہ دیوان خاص کے باہر کھڑے کسی آدمی کو ایسا محسوس ہوا ہو گا کہ اندر کسی قسم کے بم کا دھماکہ ہو گیا ہے۔ ہیری۔ رون اور ہرمائنی چلاتے ہوئے کھڑے ہو کر تالیاں بجا رہے تھے۔ جبکہ نیول۔ جو حیرت کے مارے

سفید پڑ چکا تھا۔ اب نگاہوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ کیونکہ بہت سے طلباء اسے گلے لگانے کیلئے اس کے اوپر کودے ہوئے تھے۔ آج سے پہلے اس نے کبھی بھی شیرخل کیلئے ایک ساتھ اتنے نمبر حاصل نہیں کیے تھے۔ تالیاں بجاتے ہوئے ہیری نے رون کو کہنی مارتے ہوئے میلفوائے کی طرف اشارہ کیا۔ جس کے چہرے پر اتنی حیرت اور دہشت پھیلی ہوئی تھی۔ جیسے کسی نے اس پر مکمل جسم جکڑ بد دعا پھونک ماری ہو۔

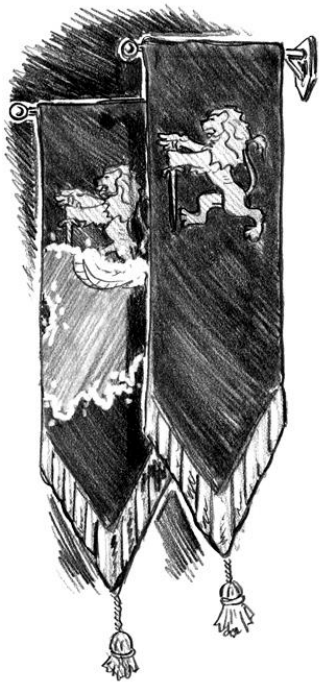

"اس کا مطلب ہے۔۔۔" ڈمبلڈور نے تالیوں کی گونج سے بھی بلند آواز لگائی۔ "کہ ہمیں سجاوٹ کو تھوڑا سا بدلنے کی ضرورت ہے۔۔۔" چیل گھاٹ اور جفا کش اور ہلاؤ بھی ناگ شکتی کی شکست پر خوشیاں منا رہے تھے۔

انہوں نے زور سے تالی بجائی۔ اگلے ہی لمحے ہرے پردے لال رنگت میں بدل گئے اور چاندی کی جگہ سونے نے لے لی۔ ناگ شکتی کا بڑا علامتی سانپ غائب ہو گیا اور اس کی جگہ شیرخل کے بڑے گرجتے ہوئے شیر نے لے لی۔ اسنیپ پروفیسر مک گونیگل سے ہاتھ ملا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بڑی خوفناک زبردستی کی مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں ہیری کی نگاہوں سے ملیں اور ہیری فوراً سمجھ گیا کہ اُس کے لیے اسنیپ کے خیالات رتی بھر نہیں بدلے تھے۔ لیکن یہ جان کر بھی ہیری کو کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اگلے سال زندگی معمول کے مطابق پٹڑی پر واپس آجائے گی۔ کم از کم اتنی معمول کے مطابق جتنی یہ کبڑا مسّا میں ہو سکتی تھی۔

وہ ہیری کی زندگی کی سب سے اچھی شام تھی۔ کوئیڈچ میں جیتنے یا کرسمس یا پہاڑی بدھو دیوزاد کو بے ہوش کرنے سے بھی کہیں زیادہ اچھی۔ آج کی رات وہ کبھی بھی بھلا نہیں پائے گا۔

ہیری تو یہ بھول ہی گیا تھا کہ ابھی امتحانات کے نتائج آنا باقی تھے۔ جب نتائج کا اعلان ہوا تو انہیں یہ جان کر بہت حیرانگی ہوئی کہ وہ اور رون۔ دونوں ہی اچھے نمبروں سے پاس ہو گئے تھے۔ ظاہر سی بات ہے پہلے سال کے طالب علموں میں سب سے اچھے نمبر ہرمائنی کے تھے۔ یہاں تک کہ نیول بھی گھسیٹا مارتے ہوئے کامیاب ہو گیا تھا۔ جڑی بوٹیوں کے مضمون میں اس کے اچھے نمبروں نے جادوئی محلولات میں آنے والے گھٹیا نمبروں کی لاج رکھ لی تھی۔

انہیں امید تھی کہ گوئیل جو اپنی گھٹیا فطرت جتنا ہی نالائق تھا۔ یقیناً فیل ہو جائے گا۔ لیکن وہ بھی پاس ہو گیا۔ کتنے شرم کی بات ہے۔ لیکن جیسا کہ رون نے کہا۔ زندگی میں ساری چیزیں ایک ساتھ کبھی نہیں مل سکتیں۔

اور پھر اچانک ان کی الماریاں خالی ہو گئیں۔ ان کے صندوق باندھ دیئے گئے۔ نیول کا مینڈک غسل خانے کے ایک کونے میں مٹر گشتیاں کرتا ہوا پایا گیا۔ تمام طلباء کو رقعے تھما دیئے گئے۔ جن میں انہیں تنبیہ کی گئی تھی کہ چھٹیوں کے دوران جادو کا استعمال ممنوع ہے۔

(" میں ہمیشہ یہ امید کرتا ہوں کہ وہ ہمیں یہ رقعے تھمانا بھول جائیں گے۔۔۔" فریڈ ویزلی نے دکھی لہجے میں کہا)/

اسکول کے دروازے کے پاس انہیں کشتیوں کے بیڑے تک لے جانے کے لئے ہیگرڈ کھڑا تھا۔ ہنستے مسکراتے۔ باتیں کرتے ہوئے وہ لوگ سبز (مسّا) ایکسپریس پر سوار ہو گئے۔ چلتی ہوئی ریل گاڑی کے باہر کے مناظر رفتہ رفتہ مزید سرسبز اور صاف ستھرے ہوتے چلے گئے۔ کرنانی کی ہر ذائقے کی گولیوں سے لطف اندوز ہوتے ہوتے ان کی ریل **کوروں** کے قصباتی علاقوں سے گزرنے لگی۔ ان سب نے جادوگروں کے چوغے اتار کر عام لباس اور کوٹیاں پہن لیں۔ اور آخر کار وہ کینٹ اسٹیشن پر پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر جا اترے۔

پلیٹ فارم سے باہر جانے میں ان لوگوں کو تھوڑا وقت لگا۔

ایک جھریوں بھرے چہرے والا بوڑھا حوالدار ٹکٹ جانچنے والے کھوکھے کے پاس کھڑا دو یا تین لوگوں کی ٹکریوں میں انہیں باہر نکال رہا تھا۔ تاکہ ایک ساتھ ٹھوس دیوار سے باہر نکلتے ہوئے وہ سب لوگ **کوروں** کی توجہ اپنی طرف نہ کھینچ لیں۔

"تمہیں ان گرمیوں میں ضرور آکر ہمارے ساتھ رہنا ہوگا۔۔۔" رون نے کہا۔ "تم دونوں کو۔۔۔ میں تمہیں الو بھیجوں گا۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔" ہیری نے کہا۔ "چلو انتظار کرنے کے لئے میرے پاس ایک بہانہ تو ہوگا۔۔۔"

جب وہ لوگ **کوروں** کی دنیا کی طرف لے جانے والے دروازے کی طرف بڑھے تو لوگ انہیں دھکا دیتے ہوئے آگے جانے لگے۔ ان میں سے کچھ نے آواز لگائی:

"اللہ حافظ ہیری۔۔۔!"

"پھر ملیں گے پوٹر۔۔۔!"

"ابھی تک مشہور ہو۔۔۔" رون نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"جہاں میں جا رہا ہوں کم از کم وہاں تو نہیں ہوں۔۔۔" ہیری نے کہا۔

وہ۔ رون اور ہرمائنی ایک ساتھ پتھریلے ستون سے باہر نکلے۔

"وہ رہا امی۔۔۔ وہ دیکھیں وہاں۔۔۔"

یہ جینی ویزلی تھی۔ رون کی چھوٹی بہن۔ لیکن وہ رون کی طرف اشارہ نہیں کر رہی تھی۔

"ہیری پوٹر۔۔۔" وہ زور سے چلائی۔ "دیکھیں امی۔۔۔ وہ رہا۔۔۔"

"خود کو سنبھالو جینی۔۔۔! اور اشارہ کرنا بد تمیزی میں شمار ہوتا ہے۔۔۔"

"بیگم ویزلی ان کی طرف دیکھ کر مسکرائیں۔

"بہت مصروف سال گزرا۔۔۔؟" انہوں نے کہا۔

"بہت۔۔۔" ہیری بولا۔ "بیگم ویزلی۔۔۔! کرسمس کے میٹھے پیڑوں اور گرم اونی سوئیٹر کیلئے بہت بہت شکریہ۔۔۔"

"ارے کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔"

"چلنے کے لئے تیار ہو۔۔۔؟"

وہ ورنن خالو تھے۔ وہی جامنی چہرہ۔ وہی بڑی بڑی مونچھیں۔ ہیری کی ہمت کے مظاہرے پر وہ اس وقت بھی آگ بگولا نظر آ رہے تھے۔ غضب خدا کا۔ عام لوگوں سے بھرے ہوئے اسٹیشن پر یہ لونڈا الو کا پنجرہ اٹھائے گھوم رہا ہے۔ ان کے ٹھیک پیچھے پٹونیہ خالہ اور ڈڈلی کھڑے تھے۔ ہیری پر نظر پڑتے ہی ان کی سٹی گم ہو چکی تھی۔

"آپ لوگ یقیناً ہیری کے رشتے دار ہوں گے۔۔۔" بیگم ویزلی نے کہا۔

"صرف کہنے کی حد تک۔۔۔" ورنن خالو نے کہا۔

"جلدی کرو لڑکے۔۔۔ ہمارے پاس تمہارے لئے پورا دن نہیں ہے۔۔۔" یہ کہہ کر وہ دوسری طرف چل دیئے۔

چلتے چلتے رون اور ہرمائنی سے کچھ کہنے کیلئے ہیری پیچھے رہ گیا۔

"تو گرمیوں کے بعد ملاقات ہو گی۔۔۔"

"امید ہے کہ تمہاری چھٹیاں ۔۔۔اچھی گزریں گی۔۔۔" ہرمائنی نے ورنن خالو کی طرف دیکھتے ہوئے بے یقینی بھرے لہجے میں کہا۔ شاید وہ حیران تھی کہ کوئی انسان اتنا روکھا کس طرح ہو سکتا ہے۔

"ہاں۔۔۔!اچھی ہی گزریں گی۔۔۔" ہیری نے کہا۔ اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر وہ دونوں حیران رہ گئے۔ "وہ نہیں جانتے کہ ہمیں گھر پر جادو کرنا منع ہے۔۔۔ان گرمیوں کی چھٹیوں میں ڈڈلی کے ساتھ بہت مزہ آنے والا ہے۔۔۔"

☆☆☆

نجم نور خان

نجم نور خان پاکستان آرمی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اپنے لڑکپن کے دنوں میں انہوں نے ہیری پوٹر سلسلے کا مطالعہ کیا۔ اور جے۔ کے۔ رولنگ کی کردار نویسی اور تخیل کی اڑان کے سحر میں گرفتار ہوگئے۔ ایک طویل عرصے تک اس سلسلے کے اردو زبان میں تراجم کے انتظار کے بعد۔۔۔ انہوں نے دنیا بھر میں مختلف لکھاریوں سے رابطہ کیا۔۔ ۔ فرانسیسی تراجم کا مطالعہ کیا ۔۔۔ انہیں حیرت تھی کہ افغانی۔ عربی۔ اور ملیالم زبانوں میں تراجم میسر ہونے کے باوجود اردو زبان میں اس طلسمی سحر انگیز کہانی کا آسان فہم ترجمہ موجود نہیں ہے۔ حالانکہ۔۔۔

سارے جہان میں دھوم ہماری زبان کی ہے

چنانچہ پاکستانی اور دنیا بھر میں اردو بولنے اور سمجھنے والے بچوں کے لئے عام فہم اردو زبان میں ہیری پوٹر سلسلے کی تمام آٹھ کہانیوں کا ترجمہ کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ اس سلسلے کی پہلی کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔

نجم نور خان کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

تخیل کی اڑان